

۱۰۰ سوال و جواب  
 در فضیلت ائمه اطهار  
 علیهم السلام  
 و ۱۰۰ سوال و جواب  
 در فضیلت ائمه اطهار  
 علیهم السلام



۱۰۰ سوال و جواب در فضیلت ائمه اطهار علیهم السلام



نشر اسلام و فرهنگ

## گمباری تعالیٰ

الحم

ہے ذکر ترا گلشن گلشن سبحان اللہ سبحان اللہ  
معروف ثا چہ سرور وطن سبحان اللہ سبحان اللہ

ظہوں کی چنگ شہم کی فیاہ پھولوں کی سبک لیل کی فوا  
قائم ہے غشی سے صحن جان سبحان اللہ سبحان اللہ

کیا دیکھے کوئی رحمت تیری، کیسے ہو جاں فکرت تیری  
جاہ ہے نظر قاصر ہے دکن سبحان اللہ سبحان اللہ

مطلوب بھی تو مقصود بھی تو، مسرور بھی تو مسرور بھی تو  
تو دہانہ صبا تو چاہن جان سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر گشت تری تقدیرت کا کشاں، ہر گشت کے لب پر حیرا جان  
ہر دم میں تو مونسو غن سبحان اللہ سبحان اللہ

میر نے ہر کہا میں نے جوتا دیکھی بھی نہ کہا کہو گی نہ نہ  
ہے اس سے ہوا جیوا ممکن سبحان اللہ سبحان اللہ

مٹی کو زبان دے کر اس کو اجازت دینے والے  
اعظم کو بھی دے دینے غن سبحان اللہ سبحان اللہ

## نعت رسول مقبول

عبداللہ بنی ہاشم

صبح ازل کے سر درخشیں صلی اللہ علیہ وسلم  
شام اللہ کے فجر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم

طہ کا دو تاج سہائے، قرآن اپنے ہاتھ میں لائے  
ہادی آئے سنے قادیں صلی اللہ علیہ وسلم

گلشن ہو گیا عالم سارا، ہر دکنی ایمان بنایا  
ہم پر آج ہوا ہے آسمان صلی اللہ علیہ وسلم

خلعت چھت گئی ہوا اہلا، دہر میں آیا کھلی اللہ  
ہری جزا ہر در بہادریں صلی اللہ علیہ وسلم

میں ما ہے قلب و فکر کو راست لگ گئی نوح ہر کو  
ہن گئے آپ ہی ادا کا دریاں صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کا، ہے جود و احسان، اللہ و کرم کا، نور و حقا کا  
جہولوں کو ہر بحر لاسے ہیں انہاں صلی اللہ علیہ وسلم

جب چہتا ہوں ام گمراہی مت چلتی ہے گشتہ گامی  
دل بھی ہو جاتا ہے شہاں صلی اللہ علیہ وسلم

نجد آپ ہیں شرف محترم، ہم کو کجا کس بات کا ہے وار  
نقل کا ہیں آپ ہی ساراں صلی اللہ علیہ وسلم

تاہب آپ مدینے میں ہیں، ہر سو کے سینے میں ہیں  
ہے لب آپ ہیں جان ایمان صلی اللہ علیہ وسلم

# مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

زندگی کی کھنکھ، تلخ اور پر پیچ راہوں پر چلتے ہوئے روشنیوں کی تلاش میں سرگرداں کاروانِ انسانی جب گناہوں کی تاریکیوں میں ڈوب جائے تو ہر دانش مند انسان اپنے آپ کو ذرا ناچیز تصور کرنے لگ جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خطاؤں اور گناہوں کی جہانگیر کا لک اور ہم گیر سیاسی روشنی کی قدر و قیمت میں اضافہ کر دیتی ہے۔ افاقِ تافق دیکھتے جائیے۔ باہر دیکھتے اندر جھانکئے۔ اوپر نظر کیجئے نیچے نگاہ ڈالئے۔ عیاں پوش کو اپنی عیاں میں تار جادو کھائی دیں گی۔ دستارِ آرائی کے نقشِ مستوں کو اپنی دستار کے ہر پیچ سے پہچانی کاٹنے گی۔ دولتِ مندوں کے سکے جھوٹ کر انہیں ڈالیں گے۔ خمیر، روح، بدن، قلب اور قالب بے اطمینانی کی آگ میں جھلسنے لگیں گے۔ ایسے میں ایک آواز ابھرے گی اور ایک صدا کا نواں سے نکلے گی۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذَا ظَنَنُوا أَنَّهُمْ مُحْسِنُونَ فَاسْتَعْتَرُوا اللَّهَ وَاسْتَعْتَرُوا النَّبِيَّ لَظَهَرَ لَهُمُ الْآيَاتُ  
لَوْ جَدُّوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا (النساء: 64)

اور اگر وہ بھی اپنی جانوں پر غلیم کر بیٹھیں تو (عیسٰی) وہ آپ کے پاس ماضی دیں اس کے بعد اللہ سے معافی پائیں اور رسول بھی ان کے لئے طلبِ مغفرت کریں تو ضرور وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا ہے حد مہربان پائیں گے

وہ کون ہیں جن کی ولینِ نور پر پہنچ تو ہر سیاسی خوشبوؤں کا حلہ، دستوں کا جھونکا اور نور کی کرن بن جاتی ہے۔ یہاں لوگ گناہ کا راتے ہیں اور ولایت کا تاج پہن کر جاتے ہیں۔ ان کی توجہ پاک سے خطاؤں اور لغزشوں کے پہاڑ وحشی ہوئی روتی بن کر اڑنے لگ جاتے ہیں۔ ان کے کرم پر سلام۔۔۔۔۔ ان کی غور پر درود۔۔۔۔۔ ان کی نظر پر صدقے اور ان کی نوازشوں پر قدان کے سوا کون جارا؟ ان پر سلام ان پر درود۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

کار کاہِ حیات کا نظمِ محبت سے ہے۔ محبت نہ ہو تو کچھ بھی نہ ہو۔ یہ رنگِ تعمیر بھی ہے اور آہنگِ محراب بھی۔ اگر حسن میں ناز اور جمال میں باگین ہے تو وہ بھی اس لئے کہ کوئی چاہے اور کوئی محبت کرے۔ گویا پھولوں کی لافظ، روشنیوں کا نور، چہشتانوں کی آرائش، آسمانوں کی پہچانی، میزوں کی جاذبیت اور فضاؤں کی دسعت سب کچھ حسن کا جلوہ بھی ہے، لیکن اصل میں محبت کا ترچہ اظہار ہے۔ محبت نہ ہو تو چہ نہ ہو، پر نہ ہو۔۔۔۔۔ محبت نہ ہو تو زمین نہ ہو نہ ہو نہ ہو۔۔۔۔۔ محبت نہ ہو تو فضا نہیں نہ ہوں اور غلغلی داویاں نہ ہوں۔۔۔۔۔ محبت منزل ہو تو نور ہے۔۔۔۔۔ محبت راہ ہو تو ناز ہے۔۔۔۔۔ محبت سوچ ہو تو روشنی ہے۔۔۔۔۔ محبت تڑپ

ہو تو حرکت ہے۔۔۔۔۔ محبت خاموش ہو تو حسین ہے۔۔۔۔۔ محبت بولے تو نوحہ ہے۔۔۔۔۔ کبھی گیت ہے اور کبھی سنگیت۔ یہ کبھی رحمت اور کبھی خوشبو۔۔۔۔۔ یہ بولتی بھی ہے اور تولتی بھی ہے، بدھتی بھی ہے اور رکتی بھی ہے۔۔۔۔۔ یہ ڈرتی بھی ہے اور ڈھرتی بھی ہے۔ یہ دروغ کا پھول بھی ہے اور ضمیر کا کانٹا بھی۔

ماں کی مٹا اسی کی ایک کرن ہے۔ استاد کی شفقت اسی کا ایک رخ ہے۔ باپ کی تربیت اسی کا ایک انداز ہے۔ عبادت، ریاضت، جہدے، رکوع اور سعی و طواف سب اس کی بے تائیاں ہیں، چونکہ سب کچھ محبت ہے اس لئے ہمارے اللہ کی بھی ایک صفت ہے، ہمارے خدا کا بھی ایک حسن ہے، ہمارے محبوب و مطلوب کی بھی ایک عطا ہے۔ وہ حسن ہو تو باطن ہے اور وہ محبت ہو تو ظاہر ہے، وہ محبت بھی ہے اور محبوب بھی ہے، وہ انس بھی ہے اور انیس بھی ہے۔ اسی لئے اس نے اپنی محبت کے لئے اور اپنے انس کے لئے انسان بنایا ہے اور انسانوں میں بھی ایک عظیم انسان بنایا ہے۔ پھر اس کے حسن کو یوں بنایا ہے کہ وہ رحمت بھی ہے اور نور بھی ہے۔ محمد ﷺ بھی ہے اور احمد ﷺ بھی ہے۔ اس کے حسن و جمال اور خوبی و کمال کا عالم یہ ہے کہ بنانے والا خود بھی اس پر درود پڑھتا ہے سلام پڑھتا ہے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَمَلِكُكُمْ يُحْسِنُونَ عَلَى النَّاسِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ (الاحزاب: 56)

یہ تک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اسے ایمان لانے والو! تم بھی ان پر خوب اور خوب درود و سلام بھیجو

جب خالق درود پڑھے!

جب مالک سلام پڑھے!

جب مطلوب صلوة بھیجے!

جب دو بولے تو تم بولو!

جب دو بولے تو ہم بولیں!

جب دو بولے تو سب بولیں!

عرش بولے فرش بولے!

نور بولے تاری بولے!

باد بولے خاک بولے!

دل بولے روح بولے!

اول بولے آخر بولے!

ظاہر بولے باطن بولے!

حیات بولے ممات بولے!

قدسی بولیں تقدس بولے!

چہر نیک بولے سر اخیل بولے!

نبی بولیں رسول بولیں!

نبی جی سلام تم پر

نبی جی درود تم پر

سائیں سلام کئی ہیں

دھر نہیں درود پڑھتی ہیں



زندگی کے سونگ ہیں۔ یہ چمکتی ہے کبھی خیر تاہاں بن کر۔۔۔۔۔ کبھی صبر و رشتاں ہو کر  
 اور کبھی مہ منور کا روپ دھار کر۔۔۔۔۔ یہ برستی بھی ہے کبھی بارانِ رحمت بن کر۔۔۔۔۔ کبھی ابر کرم ہو کر اور کبھی برسات کا  
 روپ دھار کر۔۔۔۔۔ یہ بجتی بھی ہے۔۔۔۔۔ کبھی سیل رواں ہو کر۔۔۔۔۔ کبھی چشمہ صافی بن کر اور کبھی بحرِ سماج کی  
 صورت ہو کر۔۔۔۔۔ یہ اذنی بھی ہے کبھی ابر بن کر۔۔۔۔۔ کبھی نسیم صحر ہو کر اور کبھی مرثا چین کا چکر دھار کر۔۔۔۔۔ یہ  
 رقص بھی کرتی ہے کبھی نگینِ مستان ہو کر۔۔۔۔۔ کبھی بادِ ملکوں بن کر اور کبھی حرفِ محبت کا لہاؤں لاؤں گہ کر۔۔۔۔۔ یہ بولتی  
 بھی ہے کبھی سارنگیِ فطرت بن کر۔۔۔۔۔ کبھی شالو یا نہ کوئی ہو کر اور کبھی مغربِ السہ کی شکل اختیار کر کے یہ روتی بھی  
 ہے کبھی نالہ آم بن کر۔۔۔۔۔ کبھی گرہِ بخت ہو کر۔۔۔۔۔ اور کبھی ذوقِ ادب کا رنگ اپنا کر۔۔۔۔۔ یہ چمکی بھی  
 جاتی ہے کبھی انجیلِ مقدس بن کر۔۔۔۔۔ کبھی زبورِ داؤد ہو کر اور کبھی کتابِ حق کے اوراق میں آ کر۔۔۔۔۔ یہ جھومتی بھی  
 ہے کبھی رنگِ سرو ہو کر۔۔۔۔۔ کبھی قد شمشاد بن کر اور کبھی برقِ لہزاں کا شعلہ جوالہ ہو کر۔۔۔۔۔ یہ ترپتی بھی ہے کبھی  
 خزاں ستم رسیدہ ہو کر۔۔۔۔۔ کبھی صبرِ درو چشیدہ ہو کر اور کبھی چشمِ بلاگزیدہ کی مثل بن کر۔۔۔۔۔ یہ دیتی بھی ہے کبھی  
 تنہائے فقیراں بن کر۔۔۔۔۔ کبھی آرزوئے غریباں ہو کر اور کبھی بلزِ کامل کی مثل ہو کر۔

زندگی عشق ہے

زندگی سوز ہے

زندگی ساز ہے

زندگی سیلِ رحمت ہے

زندگی رنگِ فطرت ہے

زندگی نور ہے

زندگی رنگِ نور ہے

زندگی حسن ہے

زندگی انعامِ حسن ہے

زندگی درود ہے

زندگی آرزو ہے

زندگی چمکتی تنہا ہے

زندگی جیسا ارادہ ہے

زندگی جو بھی ہے، زندگی جہاں بھی ہے، زندگی جیسے بھی ہے، زندگی کی اصل ایک ہے وہ  
 جسے اللہ کہتے ہیں وہ جسے خدا کہتے ہیں وہ جس کی صفیئیں اس کا جی بوتا اور قوم ہوتا ہے۔ وہ جیسا خدا وہ زندہ اللہ وہ جی اور  
 وہ قوم صرف اتنا ہی نہیں کہ زندہ ہے زندگی نواز بھی ہے اور حیاتِ آفریں بھی۔ اس زندہ خدا کا جلوہ لا تر وال اور اس کے زندہ  
 ہونے کی برہان با کمال بس ایک ہی ہے۔ وہ جس پر سب زندہ درود پڑھتے ہیں۔ وہ خود درود پڑھتا ہے۔۔۔۔۔ اس کی  
 ذات درود پڑھتی ہے۔۔۔۔۔ اس کی صفیئیں درود پڑھتی ہیں۔۔۔۔۔ زندگی درود پڑھتی ہے۔۔۔۔۔ روشنی درود  
 پڑھتی ہے۔۔۔۔۔ رحمت درود پڑھتی ہے۔۔۔۔۔ حسن درود پڑھتا ہے۔۔۔۔۔ دن اور راتیں درود پڑھتے ہیں  
 ۔۔۔۔۔ ارض و سما درود پڑھتے ہیں۔۔۔۔۔ فطرت درود پڑھتی ہیں۔۔۔۔۔ جب خالق درود پڑھتا ہے تو عرش تا فرش  
 مخلوق درود پڑھتی ہے۔۔۔۔۔ ضرور بالضرور پڑھتی ہے۔۔۔۔۔  
 مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ (الأنفال: 24)

اے ایمان والو! جب اللہ اور رسول تمہیں بلائیں تو حاضر ہو جاؤ اس لئے کہ ان کی دعوت میں تمہاری زندگی مضر ہے

اس کار کا وحیات میں پائی جانے والی ہر چیز کی ایک شناخت ہے، کوئی رنگ سے پہچانا جاتا ہے اور کوئی بو سے، کوئی روشنی سے جانا جاتا ہے اور کوئی اندھیرے سے۔ آگ کی دھواں ہے۔۔۔۔۔ دھوپ کی شناخت چمک ہے۔۔۔۔۔ پھول کا تعارف خوشبو ہے۔۔۔۔۔ آسمان کا شخص بلند ہے۔۔۔۔۔ دریا کا امتیاز روانی ہے۔۔۔۔۔ زندگی کا لمس حرکت ہے۔۔۔۔۔ صبح کی نشاط بارسری میں ہے۔۔۔۔۔ اور شام کا حسن رنگ شفق میں مضر ہے۔۔۔۔۔ ہر چیز کسی چیز سے پہچانی جاتی ہے لیکن اگر کوئی چاہے کہ ذرے تابناک ہوں خالق کی معرفت سے، ماحول خصوصیات سے۔۔۔۔۔ تو حید کے عرفان سے اور ذہن میں سوال ابھرے کہ اسے پہچانا جائے تو کیسے؟ اسے پہچانا جائے تو کیونکر؟۔۔۔۔۔ اس تک رسائی ہو تو کس کا دامن قدام کر؟۔۔۔۔۔ شاید کائنات کی ہر چیز اس کے حسن ازل کو دیکھنے کا آئینہ ہے، لیکن یہ سب دلیلیں کوئی ہیں، بولتی، دلیل، ناطق، دلیل اور صفات خداوندی کی عکاسات کھات کھات کھات ہیں ایک ہی ہے۔۔۔۔۔ جو دیکھیں تو نظر دلیل، جو بولیں تو لب لرزاں دلیل۔۔۔۔۔ جو سمجھیں تو بھڑکے تاب دلیل۔۔۔۔۔ ہاتھ لہرائیں تو رشتیں برسیں۔۔۔۔۔ قدم اٹھائیں تو روشنیاں پھوٹیں۔۔۔۔۔ لہو لہو دلیل، لہو لہو برہان۔۔۔۔۔ نظر نظر فیض، ذکر ذکر انقلاب، سوز سوز عرفان، انیس مبتاب نہ کیسے، انیس خورشید درخشاں سے تعمیر نہ کیسے، انیس سرور ہارہ کا استعارہ کی قرار نہ دیجئے، یہ بوئے گل بھی نہیں، یہ کرن خوشگن بھی نہیں۔۔۔۔۔ یہ سب تو ان کے پاؤں سے اٹھنے والی دھول بھی نہیں بن سکتے۔ یہ لہو لہو ہیں، یہ لہو لہو ہیں، یہ رسول نور ہیں اور مضمحل رحمت ہیں۔۔۔۔۔ رنگ تجلی ان سے ہے اور فروغ انوار یہ ہیں۔

وردوان پر سلام ان پر

ان کے نام پر ورد، بان کے کام پر ورد

ان کے اسم پر ورد، بان کے جسم پر ورد

ان کے قال پر ورد، ان کے حال پر ورد

خفتان ورد و آفتاب ورد

چپاں ورد و لہزائیں ورد

اول ورد و آخر ورد

ظاہر ورد و باطن ورد

شعلہ، انجم و قمر ورد

مناج فکر و فن ورد

توشہ و حق نظر ورد

وردوان پر سلام ان پر

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا (الحق: 174)

اے لوگو! اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن اور خوبصورت دلیل آگئی اور ہم نے تمہاری طرف بلائے جلوے والا نور نازل کیا

شے وہ ہے جسے کائنات کے قادر و مالک اللہ نے چاہا ہو، اس نے بنایا ہو اور وصفا ہو

اور ہر وہ چیز جو جینی ہے، وحلی ہے وہ عناصر کی ترکیب ہی سے بنی ہے، وحلی ہے اور تخلیقات کے عناصر ترکیب طیف بھی ہو سکتے ہیں اور کثیف بھی ہو سکتے ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ لطافت اور کثافت کے تخلیقی امتزاج ہی سے ”حسن“ ترکیب پاتا ہے۔ لیکن بعض تخلیقات ایسی ہوتی ہیں، جس رنگ میں ہوں، جس سمت بڑھ رہی ہوں، جس صورت میں دکائی دے رہی ہوں اور جہاں بھی پائی جائیں، وہ نوری نور ہوتی ہیں اس لئے کہ وہ نور سے ہوتی ہیں اور ان کی تخلیق میں نوری کاروائی کا ارادہ کامل پایا جاتا ہے۔ وہ چونکہ نور انزلی کا ہر نور ہوتی ہیں اس لئے وہ متحرک ہوں تو حرکت نور ہوتی ہیں، وہ محکوم ہوں تو رنگ نور ہوتا ہے اور وہ منطقتوں ہوں تو شخصیت نور ہوتی ہے۔ انہیں دیکھنے کے لئے وہ آنکھیں درکار ہوتی ہیں جنہیں کھٹے عشق ہونے کا شرف حاصل ہوا ہو، وہ دل درکار ہوتے ہیں جو تجلی جگہ معرفت ہوں، آنکھیں خود کثیف ہوں تو ان کے وجود اطہر کی لطافت تک رسائی ممکن نہیں ہوتی، اس لئے انہیں دیکھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ دل دھوئے جائیں، دماغ صاف کئے جائیں، روحیں اجالی جائیں، نور حق کا لباس پہنا جائے، روشنیوں کے ماحول پیدا کئے جائیں۔ اول نور، آخر نور، ظاہر نور، باطن نور، پھر دیکھو انہیں جہاں چاہو، جس طرح چاہو، جس رنگ میں چاہو، جدھر چاہو، وہ نور ہوں گے، نور ہی نور ہوں گے، ذہن نور، دھن نور، نام نور، کام نور، ہر ات نور، دن نور، بدن نور، جسد نور، مکان نور، بکین نور، بات نور، حیات نور، سیرت نور، صورت نور، خلق نور، خلق نور، وہ دیکھ کر کہتے ہیں لیکن ایسا کہ اس پر کبھی پھر نور کبھی بھی نہیں پہنچی، وہ سنتے بھی ہیں اور دیکھتے بھی ہیں لیکن نور کے کانوں سے اور نوری آنکھوں سے جو دیکھتی بھی ہیں، نوازتی بھی ہیں، دھوتی بھی ہیں اور تھوڑے بدل بھی ثابت ہوتی ہیں۔ وہ لباس بھی پہنتے ہیں لیکن جیسے جنت کی سادہ عورتوں نے مل کر فرودہ ریختوں سے اسے بنا ہوا وہ چلتے بھی ہیں لیکن زمین جیسے انہی کے لئے چٹھی ہوا اور ستارے جیسے انہی کی خاک پاسے پیدا ہوئے ہوں۔

مہر نور میں چلنے والے

بیکر نور کو

نور سلام کہتا ہے

روشنی سلام کہتی ہے

اجالے سلام کہتے ہیں

عہد و ماہ سلام کہتے ہیں

خوشبو سلام کہتی ہے

رنگ و حسن سلام کہتے ہیں

ان کے چہرہ و الضحیٰ

ان کی زلف اذا مسخیٰ

ان کی نظر ما طلیٰ

ہر رنگ اور ہر ادا کو

نئے سلام کہتے ہیں

میت سلام کہتے ہیں

نثر سلام کہتی ہیں

شعر درود پڑھتا ہے

سسکی تمنا میں درود پڑھتی ہیں

عش بے چارہ

لب بست

پا بست

گلاب بست

سلام کہتا ہے

دروازہ کھلتا ہے

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

قَدْ جَاءَ عَظَمُ مِنَ التَّوْبَةِ وَكَتَبَ مُبَيَّنً ۝ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ مَتَوَّئِدًا مِّنْ ذُو النُّجُومِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِي إِلَيْهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ (المائدہ: 15-16)

بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور اور روشن کتاب آئی (۱۵) اسی کے ذریعے اللہ منزل نصیب کرتا ہے ہر اس شخص کو جو اس کی رضا کا طالب ہے سلامتی کی راہوں پر راہ نکالتا ہے اپنے رحم سے انہیں ظلمتوں سے اُجالوں کی طرف اور انہیں سیدگی راہ کی ہدایت فرماتا ہے (۱۶)

وحی روشنی ہے اور الہامی رہنمائی جاوہ حق اور صراطِ مستقیم ہے۔ اس راہ پر چلنے والوں کو تربیت کا پہلا درس علم اور جستجو کا دیا جاتا ہے۔ ”علم“ کو منزل سمجھنا، تعلیم کو راحت جہاں تصور کرتا، سیکھنے کو دولتِ دل کا درجہ دینا، جستجو کو نسیمِ راحت فرا کا جھونکا جانا، متلاشیانِ حق و حقیقت کا منشورِ حیات ہونا ہے۔ یہ دیوانگانِ عشقِ جہانِ کائنات کے دشمن ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی کا لمحہ لمحہ اور لکھ لکھ نو علم کی آنکھیں کرنوں سے جگر کار ہا ہوتا ہے، لیکن جادہ پتھروں، چلنے کوکلوں، بہتی ندیوں، بادِ ستارہ پھاڑوں، فائدہ کھیتوں، درخششِ ستاروں، متحرک سیاروں، سنبھل راتوں، تم کیش رتوں کو اپنا معلم و مرشد تسلیم نہیں کرتے۔ ان کا غم و دھت اس سرچشمہ ہدایت تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہے جس کا فیض آپ حیات سے بڑھ کر زندگی بخش ہو۔ وہ ڈھونڈتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں، سرگرداں پھرتے ہیں۔ وہ اپنے فخرِ طلب سے ہدایات، نجات، وجہِ نجات اور کائنات کے دل چیرتے ہوئے ان زندہ اور عظیم انسانوں کی صف کے سامنے جا کھڑے ہوتے ہیں ایسے عظیم لوگ جو نبوت اور رسالت کا تاج سر پر رکھے ہوتے ہیں۔ ان میں بھی ایک ذات ایسی ہے جو یا سب نبی اور رسول ان کا طواف کر رہے ہوتے ہیں ان کے سینہ ہمدان سے علمِکِ مبالغہ ممکن تعلیم کے جلوے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ وہ کیا ہے جو وہ نہیں جانتے؟ وہ کیا ہے جو انہوں نے نہیں دیکھا؟ وہ کیا ہے جس تک ان کی رسائی نہیں؟ وہ خدا نہیں محبوب نہیں لیکن مقصود ایسا کہ جو ان تک نہ پہنچے، وہ کافر مگر ظہیر ہے، وہ یو لیس تو شرک کی ہرچی خوشبو کس سمیٹے، وہ سو میں تو آسمانِ علم پر ستارے درخشاں ہوں۔ وہ چلیں تو ارضِ علم پر سورج دہڑی۔ وہ شیشیں تو ذراویہ علم سے بجلیاں لہڑی۔ وہ باتیں تو ارض و آسمان کے ہاتھوں کی گیسروں پر خدا ہوں۔

وہ کہ معلم کائنات ظہیر ہے

وہ کہ مرشد کائنات ظہیر ہے

وہ کہ رحمتِ حیات ظہیر ہے

وہ کہ رُخِ آیات ظہیر ہے

ان کے علم پر درو

ان کے علم پر درو

ان کی عطا پر درو

المؤلفون

**یونس بن یحییٰ**

محکمہ تعلیم

پنجشنبه ۱۴ خرداد ۱۳۸۸

سید محمد تقی میر

ان کے بول بول پر جادگی

ان کے قتل پر



مکمل

انہوں نے قرآن کے مطابق

انہیں ۵۲ پ سکا کی

1125

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵



100

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ آنکھوں میں سلام

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَأْ وَرَبُّكَ

الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ (الطس: 1-5)

ۛ ہے اپنے ربؑ کے عظیم نام سے جس نے پیدا فرمایا (۱) اس نے پیدا کیا انسان کو جھے ہوئے

نہوں نے (۲) پڑھیے اور دہت آپ کا سب سے بڑا گھر کر م والا ہے (۳) اور دہت جس نے قلم کے

ذریعے تعلیم دی (۳) تعلیم دی اس نے انسان کو جو وہ نہیں چاہتا تھا (۵)

بزمِ ہستی میں بہت لوگ آئے۔ ہر آنے والے کی شانِ چشمِ انسانیت نے بعدِ احترام

نالہ آدم بھی اٹھا۔۔۔۔۔ مگر یہ یعقوب نے بھی آنکھوں کو ترپایا۔۔۔۔۔ زہرہ واؤ نے بھی مستیاں ہائیں۔

نہ یوسف نے سہاں ہانڈھے۔۔۔۔۔ اعتقادِ ابراہیم نے زندگی کے خاکوں میں رنگ بھرا۔۔۔۔۔ اطلاعات

تدوین آداب کا سہرا ہوا۔۔۔۔۔ تبلیغِ مینے نے اخلاق کے قریب لکھے۔۔۔۔۔

لیکن جب تک وہ نہ آئے تھے شرافت خرپ وی گئی، انسان انسان کا خدا بنا ہوا تھا۔

سب کو قصور کیا جاتا تھا، محل و نارست کی لٹیر تارکیاں چار سو چھائی ہوئی تھیں، بچیوں کو زخمیہ دور کوہ کرنے کی ضرورت

ابھی، انسان درندوں کی طرح ایک دوسرے کو کاٹنے پھرتے تھے۔ دہشتاؤں و گھریلو لائے شب تیر و تار کی

کسی نے چراغِ خولن کر دیا ہو۔ چار سو روٹیاں پھیلیں۔ اضطرابِ آشوب میں گرفتار انسانیت مسکرائی، یاس و

قوتِ طہیت کے غبار سے اٹائے ہوئے پیر سے امید کے نور سے وصل گئے۔

وہ آئے بعدِ شانِ دانش کو

وہ چکے بعدِ نیاز و ادا

وہ چھائے بعدِ غلّ و نیاز

وہ روئے تو عرشِ لرزا

وہ مسکرائے تو جہاں چکا

وہ بولے تو ٹپنے چکے

ہاتھ اٹھا تو مہ کا کلیجہ جھ گیا

قدم بڑھا تو لاہوت جھک گیا

رکوع میں کسے تو عشق کی بیستانی پہ پینہ آ گیا

مجد سے میں گرے تو جذبہ جنوں کے ہوش اڑ گئے

نرم ہونے تو کلیوں نے گداز ی سبھی

علم و رہ ہوئے تو پھولوں کے رنگ نکلے

جہاں ان کا سایہ عرشِ الہی ہے

جلال ان کا ضربِ دستِ خدا کی ہے

احسن تقویم بھی وہ

زندگی کی ٹرکین بھی وہ

بہارِ گلہزارِ احزان بھی وہ

ربیعِ قلبِ ہیرو جواں بھی وہ

وہی ہیں جنہوں نے سحرِ خفوت توڑا

وہی ہیں جنہوں نے طاسمِ غفلت بکھیرا

وہی ہیں جنہیں روحِ مانے دلِ مانے

عقلِ مانے، غرورِ مانے

نہی مانیں، درسل مانیں

زمین مانے، درماں مانے

میکان مانے، بکیں مانیں

ایمان مانے، وقا مانے

سلام اللہ پر دروواں پر

وہ نورِ یزدان ہیں سلام اللہ پر

وہ بولے عرفان ہیں سلام اللہ پر

وہ رنگ و جدت ہیں سلام اللہ پر

وہ آہِ رحمت ہیں سلام اللہ پر

سب سلام کہتے ہیں

Figure 1

عبدالرحمن بن عوف

خبریں اور اسلام کے بارے

میرا یہ بظاہر غلط ہے

مجلس الشورى

عشقِ ابراہیمِ مہمِ بڑا ہے

حسن یوسف ملام پڑھتا ہے

copy

CPZ

میتھفئی جان رنٹ پرائیمری سکول

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِنْكُمْ الْبَيْعَاتِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَسِبُوا وَجَلَلَتْ قُتُوبُكُمْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ  
مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَنْ نَنْقُضَ عَهْدَهُ قَالَ تَقَالِبُ أَقْبَارَكُمْ وَاحْتَدِثُمْ عَنْ دَائِكُمْ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَقْرَبُوا فَأَشْهَدُوا قَالَ أَتَاكُمْ مَعَكُمْ مِنْ الشَّاهِدِينَ ﴿٥١﴾ (ال عمران: 81)

اور یاد کرو جب اللہ نے تمام نبیوں سے پلٹ وعدہ لیا کہ جب میں تمہیں کسی کے ذریعہ کتاب و حکمت سے کچھ عنایت کروں مگر تحریف الائنے تمہارے پاس عظیم رسول تصدیق کرنے والے جو تمہارے پاس ہے اس کی تو تم ضرور ایمان لانا ان پر اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا فرمایا کیا تم نے اقرار کر لیا اور اس اقرار پر تم نے میرا بھاری وعدہ قبول کر لیا ابو لے ہم نے اقرار کیا فرمایا تم سب گواہ ہو جاؤ میں تمہارے ساتھ ہی گواہوں میں سے ہوں

سید یحییٰ بن محمد  
حسین بن علی  
سید یحییٰ بن حسین شاہ



# آپ درود کا تفسیری جائزہ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والے! واللہ اعلم ان پر خوب اور خوب درود و سلام کیجیے



یہ آیت کریمہ بھی حضور اقدس ﷺ کی صریح نصیحت ہے۔ اس میں مسلمانوں کو اس ذات پاک پروردگار شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مگر غلط یہ ہے کہ قرآن حکیم نے بہت سے حکم عائد نماز کا، روزہ کا، حج وغیرہ کا، ایمان کا حکم دیا مگر کسی جگہ یہ نہ فرمایا کہ یہ حکم ہم بھی کرتے ہیں اور فرشتے بھی کرتے ہیں اور مسلمانوں کو بھی کہہ کر صرف درود پاک کے لئے اس طرح فرمایا ہوگا بالکل ظاہر ہے کیونکہ کوئی کام بھی یہ نہیں ہو گا کہ وہ پاک بھی ہو اور بندے بھی اس کو کریں۔ وہ رب تعالیٰ کے کام ہم نہیں کر سکتے اور ہمارے کاموں سے وہ رب تعالیٰ بظاہر ہوا ہے۔ وہ رب کا کام ہے پیدا فرمانا اور ذوق دینا دہانا اور اہل بیت سے ہرگز نہیں کر سکتے ہمارا کام ہے عبادت کرنا، اطاعت کرنا وغیرہ وہ رب تعالیٰ اس سے پاک ہے۔ اگر کوئی ایسا کام ہے جو رب کریم کا بھی ہو، ملائکہ بھی کرتے ہیں اور مسلمانوں کا بھی اس کا حکم دیا گیا ہو تو وہ صرف آقا سے ہو جہاں ملائکہ پر درود بھیجا ہے۔ جیسے کہ ہلال پر سب کی نظریں متوجہ ہوتی ہیں اسی طرح مدینہ کے چاند پر ساری مخلوق کی اور خالق کی بھی نظر ہے۔ حضور ﷺ کی وصیت جامع ہے۔ یعنی مشاعرے کیا ہے؟

آج چند دلیوں ہے سب دیکھی ہاکی اور

میری اور جن کی نیناں پڑیں گی ایک نور

اگرچہ رب تعالیٰ کا درود ہے رحمت نازل فرمانا فرشتوں کا درود ہے دعائے رحمت کرنا مگر تعظیم مصطفیٰ ﷺ سب میں مشترک ہے۔

نکلتے اس آیت میں اور ان تو خیر وہ دنی کے ہم ہر امن اور ہر وقت و محنت کی بادشہزادے ہیں، اپنے محبوب ﷺ پر اور ہم سب کا حکم دیا کہ تم بھی امن پر درود پڑھو یعنی ہم سے ان کے لئے رحمت مانگو اور مانگی وہ چیز جاتی ہے جو پہلے سے حاصل نہ ہو تو جب ہمارے مانگے بغیر رحمتیں اتر رہی ہیں، مگر مانگنے کا حکم کیوں دیا؟

اب یہ ہے کہ فقیر جب کسی دروازے پر مانگنے جاتا ہے تو گھر والے کی اولا اور مالی کی دعائیں مانگتا ہوا جاتا ہے۔ مالک کا گھر آباد ہے، زندہ رہا ہے، مال سلامت ہے، مالک کچھ چاہتا ہے کہ یہ تہذیب والا ہو گا رہی ہے۔ مانگتا چاہتا ہے مگر ہمارے بچوں کی خیر مانگ رہا ہے۔ یہاں حکم دیا گیا ہے کہ اسے مسلمان واجب تم ہمارے یہاں رکھنا چاہئے کے لئے آقا کو ہم دلا دے پاک ہیں مگر ہمارا ایک حبیب ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی، اس کے اہل بیت و اصحاب کی خیر مانگنے کوئے ان کو دعائیں دیتے ہوئے آقا کو جن رحمتوں کی ان پر بادشہزادی ہے اس کا تم پر بھی ایک جیسا مانگا دیا جائے گا۔ درود پڑھنا حقیقت میں رب سے مانگنے کی ایک ترکیب ہے۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہم جن کرم عطا

ہمیں جبکہ مانگنے کو قرار آستان عطا

نیز اس آیت میں مسلمانوں کو مشورہ فرمایا گیا کہ اسے درود پڑھنے والوں پر خیال نہ کرنا کہ ہمارے محبوب پر ہماری رحمتیں تمہارے مانگنے پر موقوف ہیں۔ ہمارے محبوب تمہارے درود کے عبادت مند ہیں جیسے خبر دوت کے ہیں۔ تم درود پڑھو یا نہ پڑھو۔ ان پر ہماری رحمتیں براہ راست راقی ہیں۔ تمہاری پیدائش اور تمہارا درود پڑھنا تو کل سے ہوا ان پر رحمتوں کی بادشہزادی ہے جو رہی ہے جب کہ جب اور کب بھی نہ جانتا تھا وہاں کہاں سے پہلے ان پر رحمتیں ہیں۔ تم سے دعا ہو گا کہ تمہارے دیکھنے کے لئے ہے۔ جب رب تعالیٰ ہماری حمد و ثنا کا حاجت مند نہیں، کہ وہ محمود ہے خواہ کوئی حمد کرے یا نہ کرے۔ ایسے ہی حضور ﷺ کی نعمت خوانی کے حاجت مند نہیں وہ حمد و ثنا میں خواہ ان کی کوئی نعمت پڑے یا نہ پڑے۔ ہمارا الٰہی کے لئے حضور ﷺ کا کافی ہیں اور نعمت مصطفائی کے لئے وہ بس ہے۔

اسی وجہ سے ہر دعا کے اول و آخر میں درود و شریف پڑھنا ضروری ہے اور اگر کوئی شخص تمام دعائیں چھوڑ دے اور صرف درود پاک ہی پڑھا کرے تو خدا کا ہے کسی دعا کی ضرورت کی نہ پڑے گی تمام حاجتیں خود بخود پوری ہوں گی۔

مکتوبہ شریف جناب الصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام میں دینی بن کتب علیہ السلام ایک حدیث نقل فرماتی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں کس قدر درود و شریف آپ ﷺ پر چاہا کرو؟ فرمایا جس قدر چاہو، عرض کیا چوتھائی چھوٹی یعنی تین حصہ دیکھو طیلے اور دعائیں اور چوتھائی حصہ درود و شریف فرمایا جتنا چاہو مگر اگر درود اور زبان چھوڑنا بہتر ہے۔ عرض کیا کہ آدھا۔ فرمایا جتنا چاہو مگر درود اگر اور زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ عرض کیا کہ اچھا اور چوتھائی درود و شریف فرمایا جس قدر چاہو مگر اگر درود و شریف اور زیادہ کرو تو بہتر ہے عرض کیا کہ کل رحمت درود و شریف ہی چاہا کروں گا، یعنی بھائے دیکھو دعا میں اور دیکھو ان کے صرف درود چاہا کروں گا فرمایا اے دیکھی دیکھ، دیکھو دیکھ

جس تک تو یہ درود تہجد کے سارے دو رکعتوں کو کافی ہے اور تہجد کے گناہوں کو مٹا دے گا۔

دروہ شریف کے متعلق تین باتیں عرض کرتا ہوں، اولاً تو یہ کہ اس کے فضائل کیا ہیں؟ دوسرے یہ کہ کون سا درود شریف چڑھنا بہتر یا ضروری ہے اور درود شریف چڑھنا واجب ہے یا فرض یا مستحب، تیسرے یہ کہ نبی علیہ السلام کے سوا کسی اور چ درود شریف چڑھنا کیسا ہے؟ درود پاک کے فضائل بہ شمار ہیں جن کے کہنے کو دفتر چاہیے۔ اگر کچھ ان کی تفصیل دیکھنا ہو تو تفسیر روح البیان یہی آیت اور علامہ راجی بلخوت اور جیم الریاضی، شرح شفا کاغذی معارض اور ماہب لدنیہ کا مطالعہ کرو، مگر بطور اقتصاد یہ کہ یہاں عرض کیے جاتے ہیں۔

مکتوٰۃ باب اصولہ علی النبی علیہ السلام میں ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود چڑھا خدا کے پاک اس پر وہی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور وہی کتاب معاف فرماتا ہے اور وہی درجہت بلند کرتا ہے، یعنی اگر کوئی روزانہ ایک ہزار بار درود شریف چڑھے تو روزانہ اس ہزار گناہ معاف، اس ہزار درود پر ہزار درود قبول کا نزول ملے گا مگر ساری عمر یہ عمل کیا جائے تو اب حساب نکالو کس قدر نفع ہوگا۔ اسی مکتوٰۃ میں اسی باب میں ہے کہ قیامت میں مجھ سے سزا دہن فریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود شریف چڑھے گا۔ اسی مکتوٰۃ میں اسی باب میں ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ تہجدی دعا کہیں آسمانوں پر اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہیں، جب تک تم درود نہ چڑھاؤ اور چاہیے یہ کہ تہجدی دعا کہیں درمیان میں ہوں اور اس پاس درود ہے، کیونکہ قول تو درود ہوتا ہے اور رحمت الہی سے بچد ہے کہ درود تو قبول فرما لے اور درمیان کی دعا کو رد فرمادے۔ درود شریف کے عقلی دلائل بھی قبول ہو جائے گی۔ اسی مکتوٰۃ کے اسی باب میں ہے کہ اللہ کے فرشتے پکارتے رہتے ہیں اور درود پاک چڑھنے والوں کو مخاطب کرتے رہتے ہیں۔ جب کوئی بھی درود شریف چڑھتا ہے تو اس کا درود تہجدی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔

سبحان اللہ درود پاک کے قربان کہ اس کی برکت سے ہم گناہوں کے نام اس بارگاہ ہے کس بنا میں لیے جائیں۔ بھلا ایسی کہاں اللہ میں، اس سے یہ لازم نہیں کہ درود سے درود حضور ﷺ سنیں ملا کہ تو اب کی بارگاہ میں اقبال بھی لے جاتے ہیں۔ عقل بھی جانتی ہے کہ درود چڑھنا بہت ضروری ہے اور وہ چہ کہ تو یہ کہ اگر کوئی شخص کسی پر احسان کرے تو چاہیے کہ عین کا بدلہ یا جائے مگر بدلہ نہ ہو سکے تو کم سے کم اس کے لئے دعا کر دی جائے۔ اگر کسی کے گھر دعوت کماؤ تو صاحب خانہ کے لئے دعا کرو، حضور علیہ السلام کے احسانات شمار سے باہر ہیں، دعا دی کیا مجال کہ ان کا شکر یہ دعا کریں۔ تو کم از کم یہی کریں کہ ان کو دعا کہیں دیا کریں، جیسے خیر انبیاء و ائمان کو دعا کی دیتے ہیں۔

نیز ایک بار سلطان محمود نے دربار میں دو گھر دیا کہ تم لوگ میرے گھر میں جو کچھ بچہ بہہ ہو لوٹ لو، سب لوگ لے گئے اور ان میں مظلوم ہو گئے، مگر ان کو رحمت اللہ علیہ سلطان کے پاس آکر کھڑے ہو گئے، سلطان نے کہا کہ لازم کیوں نہیں کچھ لوٹے، عرض کیا کہ سب نے قبول کر لیا میں تو حضور کو لکھتا ہوں جو مالک ہیں۔ سلطان نے کہا تم نے مجھ کو کیا، میں نے بھی تم کو کیا تم میرے درود میں تہجد۔

اسی طرح تمام دعاؤں سے تو دعا ملتی مگر درود پاک کی حرارت سے دنیا والے جتنی کلمہ رسول اللہ ﷺ ملتے ہیں۔ جب وہ ملے تو پھر کسی کی چیز کی ہے۔

دنیا کو مہارک ہو دنیا اللہ کرے وہ مجھ کو نہیں

ہر سر میں جن کا سودا ہے ہر دل جن کا شیدائی ہے

دروہ پاک دعاؤں و عبادت کی رجسٹری ہے، جیسے یہ لیبل لگ جانے سے مال خارج نہیں ہوتا مقام حضور تک پہنچ جاتا ہے۔ ایسے ہی درود شریف کی برکت سے نیکیاں قبول ہوتی ہیں۔ اسی لئے ہر دعا میں درود شریف چڑھا جاتا ہے۔

میں ہر دم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو

کہ دستے میں جا جا بھاٹانے والے

مثنوی شریف میں ہے کہ ایک بار نبی ﷺ نے شہد کی بھی سے پوچھا کہ تو شہد کیسے پہنچتی ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یا صاحب اللہ ہم جہنم میں جا کر ہر قسم کے پھولوں کا رس چوستے ہیں، ہمارا اس اپنے منہ میں لیے ہوئے اپنے بھڑوں میں آ جاتے ہیں اور وہاں انکی دیتے ہیں وہی شہد ہے کہ پھولوں کے رس کھکے ہوتے ہیں اور شہد نکلا، خاؤ شہد میں مٹا اس کیسے آتا ہے؟ کبھی نے عرض کیا:

گفت چوں خواہم بر احمد درود

سے شود شیریں و گنجی ما ربود

یعنی قدرت نے سکھا دیا کہ جہنم سے اپنے گھر تک درود شریف چڑھتے ہوئے آتے ہیں شہد کی یہ لذت اور مٹاں درود کی برکت سے

ہے۔ امید ہے کہ ہماری روٹی کھٹکی عبادت میں بھی درود شریف کی برکت سے قبولیت کی محاسن پیدا ہو جائے گی۔ نیز جیسے کہ درود کی برکت سے تمام پھولوں کے درخت گل لگ کر ایک ہو گئے، اور سب کا نام شہد ہو گیا، ایسے ہی حضور ﷺ کی برکت سے سارے بدی، سنگھ، غری، گھٹی، انسان، ایک ہو گئے جن کا نام سلطان ہو گیا اور جیسے درود شریف کی برکت سے شہد شفا ہی گیا ایسے ہی ہر دعا حضور ﷺ کے نام کی برکت سے مرض نکال دیا گیا ہے۔

درود پاک پڑھنا فرض بھی ہے، واجب بھی، سنت بھی ہے، مستحب بھی، مکروہ بھی ہے اور حرام بھی، اس کی تفصیل یہ ہے کہ درود، جلد اول کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور جس مجلس میں بیٹھے اور حضور ﷺ کا نام دہاں بار بار آئے تو صاحب درود بخار کے نزدیک تو جب بھی نام پاک سنے درود شریف پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب اور چند موقعوں میں درود پڑھنا مستحب ہے۔ جس کو شامی نے بیان فرمایا۔ بعد کی شب میں اور بعد کے دن میں، بوقت افطار اور سواہر کے دن اور روزانہ صبح و شام اور مسجد میں آنے جاتے وقت اور حضور ﷺ کے درود کی زیارت کے وقت اور سواہر و ہجرت کے پاس اور بعد کے غلبہ میں مگر غلبہ سننے والے درود شریف دل میں پڑھیں اور اذان کے بعد اور ہر دعا کے اول آخر اور وضو کے وقت اور جب کجاں میں بھی آواز آنے لگے، جب کوئی چیز بھول جائے اور وضو کے وقت اور سستی پڑھتے اور پڑھتے وقت اور دفنی کھتے وقت اور کھانے کے وقت اور ہر گھسی مٹھلی پڑھنے پر وغیرہ وغیرہ۔

سات جگہ درود پاک پڑھنا مکروہ ہے:

۱۔ حراج کے وقت

۲۔ چوٹاب یا پانچان پھرنے میں

۳۔ تجارت کے سامان کا شہرہ دینے کے لئے

۴۔ کھیلنے کے وقت

۵۔ تعجب

۶۔ زنا

۷۔ چھینک کے وقت

تین جگہ درود پاک پڑھنا حرام ہے۔ ایک جب تاجر اپنی کوئی چیز خرید کر دکھائے اور اس کی عمر کی پانچ کے لئے درود پڑھے۔ دوسرے جب کہ کسی مجلس میں کوئی بڑا آدمی آئے تو اس کی آمد کی خبر دینے کے لئے درود پڑھا جائے (شامی) اسی طرح فرض نماز کی انتہیات میں جب حضور ﷺ کا نام آئے تو درود ناجائز ہے۔ تادمہ قرآن حکیم کی تلاوت میں جب حضور ﷺ کا نام قرآن میں آجائے تو درود نہ پڑھنا افضل ہے۔ چاکر قرآن کی روانی میں فرق نہ آئے۔ (شامی)

نماز میں انتہیات کے بعد درود شریف سنت ہے، فرض، واجب نماز میں تو دوسری انتہیات میں سنت ہے اور پہلی میں منع و نوافل میں دونوں باری انتہیات کے بعد درود پڑھنا سنت یعنی پہلے قصد میں بھی درود شریف پڑھ کر کھڑا ہو۔

درود پاک کون سا پڑھنا چاہیے؟ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ اعلیٰ النبی صلیہ السلام میں حضرت ابو حنیفہ ساجدی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور ﷺ سے روایت کیا کہ ہم آپ پر درود پاک کس طرح پڑھیں؟ تو آپ نے درود اعلیٰ جو نماز میں بعد انتہیات پڑھا ہوا ہے یعنی درود ابراہیمی۔

اس حدیث کی وجہ سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ سوائے درود ابراہیمی کے درود پڑھنا منع ہے۔ گو بعض خلاف ہے۔ ورنہ ہمارا لازم آئے گا کہ ہر مہینہ جب بھی حضور ﷺ کا نام پاک لیتے ہیں تو صرف یہ ہی کہتے ہیں ﷺ یہ بھی ناجائز ہو۔ اگر حقوق کے سوا دوسرے درود پڑھنا منع ہیں تو وہی غذا کھیں اور دوا کھیں استعمال کرنی چاہئیں جو حقوق ہیں۔ جس طرح کہ ہر ہذا جو شریعت میں حرام نہیں کھانا اور پینا مطلق ہے اور مسواک پہنیں مطلق کوئی درود پڑھنا جائز ہے تو اب پائے گا وہاں حقوق درود دیگر سے زیادہ بہتر ہے۔

ولاک الخیرات شریف میں بہت سے درود نقل کئے گئے ہیں صاحب ریح البیان نے اس درود شریف کی بہت فضیلت اور نفع بیان کیا۔

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوة والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوة والسلام علیک یا خلیل اللہ





اللہ انہما لیسرور لی وحبیبک و قال انه انما الملک فقال یا محمد ما یرحبک ان یرحبک محرو علی یقول انه لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشراً و لا یسلم علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشراً قلت ملی۔

(ترجمہ) ایک دن حضور سرور کائنات ﷺ شریف لائے۔ رخ الرود پر فوٹی اور سرے کے آثار نمایاں تھے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آج تو چہرہ مبارک فوٹی سے تاباں ہے۔ فرمایا، میرے پاس لڑتے آیا ہے اور اس نے آکر کہا کہ اے سرایا حسن بخونی کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کے کدب نے فرمایا ہے کہ آپ کا بھائی آپ پر ایک بارودو چڑھے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر دس بارودو چڑھے گا اور آپ کا جو بھائی آپ پر ایک بارودو چڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بارودو چڑھے گا۔ میں نے جواب دیا ہے کہ میں اپنے مولا اکرم کی اس خواہش پر از حد خوش ہوں۔

۳. عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ من ذکرک عندہ فلیصل علی ومن صلی علی مرء واحدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ عشراً

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ مجھ پر درود چڑھے اور جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود چڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بارودو چڑھے گا۔

۴. عن عبد اللہ بن علی بن الحسین عن ابيه ان رسول اللہ ﷺ قال المبعیث من ذکرک عندہ ثم لم یصل علی حضرت عہدہ حضرت ذین العباد بن جراحہ کے فرزند اپنے والد بزرگوار سے انہوں نے اپنے والد گرامی سیدنا امام حسین سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے مگر وہ مجھ پر درود نہ چڑھے۔

۵. عن فضیل بن ابی بن کعب عن ابيه قال قال رسول اللہ ﷺ اذا ذهب ثلثا الليل فام و قال یاہیا الناس اذکروا اللہ اذکروا اللہ جہاد التراجعہ، تصعبا الرافضہ، جاء الموت بما فیہ قال امی قلت یا رسول اللہ انی اکثر الصلوات علیک فیکم اجعل لک من صلاتی قال ما شئت قلت الربع قال ما شئت و ان زدت فهو حیر لک قلت فبالصاف قال ما شئت و ان زدت فهو حیر لک قلت اجعل لک من صلاتی کلها قال اذا تکفی همک و بعقر لک فلک۔

ابو بن کعب کے لڑکے بخیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب رات کے دو حصے گزر جاتے تو حضور ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے اور فرماتے اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، تمہارا اپنے والدی آگئی، ماں کے پیچھے اور آنے والی ہے، موت اپنی تختیوں کے ساتھ آچکی۔ میرے باپ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں حضور پر کلمات سے درود پڑھتا ہوں۔ اور شہداء فرمائیے کہ میں کس قدر چاہا کروں۔ فرمایا۔ بتنا دل چاہے میں نے عرض کیا وقت کا پڑھتا ہوں، پھر فرمایا۔ بتنا حج امنی چاہے، اور اگر اس سے زیادہ پڑھتے ہو تو میرے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا، نصف وقت۔ فرمایا بتنا حیرانی چاہے اور اگر زیادہ پڑھتے ہو تو میرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کی کہ وہ بتائی۔ فرمایا بتنا حیرانی چاہے اگر زیادہ کرے تو افضل ہے میں نے عرض کی میں اپنا سارا وقت حضور پر درود شریف پڑھتا ہوں گا۔ فرمایا۔

”جب یہ درود حیر سے دن آگام گودہ کرنے کے لئے کافی ہے اور حیر سے سارے گلو بخیل دے جائیں گے۔“

۶. عن الطیلس بن اسی عن ابيه قال قال رجل یا رسول اللہ اوبت ان جعلت صلاتی کلها علیک قال اذا

بکعبک اللہ ما اھمک من دیاک و آخر لک

طیلس کہتے ہیں میرے والد نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اگر اپنا تمام وقت حضور پر درود چڑھنے میں صرف کر دوں، حضور نے فرمایا، جب

اللہ تعالیٰ حیر کی دعا آخرت میں خشکیں آسان کر دے گا۔

آیت طیبہ اور ان دعاؤں مبارکہ سے درود شریف کی برکتیں اور فضیلتیں معلوم ہو گئیں۔ یہاں تک فہم اور تدابیر کوں ہو گا جو درود کے اس خزانے سے اپنی جہولی بھر لے کی کوشش نہ کرے لیکن بعض باتوں اور بعض مقامات ایسے ہیں، جہاں درود شریف پڑھنے کی زیادہ فزائلیت ہے اور وہاں پڑھنے کی خصوصیت ناکید کی گئی ہے۔ ان میں سے بھی پنجاہم مقامات اور اوقات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

پرنسٹن اور ہر مجلس میں درود شریف پڑھنے کی ہدایت

عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ ما جلس قوم مجلساً ولما یذکروا اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیہم الا کان علیہم

قرۃ یوم القیامت وان شاء اللہ ہم و ان شاء اللہ علیہم۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کے نیچے پردہ پڑھتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے وبال ہوگی چاہے تو ان کو خدا پے چاہے تو ان کو بخش دے۔

### بر مجلس کے انعام کے وقت

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جب لوگ بیٹھتے ہیں اور پھر کھڑے ہوتے ہیں اور حضور ﷺ پر درود نہیں پڑھتے تو قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے باعث حسرت ہوگی اگر وہ جنت میں داخل ہو گئی جائے گی تو ثواب سے محرومی کے باعث انہیں دھامت ہوگی۔

### اذان کے وقت

حضرت محمد اللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب مؤذن کو تم اذان دیتے ہو تو وہی شکل و ہر اکہ درود کہہ رہا ہے۔ پھر اچھ پر درود پڑھو کیونکہ جو تم پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اس مرتبہ درود پڑھتا ہے۔ اذ اسمعیم المؤذن لقولوا مثل ما

يقول ثم صلوا علی قائد من صلی علی صلی اللہ علیہ یھا عشراً۔ الحج

### سہرہ میں داخل ہوتے اور نکلنے وقت

حضرت محمد اللہ بن حسنؓ اپنی والدہ ماجدہ کا طہارت حسین رضی اللہ عنہا اپنی داری میں صلی حضرت خاتون جنت سے روایت کرتے ہیں: قالت قال رسول اللہ ﷺ اذا دخل المسجد صلی علی محمد و سلم ثم قال اللھم اغفر لی ذنوبی و اھج لی اموالی و رحمۃک و اذا خرج صلی علی علی محمد و سلم ثم قال اللھم اغفر لی ذنوبی و اھج لی لہوای فضحك۔

### دعا کرتے وقت

حضرت فاروق اعظمؓ سے مروی ہے کہ دعائیں جب تک درود پاک نہ پڑھا جائے وہ قبول نہیں ہوتی اور زمین و آسمان کے درمیان منقطع رہتی ہے۔

### نماز کے بعد دعائے پہلے

حضرت ابو سعیدؓ سے فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور کریم ﷺ حضرت صدیقؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ سے مل کر کھڑے رہا تھا۔ جب میں نماز سے فارغ ہو کر بیٹھا تو پہلے میں نے اللہ تعالیٰ کی شاکر کی، پھر میں نے درود پاک پڑھا پھر اپنے لئے دعا مانگنے لگا، تو حضور ﷺ نے فرمایا اب مانگ لیجئے دیا جائے گا۔

عن عبد اللہ قال قلت لعلی و النبی ﷺ و ابو بکر و عمر معہ فلما جلست بداء بالقضاء علی اللہ تعالیٰ ثم بالصلوة علی النبی ﷺ ثم دعوت لعلی فقال النبی ﷺ صل لعلی۔

امام ترمذیؒ اپنی سنن میں نقل کرتے ہیں۔

ثم دعا رسول اللہ ﷺ قاعدا اذا دخل وجعل فصلی فقال اللھم اغفر لی و ارحم صلی فقال رسول اللہ ﷺ عجلت ایھا المصلی اذا صلیت لتعذبت فاحمد اللہ بما ہوا اللہ و صل علی تم ادعہ قال تم صلی و حل آخر بعد ذالک فحمد اللہ و صلی علی النبی ﷺ فقال لہ النبی ﷺ ایھا المصلی ادع تعبد

(ترمذیؒ ابو داؤدؒ)

ترجمہ ایک روز حضور ﷺ تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور دعا مانگی یا اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے نمازی تو نے بڑی جلد بازی سے کام لیا ہے۔ جب نماز پڑھ چکا تو تجھ کو اللہ کی حمد و ثنا کہہ دو اور پھر درود پڑھو پھر دعا مانگو پھر دوسرا آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر حضور ﷺ پر درود پڑھا حضور ﷺ نے فرمایا "اے نمازی اب دعا مانگ قبول ہوگی۔" اس سے ثابت ہوا کہ ہم اہل سنت نماز کے بعد جو ذکر اور درود و شریف پڑھتے ہیں۔ یہ سنت ہے اور قبولیت دعا کا باعث ہے، نیز اس سے یا آواز بلند کر اور درود و شریف پڑھنا ثابت ہوا۔

جب حضور نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک لیا جائے تو درود و شریف پڑھے۔ جب نام گرائی گئیے تو درود و شریف لکھیے۔ حضرت سلیمان بن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ خلف نے بیان کیا کہ ان کا ایک دوست حدیث کا طالب علم تھا۔ وہ فوت ہو گیا میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ سبز پوشاک پہنے خوش و خرم نکم ہوا ہے۔ میں نے کہا تم تو وہ میرے ہم کھج ہن ہو اس نے کہا ہاں میں وہی ہوں۔ میں نے پوچھا کیا سال بکار کما ہے۔

اس نے کہا میری یہ علامت تھی کہ جہاں محمد ﷺ نام لیا گیا وہاں درد و شریف بھی نکلتا۔ یہ جو کچھ تو لکھ رہا ہے میرے سب نے مجھے اس عمل کا بدلہ دیا ہے۔

حضرت مہد اللہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت امام شافعیؒ کو دیکھا۔ مجھے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ آپ نے فرمایا: حسنی و عسری و نفسی الی الجنت کما تراف العروس و نقر علی کما یفسر علی العروس۔ میرے رب نے مجھ پر رحم فرمایا، مجھے عسری دیا۔ مجھے نفی کی طرف آراستہ کر کے جنت میں بھیجا گیا اور مجھ پر جنت کے پھول پھار کے گئے جس طرح دلہن پر درہم دیا اور پھار کے جاتے ہیں، میں نے عزت افزائی کی وجہ پر بھی تو تالیف کیا کہ اپنی کتاب "الرسالہ" میں حضور ﷺ پر میں نے جو درد لکھا ہے اس کا یا ہر ہے۔ مہد اللہ بن حکم کہتے ہیں میں نے امام سے پوچھا وہ خاص درد و شریف کیا ہے؟ آپ نے تالیف کہ میں نے وہاں یہ درد و شریف لکھا ہے و صلی اللہ علی محمد علیہ ما ذکرہ الداکرون و علیہ ما غفل عن ذکرہ العاقلون۔ میں بیدار ہوا اور کتاب الرسالہ کو کھولا تو وہاں ایسی ہی طرح درد و شریف لکھا ہوا تھا۔

## تفسیر الحسنات

علامہ ابی الحسنات سید محمد امجدادی رحمۃ اللہ علیہ

یہ شک اللہ اور اس کے فرشتے درد دیکھتے ہیں اس ٹیپ تانے والے نبی پر اسے ایمان دار اور دیکھنا ان پر اور طوبی سلام کہو۔  
صلوات۔ میرا سر ہے جو وہ جب کا مشافہی ہے اسی بنا پر حضور ﷺ پر درد دیکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے بلکہ بقول علامہ مسلمانوں پر ہر مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر کرنے والے اور سننے والے پر ایک مرتبہ درد واجب ہے اور ایک بار سے زیادہ بڑھنا مستحب ہے۔  
اسی وجہ میں انبیاء کے انورہ السلام علیہم ائہا النبی پڑھنا واجب ہے اور اس کے بعد جو درد پڑھا جاتا ہے وہ سنت ہے۔ اس درد میں آل پاک پر بھی درد دیکھتا ہے اور اس کے باعث اصحاب اور مومنین و مومنات کا دل بھی جاتے تو متعجب ہے۔ البتہ اگر حضور ﷺ کا نام پاک لے کر درد بھیجے پھر ان پر اگر درد دیکھا جائے تو گمراہ ہے اور درد میں حضور ﷺ کے ساتھ آل اصحاب کا ذکر خواہ کچھ ہو۔ بلکہ بعض نے تو یہ کہا جس درد میں آل پاک کا ذکر نہ ہو وہ مقبول نہیں۔

اور درد و شریف میں چند پہلو ہیں

ایک درد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس سے مراد نبی کریم ﷺ کی تکریم ہے اور اللہ علی محمد کے سنی علماء کرام پر کرتے ہیں۔

دوسرا نبی محمد ﷺ کی عظمت و عطا فرماؤر دنیا میں ان کا دین غالب اور پھر فرما کر ان کی شریعت کو اپنا دے اور آخرت میں ان کی شہادت قبول کر کے اولین و آخرین پر ان کی شہادت کا اظہار فرما کر انہیں اور مومنین اور مومنات کو مقربین اور مقام عطا کی پر ان کی شان بلند فرما۔  
تیسرا یہ ہے کہ میدان عالم ﷺ نے فرمایا اور خواں جب مجھ پر درد بھیجتا ہے تو اس کے لیے فرشتے تعظی کی دعا کرتے ہیں۔  
چوتھا شریف میں ہے من صلی علی مرآ صلی اللہ علیہ عطر آجو مجھ پر ایک بار درد پڑھتا ہے۔ اللہ اس پر اس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

قرنی شریف میں ہے البھیل الذی من ذکر ت علیہ اللہ یصل علی۔ بخیر وہ ہے جس کے آگے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درد پڑھ رہے۔

خام اس سے کہ درد کے لحاظ صلی اللہ علیہک یا رسول اللہ ہوں یا اللہم صلی علی مہمدا محمد ہوں یا درد دہانی ہو یا بعد کے تعریف کئے ہوئے ہوں اس لئے کہ سب کے ساتھ عظمت شان مصلیٰ میں کم یا زیادہ ہیں۔

## تفسیر مظہری

علامہ سخی محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

اسے ایمان والوں (محبی) کا درد پڑھنا اور طوبی سلام بھیجنا یعنی تم بھی رسول اللہ ﷺ کے لئے دعا کرو اور آپ کے لئے اللہ سے رحمت نازل کرنے کی درخواست کرو اور ان کو سلام کا تحفہ اور کبریا سلام علیہک ائہا النبی و رحمة اللہ و برکاتہ

آیت ولات کرہی ہے کہ صلوات و سلام بھیجنا مسلمانوں پر واجب ہے خواہ عمر میں ایک یا دہی ہو۔ امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا یہ قول ہے۔ غزوہ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ لیکن امام نے کہا اگر کا مشافہی، قطعی عمر بھر میں ایک بار تعظیل اسے کیلئے عمر بھر کا کرنا تو نہیں چاہتا اور ہم اسی



کے قائل ہیں۔

گھٹن کا قول ہے کہ ہر نماز کے آخری قصد میں تشہد کے بعد درود پڑھنا واجب ہے امام شافعی اور امام احمد کا یہی قول ہے۔

درجہ الامت فی اختلاف الامم میں ہے کہ آخری تنگد میں درود پڑھنا امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک فرض ہے۔ مسعودی مشہور تریخ روایت میں امام احمد کا قول آیا ہے کہ درود کو ترک کرنے سے نماز نہیں ہوتی لیکن جوزی نے لکھا ہے کہ تشہد کے بعد قصد و آخرہ میں درود پڑھنا امام احمد کے نزدیک فرض ہے دوسری روایت میں ہے کہ امام احمد کے نزدیک سنت ہے۔

گھٹن علامہ کا یہ بھی خیال ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر آئے درود پڑھنا واجب ہے۔

کوفی نے لکھا ہے جو ملا نماز میں درود پڑھنے کو واجب کہتے ہیں وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جو حضرت کل بن سعد کی روایت سے طریق دارقطنی ابن جوزی سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے بھی ﷺ پر درود نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی عبد الحسین ہے وہ دارقطنی نے کہا عبد الحسین بن عباس بن کل بن سعد قوی نہیں ہے۔ لیکن حبان نے کہا اس کی حدیث سے استدلال نہ کیا جائے۔

ابن جوزی کی روایت متعدد ذیل الفاظ کے ساتھ ہے جس کا وصف نہیں اس کی نماز نہیں، جس نے اللہ کا نام ذکر و شروع کرنے کے وقت نہیں لیا اس کا وصف نہیں۔ جس نے رسول اللہ ﷺ پر درود نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔ جو انصار سے محبت نہیں رکھتا اس کی نماز نہیں۔ اس حدیث کی روایت میں عبد الحسین راوی کو درود کا نقل عجیب ہے۔ طبرانی نے بروایت ابی بن عباس بن کل بن سعد ابن ابیہ (عباس کا منہ ہوا) کل بن سعد (اسی کی طرح حدیث کو صرفاً روایت کیا ہے۔

علامہ نے کہا عبد الحسین کی حدیث صحت کے زیادہ قریب ہے اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ علامہ کی ایک جماعت نے ابی بن عباس کے بارے میں حکام کیا ہے۔

ایک حدیث حضرت ابو مسعود انصاری کی روایت سے آئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نماز پڑھی لیکن نہ گھٹن نہ گھٹا نہ درود پڑھا نہ پھر داخل بیت پر تو اس کی نماز مقبول نہیں۔ رواہ ابن الجوزی من طریق دارقطنی ابن جوزی نے کہا اس حدیث کی سند میں جابر رضی اللہ عنہ کزاد راوی ہے جابر جابر نے اس حدیث (کی روایت) میں خود اختلاف کیا ہے کئی حضرات ابن مسعود ﷺ پر پہنچ کر حدیث کی روایت کو طبرانی یا ابی حنیفہ قائل کیا ہے کئی رسول اللہ ﷺ کا قول بتایا ہے یعنی صرفاً بیان کیا ہے۔

ابن اہم نے اس کو حضرت ابن مسعود کی روایت سے جان کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ ابن جوزی نے کہا اس کی روایت میں جابر ضعیف ہے اور روایت میں اختلاف ہے کئی صرفاً بیان کیا ہے اور کئی صرفاً۔

ما کہ اور بخاری نے بروایت یحییٰ بن سہال قبیلہ بنی حارثہ کی واسطت سے حضرت ابن مسعود ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو کہے اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد و بارک علی محمد و علی آل محمد و علی آل محمد و ارحم محمد و آل محمد کما صلیت و بارکت و ترحمت علی ابی ارحیم و علی آل ابی ارحیم امک حمید حمید ابن جریر نے کہا اس حدیث کے راوی سوائے حارثی نہیں کے نقد میں حارثی قائل نظر ہے۔

ابن اہم نے لکھا ہے حدیث لا صلوة لمن لم یصل علی کتھا میں حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے اور اس کا صحیح بھی مان لیا جائے تو اس سے مراد کامل نماز کی گئی ہے (یعنی جس نے گھٹن پر نماز کے بعد درود نہیں پڑھا اس کی نماز کامل نہیں ہوئی) یا یہ مطلب ہے کہ جس نے عمر میں ایک بار بھی درود نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔

حافظ ابن حجر نے کہا اس حدیث سے زیادہ قوی حضرت فضال بن عیینہ کی حدیث ہے افضل کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ پر درود نہیں پڑھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس نے (دعا مانگتے ہیں) جلالت کی پھر اس کو بلا پایا اور اس کو نیز دوسرے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ کی حمد و ثنا کرے پھر کہہ پڑھ دو بیسے پھر جو کچھ چاہے دعا کرے درود اور دعا اور انسانی و غیر انسانی و ابن خزیمہ لیکن حبان والحاکم۔

ترمذی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ افضل نے کہا رسول اللہ ﷺ نے جوئے تھے ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر کہا اللہ تو مجھے بخشے اور مجھ پر رحم فرما حضور ﷺ نے فرمایا اس نماز پڑھنے والے تو نے جلالت کی جب تو نماز پڑھے اور بیٹھ جائے تو (اول) ان صفات کے ساتھ اللہ کی حمد کر کہ جن کا وہ مستحق ہے پھر کہہ پڑھ دو پڑھ پھر الحمد سے دعا کر۔

راوی کا بیان ہے ہمارا ایک اور آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا حضور ﷺ نے فرمایا اسے نماز پڑھنے والے آپ کو دعا کرتیری دعا قبول ہوگی۔ روا الترمذی، ابوداؤد اور ابی داؤد نے بھی ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔ جس کہتا ہوں نماز میں تشہد کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے کے وجہ پر اس طرح بھی دلیل قائم کی جاسکتی ہے کہ آیت مذکورہ میں جس درود کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد نماز کے اندر درود پڑھنا ہے جیسے آیت و ربکم فکھرو میں نگیر سے مراد نگیر غریبہ اور آیت قوموا اذھا فاصین میں قیام سے مراد نماز میں کھڑا ہونا آیت و اصعدوا و انو کھو میں کھڑا ہونا کوٹا سے مراد نماز میں کھڑا ہونا کوٹا اور آیت فاصعدوا و اصعدوا من القصر ان میں قرأت قرآن سے مراد نماز کے بعد قرآن پڑھنا ہے کعب بن عجر ؓ کی حدیث جس کو بخاری نے نقل کیا ہے اسی پر دلالت کرتی ہے۔ حضرت ابوسعید خدری کی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہے مگر درود کیجئے گا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا اللھم صلی علی محمد الخ یعنی تشہد میں سلام کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہو چکا ہے تشہد میں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و ہر گاہ کہ پڑھا ہے مگر درود اس وقت کس طرح پڑھیں اس سوال کے جواب میں بدلتا ہوا کہ اگر درود پڑھنا کا طریقہ حضور ﷺ نے بتا دیا کہ اللھم صلی علی محمد الخ پڑھا کر۔ امت اسلام نے بالانتقال اس حدیث کو تسلیم کیا ہے اور بالاختلاف تشہد کے بعد درود پڑھنے کی صراحت کی ہے البتہ واجب اور مستحب ہونے میں اختلاف ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس درود کا حکم آیت مذکورہ میں دیا گیا اس سے مراد تشہد کے بعد نماز کے اندر درود پڑھنا ہے اور امر کا کائنات خاصا خوب ہے۔ اس لئے نماز میں تشہد کے بعد درود پڑھنا واجب قرار پایا۔ (مترجم)

جو لوگ کہتے ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا نام آئے درود پڑھنا واجب ہے انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس پر رمضان آکر گزر بھی جائے اور اس کی مسطرت نہ ہو اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس کے ماں باپ با دونوں میں سے ایک اس کی زندگی میں پاؤں سے ہو جائیں اور اس شخص کی جنت میں داخل نہ ہو نہ نہیں (یعنی چنانچہ اسے ماں باپ کی خدمت نہ کرے) اس لئے وہ چاروں میں اور یہ شخص جنت سے محروم ہو جائے (رواد الترمذی و ابن ماجہ فی صحیحہ)۔

حضرت جابر بن سمرہ ؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور دروغ میں چاہا جائے اللہ اس کو دہرے۔

حضرت ابن عباس کی مرفوع حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے (اور انہوں نے کہا) جس شخص کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر ہو اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ پڑھے اور (اس وجہ سے) اور دروغ میں داخل ہو جائے پس اللہ اس کو دہرے۔ یہ دونوں حدیثیں طبرانی نے نقل کی ہیں۔

ابن ابی نے حضرت جابر کی مرفوع حدیث ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا وہ بد نصیب ہو گیا۔

حضرت علی ؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے وہ بخیل ہے۔ (رواد الترمذی و ترمذی نے اس حدیث کو حسن گنج غریب کہا ہے امام احمد نے یہ حدیث حضرت امام حسین ؓ کی روایت سے بیان کی ہے۔

طبرانی نے ابی سید سے ساتھ حضرت امام حسین ؓ کی مرفوع روایت اس طرح بیان کی ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو آیا اور اس سے مجھ پر درود پڑھنا چھوٹ گیا اس سے جنت کا راست چھوٹ گیا۔ نسائی نے گنج سند سے حضرت انس ؓ کی روایت سے بیان کیا ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اس کو چاہئے کہ مجھ پر درود پڑھے کیونکہ جو شخص مجھ پر (ایک بار) درود پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا (یا دس بار رحمت نازل فرمائے گا)۔

### رسول اللہ ﷺ پر صلوات و سلام کی فضیلت و کیفیت

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے میری عادت حضرت کعب بن لجر ؓ سے ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا کیا (حدیث کا) ایک تھنہ میں تم کو پیش کروں جو رسول اللہ ﷺ سے میں نے سونپی ہے، میں نے کہا کیوں نہیں ضرور وہ تھنہ مجھے عطا ہے۔ کعب نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو سلام کرنا تو اللہ نے ہمیں عطا دیا ہے لیکن آپ (اور آپ کے اہل بیت) پر ہم درود کس طرح پڑھیں ہمارا کیا کر

اللہم صلی علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید (حقیق علیہ)  
 بلوگ علی محمد و علی آل محمد کما بلوگت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید (حقیق علیہ)  
 مسلم کی روایت میں دووں تہذیبی ابراہیم کا لفظ نہیں ہے (صرف علی آل ابراہیم ہے) حضرت ابو حمزہ ساجدی مدنی ہیں کہ صحابہ نے کہا یا  
 رسول اللہ ﷺ آپ پر درود کیسے پڑھیں تو فرمایا کہو اللہم صلی علی محمد و آلہ و سلم و درود کما صلیت علی ابراہیم  
 و آلہ انک حمید مجید و آلہ و سلم و درود کما بلوگت علی آل ابراہیم انک حمید مجید (حقیق علیہ)  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ایک بار مجھ پر درود پڑھے گا اللہ اس پر بارہ رحمتیں نازل فرمائے گا۔  
 (رواہ مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور دس  
 خطائیں ساقط کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔ وہ ان بخاری و احمد فی الاوہد و الشافعی و مالک و حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔  
 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب  
 سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔ (رواہ الترمذی)  
 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے زمین پر گھومتے پھرتے ہیں وہ مجھے میری امت کا سلام  
 پہنچاتے ہیں۔ (رواہ الشافعی و الدارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ایک بار درود پڑھے گا اللہ میری روح مجھے نوازے گا کہ میں سلام کا جواب دوں گا۔  
 (رواہ ابو داؤد و ترمذی فی الدعوات الخیر)  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے خود رسول اللہ ﷺ فرما دیا ہے مجھے اپنے گھروں کو قبر میں نہ جاؤ (کہ وہاں نماز پڑھنا حرام ہے)  
 اور میری قبر کو سیال بنانا اور مجھ پر درود پڑھنا تمہارا درود مجھے پہنچے گا تم یہاں بھی ہو۔

حضرت ابو ظہرہ روایت ہیں ایک روز رسول اللہ ﷺ انصراف لائے اس وقت حضور ﷺ کے چہرہ پر قنطاریل تھی فرمایا مجھ سے خبر نکلنے کے  
 کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے مجھ ﷺ کیا تم اس بات پر خوش نہ ہو گے کہ تمہاری امت میں سے جو کوئی تم پر درود پڑھے گا میں اس پر دس رحمتیں  
 چوں کروں گا اور تمہاری امت میں سے جو کوئی آپ پر سلام پڑھے گا میں اس پر بارہا رحمتیں نازل کروں گا (رواہ الشافعی و الدارمی)

حضرت ابی بن کعب کا بیان ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ پر درود پڑھتا ہوں کتنی بار پڑھا کروں فرمایا جتنی (بھی)  
 چاہوں میں نے عرض کیا (کہ نہ اندھی اور نہ کا کا ایک چیز تھائی (درود کے لئے مقرر کر لوں) فرمایا تم جتنا چاہو (کر لو گین) اگر زیادہ کر لو تو  
 تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا (کل ذکر کا) آدھا حصہ (درود کو پڑھاؤں) فرمایا تم جتنا چاہو (کر لو گین) اگر زیادہ کر لو تو تمہارے  
 لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا کیا اور تھائی فرمایا جتنا چاہو مگر زیادہ کر لو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا کیا میں اپنی ساری دعا آپ  
 کے لئے کروں فرمایا تو کسی حالت میں تمہارے سارے غم دور ہو جائیں گے کام پورے کر دیئے جائیں گے اور تمہارے گناہ ساقط کر دیئے  
 جائیں گے۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کو یہ بات (پسند اور) سرور کرنے والی ہو کہ جب وہ ہم گھر والوں  
 کے لئے دعا کرے تو اس کو پھر پڑھنا سے (جلد) ادا جائے تو اس کو اس طرح کہنا چاہئے اللہم صلی علی محمد و آلہ و سلم  
 و آلہ واجہ امہات المؤمنین و ذریئہ اعلیٰ بینہ کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید (رواہ ابو داؤد)  
 حضرت مہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جو شخص نبی ﷺ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اس کے فرشتے ستر رحمتیں اس پر نازل کریں  
 گے۔ (رواہ احمد)

حضرت وائش کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر درود پڑھا کر کہا اللہم انزلہ العطفہ العشرہ عندک یوم  
 القیمۃ و حیث لہ شعاعی اس اللہ قیامت کے دن اٹھائے گا جو ان کا تمام مقرب ثابت کر دے گا اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگی۔  
 (رواہ احمد)

حضرت مہد الرحمن بن عوف کا بیان ہے ایک روز رسول اللہ ﷺ گھر سے اُٹھے اور ایک گلستان کے اندر پہنچے وہاں کھجور  
 آپ ﷺ نے کھا دیا اور ان کا طہریل کھا دیا کہ مجھے اندیشہ ہو گیا کہ کہیں حضور ﷺ کی وفات نہ ہو گئی ہو۔ میں دیکھنے کے لئے (قریب) گیا

آپ ﷺ سے سزا کر فرمایا کیا بات ہے میں نے اپنا اندیشہ بیان کر دیا مگر یا جبرئیل علیہ السلام نے (آکر) مجھ سے کہا تھا کہ کیا میں آپ ﷺ کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں کہ اللہ نے آپ ﷺ کے (۱۱۲۱ اور آپ ﷺ کو خوش کرنے کے) لیے فرمایا ہے کہ جو شخص آپ ﷺ پر درود پڑھے گا میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ ﷺ پر سلام پڑھے گا میں اس کو سلامتی عطا کروں گا۔ (رداء احمد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خطاب نے فرمایا دعا آسمان و زمین کے درمیان روک لی جاتی ہے وہ تک تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھو مگر اللہ کا کوئی حصہ اس پر نہیں پڑھتا۔

(رداء الترمذی)

عبد اللہ بن عامر بن ربیع نے اپنے باپ کا بیان نقل کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کفر مانتے سنا جو شخص مجھ پر جتنا درود پڑھتا ہے فرشتے آتی ہیں اس پر رحمتیں نازل کرتے ہیں اب ہندو کا اختیار ہے کہ درود پڑھنے کے کم یا زیادہ۔ (رداء طبری)

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اس کے لئے ایک قبر (الغائب) لکھ دیا جاتا ہے اور ایک قبر لاکھ لاکھ کے برابر ہوتا ہے۔ (رداء عبد اللہ بن ابی الجراح رحمہ اللہ)

حضرت ابو درود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کو درود پڑھتا ہے اس کو صبحی سلام مل جائے گی۔ (رداء طبرانی فی الکبیر رحمہ اللہ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا ایک آدمی نے آکر سلام کیا حضور ﷺ نے اس کو سلام کا جواب دیا اور کثرت و رسانی کے ساتھ اس کو اپنے پہلو میں بٹھا لیا جب وہ شخص اپنا کام پورا کر کے اٹھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ اس شخص کا عمل باخداگان زمین کے (سارے) اعمال کے برابر ٹھہرایا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا کیا میں نے عرض کیا وہ کیا درود فرمایا جب تک جوتی ہے تو یہ شخص اس بار مجھ پر درود پڑھتا ہے اور اس کا یہ درود ایسا جتنا ہے جیسے ساری مخلوق کا اور میں نے عرض کیا وہ کیا درود پڑھا ہے

اللہم صل علی محمد بن النبی عدد من صلی من خلقک وصل علی محمد کما یصلی لنا ان یصلی علیہ وصل علی محمد بن النبی کما یصلی لنا ان یصلی علیہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھنا کتا ہوں کو اس سے زیادہ سنا جاتا ہے جتنا پانی آگ کو (بجھاتا ہے) اور رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھنا گڑتیں (یعنی برد) آزاد کرنے سے بھی افضل ہے اور رسول اللہ ﷺ کی محبت (مادہ خدا میں اپنا) قربان دینے سے بھی افضل ہے یا فرمایا رسول خدا میں شمشیر زنی سے بھی افضل ہے۔

(الاضواء ص ۱۷)

مسئلہ

کیا انبیاء کے علاوہ دوسروں کے لئے بھی صلوٰۃ و سلام کا استقبال درست ہے؟

جنگ یہ ہے کہ عجمی غیر انبیاء کے لئے بھی نہیں ہے اور عجمی یعنی انبیاء کے ساتھ تلاکح ہے جس طرح کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ بار درود پڑھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ عرف میں صلوٰۃ و سلام کا استقبال انبیاء کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے جیسے عزہ بل کے الفاظ باری تعالیٰ کے لئے خاص کر دیئے گئے ہیں۔

سورہ توبہ کی آیت وصل علیہم ان صلواتک سنک لہم کی تفسیر کے ذیل میں اس کی مکمل تفسیر ہو چکی ہے۔

سید احمد علی

سید احمد علی

سید احمد علی

انسانی گفتگو اور نظام کو درجہ جسم تصور کیا جائے تو الفاظ کو اس جسم کے کپاس کی حیثیت حاصل ہوگی اور معانی کو درجہ کا درجہ حاصل ہوگا۔ اس طرح خوبصورت لباس میں جسم کی ظاہری زینت اور زیبائش وایت ہے اسی طرح خوبصورت اور عمدہ الفاظ سے گفتگو بھی مزین و آراستہ ہوتی ہے۔ روح کی قوت سے جسم کو تقویت ملتی ہے اسی طرح زوردار معنویت سے کلام میں بھی جان چاتی ہے اہلیت یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ کئی زبان میں الفاظ کو وی حیثیت حاصل ہوتی ہے جو کسی ملک یا آبادی میں مسلم اور رائج الوقت سکھ کو حاصل ہوتی ہے۔ جس طرح سکھ استعمال ہوتے سمجھتے، سمجھتے، کہوٹے ہوتے اور متروک ہوتے رہتے ہیں اسی طرح الفاظ بھی استعمال میں آتے اور اپنی معنویت کھوٹنے کے بعد بدل جاتے ہیں یا متروک ہو جاتے ہیں۔ عربی زبان میں صلوة و سلام کے الفاظ بھی کبھی اہم قسم کے مراحل سے گزر رہے ہیں۔

اس وقت ہم ان الفاظ کے ان معانی اور استعمال کے مراحل سے متعلق گفتگو نہیں کریں گے البتہ اختصار اور جامعیت سے کام لیتے ہوئے ان کے اہم پہلوؤں اور معانی پر ہی اکتفا کریں گے لغت عرب کی رو سے صلوة (جمع صلوات) کے معنی ہیں: (۱) کو کوغ اور جہد کرنا (۲) مار مارا اور اشتقاق (۳) رحمت و جہد (۴) جہاد اور تعلق پیدا کرنا (۵) خیر و برکت (۶) مشہور غرضی زبان کا کہنا ہے کہ صلوة کے اصل معنی لڑم یا جھپکنے کے ہیں۔ صلی اور اسلی (۷) مان منظور یا کہنا ہے کہ لغت عرب میں صلوة کے اصل معنی ہی تقسیم اور اسلام میں صلوة سے مقصود اٹھ مل شان کی تقسیم مقصود ہوتی ہے۔ صلوة کے ایک معنی صلی یعنی چاہئے نماز یا دعا کا کہنا ہے کہ لغت عربی میں قرآن کریم میں صلوات (سورت الحج آیت 40) سے بھی مراد ہے (۸) مشہور لغت دس الا زہری کا قول ہے صلوة سے مراد اللہ کے عائد کردہ خیر یا کو لازم پکرتا ہے اور نماز تو ان بڑے فرائض میں سے ہے جسے لازم پکرنے کا حکم دیا گیا ہے (۹) ان عربی کہتے ہیں کہ صلوة اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو تو رحمت ہے۔ صلوة کا تعلق غلوئی یعنی فرشتے، جن اور انسان سے ہو تو قیام، کو کوغ، جہد و دعا اور تسبیح مراد ہوتی ہے اسی طرح چند ہر کی صلوة سے مراد بھی تسبیح ہے (۱۰) صلوة اللہ علی رسول یعنی اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول پر صلوة بھیجے سے مراد ہے رحمت و حسن مذاہلہ یعنی اس کے لئے اپنی رحمت کا دروازہ کھولنا اور ان کی ذرات کے لئے حسن مذاہلہ کرنا۔

صلوة یعنی خیر و برکت کی دعا اس کی تائید میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ

اذا وحی احدکم الی طعام فلیجب فان کان مبطرا فلیطعم وان کان صائما فلیصل ای فلیدع لا رجاہ للطعام بالبرکت والعبور

”یعنی جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے یہ دعوت قبول کرنا چاہئے۔ چنانچہ اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانے میں شامل ہو اور اگر روزہ دار ہو تو کھانے کی دعوت دینے والوں کے لئے خیر و برکت کی دعا کرے۔“

ابن ابی اوفی علیہ سے مروی ہے کہ میرے والد نے اپنے مال میں سے صدقہ نکال کر ان میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ اس موقع پر حضور ﷺ نے ان زمان مبارک سے پیدا ہوا دعا کہ اللہم صل علی آل ابی اوفی مشہور لغت دس الا زہری نے کہا ہے کہ اس فرمان نبوی ﷺ میں صلی ائمہ کے معنی میں ہے اور دعا کے معنی یہ ہیں کہ کہے اللہ! تو ابی اوفی کی آل، بھلا اور رحمت نازل فرما، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ہدایت میں بھی بصلون ہر صبیح کے معنی میں آیا ہے، ارشاد بانی ہے، ان اللہ وعلیکم بصلون علی النبی یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں مشہور امام افتاب بکری درویش نے لکھی ایک محفل ہے دچنانچہ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے اللہم صل علی آل ابی اوفی اور انہیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں (میں بھی صلوات داخل رحمتوں کے معنی میں ہے۔ انہی روایات میں حضور کے نزدیک عجم کے ساتھ جہد و زحمت سے جاتے ہیں ان کا مقصود بھی رحمت و برکت ہے۔ رنجیات کے ساتھ صلوات سے مراد دعا ہے جس کے ذریعے اللہ کے لئے وہ تقسیم و تقاریر میں جان کی قربانی ہے جس کا صرف وہی مستحق ہے۔ غریب اللہ سے کہ مشہور امام الظاہی نے ان فرمان الہیہ کو صلوة اگر تقسیم و تحریم کے معنی میں ہو تو یہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے بخش ہے اور صلوة جس کے معنی دعا یا دعا پر برکت دینا ہے وہ غیر اللہ کے لئے مختص ہے۔ ارشاد بانی اللہم بصلی علیکم وعلیکم بصلی کی نسبت اگر اللہ کی طرف ہو تو برحم (دور رحم کرتا ہے) مراد ہوگا اور اگر یہ فرشتوں کی طرف منسوب ہو تو (مدعون) اور دعا کرتے ہیں مراد ہوگا اور مطلب یہ ہوگا اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو ہم مسلمان مردوں اور عورتوں پر رحم فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ارشاد بانی اللہم صل علی محمد (آلہ اللہ تعالیٰ سے مراد جائیں) میں جو آپ ﷺ اپنی امت کے لئے فرماتے ہیں ارشاد بانی اللہم صل علی محمد (آلہ اللہ تعالیٰ سے مراد) کی طرف سے دعا اور رحمت ہے (میں صلوات یعنی دعا و استغاثہ ہے۔ اصل لغت نے اللہم صل علی محمد (آلہ اللہ تعالیٰ سے مراد) پر رحمت بھیج) میں صلی کے معنی یہ لکھے ہیں کہ اللہم صلی انت علی محمد لا نکت اعلم بما یلیق بہ اے اللہ تعالیٰ!







# دوسرا اجنبی ہے مجھ کی

اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب پاک ﷺ پر درود سلام کا حکم دینے سے پہلے اس کی اہمیت کا اعلان فرمایا کہ: ”یٰٰسَیُّدَیْنِ اَلْعَرَبِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم“ (الاحزاب۔ ۵۵-۵۶)

اللہ کریم جل شانہ نے اور کسی نبی یا رسول پر درود نہیں بھیجا، البتہ حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت یونس علیہم السلام اور برگزیدہ بندوں پر سلام بھیجنے کا ذکر قرآن پاک میں ملتا ہے۔ (العنکبوت۔ ۲۷-۲۸، النمل۔ ۲۷-۲۸، ابراہیم۔ ۳۵-۳۶، نوح۔ ۹۱-۹۲، موسیٰ۔ ۱۰۷-۱۰۸، ہارون۔ ۱۰۹-۱۱۰، یونس۔ ۲۴-۲۵)

پھر ہمارے آقا حضور ﷺ کی کہہ کر درود بھیجنے کی بات کی گئی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتُہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَیْکَ اَیُّہَا مُحَمَّدُ وَ عَلَیْ اٰلِکَ وَسَلَّمَ۔ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۷)

اس وقت بھی نبی تھے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔ یعنی اللہ کریم جل شانہ کا اور ملائکہ مغربین کا درود بھیجتا تھا اس وقت سے ہے جب سے محبوب خالق مخلوق ﷺ کی تکمیل ہوئی ہے۔

قرآن کریم میں مومنوں کی حضور سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ میں درود سلام پیش کرنے کا حکم دیا گیا، لیکن یہ وضاحت نہیں فرمائی گئی کہ کس طرح کن مواقع پر ایسا کرنا ہے۔ یہ دشمنانی میں احادیث مبارکہ سے لینا چاہیے ہے یا اللہ تعالیٰ نے اس حکم کا جواز سے پہلے یا اعلان کر کے اللہ اور اس کے فرشتے پیغام کرتے ہیں، ایک تو اپنے حکم کی اہمیت بتا دی کہ صرف تمہیں کو پیغام کرنے کو نہیں کہا جا رہا دوسرے اس میں یہ اشارہ بھی پہنچا ہے کہ جس طرح اللہ اور اس کے فرشتوں کے حضور ﷺ پر درود سلام کے اعلان میں درام پایا جاتا ہے اسی طرح اہل ایمان بھی درود سلام پیش کرنے کا کوئی موقع نہ گنوا نہیں اور احادیث مقدسہ میں جس طرح دشمنانی ملے اس پر عمل کرے۔

درود سلام کی فرضیت اور وجوب کے بارے میں مختلف نظریات پیش کئے گئے ہیں۔ ذیل نظر مضمون میں ان کا جائزہ دلچسپی سے خانی نہ ہو گا۔

مولانا محمد امجد دہلوی آبادی نے ”تلاویح القرآن“ میں فرمایا: ”یٰٰسَیُّدَیْنِ اَلْعَرَبِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم“ کے تفسیری حاشیے میں یہ کہہ کر بات ختم کر دی ہے کہ ”درود کے واجب ہونے پر تو ہر مذہب کے فقہاء کا اتفاق ہے لیکن فقہاء حنفیہ اور بعض دوسرے آئمہ کی رائے ہے کہ عمر میں ایک بار بھی اگر پڑھا جائے تو فرض ہوا ہو گا۔“

(قرآن العظیم۔ ترجمہ تفسیر از مولانا محمد امجد دہلوی آبادی۔ مطبوعہ تاج پبلیشرز، لاہور ص ۹۵۵)

مولانا شرف علی قاسمی نے بھی لکھا کہ

”صیغہ امر کا نفس قطعی اثر و ثبوت قطعی الحالات میں فرضیت کے لئے ہے اور متکلفی حکم کو نہیں۔ اس لئے عمر میں ایک بار تو فرض ہے جیسا کہ خود حدیث کا کھٹکا ایک بار فرض ہے اور جس مجلس میں آپ کا ذکر مبارک ہو وہاں ایک بار واجب ہے اور اس سے زیادہ مستحب ہے۔“

(بیان القرآن، جلد چہارم ص ۱۶۳-۱۶۴)

مولانا مسعود علی نے لکھا ہے کہ

امام صاحب امام مالک اور جمہور علماء کے مسلک کے مطابق درود عمر میں صرف ایک بار پڑھنا فرض ہے کہ جس نے نظر شہادت کی طرح ایک دفعہ درود پڑھا لیا وہ فرض صلوة طلیٰ القہریٰ سے سبکدوش ہو گیا۔ مولانا مسعود علی نے لکھا ہے کہ ایک دوسرے گروہ کے نزدیک ہر عاقل اس کا پڑھنا واجب ہے، کچھ اور لوگ اس کے قائل ہیں کہ جب بھی حضور ﷺ کا نام آئے درود پڑھنا واجب ہے اور ایک گروہ کے نزدیک ایک مجلس میں حضور ﷺ کا ذکر خواہ کتنی ہی مرتبہ آئے۔ درود پڑھنا جس ایک بار واجب ہے۔“

(تفہیم القرآن، جلد چہارم ص ۱۷۷)

مولانا محمد نعیم الدین مرہروی پاری، سکالر اہل حق کے تفسیری حاشیے ”فرائض القرآن“ میں لکھتے ہیں کہ

سید عالم ﷺ پر درود سلام بھیجنا واجب ہے۔ ہر ایک مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے۔“

(فرائض القرآن، جلد ۱۱، ص ۱۶۷-۱۶۸)

مولانا مفتی محمد شفیع نے احادیث مبارکہ کے حوالے سے درود شریف کے وجوہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

”اس پر بھی جمہور فقہاء کا اتفاق ہے کہ جب کوئی آنحضرت ﷺ کا ذکر کرے یا سننے والا اس پر درود سلام کو واجب قرار دینے کے بعد ہر بار درود سلام پیش کرنے کو مستحب ہی قرار دیا ہے۔“

(مسارف القرآن۔ جلد ہفتم۔ ص ۲۴۲-۲۴۳)

مولانا ابنِ احسن اصلاحی کہتے ہیں کہ

”اس آیت سے تقصود درود و سلام کی تکثیر ہے موقعِ محل بھی اس مفہوم کا متقاضی ہے اور آیت کے الفاظ بھی اسی کے شاہد ہے۔ اس لئے کہ صلوا علیہما میں مصدر تاکید و تکثیر کے مفہوم پر دلیل ہے۔ اس وجہ سے ہم ان فقہاء کی رائے کو صحیح نہیں سمجھتے جو یہ کہتے ہیں کہ مگر بھریں ایک مرتبہ ہی کوئی درود چاہے تو آیت کا حق ادا ہو جائے گا۔“

(تذکرہ قرآن، جلد ششم، ص ۶۶)

(۱) مجلسِ اربعہ کرم شاہ نے تفسیر میں اس مسئلے کو سرے سے جائز اصرار نہیں کیا کہ درود و سلام کے درود کی حد یہ کہاں تک ہیں اور احتیاب کی یہ صورتیں ہیں انہوں نے درود پاک کے بارے میں بہت سی حدیثیں بیان کرنے کے بعد لکھا ہے۔

”آیت طیبہ اور ان احادیث مبارکہ سے درود شریف کی برکتیں اور فضیلتیں معلوم ہو گئیں یہاں تک کہ ہم اور ہمارے کون ہوگا۔ جو راتوں کے اس گزارنے سے اپنی جھولی بھرنے کی کوشش نہ کرے۔“ (نیارہ القرآن، جلد چہارم، ص ۹۵)

علامہ ابنِ کثیر کہتے ہیں

بعض کا قول ہے کہ مگر بھریں ایک مرتبہ آپ ﷺ پر درود واجب ہے پھر مستحب ہے۔۔۔۔۔ لیکن میں کہتا ہوں بہت سے ایسے واقعات ہیں جن میں حضور ﷺ پر درود چاہنے کا ہمیں حکم ملا ہے لیکن بعض وقت واجب ہے اور بعض حکم واجب نہیں۔“ (تفسیر ابنِ کثیر۔ جلد چہارم اور درجہ از الہام جو نا گہی۔ ص ۳۰۱) اس کے بعد ان کثیر نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں ان واقعات کا الگ الگ ذکر کیا ہے جن میں درود شریف واجب ہے (ص ۳۰۱-۳۰۳) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی تقریباً انہی مقامات کا ذکر فرمایا ہے جہاں حضور سرکارِ دو عالم ﷺ پر درود صحیح قرار دے۔

(مدارج النبوت، حصہ اول۔ اور درجہ از مفتی نظام مصباح الدین عظیمی۔ ص ۵۶۲-۵۶۵)

مختلف علماء نے اپنی تالیفات میں وہ مواقع بتائے ہیں جہاں درود و سلام چڑھنا ضروری ہے ان میں مثلاً مولانا شرف علی تھانوی کے نزدیک ایک موقع وہ ہے۔ جب حضور ﷺ کا گرام گرائی لیا جائے یا سائی دئے۔“ (زاد المعاد فی الصلوٰۃ علی النبی الموحید ﷺ ص ۲۸-۲۹) جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے مجاہد متعلق تاریخ احمد کا کوئی سانسف ”قوارخِ حبیب ﷺ“ نے بھی ایک موقع پر لکھا ہے۔ ”جب اسم مبارک زبان پر لائے گئے۔“ (تاریخ احمد کا کوئی۔) (فطاحل درود و سلام، ص ۴۱) علامہ سید شاہی کہتے ہیں۔ ”جب حضور اقدس ﷺ کا ذکر مبارک ہو۔“ (بحوالہ فطاحل درود و شریف از مولانا سید طاہر محمد ذکر ص ۲۶) ”فطاحل درود و شریف“ ”تہذیب نصاب کا ایک باب تھا لیکن یہ قسمی سے اب تہذیب نصاب کا فطاحل اعمال ”یا اور ناموں سے بھی شائع کیا جا رہا ہے کہ اس میں سے ”فطاحل درود و شریف“ کا باب نکال دیا گیا ہے۔

مولانا محمد سعید شیلی ایک موقع پر لکھتے ہیں۔ ”نبی کریم ﷺ کا نام، صفات، خیر کہنے اور لکھنے کے وقت“ (محمد سعید شیلی قادری، فطاحل درود و سلام، ص ۲۶)

ذکر و بالا اعمالوں سے چند نکات سامنے آتے ہیں

۱۔ جس آپ کریم کی یاد پر مسلمانوں کے لئے درود و سلام فرض فرمایا وہاں پر واجب قرار دیا گیا۔ اس میں اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کے درود پہنچنے کے مفہوم میں احترام اور دوام پایا جاتا ہے اس صورت میں مومن کے لئے دیئے گئے حکم میں دوام نہ پایا جاتا تو قبضہ اگیز ہے۔

۲۔ بعض کہتے ہیں درود و سلام اہل ایمان پر مگر بھریں ایک بار فرض ہے۔ مابین احسن اصلاحی نے اس کے خلاف کہا ہے۔

۳۔ بعض کہتے ہیں کہ جب سرکارِ ﷺ کا ذکر مبارک آئے درود و سلام چڑھنا واجب ہے۔ مثلاً محمد شفیع نے اس پر جمہور فقہاء کا اتفاق بھی نقل کر دیا ہے کہ جب کوئی آنحضرت ﷺ کا ذکر کرے یا سنتے تو اس پر درود و سلام واجب ہو جاتا ہے اس کے بارہا ذکر کیا ہے کہ ایک مجلس میں ایک بار درود و سلام چڑھنا واجب ہے پھر ہر بار مستحب ہے۔

۴۔ کچھ حضرات نے لکھا ہے کہ ایک مجلس میں خواہ کتنی ہی مرتبہ ذکر مبارک آئے۔ ایک بار درود چڑھنا واجب ہے باقی مستحب ہے۔ ایک صاحب نے مزید تفسیر کی ”اگر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک ہی مرتبہ واجب ہے۔ اس سے زیادہ مستحب ہے۔

۵۔ بیہ کرم شاہ نے اس مسئلے سے بچنے کی کوشش کی ہے اور صرف درود و سلام کی برکتوں اور فضیلتوں کا حوالہ دیا کافی سمجھا ہے۔

۶۔ علامہ تھانوی، مفتی حماد احمد کا کوئی، مولانا محمد سعید شیلی اور مولانا شرف علی تھانوی نے اس وقت درود و سلام ضروری قرار دیا ہے جب حضور ﷺ کا گرام گرائی آئے۔ صفت یا خیر بھی لیا کی جائے یا آپ ﷺ کا ذکر مبارک نہا جائے۔

ہم مسجدوں کرتے ہیں کہ اس میں کئی قصائد مسائے آئے ہیں۔ مفتی محمد شفیع حضور ﷺ کا ذکر مبارک کرنے کے لئے بنائے والے پروردگار کو سلام واجب بھی فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں ایک سے زیادہ بار ذکر کرنے کے لئے پراسے مستحب بھی ضرورت ہے۔ مولانا شرف علی تھانوی صریح میں ایک مرتبہ درود و سلام کو واجب ٹھہراتے ہوئے بھی ذکر پاک کے ساتھ ضروری قرار دیتے ہیں۔ یہ علماء جہاں درود و سلام پر حد ضروری قرار دیتے ہیں۔ وہاں بھی فرض یا واجب کا لفظ استعمال کرنے سے کھڑاتے ہیں۔

مولانا سید محمد باقم شمس صلوٰۃ و سلام کی فریضت کے عنوان سے لکھتے ہیں۔ ”صَلُّوْا وَسَلِّمُوا“ کا ترجمہ کیا گیا ہے اور ”مَسْلِحًا“ سے اس حکم کو ترک و منقطع کیا گیا ہے اور حکم سے پہلے بطور تحیہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی صلوٰۃ کا ذکر ہے۔۔۔۔۔ عقل و دین اور صورت و عقل کا تقاضا ہے کہ یہاں امر کو جو ب فریضت ہی کے لئے متعین کیا جائے۔ لہذا درود و سلام کی متعلق فریضت کی بحث فضول اور بیکار ضروری ہے۔ صلوٰۃ و سلام کی اس فریضت میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں ملتی۔

(سید محمد باقر خراسانی و سید محمد باقر عسکری علیہ السلام)

قرآن پاک میں جو احکام دیے گئے ہیں عوامان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ عقلمند دیکھا جاتا ہے یہ بات نہیں سمجھتا جانتی کہ وہ کس موقع کے لئے ہے یہ بات حضور رسول کریم ﷺ کے ارشادات، مزامین اور آپ کے اسوۂ حسنہ سے واضح ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں صلوٰۃ کے قیام کا بار بار حکم دیا گیا ہے لیکن اس کے اوقات کی مکمل تفصیل اور اس کا طریق کار جہاں جہاں نہیں کیا گیا۔ رکوع کو ادا کرنے کی اہلیوں کی تقریباً قرآن مجید میں موجود ہے لیکن ہمیں اس کی تفصیلات و جزئیات کے لئے آقا حضور ﷺ کے فرمانات سے رہنمائی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر روز کے فرض کراپے گئے۔ یہ بھی بتا دیا گیا کہ کس کس کو عاید ہے لیکن بہت سی جزئیات ایسی ہیں جن کے متعلق ضروری احکامات و اصول ﷺ نے جاری فرمائیں۔

چنانچہ صلوة وسلام کی فریضت کی محاورہ آج آپ کی تشریح و توضیح کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے آقا و رسولی ﷺ کے ارشادات و فرمودات سے رجوع کریں۔ اپنے سرکار ﷺ کی بارگاہ و پناہ میں سناں رسولی کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کے حضور ہدیہ و درود وسلام ہمارے لئے کب فرض آیا و جب ہے؟

تو حضورِ حبیبِ کبریاؐ نے فرمایا: (حضرت عبداللہ بن جراحؓ کہتے ہیں) جس شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ صحیح درود نہ پڑھ سکے۔  
وہ جہنم رسید ہوا۔ (القول البدیع۔ ص ۳۶ ماہنامہ نعیم کا پندرہ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ ص ۲۰۹-۲۱۰ حضرت ابن اسحاقؒ نے بیان کیا کہ حضورؐ درود بارود  
(ترجمہ ص ۵۶)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آقا حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اس شخص کی خاک آلود ہو جائے تو وہ جہنم میں داخل ہو جائے جس کے سامنے میراث نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر دودھ پڑھا۔ (ترمذی شریف، حسن تھبین اور درجمہ از محمد اور نبیل ص ۳۳۵) حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایسے بڑے قسمت کی ہڈی کی دعا کی اور حضور ﷺ نے آمین فرمایا۔ (مسند ابی حاتم بحوالہ..... "ترمذی شریف کے مسائل" ص: ۳۱)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے حضرت محبوب خلاق و خالق خلق ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ  
 ڈھا وہ میری بھلتی ہے۔

(اقتول الہدیج میں ۱۴۵ غنائکی دیوہ (عالمی بھائی) میں ۵۵)

حضور نبی بشریؐ نے فرمایا: وہ شخص بخیر ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی۔ جلد دوم ص ۱۴۳ مشکوٰۃ الصالح۔ جلد اول، باب الصلوٰۃ علی النبی وعلیہ۔ مسند امام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۰۱ آپ کو ۵۷۵) ایک اور حدیث پاک میں اسے سب سے بخیر فرمایا گیا (تین صلوٰۃ سلام فجر کو لائی ۱۹۹۰ء میں ۲۰۱۔ محمد اقبال کلبانی، درود شریف کے مسائل۔ ص ۳۱)۔ محمد زکریا انصاریؒ درود میں ۷۰۔ ماہنامہ نعت لاہور۔ درود سلام حصہ چہارم۔ مارچ ۱۹۹۰ء میں ۳۰) ایک حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ اس شخص کے لئے چار کھجوریں جو قیامت میں میرے دربار سے سرفراز نہ اور وہ شخص میرا بخیر ہے جو میرا نام سنے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (القول لبریل۔ ص ۱۸۹ ازہدۃ العاظمیٰ۔ ص ۱۳۱ اشعین صلوٰۃ سلام فجر میں ۲۰۴) حنفی محمد امین۔ آپ کو ۷۰۰۔ علامہ مہدیانہ انصاریؒ درود میں ۷۰)۔

حضرت قادوسیؒ سے روایت ہے کہ حضور سید العالمینؐ نے فرمایا جس آدمی کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو اس نے

چشم کروہ کیا ہوا۔ حضرت ابو جریجؓ سے روایت ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اقلہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں نہ حضور سید

عالمین پر درود پاک پڑھتے ہیں انھیں قیامت کے دن نقصان ہو گا پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے گا، چاہے تو بخش دے گا۔ (دارج السنن - جلد اول - ص ۶۹۹ القول بالحدیث بحوالہ آپ کوثر - ص ۴۷)

محول ہمارا درود پاک سے لوگوں نے غلط فہمی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ مجلس میں چاہے چھٹکڑوں مرتبہ حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی پلایا جائے درود و سلام ایک ہی مرتبہ فرض ہے۔۔۔ یہ بات نہیں ہے حضور ﷺ کا ذکر مبارک کر کے یا کسی کے تو درود و سلام فرض ہو جاتا ہے چاہے آپ بٹنی پار سرکار ﷺ کا نام بتائی لیں۔ یہاں مقصد یہ ہے کہ آپ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جہاں دین کی کوئی بات نہ ہو۔ جہاں حضور ﷺ کا ایک بار بھی ذکر نہ آئے۔ یہ غفلت کسی شخص کی خاطر یہ ہوا۔۔۔۔۔ تو بھی کم از کم ایک بار مومن کے لئے وہاں بیٹھے ہوئے درود و سلام کا یہ فرض کرنا فرض ہے ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھ لیں تو مستحب ہے زیادہ ثواب پائیں گے لیکن ایک مرتبہ بھی نہ پڑھیں گے تو فرض چھوٹ جائے گا اور گناہوں کی دلدل میں الجھن جائے گی۔

اس سلسلے میں ایک ضروری بات تو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ کتابوں میں عام طور پر درود شریف و درود پاک کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں لیکن اس سے مراد درود و سلام ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرماں میں مومنوں کو درود بھیجنے اور یہاں سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ جیسے سلام بھیجنے کا حق ہے۔ یعنی سلام کے بارے میں زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ بلکہ درود و سلام کا یہ ہے۔ بلکہ اگر تعظیم کی صورت میں سلام بھیجنے کو کہا گیا ہے اس لئے ہمیں کوئی عیب درود پاک نہیں پڑھنا چاہئے جس میں سلام نہ ہو۔ بعض دوست درود ایرانی کی اہمیت بیان کرتے ہیں اور یہ درست ہے کیونکہ یہ الفاظ خود ہمارے آقا و مولا حضور سید امام مولا کے ارشاد فرمودہ ہیں لیکن درود ایرانی میں سلام نہیں ہے۔ اگر درود ایرانی پڑھنا ہو (اور یہ پڑھنا بہت اچھا ہے) تو شروع میں یا آخر میں ”السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ پڑھنا ہوگا۔

واضح یہ ہے کہ صلوٰۃ و سلام کی فرضیت کی ذمہ دہن آئے مبارک کے نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام اور سلام عرض کرنا چاہتے تھے اور سلام عرض کیا کرتے تھے۔ احادیث کی ان کتابوں میں چند روایتیں ملتی ہیں جن میں حقیقت بیان کی گئی ہے۔ مفسرین اور محدثین کرام لکھتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سلام تو ہم جانتے ہیں۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔۔۔ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے۔۔۔۔۔ اس پر حضور ﷺ نے درود ایرانی ارشاد فرمایا (سُئِلَ عَنْ بَابٍ)۔ سنن ابوداؤد۔ کنز العمال۔ مسند احمد بن حنبل۔ مستدرک حاکم)

ایسے اب الی حدیث حضرات نے انکی ترقی کر لی ہے کہ اس سلام کو کہیں میں بدل دیا ہے۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔۔۔ (قرآن مجید۔ ترجمہ از شاہ رفیع الدین ابوالوہاب رحمہ اللہ)۔ تفسیری حاشیہ از محمد عبد القادر۔ ص ۵۱) میں نے عرض کیا تھا کہ درود و سلام واجب بھی ہے۔ مستحب بھی۔ واجب کی بات تو واضح ہو گئی کہ جب ہمارے سامنے سرکار والا چار جہاں کا ذکر مبارک آیا۔ ہم پر درود و سلام واجب ہو گیا اور مستحب یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص اکیلا یا اپنے چند دوستوں یا عزیزوں میں کسی جگہ پر درود و سلام پڑھنے کا موقع پڑا انگلیوں پر گن کر یا بطریق شارکے۔ تو وہ مستحب درود و سلام ہے کیونکہ یہ آپ پر فرض نہیں ہے۔ آپ شخص محبت سے اس دینی خدمت گزار کو ملائکہ میں مشغول ہو گئے ہیں۔ جب فرض ہوا اور آپ نے اس کو ادا کرنے میں کوتاہی کی تو عیدیں آپ کی ختم نہیں۔ اب فرض نہیں ہے۔ آپ مستحب درود و سلام پڑھ رہے ہیں تو وہ دے آپ کا استقبال کر رہے ہیں۔

احادیث و تفسیر کی کتابوں میں ان بے شمار احادیث کا ذکر ملتا ہے جو درود خواں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملیں گے مثلاً اللہ تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت کے سارے کے سارے کام اپنے فاسے لے لیتا ہے۔ فرشتے درود خواں کے لئے دعا بھی کرتے ہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان دار رکھ دیا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اسے عرض الہی کے سامنے میں جگہ دی جائے گی۔ حوض کوثر پر اس پر خصوصی عبادت ہو گی۔ وہ ہل سراسر سے لہریں آسانی اور تجزی سے گزر جائے گا اور دشمنوں پر فتح و نصرت نصیب ہوگی۔ لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے۔ جنت کے دروازے پر اس کا کدھا آقا حضور ﷺ کے مبارک کندھے سے چھو جائے گا۔ اسے جاگتی میں آسانی ہوگی۔ حضور ﷺ اس کی شفا صحت فرمائیں گے۔۔۔۔۔ اور قیامت کے دن حضور ﷺ کے زیادہ قرب و محض ہر گاہ کہ آپ ﷺ پڑا درود و سلام بھیجنا ہوا ہوگا۔

درود و سلام کے فضائل اور اس دینی خدمت گزار کو ملائکہ میں مشغول ہونے والے خوش بخشنوں پر کیے جانے والے اعانات کے حوالے سے سنن نسائی کی ایک حدیث پاک کے ذکر پر آگیا کرتا ہوں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ حضور سید الکونین ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اس پر اس دین میں مالک بن جائے گا۔ وہ اہمیت کرتا ہے اور اس در سے بلند کرتا ہے۔

ہم یہ حدیث پاک اکثر سنتے ہیں لیکن اس کے الفاظ اور ان الفاظ کے معنا بہیم اور معانی پر تو ہم نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک

کام کرنے کا قسم دیا ہے اور پہلے اس کی اہمیت بتا دی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کام کرنے میں، بلکہ جب اس کا یہ وعدہ سامنے آتا ہے کہ ہم ایک بار حضور رحمت عالم ﷺ پر درود و سلام بھیجیں تو اللہ تعالیٰ ہم پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔۔۔۔۔ ہمیں اعزاز و کرامت چاہئے کہ اس کا مفہوم کیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے

”وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ“ (سورہ الاعراف)

”اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔“

اس آیت مبارکہ کو سامنے رکھ کر سوچیں کہ آپ ایک بار درود شریف پڑھا کر کیا کمائی کر رہے ہیں۔ بلکہ بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے ایک گناہ انسان کو جہنم رسید کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہونے کی نوبت بھی کمال رحمت پر دلالت کرتی ہے۔

وہ جے کے بارے میں بھی ہم اعزاز و تکریم کرتے کہ وہ کیا ہے اور دس درجے بلند ہونا کیسا مقام ہے۔ حدیث پاک ہے حضرت کعب بن عجرہؓ نے کہا میں نے حضور نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسے اہل حرفہ غم حیران دہانی کیا کرو۔ جس کا ایک تیر بھی اللہ کے کسی دشمن کے گناہ گناہ اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔ حضرت عبدالرحمن بن نعمانؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بچہ کیا ہے؟ فرمایا اور بچہ تہجداری ماں کی چونکت نہیں ہے بلکہ درود جو کدو مہمان سوریس کا قاصد ہے۔

(ابن اثیر۔ اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ۔ جلد ششم)

اب آپ اعزاز و کرامت دے کہ ایک بار اپنے آقا و مولا علیہ السلام و آلہٴ اہل بیتؑ کی بارگاہ ہے کس پناہ میں چہ درود و سلام پیش کرنے پر آپ کتنا حاصل ملے کرتے ہیں، اور کیا کیا کچھ حاصل نہیں کر لیتے ہیں۔

فضیلت درود و سلام  
احادیث کی روشنی میں

روحانہ لکچر سیر

امام محمد حنفی





ابو مسعود علیہ السلام سے روایت ہے کہ ہم لوگ سعد بن عبادہؓ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ بصرہ کے لیے تشریف لائے، بصرہ میں سعد نے عرض کیا کہ ہم لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے آپ پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے پس ہم کس طرح (یعنی کن الفاظ کے ساتھ) پڑھا کریں آپ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم اور سلام (یعنی تسبیح) دے جو تم کو دیا گیا ہے۔

ابو مسعود علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر بیٹھا جبکہ ہم لوگ حاضر حضور ﷺ تھے اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام پڑھنے کی صورت تو معلوم ہے لیکن جب ہم نماز میں درود پڑھنا چاہیں تو کس طرح پڑھیں آپ یوں کہائی اور تکبیر تک کہ ہم نے یہ خیال کر لیا کہ گویا آپ ﷺ سے سوال ہی نہیں کیا گیا ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم گھر پر درود پڑھو تو یہ کہو

اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم عبد الرحمن بن ابی لیثیہ سے روایت ہے کہ کعب بن عفرہ سے (ایک روز) میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ کیا میں ایک تھنہ تمہیں پیش نہ کروں (اور وہ یہ ہے) حضرت رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے پاس بھر بیٹ لائے ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم کو آپ ﷺ پر سلام کرنے کا طریقہ تو معلوم ہو چکا ہے لیکن جب سلام پڑھنا چاہیں تو وہ کس طرح پڑھیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو:

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

سعد بن ابی کعبؓ کے پوتے اپنے باپ سے اور وہ کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے (مکی امر کے متعلق خطیب بنانے کے لئے) ہم لوگوں کے اجماع کا حکم دیا، ہماری حاضری کے بعد آپ ﷺ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھ کر آمین فرمائی پھر دوسرے پر پھر تیسرے پر جب آپ ﷺ خطبے سے فارغ ہو کر منبر سے اتر آئے تو ہم نے عرض کیا کہ آنحضرت ﷺ سے وہ باتیں سنیں گی جن جو اس سے پیشتر نہیں سنی گئیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں جب میں نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو خبر نیک لے کر آکر مجھ سے کہا کہ جس شخص نے رمضان کا میوند پایا اور اس کے گناہ معاف نہ ہوئے وہ خدا کی رحمت سے دور ہو گیا میں نے کہا آمین۔ جب میں دوسرے پایہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا کہ جس شخص کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا گیا اور اس سے درود نہ پڑھا وہ خدا کی رحمت سے دور ہو گیا میں نے کہا آمین۔ جب پھر تیسرے پایہ پر میں نے پاؤں رکھا تو انہوں نے کہا کہ جس شخص کے پاس باپ یا ابن میں سے کسی کو بڑھایا آگیا ہو اور وہ (ان کی خدمت نہ کرنے سے) جنت میں داخل نہ ہوا خدا کی رحمت سے دور ہو گیا میں نے کہا آمین۔ (یعنی یہ تینوں قسم کے حراماں نصیب و محاکم خدا کی رحمت سے دور ہیں)۔

عمر بن سلیمؓ سے روایت ہے کہ گھوڑا امیر سعدی نے خریدی ہے اس بات کی کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ پر درود شریف کس طرح پڑھا کریں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو:

اللھم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید

عبد الملک سے روایت ہے کہ میں نے ابو سعیدؓ و ابو سعیدؓ کو کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا تو اللھم افتح لی ابواب رحمتک اور جب نکلے اللھم انی اسئلک من فضلک کہے۔

ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ پر سلام پڑھنا تو ہمیں معلوم ہے لیکن جب آپ ﷺ پر درود پڑھنا چاہیں تو کس طرح پڑھیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کہو:

اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم

موسیٰ ابن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ پر درود کس طرح پڑھنا چاہئے فرمایا میں کہا کرو

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

موتی بن طلحہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا نبی ﷺ ہم آپ ﷺ پر کس طرح درود پڑھیں آپ ﷺ نے فرمایا میں کہا کہ

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید

خالد بن سلمہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عبدالرحمن نے موتی بن طلحہ سے انہیں اپنے بیٹے کی شادی میں یا یا تھامہ روایت کیا کہ اسے (یعنی ان کی کنیت ہے) تمہیں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی حدیث کہی گئی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ حضور ﷺ پر درود کس طرح پڑھا جائے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم صلوٰۃ اور دو رکعتوں کا کراہی طرح سے پھر کہو

اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید  
موتی بن طلحہ سے روایت ہے کہ ذیہ بن حارث نے جو بنی النضر کے رہنے والے تھے خردی کہ میں نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی حقیقت تو ہمیں معلوم ہے (اس کے بعد وہی الفاظ ہیں جو پہلی حدیث میں مذکور ہوئے)۔

حضرت علی المرتضیٰؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہیں وہ افسانے ہیں جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ درود نہ پڑھے۔

حضرت علیؑ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ماہ اور آسمان کے درمیان ایک کتاب ہوتا ہے جب تک کہ درود نہ پڑھا جائے جب درود پڑھا جائے تو وہ کتاب ہوتی ہے ساکنہ پڑھا جائے تو وہ قبول نہیں ہوتی۔

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ پند ہو کہ وہ پورا اجر پائے تو وہ جب ہم سب اہل بیت پر درود پڑھتے تو میں کہے

اللھم اجعل حصول تک وبرا کاتک علی محمد النبی واولاہ امہات القلوب ونبیہ واولیہ وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید

نجم بن عبد اللہؑ پر روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ ہم آپ ﷺ پر کس طرح درود پڑھا کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا میں کہو

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت وبارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید  
اور سلام دہائی ہے جو تم کو معلوم ہو چکا ہے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص میری قبر پر حاضر ہو کر مجھ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا درود مجھ تک پہنچانے کے لئے ایک فرشتے کو بھیجے گا اور اس کا یہ فعل اس کی دنیاوی و دنیوی ہمتوں کے لئے کافی ہوگا اور قیامت کے دن میں اس کا گواہ بنایا جائے گا (یہ دعویٰ کا شک ہے کہ ان دونوں میں سے واقعی کون سا قطع تھا)۔

کیا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کسی شخص میں کوئی گروہ متبع ہو اور اس نے خدا کا ذکر نہیں کیا اور مجھ پر درود نہ پڑھا تو وہ محبت ہے کا اور ہے خدا تعالیٰ کی مرضی ہے کہ قیامت کے دن ان لوگوں سے چاہے اس لعنوں کو معاف فرمائے یا سزا دے کرے۔

کوئی قوم (یعنی جماعت) کسی جگہ نہیں ملتی کہ اس نے وہاں بیٹھ کر خدا سے پاک کا ذکر نہ کیا ہو یا رسول اللہ ﷺ پر درود نہ پڑھا ہو مگر کہ یہ امر قیامت کے دن ان کی حسرت کا باعث ہوگا (پڑھنے والوں کے سر اتبہ دیجہ کر) اگرچہ دوسرے اعمال نیک کی بڑائی ہو دوزخ عی میں کیوں نہ داخل ہو گئے ہوں۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہاری پاکیزگی اعمال کا باعث ہے اور فرمایا کہ مجھے وسیلہ حاصل ہونے کی خاطر خدا سے پاک سے دعا کیا کرو (اس کے بعد دعویٰ حدیث کو یاد نہیں رہا کہ ابو ہریرہؓ نے اپنا پوچھا بیان کیا تھا یا یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے خود ارشاد فرمایا) کہ وسیلہ جس کے ایک اعلیٰ درجہ کا نام ہے جو ایک انسان کے لئے مخصوص ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ انسان میں ہی ہوں گا۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ انبیاء و مرسلین پر درود پڑھا کر کیونکہ جس طرح خدا نے

صحابی نے مجھے یہ بتا دیا ہے اسی طرح انہیں بھی یہ بتا دیا کہ ان سب پر خدا کا درود سلام ہو۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خاک چڑے اس شخص پر جس کے سامنے میرا ذکر آ جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور خاک چڑے ایسے آدمی پر کہ رمضان کا مہینہ نہ گزرے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں (یعنی ان کی رضا مندی حاصل نہ کر سکے)۔ جس کے نزدیک وہ کو اس کے ماں باپ بڑے ہو جائیں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں (یعنی ان کی رضا مندی حاصل نہ کر سکے)۔ روایت ہے کہ ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو آپ ﷺ پر سلام پڑھ کر اللہ علیہ السلام ورحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے گھروں کو تم قبرستان نہ جلاؤ (گھروں میں مردے دفن نہ کرو) اور میری قبر پر میلہ نہ لگاؤ (اہل بیت مجھ پر درود پڑھو) اس لئے کہ تمہارا درود پڑھنا تم جہاں جہاں کہیں بھی ہو مجھے پہنچ جائے گا۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اے تعالیٰ کے فرشتوں میں سے بعض ایسے ہیں جو چلتے پھرتے رہتے ہیں جب یہ کسی ایسے شخص سے گزرتے ہیں جس میں خدا کا ذکر کیا جاتا ہو تو آپس میں کہتے ہیں کہ یہاں خیر و برکت ہے۔ والے کوئی دعا مانگتے ہیں تو یہ آئیں کہتے ہیں اور جب وہ درود پڑھتے ہیں تو یہ بھی درود پڑھتے ہیں ان کے شریک ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ جب جیسے والے اپنے مشغلہ سے فارغ ہو جائیں تو یہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ یہ لوگ کیسے خوش قسمت ہیں جو یہ اپنے گھروں کو ایسی حالت میں واپس جاتے ہیں کہ ان کے گناہ بخش دئے گئے ہوں گے۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان (یا) کوئی انسان مجھ پر سلام عرض کرتا ہے تو جواب سلام دینے کے لئے میری روح کو تم کی جانب بھیج دو یا جاتا ہے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی انسان مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے تو خوش ہوتا ہوں اور جب دور سے پڑھتا ہے تو مجھے بتا دیا جاتا ہے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کوئی مسلمان خواہ مشرق میں ہو یا مغرب میں جب مجھ پر سلام عرض کرے گا تو میں اور میرے رب کے فرشتے سلام سے اس کو جواب دیں گے ایک پوچھنے والے نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ تو درود لوگوں کی بات ہے (خاص مدینہ والوں کا) اس باب میں کیا حال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کریم سے اس کے بھلے اور بھلے والوں کے حقائق کیا امید ہوا کرتی ہے۔ یہ تو کیا بات ہے کہ جس کی روایت و حفظا جانب کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام عرض کرنے کی صورت تو ہمیں معلوم ہے لیکن مسئلہ کا کیا طریقہ ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ کو:

اللہم اجعل صلوتک علی محمد وعلی آل محمد کما جعلہا علی ابراہیم الذک حمید مجید  
سبل انہی۔ عہدہ سے روایت ہے جو شخص بے وضو نماز پڑھے اس کی نماز ادا نہیں ہوتی اور جو بھیرے ہم اللہ کے حضور کرے اس کا وضو نہیں ہوتا اور جو نماز میں رسول اللہ ﷺ پر درود نہ پڑھے اس کی نماز بھی نہیں ہوتی اور جو انصار کو دوست نہ کرے اس کی نماز بھی نہیں ہوتی۔

سبل عن سیدہؓ سے روایت ہے کہ (ایک روز) حضرت رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اس موقع پر میں اور ایضاً دوسرے جو دھتے انھوں نے آگے بڑھ کر آپ ﷺ کو بلایا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! صبر سے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں آج چہرہ مبارک پر مجھے کچھ خوشی کے آثار معلوم ہوتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں بے شک (بات یہ ہے) کہ ابھی جبریل علیہ السلام سے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد ﷺ جس نے آپ پر ایک بار دو تشریف پڑھا خدا تعالیٰ اس کی بدولت (اس کے نام اعمال میں) اس کی نیکیاں ثبت فرمائے گا اور وہ گناہ اس کے گونا گونے گا اور اس پر دے بڑھا دے گا۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں تہجد ادا کر چکے تو (درود) پڑھ لے۔

اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت وبارکت وقرحت علی ابراہیم و آل ابراہیم الذک

حمید مجید

عبداللہ آپ کہتے ہیں کہ مجھ سے ان اہل کفر یا کفر کرنے پر حدیث جہاں کی کہ ان مسعودیؒ نے مجھے عقیدہ سکھا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ عقیدہ اس طرح سکھایا ہے جس طرح آپ ہم کو قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔

التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين۔ اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله اللهم صل على محمد وعلى اهل بيت محمد كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد اللهم صل علينا معهم اللهم بارك على محمد وعلى اهل بيته كما باركت على آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك علينا معهم صلوات الله وصلوات المومنين على محمد طيبى الاممى السلام عليك ورحمة الله وبركاته۔

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر درود پڑھے وہ مسلمان نہیں ہے۔

ان مسعودیؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مجھ سے دو لوگ زیادہ نزدیک ہوں گے جو مجھ پر زیادہ درود پڑھتے ہیں۔

اسود بن یزید روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے لوگوں سے کہا کہ جب تم حضرت رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھو تو اچھے الفاظ میں پڑھو تا کہ تم اس سے واقف نہیں ہو۔ کہ تم ہمارے درود پڑھنا آپ پر فحش کیا جاتا ہے لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں سکھا دیجئے کس طرح پڑھنا چاہیے انہوں نے کہا یوں کہ:

اللهم اجعل صلواتك ورحمتك وبركاتك على سيد المرسلين واهم العظمى واهم النبیین محمد عبدك ورسولك امام الحیر و قائد الحیر و رسول الرحمن اللهم اعنه مقاماً محمداً یعط به الاولون والاخرون اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على آل ابراهيم انك حميد مجيد وبارك على محمد كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا کے بعض فرشتے سیاہ ہیں جو ہماری امت کا سلام پہنچا رہے ہیں (یعنی آپ کو)۔

ابوہریرہؓ بن مالک الحبشی کہتے ہیں میں نے فضال بن جید صحابی رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ایک شخص کو نماز میں بغیر خدا سے تعالیٰ کی حمد و ثناء آپ ﷺ پر درود پڑھنے کے بعد دعا مانگتے ہوئے میں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے قلت کی پھر اس کا بلا باور یا تو اس سے زیادہ اس کو تائب کر کے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو اسے چاہیے کہ خدا کی حمد و ثناء سے شروع کرے آپ ﷺ پر درود پڑھے اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز صبح کو نہایت ہشامش بٹا بیٹھے یہاں تک کہ چہرہ مبارک پر غوطی کے آثار نمایاں تھے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آج تو طبیعی مبارک کی غوطی کا یہ حال ہے کہ چہرہ مبارک سے اس کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے (اور اس کا یہ سبب ہے) کہ میرے پاس خدا کے نزدیک سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ جس نے آپ کی امت میں سے آپ ﷺ پر ایک بار درود پڑھا تو تعالیٰ اس کی بدولت اس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں ثبت فرمائے گا اور اس کے اس گناہ معاف فرمائے گا اور اس درجہ جات پر حائے گا اور پھر دیکھا اس پر درود صلوٰۃ فرمائے گا (یعنی انعام والاعلاف مزید فرمائے گا)۔

عبداللہ بن علیؓ نے چہرہ پر درود گوارا کیا۔ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن جناب رسول اللہ ﷺ کی حالت میں باہر نکلنے والے کہ چہرہ مبارک سے غوطی ٹپک رہی تھی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم لوگ چہرہ مبارک پر غوطی کا اثر دیکھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ ہے کہ فرشتوں نے آکر مجھ سے کہا ہے کہ آپ کی دشمنانہی کے لیے کیا یا امر کافی نہیں ہے کہ آپ ﷺ کا درود گوارا یہ مزود بتا ہے کہ آپ ﷺ کی امت میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو آپ ﷺ پر ایک بار درود پڑھے اور اس میں اس پر اس کا انعام و اکرام نہ کرے یا آپ ﷺ پر ایک بار سلام عرض کرے اور میں اس پر سلامتی ڈال نہ کرں میں نے کہا ہاں (یہ بشارت مجھے کیوں نہ ہوگی کہ میں نے)

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اس کو مجھ پر درود پڑھنا چاہیے جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا خدا سے تعالیٰ اس پر اس بار صلوٰۃ بھیجے گا۔

یزید بن عمرؓ نے کہا ہے کہ میں نے انسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس سے مجھ پر ایک بار

دروہ پر حاضری کے تعالیٰ اس پر بار صلوٰۃ کیجیگا ہے اور اس کے باعث سے اس کے دس گنا معاف فرماتا ہے اور اس پر ہے جو حاکم ہے۔

اسی وجہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کچھ پردن میں ہزار بار درود پڑھے دوسرے سے پہلے جنت میں جائیگا خداوند کیلئے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ایسا نہیں ہوتا ہے کہ درود مست آئیں میں ملے وقت رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھیں اور ان کے جدا ہونے سے پیشتر کو شہرہ آلودہ کان کے گناہ معاف نہ کر دے جائیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کچھ پر درود پڑھا کہ اس لئے کہ کچھ پر درود پڑھنے سے تمہارے گناہوں کا غبار ہو جاتا ہے جو شخص کچھ پر درود پڑھتا ہے خدا نے تعالیٰ اس پر صلوٰۃ کیجیگا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قضاے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے اٹھا تھا اس وقت کوئی دوسرا آدمی موجود نہ تھا تو ساتھ جاتا مگر صلوٰۃ یہ کہ اگر ٹھہرائے اور طہارت کرنے کا عرف لے کر پیچھے ہوئے، جب قریب پہنچتا تو حضور سرور عالم ﷺ کو ایک گھاٹ کے کنارے بھرے میں پڑا ہوا دیکھ کر اس طرف ٹھیک رہے اور پیچھے بیٹھتا ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے بھرے سے سرائیگاہ اور ان سے نکلتے ہو کر ارشاد فرمایا کہ تم نے اسے اچھا کیا جو مجھے بھرے میں مشغول دیکھ کر کنارے پر ہے اس لئے کہ جو تکمیل میرے پاس آئے تھے اور تمہوں نے کہا کہ جو شخص آپ ﷺ پر ایک بار درود پڑھے گا خدا نے تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ فرمائے گا اور اس کے دس بار بے ہند کرے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کچھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے خدا نے تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ کیجیگا ہے۔ یہ معلوم ہو جانے کے بعد ہند خواہ کچھ پر کم درود پڑھیں یا زیادہ (جو امر اپنے لئے مناسب سمجھیں اور ان کے ایمان و حب کا جو تقاضا ہو)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھاؤ نہیں چڑھتی۔ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ممکن نہیں کہ کوئی مسلمان زمین کے کسی میدان (جنگل) میں جا کر کھائے کی دور گھنٹیں پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگے اور خدا نے تعالیٰ اس کے گناہ اگرچہ دریا کے جھاگوں کے مانند (بہت سے) ہوں اسی نشست میں نہ بخش دے اور وہی کہتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ کچھ سے ذکر کیا گیا ہے کہ عازمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھاؤ اور وہ نہیں چڑھتی۔

حاضر یہ ہے اللہ کا کتنا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو غلبہ پڑھنے کی حالت میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کچھ پر درود پڑھتا ہے جب تک یہ پڑھتا رہے فرشتے اس پر صلوٰۃ (یعنی اس کے لئے دعا دے دھت) کرتے رہے ہیں (یہ جاننے کے بعد) اس پر چاہئے کی کرے یا نہیں۔

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر تشریف لے جاتے تھے میں پیچھے ہوتا یہاں تک کہ آپ ایک غلستان میں داخل ہوئے پھر مجھ سے میں مشغول ہو کر اتنی دیر تک سر مجھ پر ہے کہ مجھے یہ اذیت ہو گیا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دنیا سے اٹھالیا ہے۔ (اس پر بیٹھنے میں بغرض تحقیق حال) میں آئے جو حاکم آپ ﷺ نے بھرے سے سرائیگاہ اور ارشاد فرمایا اے عبدالرحمن کیا بات ہے مجھے جو خیال گزرا تھا میں نے وہ ظاہر کر دیا جب آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو تکمیل صلوٰۃ کے لئے ہے (اگر) کہا کہ میں کیا آپ کو بشارت نہ سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص آپ ﷺ پر درود پڑھے گا میں اس پر صلوٰۃ کیجوں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پوتے اپنے باپ کے درود پڑھتے تھے ان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بہت بڑا مسجد دیکھا میں نے اس کا باعث دریافت کیا تو فرماتے ہیں کہ میں نے یہ مسجد خدا نے تعالیٰ کی اس حمایت کے شکر میں جو اس نے امت کے بارے میں کچھ پر نازل فرمائی ہے کیا تمہارا درود وہاں تک ہے کہ جو کوئی کچھ پر ایک بار درود پڑھے گا خدا نے تعالیٰ اس کی جزا میں اس پر دس بار صلوٰۃ کیجیگا۔

عبدالواحد بن محمد عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے پوتے اپنے دادا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو تکمیل میں کچھ سے ملاقات کرے اس بات کی بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے ارشاد فرماتا ہے کہ جو شخص آپ ﷺ پر درود پڑھے گا میں اس پر صلوٰۃ کیجوں گا اور جو شخص آپ ﷺ پر سلام کرے گا میں اس پر سلام کر دوں گا میں نے اس بشارت پر بہرہ کیا۔

ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب چہ تعالیٰ رات گزرجاتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نکلتے ہو کر (بظہور صلوٰۃ کثیر) ارشاد فرماتے تھے کہ اے لوگو! خدا کو یاد کرو، اے لوگو! خدا کو یاد کرو، کیا پوچھنے والی آدمی ہے اور اس کے پیچھے اس سے بھی زیادہ سختی ہے سوت اپنا ساز و سامان

کے ہوئے آگلی۔ میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ میں آپ پر درود بہت پڑھتا ہوں اس میں سے کتنا کھمخور ﷺ کے لئے مفید کروں (یعنی اپنی علاج کی غرض سے درود پڑھتا ہوں اس میں سے کس قدر درود کا ثواب حضور ﷺ کے لئے مخصوص کروں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جتنا تو چاہے، میں نے عرض کیا چھٹائی (یعنی چھٹائی کافی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے میں نے عرض کیا دو گنٹے آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے اس وقت میں نے عرض کیا، کیا سب پڑا درود حضور ﷺ ہی کے لئے خاص کروں تب فرمایا کہ ہاں (جیسا یہ فعل) میری سب گزریں اور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور میرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

ابو بنی اس ﷺ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تمہارے سب دنوں میں بھر دن جو ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی دن ان کو دنیا سے اٹھایا۔ اسی دن میں خلق نمودار ہو گیا اور اسی دن کربک واقع ہوئی قسم اسی دن میں کھ پر درود پڑھا کہ اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پڑی ہوئے والا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ پر تمہارا درود کس طرف سے پڑی کیا جائے گا حالانکہ جسو مبارک جو سید ہو گیا ہوگا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (کیا نہیں ہو سکتا) خدا کے تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء اللہ علیہم السلام کے جسو کو کھائے۔

اور ہر روز وہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب دنوں میں بھر دن جو ہے جس میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور دنیا میں اتارے گئے ہیں اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن انہوں نے وفات پائی۔ اسی دن قیامت واقع ہوگی۔ جن دنوں کے سوا جس قدر چٹنے پھرنے والے ہیں قیامت کے خوف سے صبح ہوتے ہی چٹیں مارتے ہیں اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو مسلمان نماز پڑھتے ہوئے اس میں خدا سے کوئی سوال کرے خدا سے پورا فرماتا ہے۔

ابو احمد روا ہے۔ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو کے دن مجھ پر درود زیادہ پڑھا کر دے یا یہ دن ہے کہ فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھ پر درود پڑھے اور اس کا درود پڑھنا مجھ پر پیش نہ کیا جائے جب تک کہ وہ پڑھنے سے فراغت حاصل نہ کرے۔ میں نے عرض کیا کیا آپ کی رملت کے بعد بھی ایسا ہی ہوگا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہے لک اللہ تعالیٰ نے اجساد انبیاء علیہم السلام کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے خدا کا نبی زندہ ہے اس کو رزق دیا جاتا ہے۔

ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ہر جسو کو مجھ پر درود زیادہ پڑھا کر دے اس لئے کہ امت کا درود پڑھنا مجھ پر ہر جسو کو پیش کیا جاتا ہے۔ جو شخص مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا اس کا درود مجھ سے زیادہ فریب ہوگا۔

ابن جبر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو کے دن مجھ پر درود زیادہ پڑھا کر دے اس لئے کہ ابھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس خدا کا یہ پیغام لائے تھے کہ پردہ زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جو آپ ﷺ پر ایک بار درود پڑھے پھر میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار صلوات بھیجیں۔

محمد بن یوسف احمد کامل سے روایت کرتے ہیں اعمش نے ابن ابی دہب سے کہ مجھ سے ابن مسعود نے فرمایا:

اسے فرید جب جو واقع ہوا تھا اس دن رسول اللہ ﷺ پر جزا درود پڑھنا ترک نہ کیا اور میں کہنا: اللھم صل علی محمد النبی الامی جبرئیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب پیغمبر خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص سے روح القدس (جبرئیل) نے ہاتھیں کی ہوں زمین اس کے جسم کو بخش کھائی۔

علاء بن عبد الرحمن سے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد ہے کہ اپنے گھروں میں نماز (نفل) پڑھا اور ان کو قبرستان نہ جاؤ (یعنی گھروں میں مردے دفن نہ کرو) اور میرے گھر کو بھی میل کی جگہ نہ جاؤ، بلکہ مجھ پر درود و سلام پڑھا اس لئے کہ تم جہاں گئیں بھی جو کے تمہارا درود و سلام مجھے پہنچ جائے گا۔

حضرت ضحیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص کے سامنے میرا ذکر تھا اور وہ مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا تو (ایسا ہے کہ گواہ) ہنر کا سامت بھول گیا۔

محمد بن حسن علیہ السلام و شریف سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ جب تم مسجد میں داخل ہو تو بسم اللہ والحمد للہ اللھم صل علی محمد وسلم اللھم اعز لی وسهل لی ثواب و حسنک کیا کرو اور جب نکھو تو بھی یہی کہو لیکن (آخر کا جملہ جائے وسهل لی ثواب و حسنک کے) وسهل لی ثواب و حسنک ہرنا جائے۔

محمد بن حیدر اللہ براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں اور اہل بیت سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کے (نام اعمال میں) اس کی کیا سب کچھ جاتی ہیں اور اس کی بدولت وہ گناہ اس کے معاف ہو جتے ہیں اور اس کے اس دور ہے

جدا کر کے جاتے ہیں اور یہاں تکلیفیں دس نکاح آزاد کرنے کے برابر اس کے لیے ہوتی ہیں۔

چار جگہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی گروہی جگہ بیٹھ ہو کہ وہاں سے پھر خدا نے پاک کا ذکر کیے ہوئے اور آپ ﷺ پر جہود و روہن سے ہونے لگیں انھیں انھیں اس صورت سے کہ گویا کسی نہایت بڑے بڑے مرد کو کھانا کر رہے ہو گئے ہیں۔

چار جگہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھے سوار کا پاؤں پناؤ جیسا کہ سوار ضرورت پر استقام کرنے کے وقت اپنا پیالہ بھر لیتا ہے اور جب چلنے کی تیار کرتا ہے تو اس میں جو کچھ (بچا کھانا) باقی ہوتا ہے باقی اس ہونے کی حالت میں وہ پی لیتا ہے یا ہنسی کرتا ہے تو اس سے ہنسی کرتا ہے اور نہ پھینک دیتا ہے۔ تھے اہل با اوسلہ کا میں رکھتا تھیں نہ رکھو۔ (یعنی وہ دو شریف و عا کے ہل یا وسط میں نہ مٹا جائے نہ یہ کہ ماہری کر کے آخر میں وہو شریف نہ چا جائے۔

ابو داؤد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب تم میں سے کسی کا کان آواز دینے لگے (ایک بیماری ہے جس میں کان سے جھنجھٹا ہٹ نکلتی ہوتی معلوم ہوتی ہے) تو (اس کا علاج یہ ہے) کہ تجھے یاد کرو اور گھر پر درود پڑھو۔

محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب تم میں سے کسی کا کان آواز دینے لگے تو تجھے یاد کرو کہ جو گھر سے یاد کرتا ہے خدا نے تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اس کا کان آواز دینے لگے یا نہ لگے۔

محمد بن ابی ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص کی کوئی حاجت خدا نے تعالیٰ پر انسانوں میں سے کسی کے ساتھ مقرر ہو، وہ بھی طرح طرح سے وہ رکعت نماز پڑھے پھر خدا نے تعالیٰ کی تعریف کرے اور آپ ﷺ پر درود پڑھ کر یہ دعا مانگے لا الہ الا اللہ المحمداً محمد بن عبد اللہ رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين استلک من حبات رحمتک وعزایم مغفرتک والقیمة من کل یوم والسلامة من کل اثم لا تدع لی ذنباً الا غفرته ولا همدا الا غفرته۔

ابو داؤد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے یہ کہ (یعنی یہ درود پڑھا) اللہ صل علی محمد و آلہ و سلمہ و ائمه الطہارین علیہم السلام۔

ابو داؤد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی گروہی جگہ سے کہ وہ کوئی جگہ کے وہاں سے پھر خدا کا ذکر کیے ہوئے اور نہ ہی ﷺ پر جہود و روہن سے ہونے لگیں اس پر وہاں نہ ہو جائے۔

ابو امامہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص گھر پر ایک بار درود پڑھتا ہے خدا نے تعالیٰ اس پر دس بار صلوات بھیجتا ہے ایک فرشتہ اس کام پر مقرر ہے کہ درود پڑھنے والے کا درود گھر تک پہنچائے۔

محمد بن ابی ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے ہم کو (آپ ﷺ پر اسلام کرنے اور درود پڑھنے کا حکم صادر فرمایا ہے سلام لانا کرنے کا طریق تو ہم کو ان کو معلوم ہو چکا ہے اب اگر درود پڑھیں تو کس طرح پڑھیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں کیا کروں:

اللہم صل علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم اللہم بارک علی محمد کما بارکت علی آل ابراہیم محمد بن ابی ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص غلطی سے (یا غلطی سے) کہ تم کو آپ ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے سلام کا طریق تو ہم کو معلوم ہے لیکن درود کیسے پڑھیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں کیا کروں:

اللہم صل علی محمد کما صلیت علی آل ابراہیم فلذکرہ اس کے بعد باقی الفاظ راوی نے مکمل حدیث کے درود کے بیان کئے (دونوں میں یہ فرق ہے کہ پہلی حدیث میں صل علی عیسیٰ آل محمد ہے اور اس میں صل علی محمد)۔

عقرب بن نیاز سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے میری امت میں سے جو شخص غلطی سے (یا غلطی سے) کہ تم کو آپ ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے سلام کا طریق تو ہم کو معلوم ہے لیکن درود کیسے پڑھیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں کیا کروں:

محمد بن ابی ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص غلطی سے (یا غلطی سے) کہ تم کو آپ ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے سلام کا طریق تو ہم کو معلوم ہے لیکن درود کیسے پڑھیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں کیا کروں:

میں نے کہا ہاں ضرور خدا۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو کلن یا جہنم لینے کی قوت اس نے عطا فرمائی ہے میرے انتقال کے بعد وہ میری قبر پر کھڑا رہا کرے گا اور جب کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گا تو مجھے اطلاع کرے گا کہ اسے مجھ سے ملاں بن ملاں نے آپ ﷺ پر درود پڑھا ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پڑھنے والے پر درود کے بدلے اس پر صلوات بھیجے گا۔

ابوامامہ رحمہ اللہ نے حدیث بیان کی کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ایک صاحب نے مجھے خبر دی ہے کہ نماز جنازہ ادا کرنے کا طریقہ مستون ہے ہے کہ امام تکبیر کہہ کر اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھتی سدا میں پڑھ لے پھر رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھے پھر میت کے لئے غلص سے دعا مانگے۔ (درود پڑھنے اور دعا مانگنے میں) ہر بار تکبیر کہے اور ان میں تکبیرات اور آیات قرآنی نہ پڑھے پھر ہستہ سے دل میں سلام بھیجے۔

زہری سے روایت ہے کہ میں نے ابوامامہ رحمہ اللہ کو سید بن المسیب رحمہ اللہ کے واسطے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ الحمد پڑھا کر درود شریف پڑھے پھر میت کے لئے اخلاص سے دعا کرے یہاں تک کہ (نماز سے) فارغ ہو جائے قرأت صرف ایک بار کرے پھر چپکے سدا میں سلام بھیجے (اس روایت میں ہم صحابی کا نام ظاہر کر دیا گیا ہے)

ہار بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (قبضہ پڑھنے کے لئے) منبر پر تشریف لے جا کر آمین فرمایا (بعد فراغت) آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یہ کیا (نئی) بات آپ ﷺ نے فرمائی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے کہا ہے اس کے بعد (وہی حدیث جو پہلے گزر چکی ہے) راوی نے روایت کی جس میں یہ ذکر ہے کہ اسے مجھ سے عرض کیا کہ میں نے آپ ﷺ کو ذکر بول کر درود پڑھنے پڑھا اور دعا مانگے اور پھر داخل جنم ہوا اللہ تعالیٰ سے اپنی رست سے ایسا دور رکھے آپ ﷺ آمین فرماتے ہیں نے اس دعا پر آمین کی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص میرے نام کے ساتھ کسی کتاب میں درود (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اسی قسم کا) سرا جملہ نکلتے ہے جب تک میرا نام اس کتاب میں قائم رہے گا اس پر صلوات جاری رہے گی۔

جعفر بن محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمارے کے ساتھ کسی کتاب میں درود لکھتا ہے جب تک آپ ﷺ کا نام نامی کتاب میں درج رہے گا فرشتے (صبح و شام) آتے جاتے اس پر صلوات بھیجتے رہیں گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص کو (میرا نام لینے یا سننے کے وقت) درود پڑھتا یا درود پڑھا اس نے جنت کا راستہ بھلا دیا۔

ابودود رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے سب انسانوں میں زیادہ بخیل و دانسان ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ درود مجھ پر نہ پڑھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابوامامہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تجھے سب سے زیادہ نکلیں آؤں گا پتہ خداؤں (ہم سب حاضرین نے) عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ (تائید سے) آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ درود نہ پڑھے وہی سب سے زیادہ بخیل ہے۔

داؤد بن اسود رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو لوگ کسی مجلس میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور مجھ پر درود پڑھنے سے پہلے مجمع پر حاضرت کر دیں تو کل قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی۔ (درود شریف پڑھنے والوں کے مراب اعلیٰ و کچھ کر)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو شخص مجھ پر درود پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیق ہوں گا۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حج الوداع میں رسول اللہ ﷺ کو پکارا فرماتے ہوئے سنا ہے کہ معافی چاہنے کے وقت خدا نے تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دیا ہے کسی جو شخص بچے دل سے معافی چاہے گا اس کے گناہ معاف کیے جائیں گے اور جو لا الہ الا اللہ کا ذکر کرے گا اس کا پلہ (قیامت کے دن) بھاری ہوگا اور جو مجھ پر درود پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیق ہوگا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی خدا کا بندہ مجھ پر درود نہیں پڑھے گا کہ ایک فرشتہ اس کو لے جا کر خدا تعالیٰ کے حضور پیش نہ کرے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ پ (تھو) میرے بندے (یعنی رسول اللہ ﷺ) کی قبر



پر لے گا تا کہ وہ چڑھنے والے کے لئے دعا سے مطلق کرے اور اس کی آنکھیں کھلی ہوں۔

ماائتہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے فرشتے اس پر جب تک وہ درود پڑھتا رہے صلوات بھیجے رہتے ہیں (اب) خواہ کوئی اس میں بیشی کرے یا کی (یا اس کی توفیق ہے)۔

عبداللہ بن عمرو بن حارث سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم سواؤں کو اذان دیتے ہوئے سوتو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی اسی طرح کہو (یعنی وہی کلمات اذان ادا کرو) پھر مجھ پر درود پڑھو اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے خدا اس پر اس بار صلوات بھیجتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ وہ مجھے وسیلہ حمایت فرمائے وسیلہ جنت کا ایک (بڑا) درجہ ہے جو خدا کے بندوں میں سے ایک بندے کے لئے مخصوص ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ جو شخص میرے لئے وسیلہ حاصل ہونے کی دعا کرے گا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگی (یعنی وہ شفاعت کا مستحق ہوگا)۔

ابو نعیم، عمرو بن حارث کے حکام کو کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر بار اس پر صلوات بھیجیں گے۔ خواہ اس میں کوئی کمی کرے یا بیشی (یا اس کی توفیق ہے)۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص پر کوئی کڑا وقت آجائے تو اسے چاہیے کہ بدعت، جمعرات، جمعہ کا روز رکھے اور جمعہ کے دن نماز کو مسجد کو جانے اور تھوڑا بہت بھی توفیق ہو صدقہ دے۔ جب نماز جمعہ سے فارغ ہو جائے تو یہ دعا مانگ کر آخر میں اپنی حاجت بیان کرے اللہ اور اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول ہوگی اور یہ بھی کہا کہ اس دعا سے بدقولوں کا مٹنا نہ کرو اس لئے کہ ممکن ہے کہ وہ کسی مری بات یا قلع رحم کے لئے دعا کریں (ترجمہ دعا) اے پروردگار! کیسے پروردگار! کبیر۔ سو کوئی مجبور نہیں ہے، اتنی جیتا جائے گا اللہ تعالیٰ ہے کہ جسے ذوق لگھ آتی ہے اور تھوڑے عرصہ تک تاب ہوتی ہے۔ حیرتی بزدائی سے سب آسان اور دشواریں بھری پڑی ہیں حیرتی اوقات ہے کہ سب کے ہاتھ حیرت میں آگے جا کر ہی سے اپنے فردائی کا اظہار کرتے ہیں اور سب (کے) دل حیرت خوف سے کاپتے ہیں میں تجھے حیرت سے سکا اسطرح کہ اور اس اللہ از رحمن الرحیم کہہ کر سوال کرتا ہوں کہ تو محمد ﷺ پر رحمت نازل کر کہ میری حاجت برآ۔

ابوالدرداء اسطرح سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص صبح شام مجھ پر دس بار درود پڑھے گا وہ میری شفاعت میں داخل ہوگا۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر پڑیا درود پڑھا کر اس لئے کہ یہ حاضرین کا دن ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو مجھ پر درود پڑھے اور مجھے اس کی آواز (یعنی درود پڑھنا) نہ پہنچ جائے (یعنی معلوم نہ ہو جائے) ہم نے عرض کیا کیا وفات شریف کے بعد بھی ایسا ہوگا۔ ارشاد فرمایا ہاں میری وفات کے بعد بھی ایسا ہوگا خدا نے زمین پر اجساد انبیاء کا کھانا فرمایا ہے۔

عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص صدقہ دل سے (اخلاص کے ساتھ) مجھ پر درود پڑھتا ہے خدا اسے تعالیٰ اس پر اس بار صلوات بھیجتا ہے اور اس کے دس درجے یا ساتا ہے اور دس جگہیں اس کے دس اعمال میں لکھتا ہے۔

# دروووسلام کے اثنت

ناسمکمال

دروود صلوٰۃ : سنت خداوندی اور فرشتوں کا وظیفہ ہے سورۃ الاحزاب میں ایمان والوں کو بھی اس کا حکم فرمایا گیا۔ مذکورہ آیہ کریمہ کے کلمات طیبات کی حالت و جمالت، باخبریت اور وسعت و جامعیت کے بارے میں محض ایک تصور ہی قائم کیا جاسکتا ہے

ان الله وعظمتكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

”بے شک اللہ کریم جل مجدہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی ﷺ پر اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور سلام عرض کیا کرو“

گویا خالق کائنات نے اعلان فرما رکھا ہے کہ یہ میرا حبیب ﷺ آخری رسول اور پیارے نبی کریم کی رحمت و شفقت میں اپنی زبانِ قدس سے کیا کرتا ہوں اور میرے ملائکہ اور فرشتے خود رانی و پاکیزہ الفاظ میں آپ ﷺ کے حضور ہم پر عقیدت پیش کرتے ہیں اور ہاں ممکن وہی ہے جو درود سلام کو نازل فرمایا، اس کے رکعتوں، الفاظ و دیگر خصوصیات کا معنی پناہیں اور معانیوں اور درجات و مقامات کا تسبیح و تہلیل ہے۔ رب کریم نے اپنے حبیب کی رحمت و شان اور ہر گزری ہر نمودار شخص کا دل فرمانے کی وعید سنائی۔ کرو یاں آپ ﷺ کی شامِ معشری میں روضہ شریف پر آکر سنے، عقیدتوں کے پھول چھوار کرتے اور دعاؤں میں نمودار ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو کہ ممکن ہیں اپنے مرشد اکمل و افضل رسولِ مکرم، شفیع معظم، ہادی اعظم، حاکم وقام ﷺ کی بارگاہِ دار میں بعد نیاز صلوٰۃ و سلام کی بارگاہِ لورۃ لعلوں کی سعادت بخش کرتے ہیں۔

دروود پاک کے درجہ سے ہی رب جل جلالہ کی ہر باری کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ آسمان سے قطارِ اخراج و قطارِ انعامات اترتے ہیں۔ دل و لکھ کو نورِ بصیرت اور دل و لب بصرات یکم پہنچتا ہے۔ بہاریں ارد گردِ مہمومِ خشنی، نسیم صبحِ اطمینان کرتی اور خوشبوئیں ماحول میں رچی بس جاتی ہیں۔ عبادتِ درود سے گنہگاروں کی توبہ قبول ہوتی، رزق میں برکت آتی اور مناجاتوں میں تاثیر پاتی ہے۔ یہ عملِ فرزندِ انِ توحید کے ایمان گراما، قلب و نظر پھیلاتا، خشنی و محبت کا ایک لطیف اساس و لا تاہور لون دل پر ہے بہا اثرات پہنچتا ہے۔ یا اثرات نہ کھایے ہیں کہ ان کی کیفیت کا صحیح اندازہ کسی طور بھی زبان میں نہیں آسکتا۔ اس کے لئے تو یک کونہ جنود کی کن دانت چائیں۔ بقول غالب :

ہر چند ہو مظاہرۂ حق کی مشکو

فنی نہیں ہے داد و ساغر کے لہر

رسول پاک ﷺ کا نام نامی نامِ کریمؐ زبان پر آ جائے تو دل دل سے ساغرِ انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں سے لگا لیتے ہیں۔ اس بارے میں سادہ لوح صحابہ کرامؓ ہی حوالوں میں لکھا کہ درود پاک یا گیا جلا تک پر سر سبز و انگی کا گل ہے۔ ایک لکڑی یا انگی جس پر فرزندِ ان کی بھی فدا ہو۔ باتِ لطیف اتنی تھی کہ جب کسی دروازہ مصطفیٰ ﷺ کے پھولوں سے سرکارِ اقدس ﷺ کا شہد سے جھٹکا مدام ہوا تو وہ بھل گیا، اب نعلین کو اپنی آنکھوں سے چھتا اور جھومنا چاہتا تھا۔ اس عالم و راقی میں یہ انگوٹھے برتنوں کو چھو کر جلا کر ختم تک پہنچ گئے۔

سیرِ جمعی میں خطب جو درود چھ

کر بار بھول دیکھ کر کہ درود چھ

سید طفیل احمد پارسہ راوی تھکی نوں بصورتِ بات کہ گئے :

”سلام ہمیشہ سے نیازِ مندانہ تعلقات پیدا کرتے کا ایک بے لوث اور پاکیزہ ذریعہ رہا ہے جس کے بعد پیامِ باخوش نصیبی سے خطاب و کلامِ کائناتِ مسلم ہوتا ہے اور پھر مقدس و اقدس شروع ہوتے ہیں۔“

در اصل رسول پاک ﷺ اس قدر کریم و راجح ہوئے ہیں کہ جو کوئی بھی چھوٹا یا بڑا، امیر یا غریب، نیک ہو کہ ظالم، کارِ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں سلام عرض کیا کہ تا تو آپ جواب سے مفرزاد فرماتے تھے چھوٹا آپ کا اب کریم بندگی ہوا، ہمیشہ داد ہے۔ اس لئے ہر کس و نا کس کو اب بھی جواب آتا ہے۔ سلام کا جواب دینا محبوب خدا ﷺ کی عادت مبارک ہے۔ ہمارے جو جواب خود سے گئے، ان کے طریقہ و طریقہ دین اسے سلام کرنا بھی ہے۔ چھ لہذا ہی اور سونے والا وغیرہ اگر یہاں صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا گیا تو جواب بھی لازم ہے۔

حضرت خواجہ محمد الرحمن چھوہری نے آقا ﷺ کے حضور میں راجز کا ایک شعر بخود ”صلوات اللہ رسولی صلوٰۃ و سلامہ صلی اللہ علیہ وسلم“ جب نیاز کے طور پر پیش کیا۔ اس کے مقدسے کا ایک حصہ ”یہ نام نہ نصرت“ لاہور میں بھی مقبول ہے۔

”دروود شریف کے فضائل و فوائد و مدارج و مدارج سے حجاز میں ہیں۔ ان کا ضبطِ حکم و زبان سے ایک معجزہ امر ہے۔ سب سے پہلی افضلیت اور فائدہ درود شریف کا استعمال امرِ انجی غراسہ ہے۔ مواظقت و استعانت درود شریف نہ ہونے والے کی ہے۔ اللہ جل و علی اور اس کے ملائکہ کے ساتھ کہ وہ بھی درود شریف نہ ہونے ہیں۔ ایک دفعہ درود نہ ہونے سے اللہ تبارک و تعالیٰ سے اس صلوٰۃ کا حصول اس درجوں کا مروج

ہوتا۔ اس حوالہ کا اجمال ماننے میں درج ہونا۔ دس لاکھوں کا ٹھکانہ ہونا۔ بعض احادیث میں اس قلام آزاد کرنا اور میں غزوات کے مساوی واقع ہوا ہے۔ بعد از درود پڑھنی اللہ کا دعا کا قول ہونا۔ درود پڑھنے والے کے حق میں سرور انبیاء علیہ السلام اور انبیاء علیہ السلام کا کواشی وینا۔ اور قیامت میں سب سے پہلے سرور انبیاء علیہ السلام کا ساتھ ملحق ہونا۔ درود پڑھنے والے کے تمام امور کا شرف انبیاء علیہ السلام کا حصول ہونا۔ سب مشکلات کی آسانی۔ سب جدوج کی قضا۔ گناہوں کی مغفرت۔ سب سہولت کی کفارت و لغت شدہ نماز کی کفارت۔ صدقہ کا قائم ہونا۔ تصریح کرب۔ طعنے پناہاں۔ رافع خوف۔ موجب اعتبار براتہ متمم۔ ذریعہ شیعہ۔ باعث حصول رضا۔ اسی قاری صلوات کا لوگوں میں محبوب ہونا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ صفائی دل۔ حصول برکت کے سبب۔ اور میں حتی کہ ولادہ ولادہ ولادہ ولادہ ولادہ۔ جامعہ راہب۔ مایہ دل چہات سے لگی مضائق سے دستگیری۔ بعد دعا۔ چنانچہ خلاصی۔ تلمیح مجلس۔ سرور سرور پڑا دینی نور ثابت رہنا قدمہ کا طرفہ الامین میں اس سے نجات۔ قاری صلوات کا نام رسول اللہ ﷺ کی خدمت اللہ میں پیش ہونا۔ آپ ﷺ کے ساتھ محبت پیدا ہونا۔ سرکار مدینہ ﷺ سے مصافحہ کرنا۔ رسول پاک ﷺ کا خواب میں دیکھنا۔ محبوب ملائکہ ہونا۔ حصول دوائے ملائکہ درود پڑھنے والے کے لئے۔ ملائکہ یا جن کا حضور پر نور ﷺ کی خدمت میں اس طور پر عرض کرنا کہ فلاں امین اللہ نے آپ ﷺ پر درود پڑھا۔ حصول جواب سلام خیر الاماں کہ بعد سلام مردوں کے جواب از تو کان پیادہ اسلام آپ کی عادت مبارک تھی کہ سلام میں سہنت فرماتے تو جو شخص آپ ﷺ پر درود کہیے گا آپ ﷺ ضرور جواب دیتے ہیں کیونکہ آپ ﷺ حیات النبی ہیں بلکہ نبوی حیات سے براہ کی حیات افضل والی تھے۔ مبارک صل وسلم وبارک علی حبیبک بعدد جمیع مخلوقاتک۔ قاری صلوات کا قیامت میں عرش کے نیچے ہونا۔ ترانوے اعمال کی گمرانی۔ قیامت کی پیاس سے امن۔ دنیا و آخرت کے مصالح میں رشد و ہدایت۔ حق سبحانہ تعالیٰ کی حق لغت کی معرفت و اقرار۔

جوشہ درود و سلام میں پاپ کیا وہ بات گردش جام میں کہاں؟ کہا اور صہا کی رانیں؟ انیس لاکھ اہمیت کا صلوات و سلام کی عمارت آئینہ کیلیت اور لذت و دقت؟ کہتے ہیں مت لگی شراب نہیں کھلتی لیکن ہم نے ہزار مرتبہ انکو رکھنی کھلائی ملنے دیکھا۔ نماز کی ادائیگی ہر حال فرض اور شہت مسلمانی ہے کہ اسلام میں نماز نہ پڑھنے کا کوئی قصور ہی موجود نہیں، جہاں تک کہ مٹا نہیں گئی اپنے آپ کو چھپانے کے لئے نمازوں کی قیام پھینکے پر مجبور تھے مگر آپ پر مبارک اسے پابندی کے ساتھ بھائی تو بھی اس سے رشتہ ٹوٹ جائے گا امکان موجود ہوا کرتا ہے۔ اگر قرآن مجید فرقان حمید کی عبادت کسی کا عرصہ ہائے دروازے معمول ہوا تو بھی آئندہ کی کیا خبر؟ کون کہہ سکتا ہے کہ مستقبل قریب یا بعد میں بھی اذوق و خوشی یا فہم و آگہی کا یہ مقدس سلسلہ یوں ہی باقی رہے گا؟ لیکن درود و سلام کے اثرات و کیلیات داخل ہدایں۔ ایک غمیں کوئی مدت یہ درود بلا تاخیر پاک صاف ہو کر غلظت و تیرت اور غلظت کے ساتھ ادا کرنا جتنا ہے تو پھر اس سے کسی خود بھی غلظت زلزلے کا گمراہ خود چاہے تو بھی نہیں۔ درود و سلام کا دیکھنا چند روزہ غلظت آزمائش کے لئے ہو تو بھی اسے چھوڑ دینا مصلحت میں سے ہے۔ جس طرح ایک گھلی پانی سے باہر زندہ غلظت روکتی۔ آپ دہوا اور رکھانے بیٹے کے واسطے دنیا میں کوئی انسان گزرا تو اسے نہ تو نہیں کر سکتا۔ بعد درود و سلام کا معمول روح کی نذر آنکھوں کی روشنی دل کا نور کانوں کی سماعت منہ کی لطافت اور زندگی کے لوازم کے وہ چہ میں داخل ہوتا ہے۔ درود و سلام کا دیکھنا محبت کی دروندل ہے کہ ایک سچا مسلمان بوجہ غلبی موانعت اس شہرہ منہ سے چلا جاتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ کئی زمانہ نئی نوع انسان خارجی ہو چکے ہیں اور داخلی الجھنوں کا شکار ہو چکا۔ ایک ایک فرد اندر سے ٹوٹ پھوٹ کر رہ گیا ہے۔ ہر بطنیوں اور غلظتوں کے کمر سے باہر سر پر منڈلا رہے ہیں۔ جتنی کچھاؤ، انصافی تاؤ اور اندرونی دباؤ کا کوئی علاج نہیں سوجھتا۔ ناچے بطن اور فرسٹر بطن کا صلاسی قدر رشیدیہ ہے کہ گود داغ چل گیا، دن میں راحت و عذات کو خیرہ و دھن منتظر، حواس حقل اور اعتدال، مضمحل۔ جسمانی فرصت سے شہرہ عالی سکون۔ اپنے میں "درود و سلام" کا دروازہ کرم سے کھینکنا یا وہ کیف آدرا صوبہ بھٹ سے بڑھ کر فرحت انگیز اور بار شیم کے جھونکوں سے بھی زیادہ راحت آمیز ہے۔ یہ بات فقہ عقیدت کی بنیاد پر نہیں کہی جا رہی بلکہ تجربہ کی کسوٹی پر پرکھ چکے ہیں۔ کوئی شخص جہاں بطن یا فرسٹر بطن ایسے صوفی مرض کا شکار ہو اس پر لازم ہے کہ یہ سزا اپنے پر آزمائے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اسکی حد ہی رہی رہا ہوگی اور سکون و طمانیت کی دہلیزیں انھیں کی کہ حوائج چاندنی کی طرح سبک بار بار رکاب کی مانند خوشگوار رہے گا۔ شفا، اعتدال میں لکھا ہے کہ پھول سو گھٹے وقت درود پڑھنا باعث برکت و ثواب ہے۔

نور مجسم مید عالم ﷺ نے فرمایا:

"جس کو کبھی خوشبو کی ترنا اور شوق ہو، دو گلاب سو گھٹا کرے۔"

مشاہدہ ہے کہ ”دروود سلام“ کا حقیقہ رکھنے والے کی آنکھوں میں گہرائی اور گہرائی عموماً کراتی ہے۔ ہمیں پرانی پاکیزہ نظر آندہ جانتے وہ مکتور و سرور ہو جاتا ہے جس صورت میں شخصیت کی مقبولیت اور جتنی ہے۔ ایسے ہی خوش نصیب خدا کے محبوب بندے اور عوام میں ہر طرح کے نظریات ہیں، چونکہ درود و سلام کی تلاوت سے زبان میں حلاوت و شرفی اور مناس بھی آ جاتی ہے اور لوگ لکچر کی تاثیر میں کھو جاتے اور آنکھوں پر ہنساتے ہیں۔ بالیقین دعوت و تبلیغ صرف اسی طریقہ موثر اور توجہ خیز ثابت ہو سکتی ہے اگر شخصیت پر اعتماد و جوق آنکھوں میں اثر کرے گا؟

دروود سلام کی تلاوت کرتے ہوئے بارگاہ نبوت ﷺ میں ہر دم حضور کی کا احساس کزدیتا ہے۔ یوں پاکیزگی اور خود مطاہر ہوتی ہے۔ اور ان کسان کو داتا اور ازاں بعد ہر وقت رسول پاک ﷺ کی نظر میں رہنے کا پختہ یقین ہو جاتا ہے۔ اس طرح غیر اسلامی افعال و اعمال اور غیر انسانی رویوں سے کراہت آنے لگتی ہے۔ اپنے آقا و سلام ﷺ سے شرم و حیا کا جذبہ ایک درود مند مسلمان کو اس مرتبے تک پہنچا دیتا ہے جہاں علامہ قبول نے کہا تھا

تو فنی لہر دو عالم میں فقیر  
روزِ محشر خدہ ہائے من و ہم  
وہ سلام راتِ جی ناگزیر  
از تہا مصطفیٰ نبیاں گھبرا

درو پاک و درو اعلیٰ ہے جس کی منہ قبولیت کے بارے میں کسی طرف بھی شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ صلوات و سلام وہ اس مہر ہے جس کی تاثیر سے قیام کا رخ ہوتا اور گناہوں سے نکلنے کا شروع ہو جاتی ہے۔ بس پھر یہی گناہ ہے تو اور انہوں نے غلطی اور حضورؐ کی سزا سے بولنے لگے۔ یہ درو دولت و نعمت ہے کہ جس کا ہرگز کوئی بدل نہیں چاہتا۔ واعلم کی آفتل زبانیں اور حکیم صاحب کی ان تراکیب بہت جیسے رو جاتی ہیں مگر درو و سلام غیر محسوس طریقے سے اپنے اثر و گماں اور ہوس رنگ بھاتا ہے کہ فردا سرت اور خوش فکر و حرکت سے بد کہتے رو جائیں۔

یہ ایک خوبصورت اور دلکش چہرہ ہے، خوش چہالی کے دائروں میں نواری کریم رقصاں، دیکھتے تو آنکھوں کو طرہوں سے لادول گوارا نہ ملتی ہے، نگاہ کی طرح میٹھا ہوا پاکیزہ چہرہ، چاندنی میں غوطے لگا جاوے، بیماروں میں لڑبا ہوا چہرہ، ہر مہر کی طرح نرم و نازک اور آنکھوں کی مانند صاف و شفاف چہرہ، خوشبو میں درجا بسا اور دھندلتے دوز اگت کا کتابکا چہرہ، ہر کس کا چہرہ ہے؟ ایک ایسے دیدار بخت کا جو رز و شب اور دو سلام کے پہلوں پر چلا اور کوئی اصل گنہگار نہ تھا۔ بھلا یہ چہرہ پہلے طراز کی طرح سو گوار اور دلجو اور کی طرح کیسے ہو سکتی ہے؟ اس کا مقصد تو دنیا کی ہر جماعت نہیں، یہ امید ہی امید اور کامیابی کی نوید ہے، خوف و ہراس میں لادول و باغی کا گوارا نہیں۔ درود و سلام کی خواہش سے چہروں کا دھڑ بڑھتا اور ایک دلکش نگار آتا ہے۔

صلوٰۃ و سلام و روزِ بانِ نو اور دل سے بھی اس کی جا رہا جائے تو ایک مسلمان دھیرے دھیرے عطا قی و نبوی اور اس سائنس مادی سے ہے۔ یہاں نہ جانا چاہتا ہے کہ وہ تو دنیا میں رہتا ہے مگر دنیا میں نہیں رہتی اس سبب سے اس کے دل سے غم مرگ کا کاٹنا بھی آگیا ہے۔ وہ عبادت کی آمیزش اور رکعت اور وصال کے لئے مضطرب ہوا کرتا ہے۔

دیکھا جاتا ہے کہ جب کسی شخص نے ارشاد خداوندی کی تعمیل و تکمیل میں درود و سلام کو اپنا شعار بنایا تو بعد از مرگ اس کے چہرے کا انجمن کہہ رہا ہوتا ہے کہ گویا موت نے زندگی کی ابتدا ہے۔ لہٰذا ”جان ویکڑ“ کا ثبوت مہیا ہوتا ہے۔ جو ظانی میں نور کی واضح جھلک اور ہمتوں پر فیر مری راتوں کا سوا تر زوال نکلتا ہے کہ جوں موت خود مرگئی ہے۔ جا رہی اہل عشق کا مذہب ہی کچھ اور ہے۔

حسن : تم عطفاً : تم آخری پتہ : تم

آپ کا دل مجھ سے نہیں ملتا تو بے وفا نہیں

”مطلوبہ دہلاؤ۔۔۔ دونا بچا اور دونا بھی، تعلیمات بھی ہے اور انجی بھی ہے، بلکہ عہد وفا ہے، اعتراف و تفکر ہے اور حوالہ دیا ہے۔ اس سے روحانی درجات بلند ہوتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت ہر قسم کی ہے یہ عمل مطہر قرآن، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جان و دین ہے۔“

حضرت محمد اللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بے شک قیامت کے دن ہر اسب سے پانچ سو مربع اور گھوڑوں سے نصف سو کا جو کچھ ہر اسب سے پانچ سو مربع چمکا ہے۔“

روح القدس میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی اور راستہ کو ختم نہیں دیا کہ وہ اپنے پیغمبر پروردگار کو صلوات اللہ علیہ بھیجیں۔ یہ خصوصیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی ہے کہ ان پروردگار بھیجے گا ختم ہے۔

شیخ اکبر کی والدہ بی بی دکن مرثیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

”اگر عیسیٰ کو چاہیے کہ وہ دوشرف کے ذکر پر صبر و استقامت کے ساتھ عمل پیرا رہیں، یہاں تک کہ جنت جاگ اٹھیں اور یہ انکو عین ملک خصوصی قوم سے نوازیں اور شرف دیا اور نصیب ہو۔“

بزرگ فرماتے ہیں کہ جس نے درود و سلام کو اپنا معمول بنالیا، وہ اس وقت تک نہیں مرتے گا جب تک کہ زیارت سے سرفراز نہ ہو جائے۔ یہ حالت عالم بیواری میں بھی آتے ہیں اور یہ کہ ایسے غرض غصیبوں کا کہہ جہاد میں لڑنے والی مجلس میں بھی انکو دین شریف ہے۔ درود شریف کے فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی روحانی دولت کی تختی یعنی عالم جاہلی اور دشمن کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر درود شریف کا پڑھنا کسی خاص نیک مقصد کے لئے ہو تو بھی سراور آتی ہے۔ کسی طرح کے فحش و پرکارت سے محروم رہتا رہتا۔ روزی بخشتی اور مصیبتیں گھٹتی ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

”میں نے کئی بار اپنے والد ماجد سے سنا کہ ایسا کر کے کہ ہیں جو کچھ حاصل ہوا ہے، درود شریف کا ہی صدقہ ہے۔“

درو شریف پڑھنے سے جسمانی عوارض بھی رفع ہوتے ہیں۔ کئی ایک لوگوں کو اس سے صحت کاملہ عطا ہوئی۔ بعض درود پاک ایسے ہیں کہ ان کے درود سے باقی امراض سے نکل سکتے ہیں۔ سعادت مند اور دقا شعرا و اولاد پیدا ہوتی ہے۔ غلص اور نیک دل دوست ملے ہیں۔

لہ میں عشق درخشاں کا دارغ لے کے چلے  
اور میری رات کئی تھی چرخ لے کے چلے

مشہور مسلم لیگ امرا جہن اختر مرحوم کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت علامہ اقبال کے دربار میں کے ملی حمر کے متعلق ازراہ عقیدت عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرق و مغرب کے کئی علوم سے نوازا ہے۔ علامہ صاحب فرماتے تھے کہ ان علوم نے مجھے جہاں نفع نہیں پہنچایا، مجھے نفع تو صرف اس بات نے پہنچایا ہے جو میرے والد نے بتائی تھی اور وہ ہے رسول اللہ ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود و سلام۔

مختصر رحمت و عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا کہ اس نے مجھے چھ صلوٰۃ و سلام نہ پڑھا اس کا مجھ سے تار میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر فرمایا اللہ! جو میرے ساتھ ہوا تو اس کے ساتھ ہوا اور جو مجھ سے قطع ہوا تو اس سے قطع ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے سر کا رھنے لے کر فرمایا:

”اس شخص کی ناک آلود ہو جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔“

صلوٰۃ و سلام، فقہ حصول العلامات کا ذریعہ اور طریق انسانی پر خوشگوار اثرات موجب ہونے کا وسیلہ ہی نہیں بلکہ ازروئے قرآن مومن ہونے کی سند بھی ہے۔ اگر درود شریف پڑھنا اہل ایمان کا شیوہ ہے تو نہ پڑھنے والا یقیناً آشکارا دل جہنم سے ہوگا۔

امت چہ واقف باغ شناخت ہے آپ ﷺ کا  
مجھ کو بھی اس چمن سے عنایت ہوں چار پھول

# ایک غلطی کا ازالہ

اسطوال اللہ علیہ وسلم



(1994-1995)



بعض حضرات اور کاتب حضور اور علیؑ کے اسم گرامی کے ساتھ چورا اور مکمل درود شریف لکھنے کے بجائے صرف "بزم اختصار" "صلعم" یا "م" یا "۱۰" لکھ دیتے ہیں۔ ان کا یہ پابند یہ مکمل کلمات کی طور پر بھی درود شریف کا قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ لکھنے والا بزم خویلی سے لگتی کھو کر لکھتا ہے عمرہ وانی میں گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ ایسا کرنا بے ہودہ و کمزور اور سخت نا پسند ہے۔ اس سے سخت احتراز چاہیے۔ بعض علماء نے اس پر سخت تنبیہ کی ہے۔

جائز الصلح شیخ المکرمین ابن حجر مکی علیہ رحمۃ الہی (م ۹۷۷ھ) کہتے فرماتے ہیں:  
ولا یختصر کتابہما بحرف صلعم فانہ عادة النحویین۔ (فتاویٰ حدیثہ۔ ص ۱۹۶ طبع مصر)  
"درود شریف کو اختصار کر کے نہ لکھتے جیسے کہ صلعم یہ محرم لوگوں کا طریقہ ہے۔"

سند احمد شین امام عبد الرحمن ابن کثیر جمال الدین سیوطی علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں:

(بکسرہ الاختصار علی الصلوۃ او التسلیم) مضافی کل موضع شرعت فیہ الصلوۃ، کما فی شرح مسلم وغیرہ لبقولہ، تعالیٰ صلوا علیہ وسلمو تسلیماً وان وقع ذالک فی حوط فیہ الصلوۃ المخطیہ وغیرہ قال حمزہ الکنکاسی کنت اکتب عند ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلح فقال مالک لا تصم الصلوۃ (و) بکسرہ (الروم ابھیما فی الکنکاسیہ) بحرف او بحر فین کتب بکتب صلعم بل بکتبہا بکتھا لہما ہی فقال ان اول من ورمھا مصلعہم لقطع یدہ۔

تذریب الراوی فی شرح تذریب النواری، جلد ۲، ص ۶۷، طبع لاہور۔

خلاصہ یہ ہے کہ درود شریف کے موقع پر صرف صلاۃ (درود) یا سلام پر اختصار نہ کرے، کیونکہ ارشاد ربانی میں صلاۃ و سلام دونوں کا حکم ہے۔ جزاء کو کافی فرماتے ہیں میں حضور اکرم علیہ السلام کے نام نانی کے ساتھ صرف درود شریف لکھتا۔ سلام نہ لکھتا۔ میں خواب میں سر کا رابد مرکا را لفظ کی زیادت سے شرف ہوا۔ آپ نے فرمایا تو چورا درود شریف کیوں نہیں لکھتا۔

کتابت میں درود شریف کو اختصار کر کے ایک یا دونوں حرفوں میں (مثلاً صلعم) لکھنا مکروہ ہے، کتابت میں چورا اور مکمل درود شریف لکھنے چاہاں کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے صلعم لکھنے کی بدعت ایجاد کی اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ ماہ نواری (م ۱۰۵۳ھ) فرماتے ہیں:

از میں قبیل مست آغی یعنی کھنڈا کا کٹا ہوا اشارات چنانچہ یعنی کتاب طراست صلی اللہ علیہ وسلم "م" یا "صلعم" ہند و عربیہ اسلام میں دیکھ کر کھنڈی حدائق العیاش "تذیب القلوب۔ ص ۱۹۱، طبع لاہور۔

یعنی یہ بات سخت محرومی کی دلیل اور نا پسندیدہ ہے جو بعض کاتب درود شریف کو اختصار کر کے لکھتے ہیں۔ "صلعم یا م"۔ اس سے احتراز چاہیے۔

علامہ طحاوی حاشیہ درود شریف لکھتے ہیں۔

بکسرہ الروم یا الصلوۃ النورحی بالکنکاسیہ بل بکتب ذالک کتھ بکتھا

اسی طرح فتاویٰ ناٹار خانہ میں سخت حکم وارد ہوا۔ ملاحظہ ہو

فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۸۱، جلد دوم (انصاف آخر) ص ۷۷۔

ابن تیمیہ کا خلاصہ یہ ہے کہ درود شریف کو اختصار کر کے درج کے طور پر صلعم یا م لکھنا مکروہ ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام اور اولیائے کرام نظام کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجائے بطور اختصار "۱۰" لکھنا بھی مکروہ ہے۔

بعض حضرات ایک اور مرض میں مبتلا ہوتے ہیں اور بزم خویلی سے باعث اجر ہاتھ میں دے لے کر افراد اہل بیت میں جس کے نام کا جزو درود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بعد یا احمد ہو۔ مثلاً محمد افضل یا نور احمد۔ اس صورت میں کلمہ ہمارا کلمہ یا محمد اس شخص کے نام کا جزو ہے۔ وہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی مراد نہیں۔ لہذا اس پر علامت لکھنا جائز نہیں۔ اسی طرح کسی کے نام کا جزو کسی صحابی کا نام ہوا مثلاً بیت کا اسم گرامی حقاہ فاروق یا حقاہ علی تو اس پر "نوح" یا "نعم" لکھنا بھی جائز نہیں کہ سب سے نام ایک شخص کے نام کا جزو ہیں۔ یہاں کسی صحابی یا تابعی کا نام مراد نہیں۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فتاویٰ رضویہ۔ جلد دوم، (انصاف آخر) ص ۷۷۔ ☆ ☆ ☆



دن میں صلوٰۃ و سلام زیادہ مستحب و مقبول ہے

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

ترجمہ امجد علی الدین قادری

رب ذوالجلال واکرام جل وعلا نے درود و سلام کا جو حکم ارشاد فرمایا اس میں کسی وقت یا جگہ کی تخصیص نہیں فرمائی۔ اس خصوصیت اور اطلاقی سے علماء کرام نے یہ مسئلہ استنباط فرمایا کہ حضور شافع یوم النحر و محبوب رب غفور و رحیم ہر وقت اور ہر جگہ (یا تنقلی اور مواطن کے جن سے نکلے) اور وہ ہے یا رب درود و سلام عرض کیا جاسکتا ہے۔ مگر علاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے چند مواضع پر درود و سلام پڑھنے کو زیادہ مستحسن و مستحب فرمایا ہے۔ یہ مواطن فقہاء اگرچہ مختلف تھے مگر ان میں سے چند جگہوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔



ان ایام میں درود شریف پڑھنے کے بارے میں احادیث وارد ہیں۔

- ۱۔ طہارت کے بعد
- ۲۔ حج کے بعد
- ۳۔ نماز میں تشہد کے بعد
- ۴۔ شائعہ کے نزدیک دعا کے قنوت کے بعد
- ۵۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد
- ۶۔ لڑان کے بعد
- ۷۔ اقامت کے بعد
- ۸۔ قہر کے لئے بیداری کے بعد
- ۹۔ دھوکے کے بعد
- ۱۰۔ عوامی کے چان کے بعد
- ۱۱۔ قہر پڑھنے کے بعد
- ۱۲۔ صبح کے پاس سے گزرتے وقت
- ۱۳۔ صبح میں داخل ہوتے وقت
- ۱۴۔ صبح سے نکلنے وقت
- ۱۵۔ جمعہ کے روز
- ۱۶۔ شب بعد
- ۱۷۔ نماز بعد کے بعد
- ۱۸۔ جمعرات کے روز
- ۱۹۔ ہفتہ کے روز
- ۲۰۔ الزام کو
- ۲۱۔ ان ایام میں درود شریف پڑھنے کے بارے میں احادیث وارد ہیں۔
- ۲۲۔ خطبوں میں
- ۲۳۔ دن کے ابتدائی حصہ میں
- ۲۴۔ دن کے آخری حصہ میں
- ۲۵۔ سحری کے وقت
- ۲۶۔ رہائی میں تسمیہ کے بعد
- ۲۷۔ شائعہ کے نزدیک عید کی تکبیرات میں
- ۲۸۔ نماز جنازہ میں
- ۲۹۔ احرام میں تکبیر کہنے کے بعد
- ۳۰۔ صفا پر
- ۳۱۔ حرا پر

۳۲۔ گیمبر کے بعد

۳۳۔ بیت اللہ کی زیارت کے وقت

۳۴۔ حجرا سہو کے اختتام کے وقت

۳۵۔ طواف بیت اللہ میں

۳۶۔ لٹوم کے پاس

۳۷۔ تمام ہوائت جی میں اللہ کی تعداد کتب فقہ میں بیان ہو چکی ہے۔

۳۸۔ روضہ رسول رب العالمین کے نزدیک ... کہ یہاں درود شریف پڑھنا زیادہ انوار و برکات کا باعث اور قرب اللہ تعالیٰ کا خاص ذریعہ ہے۔

۳۹۔ آثار نبویہ کے مشاہدہ کے وقت آثار نبویہ کی تعداد کتب میر میں موجود ہے۔

۴۰۔ مسجد قبا میں حاضری کے وقت

۴۱۔ مدینہ منورہ میں حاضری کے وقت

۴۲۔ وادی بدر میں حاضری کے وقت

۴۳۔ جبل احد کے مشاہدہ کے وقت

۴۴۔ یحج کے وقت

۴۵۔ فروغ کے وقت

۴۶۔ صیبت نامہ کی کتابت کے وقت

۴۷۔ اروا و سطر کے وقت

۴۸۔ سواری چ سوار ہونے کے وقت

۴۹۔ منزل پر پہنچنے کے وقت

۵۰۔ بازار میں جاتے وقت

۵۱۔ بازار سے نکلنے وقت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما لوگوں کو بازار میں کھڑے کھڑے بیچ و خرید کے باعث مشغول پاتے مآپ تکریم لے جاتے اور ہر انہی کے بعد روڈ پر چل پڑ جتے تاکہ لوگ دکانوں کی غفلت سے باہر آ سکیں۔

۵۲۔ دکان سے جاتے وقت

۵۳۔ دکان سے پھرتے وقت

۵۴۔ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت

۵۵۔ کسی حاجت کے اور پیش آنے پر

۵۶۔ خوف امتحان کے وقت

۵۷۔ جانور کے بھاگ جانے کے وقت

۵۸۔ ختام کے فرار ہو جانے کے وقت

۵۹۔ کسی غم آنے پر

۶۰۔ کسی شدت و سختی آنے پر

۶۱۔ طاعون پھیل جانے کے وقت

۶۲۔ خوف غرق کے وقت

۶۳۔ کان پہننے کے وقت

مختصر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ذکر اللہ من ذکر نبی محبو جس نے گھٹا ذکر خیر سے یاد کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا۔

۶۳۔ یادوں سو جانے کے وقت

۶۵۔ چھینک کے وقت

۶۶۔ گم شدہ چیز یاد آنے پر

۶۷۔ موتی کھانے کے وقت

ایک حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی موتی کھا کر گھر پر ملاں درود شریف پڑھے گا موتی کی بدبو جاتی رہے گی۔

۶۸۔ برتن سے پانی پینے وقت

۶۹۔ گدھے کے چہانے کے وقت

۷۰۔ گناہ کرنے کے بعد۔۔۔ تاکہ پیاس کا کٹارہ ہو جائے

۷۱۔ دھانے کے اول میں

۷۲۔ دھانے کے آخر میں

۷۳۔ دھانے کے درمیان

۷۴۔ کسی مسلمان سے ملاقات کے وقت

۷۵۔ کسی دوست یا مصاحب سے ملاقات کے وقت

۷۶۔ کسی اجتماع میں، جھڑتی ہونے سے پہلے

۷۷۔ مجلس سے برخاست ہوتے وقت۔۔۔ تاکہ طبیعت سے امن میں رہے۔

۷۸۔ ہر اجتماع میں جو خدا کی رضا کی خاطر ہو۔

۷۹۔ شعائر اسلام کی ترویج کی خاطر ہر اجتماع میں۔

۸۰۔ قرآن مجید کے نسخہ کرتے وقت

۸۱۔ دھانے حفظ قرآن مجید میں

۸۲۔ ہر کام کے شروع میں۔۔۔۔۔ جب کہ وہ کام منع نہ ہو۔

۸۳۔ دوس دینے سے پہلے

۸۴۔ دھن سے پہلے

۸۵۔ حدیث شریف پڑھنے سے پہلے

۸۶۔ حدیث شریف پڑھنے کے بعد

۸۷۔ خوفِ آسمان کے وقت

۸۸۔ جس وقت کوئی چیز اچھی معلوم ہو۔

بعض علمائے مالکیہ مقامِ قبلہ میں درود شریف پڑھنے کو مکروہ جانتے ہیں۔

۸۹۔ درود شریف پڑھنے کی بڑی ضروری جگہ یہ ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کا ذکر شریف زبان مبارک پڑے۔۔۔ یا سنے۔۔۔ یا لکھے۔

حدیث شریف میں آیا ہے:

من صلی علی فی کتاب لم یزل فیما لکنہ مستغفر لہ عا دام اسی فی الکتاب جس نے میرا نام ہائی کتاب میں لکھتے

جسے اس پر درود شریف کھاتے ہیں اس کے لئے اس وقت تک مغفرت کرتے رہیں گے۔ جب تک میرا نام گرائی دیاں کھتا رہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الاکرم ورسولہ الاعظم سیدنا و مولانا محمد والہ واصحابہ و باوگت وسلم و کرم



عقربہ علامہ مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق السموات والارض وجعل الظلمت والنور ومن على المؤمنين اذا بعث فيهم رسولا  
رسولا وتبه وحبه رحمة للعالمين الذي من نسيك بظلمه نال سعادة الدارين ومن احب الصلوة عليه فاز في  
الكون من قورا عظيماً وصلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه واولياء امة وعلماء ملة صلاة دائمة بقوام ملكه  
بإقية ببقائه لا منتهى لها الى يوم الدين .

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم ان الله وملئك يصلون على النبي يا ايها  
النبي امنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً.

باب اول:

درد پاک کی فضیلت احادیث مبارکہ سے

حدیث: عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ قال لولئى الناس من يوم القيامة اكلوهم على صلاته.  
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تمست کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر درد پاک زیادہ چھایا ہوگا۔  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم .

حدیث: ان اقربکم منى يوم القيامة فى كل موطن اكثركم على صلاته فى الدنيا .

(سعادة الدارين ص ۶۰)

قیامت کے دن جو مقام پر ہر جگہ میں میرے زیادہ قریب ہوگا ایک تم میں سے وہ ہوگا جس نے تم میں سے دنیا میں مجھ پر درد پاک زیادہ چھایا ہوگا۔  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم .

حدیث: ۳ عن النبی ﷺ انه قال من صلى على صلاته صلى الله عليه عشراً وكتب له عشر حسنة.

(ترغی شریف ص ۶۳ ج ۱)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درد پاک چھایا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے بعد اعمال  
میں اس کی نیکیاں لکھتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

حدیث: ۴ عن انس قال قال رسول الله ﷺ من صلى على صلاته واحدة صلى الله عليه عشر صلوات وحطت عنه  
عشر خطيئات ورفعت له عشر درجات

(مشکوٰۃ ص ۸۶۔ ذائل الخیرات ص ۱۰ تفسیر مرقی ص ۳۲۸)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے مجھ پر ایک بار درد پاک چھایا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیے جاتے  
ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیے جاتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم .

حدیث: ۵: عن ابی طلحة ان رسول الله ﷺ جاء ذات يوم والبشرى الى وجهه فقال انه جاءه من جبرئيل فقال ان  
وايك يقول اما يرحمك يا محمد ان لا يهلك عليك احد من امتك الا صلبت عليه عشرًا ولا يسلم عليك  
احد من امتك الا سلمت عليه عشرًا۔ (نسائی، دارمی، مشکوٰۃ)

دوسری روایت میں ہے:

عن ابی طلحة رضی اللہ عنہ قال دخلت على النبي ﷺ فسلمت اياه اشد استشارة منه يومئذ ولا اطيب نصائحت يا رسول الله  
ما رايتك قط اطيب نصائحت يا رسول الله ما رايتك قط اطيب نصا ولا اشد استشارة منك اليوم فقال ما  
بمعنى وهذا جبريل (عليه السلام) قد خرج من عندي ألفاً فقال قال الله تعالى من صلى عليك صلاته صلبت عليه  
بها عشرًا ومحوت عنه عشر سيئات وكتب له عشر حسنة.

(القول البدلي ص ۱۰۹)

ایک اور روایت ہے:

عن انس بن مالك عن النبي ﷺ انه قال من صلى عليك اربعاً هلك عنه من ذلک او ثلث (ص ۱۰۷) وفي رواية الا صلبت عليه وملا

تجلیں سرحدیں کا ترجمہ:

سیدنا ابو طلحہ ؓ نے فرمایا کہ میں ایک دن دربار نبوت میں حاضر ہوا تو میں نے اپنے آقا رحمت عالم ﷺ کو انکا خوش اور بدشاں بدشاں دیکھا کہ میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے سب دریافت کیا تو فرمایا میں کیوں نہ خوش اور بدشاں بدشاں ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبریل علیہ السلام یہ پیغام دے کر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محبوب! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کیا آپ کا کوئی اتنی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھنے میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گنا دواؤں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دوں اور جو ایک مرتبہ سلام پڑھے تو میں اس پر اس بار سلام کیجوں، لہذا آپ اپنی راست کو اس بات کی خوشخبری دے دیجئے اور ساتھ یہ بھی فرمادے کہ اے امت! اب تمہاری مرضی تم درود پاک کم پڑھاؤ یا دو۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و صحابہ و ازواجہ و ذریعہ دانتہا اہل و عارک و سلم

حدیث ۹: عن ابی بن کعب ؓ: قال قلت یارسول اللہ انی اکثر الصلاة فکم اجعل لک من صلاتی فقال ما شئت قلت المربع قال ما شئت فان زدت فهو حبر لک قلت النصف قال ما شئت فان زدت فهو غیر لک قلت فالتین قال ما شئت فان زدت فهو حبر لک قلت اصعل صلاتی کلہا قال اذا بکلی ھمک و بکلم لک ذنک۔ (رداء الترغی، مشکوٰۃ ص ۸۶، زاد و ج ۷ ص ۸۷)

حضرت ابی بن کعب ؓ نے فرمایا میں نے دربار نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہوں (یا کثرت سے پڑھتا ہوں) تو کتنا چاہوں؟ فرمایا تو جتنا چاہے چاہ۔ میں نے عرض کی (باقی اور دو ٹکائے میں سے) پوچھا حصہ دو پاک پڑھ لیا کروں؟ تو فرمایا جتنا چاہے چاہ اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میرے آقا! اگر زیادہ کرنے میں بہتری ہے تو میں نصف درود پاک پڑھ لوں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی میرے آقا! تو بتائی درود پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ عرض کی اے آقا! تو میں سارا ہی درود پاک نہ پڑھ لیا کروں؟ یہ سن کر رحمت ﷺ نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

تقریباً اس سے ہر کوئی اندازہ کر سکتا ہے کہ حبیب خدا ﷺ کو درود پاک کتنا پکارا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت ہے۔

مولای صل وسلم دانتہا اہل

علی حبیبک صبر الخلق کلہم

اللھم ارحنا من المہد الی اللحد برحمتک یا ارحم الراحمین۔

حدیث ۱۰: عن فضالہ بن عبید بنسا رسول اللہ ﷺ قاعد اذا دخل رجل فصلی فقال اللھم اغفر لی و ارحمنی فقال رسول اللہ ﷺ: عجلت ایھا المصلی اذا عجلت فلعنک فاحمد اللہ بما ہوا اھلہ و صل علی ثم ادعہ قال ثم صلی و جل اھر بعد ذالک فحمد اللہ و صلی علی النبی ﷺ فقال لہ النبی ﷺ: ایھا المصلی ادع نجیب

(رداء الترغی و ابوداؤد و سنن ابی داؤد و مشکوٰۃ ص ۸۳)

رسول اکرم ﷺ جو، اطروہ تھے کہ ایک نمازی آیا اس نے نماز سے فارغ ہوتے ہی داما لٹکا شروع کی، یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلد بازی کی ہے۔ جب تو نماز پڑھا کر سوتے تو جتنے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کیا کر جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ کر دے یا اللہ! پھر ایک اور نمازی آیا اور اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور پھر درود پاک پڑھا تو سرکارِ دوا عالم ﷺ نے فرمایا اے نمازی! تو دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔

اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الہی نے نقل فرمایا کہ پہلے نمازی نے بغیر وسیلہ کے دربارِ الہی میں سوال کر دیا تھا، مالک نے اس کا حق ہے کہ وہ اپنی حاجت دربار خداوندی میں پیش کرنے سے پہلے وسیلہ پیش کرے۔ (مرقاۃ ص ۳۳۳ ج ۱)

حدیث ۱۱: عن عبد اللہ بن مسعود ؓ: قال کھت الصلی والنبی ﷺ و امو نکرو و عمر معہ فلما جلست فکانت دانتہا



علی اللہ تعالیٰ فی الصلوة علی النبی ﷺ ثم دعوت النبی ﷺ قال النبی ﷺ من تعطه منی لعطه۔

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف ص ۸۷)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھی حالانکہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبر و فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شریف فرماتے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر میں نے نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھ کر دعا کی تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تو مانگ تجھے دعا کیا جائے گا جتنا مانگ تجھے دعا کیا جائے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

حدیث ۹: قال رجل يا رسول الله ارايت ان جعلت صلاتي كلها عليك قال اذا بكتك الله تبارك وتعالى ما احسبك من امر دنياك و آخرتك و اسأله حید (القول البدیع ص ۱۱۹)

مکی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پڑھائیں کہ اگر آپ کی ذات باریکات پر درود پاک ہی وغیرہ مانوں تو کیا رہے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت کے حق سے مائے معاملات کے لئے کافی ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ اکرم الا ونبین والا آخرین وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

حدیث ۱۰: عن عبد اللہ بن عمر و قال من صلی علی النبی ﷺ واحدة صلی اللہ علیہ و ملائکتہ سبعین صلاتاً

(مشکوٰۃ شریف ص ۸۷، القول البدیع ص ۱۰۳)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو نبی کریم ﷺ پر ایک بار درود پڑھے، اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر مرتبیں بھیجتے ہیں۔

حدیث ۱۱: النبی اب من عند ربی عز و جل فقال من صلی علیک من اعتک صلاتاً كتب اللہ له بها عشر حسنات و محابہ عشر صیات و رفع له عشر درجات و رد علیہ مثلها (جامع صحیح ص ۷۷ ج ۱)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جو آپ کا ذاتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس اتنی کے لئے اس تحفوں کی تعداد بتا رہا اور اس کے دس گناہ مٹا رہا ہے اور اس کے اس درجے بلند کرتا ہے اور اس درود پاک کی مثل اس پر رحمت بھیجتا ہے۔

اللہم صل وسلم وبارک علی نیک المصطفیٰ و رسولک المجتبیٰ اهل آله واصحابہ بعدد کل ذرۃ ماء الف الف مرة۔

حدیث ۱۲: عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ صلوا علی فان الصلوة علیکم کفارة لکم و رکعة خمس صلی علی صلاتاً صلی اللہ تعالیٰ علیہ عشر ا۔ (القول البدیع ص ۱۰۳)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو پڑھو، کیونکہ اللہ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت ہے اور جو اللہ پر ایک بار بھی درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

حدیث ۱۳: اکثر و الصلوة علی فان صلاتکم مغفرة للنوینکم و اعلیو ا فی الذرحہ و الوسيلة فان وسیلتی عند ربی شفاعۃ لکم۔ (جامع صحیح ص ۷۷ ج ۱)

اللہ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو، اس لئے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لئے شفاعت ہے۔

اللہم صلی علی سیدنا محمد و بارک وسلم

حدیث ۱۴: یومنا مجالسکم بالصلوة علی فان صلاتکم علی نور لکم یوم القیامة (جامع صحیح ص ۷۷ ج ۱)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم اپنی مجالس کو جو پڑھو، درود پاک پڑھ کر عزت کریں، کیونکہ تمہارا اللہ پر درود پاک پڑھنا تمہارے لئے نور کی شفاعت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا۔

اللہم صلی علی حبیبک النبی الامی و آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۱۵: عن اسی ہریرۃ بن زید ان رسول اللہ ﷺ قال للمصلی علی نور علی الصراط و من کان علی الصراط من اهل النور لم یکن من اهل النار (اداک الخیرات ص ۷۷ ج ۱)

نئی اگر منور کسم رکھنے نظر فرمایا تب پروردگار پاک چڑھنے والے کو بلی صراط پر عظیم الشان نور عطا ہوگا اور جس کو بلی صراط پر نور عطا ہوگا وہ ان نور سے نہ ہوگا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وحمۃ اللعلین وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین  
تقریباً یہودی نور ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے:

یوم نری المومنین والمومنات یسعی سורھم بین یدھم وایمانھم یشر اکھم الیوم تحت تحری من  
لھنھن الاھنار خالھن فیھا ذالک ہو العز العظیم

جس دن دیکھیں گے تو ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان کا نور ان کے آگے ان کے دائیں دوڑتا ہوگا اور فرمایا جائے گا  
تمہارے لئے آج جنّتوں کی خوشخبری ہے جن کے پیچھے نہیں جا رہی ہیں وہ ان کھجوریں ہمیشہ ہیں گھوڑے بہت بڑی کامیابی ہے۔  
حدیث ۱۶۱۱ التھکم یوم القیامۃ من اھوالھا و مواعظھا اکثرھم علی صلاۃ (شفا شریف ص ۶۷ جلد ۲)  
اور قول الہدیٰ میں تاخیر ہے

امہ کان فی اللہ و ملئککۃ کفایۃ ان یقول ان اللہ و ملئککۃ یصلون علی النبی الایۃ فامر ہذا ملک المومنین لیبھم  
علیہ (القول البدیع ص ۱۶۱)

اے لوگو! آپ ملک تم سے قیامت کے دن قیامت کے نبیوں اور اس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نہات پائے والا وہ شخص  
ہوگا جس نے دنیا میں کھجور سے کھجور سے درود پاک چڑھا ہوگا۔

ہاں ہاں اللہ تعالیٰ ہر فرشتوں کا درود پاک بھیجتا ہی کافی تھا، مگر ایمان والوں کو درود پاک چڑھنے کا حکم اس لئے دیا تاکہ انھیں ان کا اجر  
عطا کیا جائے۔

اللھم صل و سلم و مبارک علی رسولک المرتضیٰ وحبیبک المصطفیٰ وعلی آلہ و اصحابہ و ازواجہ  
و ذریعتہ اجمعین۔

حدیث ۱۶۱۲ البہر ذن علی المومنین الوام ما امرھم الا بکثرۃ الصلاۃ علی  
(کشف الخرم ص ۱۶۱۲، شفا شریف ص ۶۷ ج ۲، القول البدیع ص ۱۶۳)

قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر کچھ گروہ دار ہوں گے جن کو میں انھیں درود پاک کی کثرت کی وجہ سے بچاتا ہوں گا۔

الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ صلینا محمد و آلہ و اصحابہ و سلم  
اے میرے عزیز! اس رحمت کو یاد کر جب سورج بالکل ہی قریب ہوگا اور زمین دھکے کوٹنے کی طرح چب رہی ہوگی اور چھپانے کی

جگہ نہ ہوگی، پتے کو پانی نہ ہوگا، انسان کو اپنا ہی پیوند گام کی طرح نہ تک چڑھا ہوگا۔ وہاں ہمارے آقا ﷺ حوض کوثر پر امت کو پانی پلاتے  
ہوں گے۔ وہاں پودے نیاں درود پاک چڑھنے والوں پر خاص منابت ہوگی۔ امت کے والی ﷺ درود پاک چڑھنے والوں کو دوسرے ہی دیکھ کر

پاؤں گے! آؤ آؤ آؤ

اے اعظمیٰ کبریا

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

ہاں جب انکوئے کو چھوڑے

۲۲ کہہ کے ہاتھ یہ ہیں

باپ جہاں بیٹے سے بھاگے

لطف وہاں فرماتے یہ ہیں

شیخہ اشیرہ، بیٹھا بیٹھا

پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

جلدی آؤ! میں شفیق امت تمہارے ہنگام میں کھڑا ہوں۔ آؤ حوض کوثر سے خطا خطا ٹھٹھا ٹھٹھا پانی دے۔ یہ وہ حوض کوثر ہے جس نے ایک  
گنواہ لی یا پھر وہ کسی پر اسرار ہوگا۔ صلی اللہ تعالیٰ علی سب الرحمة لطیف الامۃ کا شرف العہدہ وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

جس نے مجھ پر ان بھاری جوار بادلوں کا کچھ بھروسہ نہ کر لیا، جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ (جائے رہائش) تلاش نہ کر لے گا۔

عشر: سب جان اللہ اکبر کا انعام ہے۔ اے عزیز دار! طہرہ پینے کو فراموش نہ کر کہ جنت کتنی اپنی نعمت ہے۔ ساری دنیا اور جہنم کو دیکھ کر یہاں

ہے۔ ایک جڑے میں رکھی جائے اور جنت کا ایک دروازہ ایک جڑے میں رکھا جائے تو دروازے ہی دروازے اور جنت کتنی نکلے گا۔ اے کریم ہم سب کو

زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی تلقین عطا فرمائے۔

بجاء حبیبہ ورحمة للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

حدیث ۱۹: من صلی علی عسراً صلی اللہ علیہ مائة ومن صلی علی عافاً صلی اللہ علیہ ائھا ومن زاد صابة وشوقاً کنت له شفیعاً وشہیداً یوم القیامة (القول البدیع ص ۱۰۳)

جس نے مجھ پر عس یا درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو یا درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر بڑا رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ و شوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے، میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

تفویض سبیل اللہ اکثر خوش نصیب ہے وہ شخص جس کا ایمان کی کوئی قسمت کے والی شفیع ائمہ مکتبہ رحمۃ اللعالمین علیہم اریں اور اس کی شفاعت کی بھی! سدا رہی اٹھائیں۔

وصلی اللہ علی حیر حلقہ وآلہ واصحابہ وسلم

برک یا شریعہ اعلیٰ صلواتہم

آنکھ دوڑی شوریہ سے خرام

حدیث ۲۰: من صلی علی صلاتاً واحداً صلی اللہ علیہ عسراً ومن صلی علی عسراً صلی اللہ علیہ مائة ومن صلی علی عافاً کتب اللہ من عیبہ مائة من الفضل ومائة من النار واسکنت یوم القیامة مع الشہداء (القول البدیع ص ۱۰۳)

(القول البدیع ص ۱۰۳) (الترغیب والترہیب ص ۳۹۵ ج ۲)

جو مجھ پر ایک یا درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو یا درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر بڑا رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو یا درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی دواؤں آنکھوں کے درمیان نگہ داتا ہے کہ یہ بندہ کاف اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

اللھم صل وسلم وبارک علی حبیبک المصطفیٰ وعلی آلہ وسلم۔

حدیث ۲۱: عن عبدالرحمن بن عوف قال کان لا یفارق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منا عیونہ او اربعة من اصحابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لیسوا یوہ من حوارجہ باللیل والنهار قال فحنتہ وقد حرج فالتبتہ فدخل حائطاً من حيطان الاسواق فسلی فسجد فاطل السجود فبکیت وقلت قبض اللہ ووجہہ فرفع راسہ فمد عانی فطال ما لک قلت یا رسول اللہ اطللت السجود فقلت قبض اللہ روح رسولہ لا اراه ابداً قال فسجدت شکراً لرومی فیما اہلانی ای اعم علی فی امنی من صلی علی صلاتہ من امنی کتب اللہ له عشر حسنة ومحا عنه عشر سيئة۔

(القول البدیع ص ۱۰۵) (الترغیب والترہیب ص ۳۹۵)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحابہ کرام دن رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور حضور سے جدا نہیں ہوتے تھے تاکہ سید عالم ﷺ کی ضرورت پات میں خدمت کی جائے۔ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ اپنے دولت خانہ سے باہر نکلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہوا، حضور ﷺ ایک بار غش میں تکریف لے گئے وہیں حضور اکرم ﷺ نے نماز پڑھی اور سر مجھ سے پیش رکھا اور مجھ کو اتار لیا کیا کہ میں رونے لگ گیا اور خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک قبض کر لی ہے، پھر سر کا رکھنے سے سر مبارک اٹھایا اور مجھے پا کر فرمایا تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اتار لیا مجھ کو کیا کہ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کی روح مبارک قبض فرمایا۔ اب میں حضور ﷺ کو گھنگھی نہیں دیکھ سکوں گا تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھ پر میرے رب کریم نے انعام کیا تو میں نے جھوٹا دیا کیا ہے۔ انعام یہ ہے کہ میری قسمت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک یا درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔

اللھم صل وسلم وبارک علی رسولک المختار سید الاموار وعلی آلہ واصحابہ الاعیار۔

حدیث ۲۲: عن انس قال حرج النبی ﷺ یسیر دقلسم یحمد احداً یبعہ فیزع عمر فاتبعہ بمطہرۃ یعنی داؤۃ فوجدہ ساحداً فی شربة لضعی عمر فجلس وراہ حتی رفع راسہ قال فقال احسنت یا عمر حین وجدنی ساحداً فصحبت عینی ان حیر لیل انا فی غفان من صلی علیک واحداً صلی اللہ علیہ عسراً ورفعه عشر درجۃ اجر جہ

نبی اکرم ﷺ بابرہنہ کی طرف تخریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا۔ حضرت عمرؓ دیکھ کر ٹھہرائے اور لوٹنے کر پیچھے ہو گئے تو دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ ایک ہالا خادش سر پہنچے ہیں۔ حضرت عمرؓ پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور سب سرکار و عالم ﷺ نے سر مبارک اٹھا کر توڑ دیا۔ عمر اتنے بہت چما کیا جبکہ تجھے سر کا دو کچھ بٹ گیا۔ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام پیغام لے کر آئے تھے کہ اسے اللہ تعالیٰ کے حبیب جو کوئی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ اس حدیث پاک کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے الادب المفرد میں نقل کیا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکرم وعلی آلہ واصحابہ واوراحہ الطاهرات امہات المؤمنین وذراریہ الی یوم الدین والحمد للہ رب العلمین

حدیث ۴۳: عن عمر بن الخطاب ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی صلاۃ علی اللہ علیہ عشرًا فلعلہ عبد اولیکٹر۔ (القول البدیع ص ۱۰۷)

سیدنا عمرؓ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔

مر لای صل وسلم دائنًا ابدًا

علی حبیبک حیر الخلق کلہم

حدیث ۴۴: عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ان النبی ﷺ قال من صلی علی کتب اللہ بها عشر حسابات ومجاہدہ بها عشر سیات ورفقہ بها عشر درجت وکن لہ عدل عشر رقاب

(القول البدیع ص ۱۰۸، الترغیب والترہیب ص ۳۹۶ ج ۲)

حضرت براءؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس درود پاک کے بدلے اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکرم وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

حدیث ۴۵: عن عامر بن ربیعہ ؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یخطب ویقول من صلی علی صلاۃ لم یزل الملائکہ تصلی علیہ ما صلی علی فلعلہ عبد منکم اولیکٹر۔ (القول البدیع ص ۱۱۳)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے دوران خطبہ فرماتے سنا "بندہ حبیب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔"

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ ونبیہ وعلیہ رحمۃ للعلمین وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

حدیث ۴۶: عن ابی بکر الصدیق ؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من صلی علی کتبت شفعہ یوم القیامہ۔ (القول البدیع ص ۱۱۴)

سیدنا صدیق اکبرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو درود پاک پڑھے گا اس کا قیامت کے دن شفیق بنے گا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی حبیبک المختار سید الامراء وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین والحمد للہ رب العلمین

حدیث ۴۷: عن ابی کاعل ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ یا ابا کاعل من صلی علی کل یوم ثلاث مرات وکل لیلة ثلاث مرات حالی وشرافا لانی کان حقاً علی اللہ ان یغفر لہ ذنوبہ تلک اللیلة وذلك الیوم۔

(القول البدیع ص ۱۱۷، الترغیب والترہیب ص ۵۰۴ ج ۲)

سیدنا کاعلؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے ابا کاعلؓ جو شخص مجھ پر ہر دن اور رات کو تین تین بار پوری محبت اور پوری

طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھنے سے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔

صلی اللہ علیہ السی الامی الکرم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کل یوم وليلة مائة الف مرة الى يوم الدين۔  
حدیث ۳۸: عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ ﷺ من سرہ ان یلقی اللہ وارضی فلیکثر الصلاة علی۔  
(القول البدیع ص ۴۴) کشف الغم ص ۱۷۷ (سوانح الدارین ص ۹۷)  
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہے مہر وہی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ روزہ دار بنی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو اسے چاہئے کہ گھر پر درود پاک کی کثرت کرے۔

اللہم صلی وسلم وبارک علی حبیبک الامین ورسولک الکرم وعلی آلہ واصحابہ کثیرا کثیرا کثیرا  
والحمد للہ رب العلمین۔

حدیث ۳۹: اذا نسیم شہنا فصلوا علی لہ کثر وہ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (سوانح الدارین ص ۵۷)  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو۔ انکا مائدہ تعالیٰ پڑا جائے گی۔  
فائدہ۔ باوقی ورائع سے فقیر تک یہ بات سمجھی کہ حضرت خواجہ خواجگان کاظمی محمد سلطان عالم میرپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت پادریہ میں ملائے کرام آئے اور مسائل علمی پر گفتگو ہوتی اور آپ فرماتے مولوی صاحب اس کتاب سے یہ مسئلہ تلاش کرو، جب سپردہ ملی گرا دینی کے پادریہ مسئلہ کا تو آپ کتاب کو اپنے دست مبارک میں لیتے اور کتاب بند کر کے درود پاک پڑھتے اور پھر کتاب کھول کر علماء کرام کے سامنے دکھا دیتے تو یہ مسئلہ کن جنس کی حاشا ہوتی تھی۔

والحمد للہ رب العلمین والصلاة والسلام علی حبیبہ الطیب الطاهر الظاہرین اکرم الاولین والاخرین  
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

حدیث ۴۰: اکثر وامن الصلاة علی لان اول ما نسئلون فی القبر علی  
(سوانح الدارین ص ۵۹، کشف الغم ص ۲۶۹)

”اسے میری امت مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہوگا۔“  
تقریباً: اس مقام پر اولیت کو اہمیت کے حقیقی میں لیا جائے تو مطلب واضح ہو جاتا ہے یعنی قبر میں منکر نگیر جتنے سوال کریں گے ان میں سے اہم سوال میرے متعلق ہوگا اور حضور ﷺ نے درود پاک کی کثرت کی تاکید اس لئے فرمائی کہ درود پاک کی کثرت سے نبی اکرم ﷺ کی محبت اور عظمت درود پاک پڑھنے والے کے دل میں زیادہ ہو جاتی ہے اور وہاں محبوب کبریا ﷺ کی پہچان محبت و عظمت کی بنا پر ہوگی۔ اسی لیے حدیث پاک میں فرمایا کہ جس کے دل میں ایمان ہوگا وہ منکر نگیر کے سوال کے جواب میں بلا جھجک اور ہراسے کا ہدف محمد صا و صا باطہدات یعنی اے فرشتہ! یہی تو میرے آقا ہیں جن کا نام نامی نام گرامی محمد ﷺ ہے۔ یہی آقا ہمارے پاس روشن دلہیں لے کر تشریف لائے تھے، منکر نگیر کہیں گے کہ تم کو کیا جواب ہو۔ ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا، ہم کھنڈہ العروس اور وہ منافق جس کا دل محبت و عظمت مصطفیٰ ﷺ سے خالی ہوگا۔ جب اس سے منکر نگیر سوال کریں گے کہ تو ان کو پہچانتا ہے تو وہ کہے گا۔ ”ہا ہا لا انوی کھنت اقول ما یقول الناس“ ”ہائے ہائے میں ان کو نہیں جانتا، ہاں میں لوگ ان کو جو کچھ کہتے تھے میں بھی کہا کرتا تھا، اس جواب کو سن کر فرشتے کہیں گے ہاں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا۔ پھر اس پر قبر کا خذاب مسئلہ کر دیا جائے گا۔ لعود باللہ من ظلمک۔

اس سے وہ لوگ حیرت حاصل کریں جو باعث ایمان عالم نور مجسم قرآم ونبی آدم ﷺ کی عظمت اور رفیع شان سن کر دل میں کڑھتے رہتے ہیں اور اگر کہیں مصطفیٰ ﷺ کی عظمت و شان کا جلسہ ہو تو چپ تک جوانی جلسہ نہ کریں، دلیان کو بچیں نہیں آتا۔ بخاری شریف و جامعہ میں لیے منبر پر چڑھ کر ہر ذمہ سرائی کرتے ہیں، مگر نبی کو علم غیب ہوتا تو یہ کیوں ہوا، کیوں ہوا؟ اگر نبی کو اختیار ہوتا تو امام حسین ﷺ کو کیوں نہیں بچا لیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کیوں نہ لخواجوں سے بھڑکایا وہ غیر وہ غیر۔ بھائی اور بیٹا تو بھونکا بھانگی تل جاتے گی لیکن اگر قبر میں جواب دینا چاہیے تو کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بولنے کا فرما دے۔ وهو نعم الوکیل نعم الصولانی وبعم القصیر۔

لیکن ایسی شخصیت وہی شخص قبول کرے گا جس کے تعویب ایٹھے ہوں قسمت بہت بلند ہو جیسے کہ بعض علماء کرام بیان فرماتے ہیں ایک وقت دو مولوی صاحبان کے درمیان مناظرہ منعقد ہوا۔ مناظرہ طویل چلا گیا، کئی دن تک گئے، ایک دن جب مجمع دونوں مولوی صاحبان مناظرہ کے لئے آئے تو آئے سانسے سچے لگ گئے ایمان اور محبت دالے مولوی صاحب نے اس دن کی پہلی تقریر میں فرمایا لوگو! کیا بات سنو!

مناظرہ کا انجام جو ظاہر ہوگا وہ اپنی جگہ ہے لیکن اپنی اپنی قسمت کو دیکھتے سات دن ہو گئے، مجھے آرام، سکون، مسرتیں، دن بھر مناظرہ کرتا ہوں اور رات بھر روتی کرتا ہوں۔ کتابیں دیکھتا ہوں کہ کہیں مجھے رسول اکرم ﷺ کے کلمات کی، حضور انور ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم کی، اختیار کی، حفاظت کی کوئی بات، کوئی اجازت کی شان ملے، میں اسے قیام کرتا ہوں اور جتنا میرا مقابل ہوگی رات بھر نہیں رہتا ہوگا، ابھی یوں ہی روتی کرتا ہوں لیکن وہ تحقیق کی باتیں تلاش کرتا ہوگا کہ کہیں سے کسی کتاب میں مجھے یہ مل جائے کہ حضور کو فلاں بات کا علم نہیں تھا، حضور کو فلاں بات کا اختیار نہیں تھا وغیرہ وغیرہ، کیوں کہ اس نے مناظرہ میں میرے سوالوں کا جواب دینا ہوتا ہے۔ مسلمان بھائیو! غور کرو قسمت کسی کی اچھی ہے جو صوبہ خدا ﷻ کے کمال حاصل کرے اس کی، یا اس کی جو اس ہامت ایچا عالم، رحمت دو عالم ﷺ کی ذات گرامی کے لئے عیب تلاش کرے۔ (الحب اہل اللہ) جب اتنی بات کہی اور یہ بات دوسرے مناظرہ مولوی صاحب کے لئے تھی اس کی قسمت جاگ اٹھی اور اعلان کر دیا، تو کو اسنو واقعی یہی بات ہے مجھے آرام کرتا ہوتا، کھانا پینا بھولا ہوا ہے۔ میں حضور ﷺ کی ذات پاک کے لئے عیب اور تحقیق کی باتیں تلاش کرتا رہا۔ مجھ جیسا بد قسمت کون ہے تاہذا میں اعلان کرتا ہوں کہ میں جیسا میرا عقیدہ جموں اور آج سے میں اس جھوٹے مذہب سے بچی تو یہ کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی کئی اور خوش قسمت لوگ بھی تائب ہو گئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وهو الموفق وصلى الله تعالى عليه وآله واصحابه وسلم

حدیث ۳۶: ذکر طیب بعض الاحبار مشکوٰۃ علی ساقی العرش من اشتاق الی وحشته ومن سالی اعطیته ومن ظرب الی بالصلاة علی محمد غلوت لہ ذلیہ ولو کانت مثل زبد البحر۔ (دلائل الخیرات ص ۱۳ طبعی کراچر)  
بعض راویوں میں ہے کہ ساقی عرش پر کھایا ہوا ہے جو میرا مشتاق ہو جس اس پر رحم کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے۔ میں اسے دیتا ہوں اور جو میرے عیب پر درود پاک پڑھ کر میرا قرب پا ہے میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ مسندوں کی جھاگ کے برابر ہوں۔

اللهم صل وسلم وبارک علی حبیبک المحدث سید الانوار وعلی آلہ واصحابہ الاحبار۔

حدیث ۳۷: قال رسول اللہ ﷺ من قال اللهم صلی علی محمد وآلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامۃ وحسب لہ شفاعتی (الترغیب والترہیب ص ۵۰۴)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اس درود پاک پڑھے ”اللهم صلی محمد وآلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامۃ“ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

حدیث ۳۸: ما من عبد من متحابین یستقبل احدہما صاحبه فیضا لجان ویصلیان علی النبی ﷺ ینظر فاحسٰ ینظر لہما ظنوا لہما ما تقدم لہما منهم وما تاخر۔

(تہذیب النظارین ص ۳۸، سوانح الراہین ص ۷۷، الترغیب والترہیب ص ۵۰۴، انوار البیضاء ص ۷۱)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا سب درود سے آپ میں سے ہیں اور صاف کرتے ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتے ہیں۔ اللهم صل علی النبی الامی الکرم وعلی آلہ وسلم تسلیما۔

حدیث ۳۹: عن زید بن ثابت ؓ قال حر حامع رسول اللہ ﷺ حتی یقطع طری قطع اعراضی فقال السلام علیک ہذا رسول اللہ ورحمۃہ وبرکاتہ ہذا وعلیک السلام ای شئی قلت حیٰ حسنی قال قلت اللهم صل علی محمد حتی لا یبقی صلاۃ اللهم بارک علی محمد حتی لا یبقی برکۃ اللهم علی محمد حتی لا یبقی سلام اللهم ارحم محمدًا حتی لا یبقی رحمۃ فقال ﷺ ای طری الملئکۃ قد سدوا لافق۔ (سوانح الراہین ص ۶۹)

حضرت زید صحابی ؓ نے فرمایا ایک دن حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہم باہر نکلے، جب ہم ایک چوراہے پر کھڑے ہوئے تو ایک اعرابی آیا اس کے سلام عرض کیا، رسول اکرم ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا اے اعرابی جب تو آقا تو قرآنے کیا پڑھا تو کچھ کہہ دے، کچھ کہیں کہ ہاں فرشتوں نے آسمانوں کے کناروں کو بھرا ہوا ہے۔ اعرابی نے عرض کیا حضور ﷺ میں نے یہ درود پاک پڑھا تھا: اللهم صل علی محمد حتی لا یبقی صلاۃ اللهم بارک علی محمد حتی لا یبقی برکۃ اللهم سلم علی محمد حتی لا یبقی سلام اللهم ارحم محمدًا حتی لا یبقی رحمۃ

حدیث ۴۰: عن عبد الرحمن بن سمرۃ ؓ قال خرج علیہ رسول اللہ ﷺ فقال ای رأیت البازحۃ عجباً رأیت وجلاً من امس یمس یمس علیہ البصر اطرافاً ویمس مرۃً ویعلق مرۃً فیجاءہ صلاۃ علی فاعلمت بیدہ لئلا یمس علی

الصراط حتى صاوزه (الترغیب والترہیب ص ۱۲۴ - حادۃ الدارین ص ۶۶)

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم ﷺ کھڑے کھڑے فرمایا میں نے آج رات عجیب منظر دیکھا، میں نے دیکھا کہ میرا ایک ساتھی علی صراط پر سے گزرنے لگا، کبھی وہ چلتا ہے، کبھی گرتا ہے، کبھی ٹپکتا ہے، تو اس کا مجھ پر درود پاک چڑھا ہوا آیا اور اس اتنی کا ہاتھ پکڑ کر اسے علی صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اس کو پار کر دیا۔ اللھم صل وسلم وسادک علی الحبیب الحبیب النحبیب المحبیب البی الامی الکرم القریب وعلی آلہ واصحابہ اجمعین یا روف یا محیب۔

مشکل جو سر پہ آجی، تیرے ہی نام سے آئی

مشکل کشا ہے تجر نام تجھ پر درود اور سلام

حدیث ۱۳۹: الصلوة علی نوز لکم یوم القیامۃ عند طلوعہ الصراط ومن اودان یکمال له بالصحیال الاوی یوم القیامۃ فلیکثر من الصلوة علی (حادۃ الدارین ص ۶۸)

اے میری امت تمہارا مجھ پر درود پاک چڑھنا قیامت کے دن علی صراط کے اندر میرے میں تمہارے لئے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے گا کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پیمانہ بھر کر دیا جائے اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر درود پاک کی کھڑت کرے۔

برجہی رسالہ صراط

آن شفیع تمہارا یوم القیام

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیر خلقہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۳۷: صلوا لکم علی معزۃ لدعائکم ومرو صلا لکم وکذا الصالحکم (حادۃ الدارین ص ۶۸)

اے میری امت تمہارا مجھ پر درود پاک چڑھنا تمہاری دعاؤں کا عطا ہے اور تمہارے لئے رب تعالیٰ کی رضا ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔

سلام علیک اے نبی کرم

کرم تر از آدم و نسل آدم

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکرم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

حدیث ۲۸: کان لا یجلس بین النبی ﷺ و بین امیہ بنو نضر احد صحابہ و حل یوماً فاحسبہ علیہ الصلوۃ والسلام بہینہما فجعبت الصحابۃ من ذلک فلیما خرج قال النبی ﷺ هذا یقول فی صلاتہ علی اللھم وصل علی محمد کما تحب وقر علی لہ او نحو ذلک۔ (حادۃ الدارین ص ۷۳)

شاہ کوئین رحمہ اللہ اور حضرت صدیق اکبر رحمہ اللہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھا کرتا تھا۔ ایک دن ایک شخص آیا تو سر کا درود عالم ﷺ نے اسے اپنے اور صدیق اکبر رحمہ اللہ کے درمیان بٹھالیا، اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعجب ہوا کہ یہ کون کی مرتبہ ہے، جب وہ چلا گیا تو حضور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا یہ میرا ساتھی ہے، جب مجھ پر درود پاک چڑھتا ہے تو میں چڑھتا ہے: اللھم صل علی محمد کما تحب وقر علی لہ او کما قال ﷺ

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے سب کچھ جانتے ہیں اور ہر ایک کے عمل کی خبر رکھتے ہیں، چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اپنی تفسیر غزنی میں زیر آیت "و یمکون المؤمنون علیکم شہیداً" تفسیر فرماتے ہیں: تمہارے رسول قیامت کے دن تم پر اس جہ سے گواہی دیں گے، کہیں کہ وہ خود نبوت سے پروردگار کے مرتبے کو جانتے ہیں کہ میرا اٹھان اتنی کس منزل پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس جانب کی جانب سے ترقی نہیں کر سکا، لہذا وہ تمہارے گناہوں کو گنی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو گنی جانتے ہیں تمہارے نیک، بد اعمال کو گنی جانتے ہیں۔ اور وہ ہر کسی کے اعخاص و غنای کو گنی جانتے ہیں۔ (تفسیر غزنی، ماری سورہ بقرہ ص ۵۱۸)

اسی لیے ماری وہی قدس سرہ نے فرمایا:

ور نظر یروش مقامات العباد

لا یم غاشی لہا شاہ نہاد



لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم ﷺ کو قرآن پاک میں اس لئے شامل فرمایا ہے کہ ان کی فکر میں ساری امت کے تقاضے (درجات) ہیں۔ اس مسئلہ کی تفصیل دیکھنا ہر حقیر کے رسالہ ”الہدایۃ والنجاة“ کا مطالعہ کریں۔

صلی اللہ علی النبی الامی وآلہ وسلم صلاً و سلاماً علیک یا رسول اللہ۔

حدیث ۳۹ عن سمرة رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ اذ جاءہ وجعل یقول یا رسول اللہ ما قرب الی اللہ تعالیٰ قال صدق الحدیث واداء الامانة قلت یا رسول اللہ وذا قال الصلاۃ لکلیل و صوم الیوم اخر قلت یا رسول اللہ وذا قال کثرة الذکر و الصلاۃ علی نطفی النضر قلت زدنا قال من ام قوماً فلیحطب فان فیہم الذکیر و العلیل و الضعیف و العاجز۔ (القول البدیع ص ۱۲۹، سعادت الدارین ص ۱۴۳)

حضرت سرور ﷺ نے فرمایا ہم دربار نبوت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے قریب تر احوال کیا ہیں اگر مایوسی نہ ہو اور امانت کا ادا کرنا۔ عرض کیا گیا حضور کچھ اور ارشاد فرمائیے! فرمایا تجھ کی نماز اور گرمیوں کے روزے نہ پھر میں نے عرض کیا حضور کچھ اور ارشاد فرمائیے! فرمایا ذکر الہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر درود پاک چڑھنا مخلوق کو دہر کرنا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور ارشاد فرمائیے! فرمایا جو کسی قوم کا امام بنے تو پہلی نماز چڑھے۔ کیوں کہ متقیوں میں یز سے بھی ہوتے ہیں، بتا رہی، بچے بھی اور کام کا بیج والے بھی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الرؤف الامی الکرم و علی آلہ واصحابہ اجمعین

حدیث ۴۰ من صلی علی فی کتاب لہ قول الملائکۃ یتسلفون لہ ما دام اسمی فی ذلک الکتاب

(سعادت الدارین ص ۱۲۹، تہذیب الناطقین ص ۳۱)

جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام (مبارک) اس کتاب میں رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ و علی الک و اصحابک یا حبیب اللہ

حدیث ۴۱ من کتب عنی علیاً لکب معہ صلاۃ علی لم یزل فی اجر ما فری ذلک الکتاب

(سعادت الدارین ص ۱۲۳)

جس شخص نے میری طرف سے کوئی علمی یا باطنی اور اس کے ساتھ مجھ پر درود پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی، اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی حبر البریۃ وسمیہ العظیمین الفضل المحلی ورحمة اللعظیمین علی آلہ واصحابہ

و اولیاء امہ و علماء ملہ الی یوم الدین

حدیث نمبر ۴۲: یحشر اللہ اصحاب الحدیث و اهل العلم یوم القیامۃ و حبرہم مخلوق بلوح فیقولون بین یدی اللہ

و بارک و تعالیٰ فیقول لہم طالعاً لکنتم تملکون علی من انطلقو بہم الی حبلہ (سعادت الدارین ص ۱۲۵)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر شخص کرام اور علماء دین کو اٹھائے گا اور ان کی سیاسی چٹائی خوشبو ہوگی، وہ دربار الہی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم ہر مرد و انک میرے حبیب پر درود پاک چڑھتے رہتے تھے۔ فرشتوں کو جنت میں لے جائے گا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی اکرم الاولین والاخیرین و علی آلہ واصحابہ کلما ذکرک و ذکرہ المذکورون

و کلما غفل عن ذکرک و ذکرہ الغافلون۔

حدیث ۴۳: جاء الی النبی ﷺ فمشکک المہ الفقیر و ضیق العیش و المعاش فقال لہ رسول اللہ ﷺ اذا دخلت

منزلک فسلم ان کذلک فیہ احد اولم یک فیہ احد ثم سلم علی و الرافل ہو اللہ احد مرة واحدة ففعل الرجل فاف

دار اللہ علیہ الرزق حتی افاض علی حیوانہ و فرجاتہ۔ (القول البدیع ص ۱۲۹، سعادت الدارین ص ۱۲۳)

ایک شخص نے دربار نبوت میں حاضر ہو کر قحط و قحطی اور تنگی معاش کی شکایت کی تو اس کو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو اسلام ﷺ کہہ جائے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو، پھر مجھ پر سلام عرض کر دے السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ اور ایک مرتبہ قبل ہو اللہ احد چڑھو اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق قبول دیا حتیٰ کہ اس کے سامان اور رشتہ داروں کو بھی

اس رزق سے نصیب ہوا۔

حدیث ۳۲: عن الحسن البصري ؓ قال قال رسول الله ﷺ من قرأ القرآن وحمد ربه وصلى على النبي ﷺ فقد الشمس والبحر من مطاوعه۔ (القول البدیع ص ۱۳۶)  
 رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن حکیم پڑھا اور اپنے رب کریم کی حمد کی اور مجھ پر درود پاک پڑھا تو اس نے قبر کو اس کی نیکیوں سے محفوظ کیا۔

صلاهی صل وسلم دائما ایھا

علی حبیبک خیر المخلوق کلهم

حدیث ۳۵: من صلی علی فی یوم خمیس مرة صالحة یوم القیامة  
 رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو کوہر میں پچاس بار درود پاک پڑھے، قیامت کے دن میں اس سے صحائف کروں گا۔

صلی اللہ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۳۶: لکل شیء طهارة وغسل و طهارة قلوب المؤمنین من الصداغ الصلاة علی ﷺ (القول البدیع ص ۱۳۵)  
 ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہے اور ایمان والوں کے دلوں کی رنگت سے طہارت مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔

صلی اللہ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۳۷: عن علی بن ابی طالب ؓ ان رسول اللہ ﷺ قال من صل علی صلوۃ تکب اللہ له قبرا طحا والقیراط مثل احد  
 (القول البدیع ص ۱۱۸)

حضرت موسیٰ علی شیر خدا ؑ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک قبر ادا کرے گا۔ اور قبر ادا امر پیارا ہوتا ہے۔

اللھم صل وسلم وبارک حبیبک المحبتی ورسولک المرنطی وعلی آلہ واصحابہ واهل بیتہ اجمعین

حدیث ۳۸: قال النبی ﷺ من اکثر الصلاة علی فی حیاته امر اللہ تعالیٰ جمیع المخلوقات ان یستغفروا له عند مماته۔  
 (ترجمہ الجاسر ص ۱۱۰، ج ۲)

فرمایا شیخ الذہبی رحمہ اللہ نے جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا اس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو فرمائے گا اس شخص کے لئے استغفار کرو، بخشش کی دعا کریں کرو۔

اللھم صل وسلم وبارک حبیبک ورسولک وصحبک وعلی آلہ واصحابہ بعدد من الصالحین  
 والفقار وبعد اور ارف الاشجار وبعد لطر الا مطار الی مطار الی یوم القیامہ۔

حدیث ۳۹: ان جبرائیل علیہ السلام قال النبی ﷺ ان اللہ تعالیٰ قد ابعثک فیہ فی الحدیث عر صیبا ثلاثا عاذا  
 قد حطتها وراح الکرامة لا یدخلها الا من اکثر الصلاة علیک۔ (ترجمہ الجاسر ص ۱۱۱)

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں ایک قبر عطا کیا ہے جس کی چھڑائی میں سو سال کی مسافت ہے اور اسے کرامت کی دعاؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اس قبر مبارک میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو حضور ﷺ کی ذات گرامی پر کثرت سے درود پاک پڑھتے ہیں۔

اللھم صل وسلم وبارک علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کلما ذکرک و ذکرہ  
 الذاکرون و کلما غفل عن ذکرک و ذکرہ الغافلون

حدیث ۴۰: عن النبی ﷺ انه قال ثلاثا تحت ظل عرش اللہ یوم القیامة یوم لا ظل الا ظله قبل من ہم بارسل اللہ  
 قال من لوح عن مکرور من ابی و احیا سنی و اکثر الصلاة علی (القول البدیع ص ۱۳۳، مسند الامام ابن عمر ص ۶۳)

رسول اکرم ﷺ کا فنیع اعظم رحمت و عالم نور رحمہ اللہ نے فرمایا "قیامت کے دن تین شخص عرش الہی کے سایہ میں ہوں گے جس میں ان کی دعاؤں کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ خوش نصیب کون ہیں؟ فرمایا ایک وہ جس نے میرے کسی صحیب سے ذرا امتی کی پریشانی دور کی، دوسرا وہ جس نے میری سنت کو نذر نہ کیا، تیسرا وہ شخص کو جس نے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی۔

اللهم صل وسلم وبارك على رسولك المصطفى و نبيك المبرر عيسى و على آله واصحابه بعدد كل ذرة  
عانة ألف ألف مرة.

وصل الله على نبي نور كنور وشد نور باجود  
ومس فر حسب لوساكن الملک در عشق او شیدا

حدیث ۵۵: اذا صلى احدكم فليد ا ب تحميد ربه و الثناء عليه و يصل على النبي ﷺ ثم يدعو بعد بما شاء (مسند  
الدر المنثور ج ۵: ۵۵)

تم میں سے جو کوئی نماز ادا کرے اسے چاہئے کہ پہلے دو رب تعالیٰ اہل جمال کی حمد و ثناء بیان کرے اس کے بعد درود پاک پڑھے پھر جو  
چاہے دعا مانگے۔

اس ارشاد گرامی میں دعا مانگنے کے آداب سکھائے گئے ہیں، جیسے سائل کسی کریم کے دروازے پر ہاتھ کے لئے جاتا ہے تو سوال سے  
پہلے اس کریم کی تعریف کرتا ہے پھر اس کے اہل و عیال کی خیر مانگتا ہے اس بعد سوال کرتا ہے۔ بالکل جیسے کوئی اللہ کریم سے دعا کرتا چاہے  
اسے چاہئے کہ وہ دوٹو کے بعد درود پاک کا وسیلہ بنیں کہ تو اللہ تعالیٰ جو نہایت ہی بخیر و کریم ہے سوالی کے سوال کو رد نہیں کرے گا۔

حدیث ۵۶: ان الله سبارك من الملكة اذا مرو بحلق الذكر قال بعضهم لبعض العبدوا اذا دعا اللوم اموا على  
عائهم فانما صلوا على النبي ﷺ صلوا معهم حتى يفرغوا ثم يقول بعضهم لبعض طوبى لهذا لاء برحمن مغفورا لهم  
(القول البدیع ص ۱۱)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو فرشتے یا حوت کے لئے مقرر ہیں، جب وہ ذکر کے حلقہ کے پاس سے  
گزر رہے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں بخیر و نیکی اور جب وہ لوگ دعا مانگتے ہیں تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور جب لوگ نبی اکرم ﷺ پر  
درود پاک پڑھتے ہیں تو فرشتے بھی ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں اور جب لوگ فارغ ہو جاتے ہیں تو فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں ان لوگوں  
کے لئے خوشخبری ہے اب یہ اپنے گمراہ کو سمجھتے ہوئے ہمارے ہیں۔

مولای صل و مسلم دائماً ابدا  
علی حبیبک عیبر الحلق کلہم

حدیث ۵۷: ان الله سبارك من الملكة بطولون حلق الذكر فاذا اتوا عليها جوا بهم ثم دعوا ايدهم الى السماء الى  
رب العزة تبارك و تعالیٰ فيقولون ربنا اتينا على عباد من عبادك يعظون الا لك و يطون كتابك و يصلون على  
نبيك محمد ﷺ و يستلمونك لا خير لهم و ديارهم فيقول تبارك و تعالیٰ غشوه و رحمتي فيقولون يا رب ان فيهم  
فلان الخطاء انما اعتصمهم اعتصافاً فيقول تبارك و تعالیٰ غشوه و رحمتي فيهم العلىء لا يشقى بهم جليلهم.

(مسند الدار المنثور ج ۱: ۵۷)

فرمایا رحمت و مالتور مسمیٰ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو فرشتے مقرر ہیں جو ذکر کے حلقہ حاضر کرتے رہتے ہیں انکی جب کسی  
حلقہ ذکر پر آتے ہیں تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں، پھر اپنے ملک سے ایک گروہ فرشتوں کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف دپ امر و عمل شاد کے  
در پار بھیجتے ہیں۔ وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں واللہ! ہم تیرے بندوں میں سے کہا ایسے بندوں کے پاس گئے تھے جو حیرت انگیزات کی  
تقسیم کرتے ہیں۔ حیرتی کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی کریم ﷺ پر درود پاک بھیجتے ہیں اور حق سے اپنی آخرت اور دنیا کے لئے دعا کرتے  
ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو فرشتے عرض کرتے ہیں اے اللہ! رب کریم اس میں خاص ٹھنسی بڑا کریم  
اور گناہگار ہے وہ کسی کام کے لئے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ انکی میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں  
کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی بد نصیب نہیں جاتا۔

اللهم صل وسلم وبارك على حبیبک المکرم و على آله واصحابه اجمعین .

حدیث ۵۸: عن علقمة بن عامر ر: قال قال رسول الله ﷺ ان للمسا جند اولئاف: جلساتهم الملكة ان غابوا  
فقدوهم وان مرضوا عادوهم وان فؤهم و حوا بهم وان ظفروا حادواهم فانما جلسوا حلت بهم الملكة من  
لبن الدنيا هم الى عسان السماء بايديهم فواطيس القصص و اللام الذهب يكتون الصلاة على النبي ﷺ ويقولون

انکرو اور حاکم اللہ زید اور اداکم اللہ فاذا استغفروا الذکر فاحت لهم ابواب السماء و استجاب لهم الدعاء  
و نطیع عابہم الحور العین و اقبل اللہ عزوجل علیہم برحمۃ مالم یحوصوا فی حدیث عبرۃ و یغفرُوا ذُنُوبًا نَغْفِرُهَا  
اقام الزوال ۱۲۷۰ ۱۱۶۰ (سعادۃ الدارین ص ۶۸)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”کچھ لوگ مسجدوں کے ادا دے جاتے ہیں، ان کے ہم نشین فرشتے ہیں کہ اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے ان کو  
حاشی کرتے ہیں اور اگر وہ چار ہو جائیں تو فرشتے ان کی پیادہ پری کرتے ہیں اور جب فرشتے ان کو دیکھتے ہیں تو ان کو مرہا کہتے ہیں اور اگر وہ  
کوئی حاجت طلب کریں تو فرشتے ان کی ادا دے دیتے ہیں اور جب وہ چاہتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک انہیں  
پھیر لیتے ہیں ان فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کے کلمے ہوتے ہیں جن سے وہ رسول کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنے والوں  
کا درود پاک لکھتے ہیں اور وہ فرشتے کہتے ہیں تم ذکر درود پاک زیادہ کرو تم پر اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرے۔ تم زیادہ پر حوصیں اللہ تعالیٰ زیادہ  
انعام و اکرام سے نوازے اور جب وہ ذکر کرتے ہیں تو ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان کی دعا قبول کی جاتی  
ہے اور ان پر خوبصورت انگلیں دلی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور رب خاصانہ کی طرف حتم ہوتی ہے جب تک کہ وہ دنیا کی  
باقیوں میں نہ مشغول ہو جائیں یا انھیں ذکر چلے جائیں اور جب وہ چلے جاتے ہیں تو ان کی زبانت کرنے والے وہ فرشتے بھی اٹھ جاتے ہیں  
اور وہ ذکر کے جتنے تلاش کرتے لگ جاتے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکرم الامین و حمة للعالمین و علی آلہ واصحابہ اولیاء امنہ و علماء ملئہ  
بعدد خلق اللہ و زیۃ عرش اللہ و بعدد کلمات اللہ  
حدیث ۵۵۵ اذا سمعتم المومن یقولوا اعل ما یقول ثم صلوا علی فاد من صلی علی صلاۃ اللہ علیا عشرۃ اثم سلو  
اللہ تعالیٰ فی الوسیلة فانہا منزلة فی الجنة لا تنفی الا بعد من عباد اللہ تعالیٰ و ارجو ان اکون هو اما فمن سأل فی  
الوسیلة حلت له شفاعتی (سعادۃ الدارین ص ۵۶)

جب تم اذان سنو تو تم بھی ایسے ہی کو جیسے موان کہتا ہے، پھر کچھ درود پاک پڑھو، کیونکہ جو کچھ پرائیک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ  
اس پر اس درود پاک کے بدلے دس مقصبات عطا فرماتا ہے، پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دیکھ کی دعا کرو، کیونکہ دیکھ جنت میں ایک مکان  
ہے، وہ صرف اور صرف ایک ہی بندے کے لئے بنایا گیا ہے، اس امید رکھتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ میں ہی ہوں واللہ ابو شخص میرے لئے  
اللہ تعالیٰ سے دیکھ کی دعا کرے گا وہ میری شفاعت سے نصیب یافتہ ہوگا۔ اللھم صل وسلم وبارک علی حبیبک شفیع  
المؤمنین و علی آلہ واصحابہ اجمعین۔

فائدہ: علامہ دینوری اور علامہ نمبرکی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف بن اسحاق نے فرمایا کچھ تک یہ روایت کیجئے کہ جب  
اذان ہو اور بندہ پڑھنے اللھم رب هذه الدعوة المستنعة المستجاب لها صل علی سیدنا محمد و علی آل  
سیدنا محمد و روحنا من الحور العین قریحت کی جوری کہتی ہیں کہ یہ بندہ امارے بارے میں کتابہ نہایت ہے۔

(سعادۃ الدارین ص ۵۶)

حدیث ۵۶۹ عن النبی ﷺ قال اکثرکم علی صلاۃ اکثرکم لاداء فی الجنة  
(القول البدیع ص ۱۳۹، سعادۃ الدارین ص ۵۸، دلائل الخیرات ص ۱۰۸، کنز الدقائق ص ۱۲۱)  
نبی کریم ﷺ و رفیق دہیم علیہ السلام و انشاء اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میری امت تم میں سے جو کچھ پر درود پاک زیادہ پڑھے گا اس کو جنت میں  
خوری زیادہ دی جائیگی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

جمعہ کو درود پاک پڑھنے کی فضیلت

حدیث نمبر ۵۵۵ اکثر و الصلوۃ علی فی الملیۃ القراء و الیوم الا زھر فلان صلاۃ تکم تعرض علی  
(جامع صغیر ص ۳۵، ج اول)

فرمایا احمد مجتبیٰ مرصطہ ﷺ نے ہماری تحقیق دیکھی رات میں اور جمعہ کے چمکتے دیکھتے دن میں کچھ پر درود پاک کی کڑت کرو، کیونکہ جہاد  
درود پاک کچھ پڑھائی کیا جاتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

حدیث ۵۸: اکثر الصلوة علی فی یوم الجمعة فان یوم مشہود تشہدہ الملائكة وان احدا لم یصلی علی الا  
 عر صلت علی صلاتہ حتی یفرغ منها (جامع صغیر ص ۵۸)۔  
 فرمایا کہ مجھ پر جو کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ دن مشہود ہے اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور ہر ایک تم میں  
 سے کوئی جب درود پاک پڑھتا ہے تو اس کے درود پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درود پاک میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔  
 اللھم صل وسلم وبارک علی رسولک المبعوث وحمۃ للعالمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین  
 حدیث ۵۹: اکثر وامن الصلوة علی فی کل یوم جمعة فان صلاتہ امی نمر فی کل یوم جمعة لمن کان  
 اکثر ہم علی صلاتہ کان اقر بہم فی منزلہ (جامع صغیر ص ۵۸)۔  
 اسے میری امت! مجھ پر جو کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ میری امت کا درود پاک مجھ پر جو کے روز پیش ہوتا ہے،  
 لہذا جس نے مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہو گا اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہوگی۔  
 اللھم صل وسلم وبارک علی رسولک المصطفیٰ وحبیک المجتبیٰ وحبیک المرئیٰ وعلی آلہ  
 واصحابہ کلما ذکرک و ذکرہ الذاکرون و کلما فعل عن ذکرک و ذکرہ الغافلون۔  
 حدیث ۶۰: اکثر وامن الصلوة علی فی یوم الجمعة وليلة الجمعة فمن فعل ذلك کنت له شہیدا وشافعیوم  
 القيامة (جامع صغیر ص ۵۸)۔  
 میری امت! مجھ پر جو کے دن اور جو کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیق  
 (شہادت کرنے والا) ہوں گا۔

پر محمدی رسا تم صد سلام  
 آں شفیق ہر ماں یوم القیام  
 ہر کہ باشد مائل صلو ادام  
 آئین اوز رخ شود بروے حرام

حدیث ۶۱: اذا کان یوم الخميس بعث اللہ ملائکته معہم صحف من فضة والامام من ذهب یکتبون یوم الخميس  
 وليلة الجمعة اکثر الناس صلاتہ علی النبی ﷺ (سوانح الدارین ص ۵۸)۔  
 رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب جمعرات کا دن آتا ہے ملائکہ تعالیٰ فرشتے بھیجتے ہیں جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے  
 ہیں وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات اور جو کی رات کو نبی کریم ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھتا ہے۔  
 اللھم صل وسلم وبارک علی حبیک المصطفیٰ ورسولک المرئیٰ وعلی آلہ وارواحہ الطاہرات  
 المظہرات امہات المؤمنین بعدد کل خرة مائة الف الف مرة۔  
 حدیث ۶۲: اذا کان یوم الجمعة وليلة الجمعة فاکثروا الصلوة علی (سوانح الدارین ص ۵۸)۔  
 جب جمعرات کا دن اور جو کی رات آئے تو تم مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو۔  
 صولای صل وسلم والسماء  
 علی حبیک حبر الخلق کلہم  
 حدیث ۶۳: عن علی بن اسی طالب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من صل علی یوم الجمعة مائة مرة حاة یوم القیامة  
 ومعہ نور لو قسم ذلك النور بین الخلق کلہم لو سعه۔ (دلائل الخیرات کا پوری ص ۱۲)۔  
 حضرت موال علی رضی اللہ عنہما مشکل کشا (ہذا ان اللہ) علیہ السلام اللہ جبرائیل سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ  
 کے دن سو بار مجھ پر درود شریف پڑھے۔ جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو  
 وہ سب کو کافی ہو۔ اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا محمد شفیق المدین وحمۃ للعالمین وعلی آلہ  
 واصحابہ اجمعین الی یوم الدین۔

حدیث ۶۴: انما التوبکم منی یوم القیامة فی کل موطن اکثرکم علی صلاتہ فی الدنیا من صلی علی لی یوم

الجمعة وليلة الجمعة قصي الله له مائة حاجته من حوائج الأحرار و ثلاثين من حوائج الدنيا ثم يوكّل الله بذلك ملكاً يدخله في قري كما ندخل عليكم الهدايا يحرقني بمن صلى علي باسمه ونسبه الى عشرينه فانيته تعالى في صحيفة نساء.

(سجاد والداري ص ٦٩)

یہ بارود رو پاک بن گئے تو اس پر اس دشمنیں نازل فرما۔

(القرآن المہدی ص ۱۱۳)

مولای صل و سلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

اس حدیث پاک سے فرشتوں کے دروازے سے من لینے کی عظمت کا ثبوت ملتا ہے اور اس سے بعض کلمین نے سیدہ و عالم نور ہمس کے دروازہ صافست سے من لینے کا استنباط فرمایا ہے، چنانچہ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شریف پوری قدس سرہ العزیز نے فرمایا  
”اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو دروازے سے نکلے اور پچھانے کی طاقت عطا فرما سکتا ہے تو کیا نبی کریم ﷺ سے کان مبارک دور سے سنتے  
والے نہیں جاسکتا؟“

دور و نزدیک سے سنتے والے وہ کان

کان لعل کرامتہ پہ لاکھوں سلام

اور متعدد اہل امارت مبارک بھی اس پر شاہد عدل ہیں۔

حدیث ۶۹ عن ابی العزیز قال قال رسول اللہ ﷺ اکثر الصلوة علی یوم الجمعة فانه یوم مشہود تشہدہ  
الملائکۃ لیس من عبد یصلی علی الا یطعن صورہ حیث کان فلنا وعد وفاتک قال و بعد و فانی ان اللہ حرم علی  
الارض ان تاکمل احسان الامیاء۔  
(علاء الدین امین تمیز الدین ج ۱ ص ۶۳)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما صحابی نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کھڑت کرو، کیونکہ  
یہ یوم مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، جو مجھ پر درود پاک پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے وہ جہاں بھی ہو، ہم  
نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے وصال شریف کے بعد بھی آپ تک درود پاک پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی؟ فرمایا ہاں بعد وصال  
بھی سنتوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارک حرام کر دیے ہیں، یعنی ہمیشہ تک وصال ہر جہے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم الامی و علی آلہ واصحابہ اجمعین

سلام علیک اے ز آہائے ملوی

بصورت مؤخر سمعی مقدم

سلام علیک اے ز جامع حسنی

جمال تو آئید ہم اعظم

حدیث ۷۰: قال لرسول اللہ ﷺ ازیلت صلاۃ المصلین علیک معن غاب عنک و من یاتی بعدک ما حالہما  
عنک فقال اسمع صلاۃ اهل محبتی و اعرفہم و اعرفہم علی صلاۃ غیرہم عروصاً۔ (الرائد الخیرات کا پوری ص ۱۸)  
حضور کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ فرمائیے جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور  
دور لوگ جو حضور کریم ﷺ کے وصال شریف کے بعد آئیں گے، ایسے لوگوں کے درود پاک کے حلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا امت  
والوں کا درود پاک میں خود شکا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم و علی آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۷۱: عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان اللہ تعالیٰ و علی اذ امت ان یسمعی صلاۃ  
من صلی علی و ما فی المندبۃ و معنی فی مشارق الارض معاربہا و لیل یا ابا امامۃ ان اللہ یجعل الدنیا کلہا فی  
السری و جمیع ما خلق اللہ اسمعہ و انظر الہ لکل من صلی علی صلاۃ واحده صلی اللہ علیہا عشرۃ و من صلی علی  
عشرۃ صلی اللہ علیہ مائۃ۔  
(درة الصالحین ص ۲۲۵)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے جب میرا وصال ہوگا تو  
وہ مجھے ہر ایک درود پاک پڑھنے والے کا درود پاک سنائے گا، حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری امت مشرق و مغرب میں ہوگی  
اور فرمایا اے ابو امامہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو میرے درود مقدس میں کروے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور ان کی آواز میں سن لوں گا  
اور جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس درود پاک کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درود

پاک نہ ہونے کا اللہ تعالیٰ اس پر سزا نہیں ڈال فرمائے گا۔

اللھم صل وسلم وبارک و سلم علی الحبيب المختار والسی الامی صید الامرار و علی آلہ واصحابہ اولی الابدی والابدی۔

اس مسئلہ کی تفصیل و رضا صدقہ کا، بہت فقیر کا، سالہ التوفیق و الجوارح کا مطالعہ کریں۔

حدیث ۷۴۷ عن النبی ﷺ قال اکثرو من الصلاة علی یوم الجمعة و ليلة الجمعة فان فی سائر الايام صلحی البلائکة صلحکم الاليلة الجمعة و یوم الجمعة فانی اسمع صلاتی ممن یصلی علی ماتنی۔ (تذکرۃ المجالس ص ۱۱۰ ج ۲)  
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں مگر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر درود پاک پڑھتے ہیں میں اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔  
اللھم صل وسلم وبارک علی النبی الکریم الامیر و علی آلہ واصحابہ کما تحب و ترضی۔ فالحمد لله رب العالمین۔

تیری دعا عطا ہے حق  
تیری رضا عطا ہے حق  
تو خدا ہے میرا کلام  
تو میرا درود اور سلام

درود پاک نہ پڑھنے کی وعید

حدیث ۳۷۷ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ من نسی الصلاة علی عطشی طریق الجنة

(القول البدیع ص ۱۳۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستے سے ہٹ گیا۔  
صلی اللہ علی النبی الکریم الامیر و علی آلہ واصحابہ اجمعین  
یوم یوم یالقوم یوم القيامة الی الجنة لیخطون الطريق لقیل یارسل اللہ و لم ذالک قال سمعوا باسمی و لم یصلوا علی۔  
(تذکرۃ المجالس ص ۱۱۰)

چونکہ لوگوں کو قیامت کے دن جنت جانے کا حکم ہوگا لیکن وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں اور کس راستہ بھول جائیں گے؟ فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے میرا نام پاک نہ پڑھا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

حدیث ۷۷۷ عن انس ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من نسی الصلاة علی نسی وہی رواية عطشی طریق الجنة۔  
(القول البدیع ص ۱۳۶)

سیدنا انس ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

فائدہ: درود پاک بھول جانے سے مراد درود پاک نہ پڑھنا ہے خصوصاً جبکہ یہ عالم تو مجسم ﷺ کا نام ہی اسم گرامی ہے اور جنت کا راستہ بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ دیگر افعال صالحہ کی بدولت جنت کا حقدار بنی ہو گیا تو وہ جنت جاتے ہوئے بھٹکتا پھرے گا ورنہ جنت کا راستہ بھولنے کا (مواذ اللہ تعالیٰ) کو اللہ تعالیٰ اعلم اس کی وضاحت میں بعض احادیث مبارکہ کی ہیں جو کہ متعدد ہی باب میں مذکور ہوں گی۔

حدیث ۷۷۷ قال رسول اللہ ﷺ الحبل من ذکرک عندہ فلم یصل علی  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھیل وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔  
صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم و علی آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۷۷۷ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ ﷺ لا یوی وحبی ثلاثة النبی العاق لوالدہ و تارک مسنی  
ومن لم یصل علی اذا ذکرک بین یدہ

(القول البدیع ص ۱۵۱)

ام المؤمنین خیرہ حبیب رب العالمین (اصدیت جنت الصدیق رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں ایسے شخص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے) (امیاز باللہ تعالیٰ)۔ اپنے والدین کا نافرمان ۲۔ میری سنت کا تارک ۳۔ جس کے سامنے میرا ذکر



ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی حبیبک المصطفیٰ ورسولک المرصیٰ ونبیک المجتبیٰ وعلی آلہ واصحابہ کلمنا ذکرک وذاکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک وذاکرہ الغفلون۔

حدیث ۷۷: عن حابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ما احبب قوم ثم تغفلوا عن ذکر اللہ عزوجل وصلاۃ علی النبی ﷺ الا قاموا عن النبی حیف۔  
(القول البدیع ص ۱۵۰)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کوئی قوم (لوگ) متبع ہوتے ہیں پھر انہو جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، نہ نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں وہ اس لئے کہے بدبودار مارکا کراٹھے۔ (العباد باللہ تعالیٰ)

اللہم صل وسلم وبارک علی النبی الامی الکرم وعلی آلہ واصحابہ دائما ابدا۔

حدیث ۷۸: عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال لا یجلس قوم مجلسا لا یصلون فیہ علی النبی ﷺ الا کان علیہم حسرة وان دخلوا الجنة لما یرون من الثواب  
(القول البدیع ص ۱۵۰)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا مصطفیٰ کریم ﷺ نے جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نبی کریم ﷺ پر درود پاک نہیں پڑھتے تو وہ اگرچہ جنت میں داخل ہوں گے لیکن ان پر حسرت جاری ہوگی اور حسرت کما نہیں گے جب وہ جزا کو یکبھیں گے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الذی بالمومنین رواف رحیم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

حدیث ۷۹: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے

الا کان علیہم من اللہ قرة یوم القیامة فان شاء علیہم وان شاء علیہم  
جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، نہ سید عالم ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں ان کو قیامت کے دن نقصان ہوگا، پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کا عذاب دے چاہے کٹش دے۔ صلی اللہ علی سیدنا حبیب ربہ العلمین وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

حدیث ۸۰: عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ الا یتسکمون یا یصل السجلا الا یتسکمون یا عجز الناس من ذکرت عبدہ فلم یصل علی۔  
(القول البدیع ص ۱۴۷)

میں تمہیں بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں جاڑ ترین کون ہے؟ وہ وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر پاک نہ پڑھے۔ اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کلمنا ذکرک وذاکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک وذاکرہ الغفلون

حدیث ۸۱: عن عبد اللہ بن حزام رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال من ذکرت عبدہ فلم یصل علی دخل النار۔

(القول البدیع ص ۱۴۷)

جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ دوزخ میں جائے گا۔ (حافظ الشافعی) صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکرم وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

حدیث ۸۲: عن الحشاء ان اذکر عبد رجل فلا یصلی علی  
یہ جفا ہے کہ میرا ذکر نہ کرے کے پاس ذکر ہوا وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک حبر الحلقی کلہم

حدیث ۸۳: عن حابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من ذکرت عبدہ فلم یصل علی فقد شقی

(القول البدیع ص ۱۴۵)

جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ بد بخت ہے صلی اللہ تعالیٰ علی حبیب سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

حدیث ۸۴: عن حابر رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ یمر فی المصبر فلما و فی الدرجة الاولى قال آمین ثم ولی الثانية فقال آمین ثم

والس الثانیة فقالوا یا رسول اللہ سبحانک نقول ثلاث مراتب قال لسا رقیبت الدرجة الاولى جاء من حبرئیل علیه السلام بظلال شقی عبد اذکرک ومضیان فاصبح منه ولم یعمر له فقلت آمین ثم قال شقی عبد ذکرک هذه فلم یصل علیک فقلت آمین ثم قال شقی عبد اذکرک والذیہ او احدھما فلم ید حلالہ الحدی فقلت آمین .

(رد المحتار فی القول البدیع ص ۱۳۲)

حضرت چارہے سے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ منبر پر چلو اور فرمادے ہوئے، پہلی بیڑی پر رہائی اور دوسرے تو فرمایا آمین میں ہی دوسری اور تیسری بیڑی پر آمین کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی حضور اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا تو فرمایا جب میں پہلی بیڑی پر چڑھا تو بحرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا بد بخت ہوا وہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک یا یا پھر رمضان المبارک نکل گیا اور وہ نکلتا نہ گیا، میں نے کہا آمین اور بد بخت وہ شخص ہے جس نے اپنے زندگی میں والدین کو یا ایک کو یا دو اور انہوں نے (خدمت کے سبب) سے جنت میں نہ پہنچایا (یعنی وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا) میں نے کہا آمین اسی بار وہ شخص بد بخت ہے جس کے پاس آپ کا ذکر پاک ہوا اور اس نے آپ پر درود پاک نہ پڑھا تو میں نے کہا آمین ۔

اللهم صل علی حبیبک ورسولک ونبیک وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم بعد رمل الصحارے والمقار وبعده وواق الساعات والاشجار وبعد قطر الأمطار .

حدیث ۸۵: ان عائشة وحسب الله تعالى عنها كانت تخط شبرا في وقت السحر فضلت الابرة وطوى السراج فدخل عليها النبي ﷺ فاصاء البيت بصوته صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ووجدت الابرة فقلت ما حضرة وجهك يا رسول الله قال ويل لمن لا يراي يوم القيامة قالت ومن لا يراك قال السخيل قالت ومن السخيل قال الذي لا يصلي على اذا صبح باسمي (القول البدیع ص ۱۳۲ نیزہ الناصرین ص ۳۱)

ام المومنین محبوب محبوب رب اعظمين اعظمين الزهراء الصديقة العاتقة بنت الصديق رضي الله تعالى عنها عری کے وقت کچھ ہی دیر تھیں تو سوئی گر گئی اور چار بجے گیا، میں اچانک حضور ﷺ تشریف لے آئے تو آپ کے چہرہ انور کی ضیاء سے سارا گھر روشن ہو گیا، حتیٰ کہ سوئی جل گئی، اس پر ام المومنین نے عرض کیا حضور آپ کا چہرہ انور کتنا روشن ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا ویل (ہا کہت) ہے اس بندے کے لئے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہے جو حضور کو نہ دیکھ سکے گا فرمایا وہ نکیل ہے۔ عرض کی نکیل کون ہے؟ فرمایا جس نے میرا نام مبارک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

اللهم صل وسلم وبارک علی النبی الامی الکرم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین .

حدیث ۸۶: مر رجل ما لسی ﷺ معه طيبة قد اصطناعها فاطلق الله سبحانه الذي انطلق كل شئ الطيبة فقلت يا رسول الله ان لي اولادا وانا ارضعهم وانهم الان حيا ع طار هذا ان یخلصی حتی اذهب فارضع اولادی وعود قال فان لم تعودی قالت ان لم اعد طفلی الله کمن تدکر بین یدیه فلا یصلی علیک او کنت کمن کسب صلی ولم یدع الفل النبی ﷺ اطلقها وانا ضامها فذهبت الطيبة ثم عادت فنزل حبرئیل علیه السلام وقال یا محمد الله یقرنک السلام ویقول وعونی وجلالی انا ارحم بامک من هذه الطيبة باو لادها وانا ارحم الیک کما رحت الطيبة الیک .

(القول البدیع ص ۱۳۸)

زیر النہاس میں باتا کر پڑو ہے "فاطلقها واسلم" یعنی اس شکاری نے اس برائی کو چھوڑ دیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

ایک شخص نے ایک برائی شکاری اور وہ اسے پکڑ کر جا رہا تھا۔ جب کچھ راستہ طبعی سمت مرتجع غلافی ﷺ کے پاس سے گزرا تو اللہ تعالیٰ نے اسے قوت گویائی عطا فرمادی تو برائی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! امیر۔ چھوٹے چھوٹے بچے اور وہ پیچ میں اور اس وقت وہ بھوکے ہیں، لہذا آپ شکاری کو اور شاہ فرمائیں کہ وہ مجھے چھوڑ دے، میں بچوں کو درود پکڑ کر دیکھ آ جاؤں گی۔ شاہ کو کین ﷺ نے فرمایا اگر تو دیکھ نہ آئی تو پھر برائی نے جواب دیا کہ میں وہاں نہ آؤں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، جیسے اس شخص پر لعنت ہوئی ہے جس کے سامنے آپ کا ذکر پاک ہوا اور وہ آپ پر درود پاک نہ پڑھے یا جیسی لعنت اس شخص پر ہوئی ہے جو نماز پڑھے اور پھر دعا نہ کئے، پھر سرکار ﷺ نے اس شکاری کو عزم دیا کہ اسے چھوڑ دے اور میں اس کا ضامن ہوں۔ اس نے برائی کو چھوڑ دیا، برائی بچوں کو درود پکڑ کر دیکھ آ گئی، پھر بحرئیل علیہ السلام بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی یا صبیح اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور چار شاہ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں

آپ کی امت کے ساتھ اس سے بھی زیادہ میراں ہوں جیسے کہ اس برائی کو اپنی اولاد کے ساتھ شفقت ہے اور میں آپ کی امت کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا جیسے کہ یہ برائی آپ کی طرف لوٹ کر آئی ہے۔

اللھم صل وسلم وبارک علی النبی الامی الکرم الامین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کلما ذکرک و ذکرہ المذکورون و کلما عقل عن ذکرک و ذکرہ المغفلون۔

حدیث ۸۷: قال رسول اللہ ﷺ کل امر ذی بال لا یدأ فیہ بذکر اللہ نہ بالصلاة علی فیہ القطع الصحیح۔

(مطالع السمرات ص ۶۰)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہر یا مقصد کام جو بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر درود پاک کے شروع کیا جائے وہ بے برکت ہے اور فجر سے لگا ہوا ہے۔

مولای صل وسلم وبارک

علی حبیبک حبر المخلوق کلہم

حدیث ۸۸: کل کلام لا یدکر اللہ تعالیٰ فیہ فہیہ اہہ وبالصلاة علی فیہ القطع صحیح من کل ہر کتب۔

(مطالع السمرات ص ۶۰)

فرمایا رسول اللہ ﷺ کہ ہر وہ کلام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو بغیر ذکر الہی اور بغیر درود پاک کے شروع کر دیا جائے وہ دم کٹا ہے

وہ ہر برکت سے خالی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ اطیب الطیبین اطہر الظاہرین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

والحمد للہ رب العلمین

۱۰ نمبر فقیر فقیر نے ”تذکرہ خواجہ عظیم“ میں یہ ارشاد فرمایا ہے حقائق کے اندر یہ وہ جس بستی والے روزانہ گھر پر سو بار لگی درود پاک نہ

پڑھیں تو اس بستی سے بھاگ جاؤ کیونکہ اس بستی پر بظاہر آنے والا ہے۔ نو کما قال۔ واللہ تعالیٰ المتوافق لہما یحب ویرحمی

حدیث ۸۹: قال رسول اللہ ﷺ انہم القصر ووضعی ویاضی الحجة او حصرة من حصرة النار۔

(رد المحتار فی منہا علی سید الخدری رحمہ اللہ ص ۱۰۰)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبر پر تو جنت کے پائوں میں سے ایک پاؤں ہے یا دروازے کے گڑبڑوں میں سے ایک گڑبڑ ہے۔

حضرت خواجہ اسماعیل اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مزید تذکرہ میں فوت ہو اور اس کو جنت العلیٰ میں دفن کر دیا گیا۔ جب دفن کیا تو وہاں

ایک بزرگ صاحب کشف بھی تھے، انہوں نے کشف کی نظر سے دیکھا کہ حضرت ملک الموت علیہ السلام اس مرنے والے کی قبر میں جنت سے

فرش دار ہے جس کی جنت سے قدیمیں دار ہے ہیں اور حضرت ملک الموت علیہ السلام نے خود قبر میں فرش بچھایا، قدیمیں نصب کیں اور قبر

تاجہ نظر کھ گئی اور جب صاحب کشف نے یہ حضور دیکھا تو دل میں رشک پیدا ہوا کہ کاش مجھے بھی اللہ تعالیٰ ایسی ہی قبر نصیب کرے تا کہ دل

میں خیال آتا تھا کہ حضرت ملک الموت نے اس صاحب کشف کی طرف دیکھا اور فرمایا یہ کون کی مشکل بات ہے جو ممکن بھی درود پاک

پڑھے جو شیخ احمد بن اور شیخ کی طرف مشرب ہے ہاتھ اللہ تعالیٰ ایسی ہی قبر دے گا اور درود پاک یہ ہے۔

اللھم الی اسئلک سورۃ وجہ اللہ العظیم الذی ملاہ اوکان عرش اللہ العظیم وقلعتہ عرش اللہ العظیم ان

نصلی علی مولانا محمد ذی القدر العظیم وعلی آل نبی اللہ العظیم بشفاعة عظمتہ ذات اللہ العظیم فی کل لمحۃ

وبلس عہد ما فی علم اللہ العظیم صلاۃ دائمة یدو اللہ العظیم تعظیما تحفک یا مولانا ویا حبیب اللہ یا ذی الخلق

العظیم وسلم علیہ وعلی آلہ مثل ذلک واجمع بینی وبنیہ کما جمعت بین الروح والنفس طاهر او باطل یا قیظۃ

ومنا ویا جعلہ یا رب روحا لدنسی من جمیع الوجوہ فی الدار قبل الآخرۃ یا عظیم۔

(جامع کرامات الاولیاء۔ ص ۹۵ جلد ۱)

نوٹ: اگر کسی کو مندر بالا درود پاک نہ یاد ہو تو وہ جو بھی درود پاک محبت سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے افضل و کرم سے مستحق بنا دے

العام عطا کرے گا کیوں کہ پچھلے درود پاک بزرگان دین سے مروی ہیں وہ برکت و عظمت سے خالی نہیں بلکہ ہر درود پاک پر اللہ تعالیٰ کی

طرف سے ان برکت اور بے شمار انعامات ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر اس مومن کو جو اس کے پیارے حبیب ﷺ کے واسطے کے ساتھ دعا کرتا ہو جائے

اسے عزم نہیں کرتا۔ ان اللہ علی کل شئی لدور۔ وهو حسبا ولعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

## مشرق

حدیث ۹: قال النبی ﷺ من عمرت علیہ حاجۃ فلیکثر من الصلوات علی فانہا تکتشف الهموم والغموم والکروب و تکثر الارزاق و تلغی الحوائج۔  
(دلائل الخیرات کا یہودی ص ۱۳، خزائن القرآن ص ۳۱)

جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو، گھر پر درود پاک کی کثرت کرے، کیونکہ درود پاک پر بیٹانوں، دوکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے، رزق بڑھاتا ہے اور راحتیں دلاتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۱۰: عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال ان الدعاء موقوف بس السماء والاوص لا یسعد منہ شئی حتی تصلی علی نبیک ﷺ۔  
(رداء القری فی مشکوٰۃ شریف ص ۶۷)

سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا دعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے جب تک تو صحابہ خدا ﷺ پر درود پاک نہ پڑھے اور تمہیں جاگتی۔

وصلی اللہ علی نور کرمہ نورہ پڑھا زمین و رو بہ اور اس کی عرش در عرش او شیدا

حدیث ۱۱: عن بعض الصحابة و سوان اللہ تعالیٰ اجمعین انہ قال ما من مجلس یصلی فیہ علی سیدنا محمد ﷺ الا قامت منہ رائحة طيبة حتی تبلغ عنان السماء فتقول الملائكة هذا مجلس یصلی فیہ علی محمد ﷺ۔  
(دلائل الخیرات ص ۱۳۱، معادۃ العارین ص ۱۳۳)

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا جس مجلس میں سیدہ العلمین ﷺ پر درود پاک پڑھا جاتا ہے اس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو نکلتی ہے جو کراٹھوں کی بلند یوں تک پہنچتی ہے اس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے سوس کر رہے ہیں تو کہتے ہیں زمین پر کسی مجلس میں رسول اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھا جا رہا ہے۔ مجلس اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ واصحابہ و اولیاء امینہ و علیہا ملکہ الی یوم الدین فالحمد للہ رب العلمین

اس حدیث پاک کی شرح میں بعض مشائخ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اطیب الطبیص اور اطہر الطاہرین ہیں، اللہ تعالیٰ کی مجلس میں حضور کا کر شریف ہوتا ہے اور درود پاک پڑھا جاتا ہے تو حضور اکرم ﷺ کی خوشبو ہر ایک کی وجہ سے وہ مجلس معطر ہو جاتی ہے اور اس کی خوشبو آسمانوں تک پہنچتی ہے اور اولیائے کرام جنہوں نے شہادت کا شہادہ کیا ہے وہ بھی اس پاکیزہ خوشبو کا ادراک کر لیتے ہیں جیسے کافر شیعہ کر لیتے ہیں اور بعض اولیاء کاملین جب اللہ تعالیٰ کا اور اس کے پیارے صحابہ پاک صاحب کواکب ﷺ کا ذکر پاک کرتے ہیں تو ان کے سینوں سے ایسی خوشبو نکلتی ہے جو کہ سمندری اور صحرائے بھی پہنچ رہی ہوتی ہے، لیکن ہمارے ذوق و دہان دنیا کی حرص و ہوا کی وجہ سے بدل چکے ہیں اس لئے ہم اس نعمت سے محروم ہیں جیسے کہ وہ مریش جس کو مہترا کے بچے کی بہن سے ہر بھیجی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے وہ وہ کراہت اس بھیجی چیز میں نہیں بلکہ مریش میں موجود ہے۔ یوں ہی یہ قباب بھی ہماری طرف سے غفلت کی وجہ سے ہے۔ (معادۃ العارین ص ۱۳۳)

صلی اللہ علیہ وسلم

کشف الدھری بحوالہ

حسنات جمع حصانہ

صلو علیہ وآلہ

حدیث ۱۲: عن ابی سعید الحدادی رضی اللہ عنہ و رسول اللہ ﷺ قال ایما وحل مسلم لم تکن عہدہ صدقة فلیقل دعائہ اللہم صل علی محمد عبدک و رسولک و صل علی المؤمنین و المؤمنات و المسلمین و المسلمات فانہا و کافہ وقال لا یشیع المؤمن من غیر حتی تکون منہا الجنة

(القول البدیع ص ۱۲، الترغیب والترہیب ص ۵۰۲ جلد ۲)

رسول اکرم دروغ عالم شیخ معظم نور مجسم ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے پاس کوئی چیز ایسی نہ ہو کہ وہ صدقہ کر سکے تو وہ یوں کہے اللہم صل علی سیدنا محمد عبدک و رسولک و صل علی المؤمنین و المؤمنات و المسلمین و المسلمات۔

تو پاس کا صدقہ (زکوٰۃ) جمع کروا کر دیا سوکن لگی سے میری اس بات کو خوش ہو گئی ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وسلم۔

حدیث ۹۴: روای عن النبی ﷺ انه قال لعائشة رضي الله تعالى عنها يا عائشة لا تسامی حتی تعملی اربعة اشياء حتى تسامی القرآن وحتى تعملی الانبياء لك شععا، يوم القيامة وحتى تعملی المسلمين راحين عنك وحتى تعملی حجة وعمره فدخل عليه الصلاة والسلام في الصلاة فلبث علي فرائض حتى اتم الصلاة فلما اتمها قلت يا رسول الله فذلك امي وامی امرتني باريعة اشياء لا اقدر في هذه الساعة ان افعلها فبسم رسول الله ﷺ وقال اذا طرأت قل هو الله احد ثلاثا فكذلك حبست القرآن واذا صليت علي وعلى الانبياء من قبلي فلد صرنا لك شععا، يوم القيامة واذا استغفرت للمؤمنين برحمتك واذا قلت سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله الاكبر فقد صبحت واعصمت۔ (سورة الناحين مسرعی قرنی ص ۸۹)

سیدنا سرور عالم محمد اکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ع عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سونے سے پہلے چار کام کر لیا کرو۔ سونے سے پہلے قرآن کریم قلم کیا کرو اور انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے قیامت کے دن کے لئے شفیق بالودار مسلمانوں کو اپنے سے راضی کر لو اور ایک حج وعمرہ کرو۔ یہ فرما کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے نماز کی نیت پڑھ لی۔ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے اس باپ آپ پر قدا ہوں، آپ نے مجھے اس وقت چار کام کرنے کا حکم دیا ہے جو کہیں اس قبل وقت میں نہیں کر سکتی تو حضور نبی کریم ﷺ نے عظیم فرمایا اور فرمایا اے عائشہ! جب تو قبل ہو اللہ احد تین مرتبہ پڑھ لے گی تو تو نے کیا قرآن حکیم قلم کر لیا، جب تو حج پر اور حج سے پہلے نبیوں پر درود پاک پڑھے گی تو ہم سب حیرے لے لے قیامت کے دن شفیق ہوں گے اور جب تو مسلمانوں کے لئے استغفار کرے گی تو وہ سب تجھ سے راضی ہو جائیں گے اور جب تو کہی کہ سبحان اللہ والحمد لله ولا اله الا الله والله الاكبر تو تو نے حج وعمرہ کر لیا۔

اللهم صل علی حبیبک المکرم ورسولک المحترم ونبیک المعظم وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم حدیث ۹۵: انا اول الناس حرموا اذا بعثوا واما قالنهم اذا حصر او انا حطيمهم اذا مضوا وانا شعيبهم اذا حوسبوا وانا مبشرهم اذا انصروا واللواتي الكرم يومئذ يهدى ومفاتيح الجنان يهدى وانا احقرم ولد آدم علي ربي ولا فخر بطول علي الف خادم كلهم لولو لم يكون وما من دعاة الا به ومن السماء حجاب حتى يصلي علي فانا صلي علي التورق الحجاب وصعد الدعاء۔ (سورة الدار بينا ص ۲۴)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو میں سب سے پہلے نکلوں گا اور جب لوگ حج ہوں گے تو میں ان کا قنداروں گا اور جب سب خاصوش ہو جائیں گے تو میں ان کا ظہیب ہوں گا اور جب لوگ حساب کتاب کے لئے جئیں ہوں گے تو میں ان کا شفیق ہوں گا اور جب سب تادم ہوں گے تو میں ان کو خوشخبری سناؤں گا اور کرامت کا بخشاؤں ان میرے ہاتھ میں ہوں گا یاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور میری عزت و ہمارا اگلی شایں سب نبی اکرم سے زیادہ ہوگی اور میں فر سے جیسی کہتا ہوں میرے کدا کر بڑا خادم ہوں میرے جیسے کہ وہ موتی ہیں چھپائے ہوئے اور کوئی دعا نہیں کر اس کے اور آسمان کے درمیان ایک حجاب (پردہ رکاوٹ) ہے تاکہ شفیق تجھ پر درود پاک پڑھا لیا جائے اور جب تجھ پر درود پاک پڑھا لیا جائے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور ماورای کی طرف قیامت کے لئے چلا جاتی ہے۔

اللهم صل وسلمو علی حبیبک محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم

مولای صل وسلم دانم امدا

علی حبیبک صبر الحلی کلهم

حدیث ۹۶: عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ لا تجعلوني كفدح المراكب قبل وما قدح المراكب قال ان المسافر اذا فرغ حاجته عصب في قدح ماء فان كان اليه حاجه نوحها منه او شربه والا عرفه اجعلوني في اول الدعاء ووسطه واخروه۔ (سورة الدار بينا ص ۲۵)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھے مسافر کے پیالے کی طرح نہ ٹالو۔ دو بار پوچھ لیں عرض کیا گیا حضور ﷺ مسافر کا پیالہ کیسے ہوتا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا مسافر جب ضرورت سے فارغ ہوتا ہے تو وہ اس پیالہ میں پانی ڈالتا ہے جہاں بھرا گئے ضرورت محسوس ہوتی تو اس سے پانی پی لیا کرتا ہے۔ تم ایمان نہ کرو، بلکہ جب دعا مانگو تو اس کے شراب میں بھی گھسے رکھو اور درمیان میں دوا عرض بھی۔

صلی اللہ علی النبی الامی الکرم وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

فاما: جب یہ ظنیں سے دعا مانگو تو بغیر وسیلہ کے نہ مانگو، بلکہ ہمارے دہائیوں کے ہمارے حبیب ﷺ کا وسیلہ پیش کرنا اور درود پاک پڑھو۔

ہر کہ سناؤ درود ہاں صلی علی  
جاہت داریں او گرو در دا

حدیث ۹۰: عن النبی ﷺ اذا سئلتهم اللہ حاجۃ فا دعوا بالصلوۃ علی فان اللہ تعالیٰ اکرم من ان یسأل حاجتہ  
(تذکرۃ المجالس ۱۸: ۱۸۸)

رسول خدا سید الانبیاء ﷺ سے مروی ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو پہلے درود پاک پڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے اس کے کرم سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس سے دعا مانگی جاگی جائے تو وہ ایک کقول کرے اور دوسری کہہ کر دے۔

فاما: درود پاک بھی دعا ہے اور بزرگان دین کا یہ فیصلہ ہے کہ ہر بات مقبول بھی ہو سکتی ہے اور مردود بھی سوائے درود پاک کے کہ درود پاک بھی مانگیں ہوتا تو جب درود پاک دعا کے ساتھ مل جائے گا تو اللہ کریم ورحیم کے کرم وفضل سے یہ امید نہ کہو کہ درود پاک کو دعا سے الگ کر کے اسے قبول کر لے اور دوسری دعا کو رد کر دے، بلکہ درود پاک کی برکت سے وہ دعا بھی قبول ہو جاتی ہے کہ چاہے اس کا اثر انجام دینے میں دیر لگے۔

اللہم ربنا تک الحمد حمدا کثیرا علیا مبارکک اللہم صل وسلم وبارک علی رسولک المصطفیٰ  
ونبیک المجتبیٰ حبیبک الموعظی وعلی آلہ واصحابہ الی یوم النحر والحمد لله رب العالمین۔

حدیث ۹۱: عن انس بن مال قال قال النبی ﷺ کل دعاء محبوب حقن بصلی علی النبی ﷺ۔ (سوانح الدارین ۳۷)  
نور مجسمہ درو عالم ﷺ نے فرمایا ہر بار کو دعا کی جاتی ہے تاوقتیکہ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔ اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ

حدیث ۹۲: انکم تعرفون علی با سماءکم وسیماکم فا حسنو الصلوۃ علی۔ (سوانح الدارین ۱۶)  
تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ خوش کنے جانتے ہو لہذا مجھ پر اچھے طریقہ سے درود پاک پڑھا کر۔  
اللہم صل علی سیدنا ومولانا محمد والنبی الامی الکرم الامین وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا  
حدیث ۹۳: امن سلم علی عشرۃ فکانما اعطی وقۃ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر دس بار درود سلام پڑھا تو اس نے تمام آزار کیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکرم وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیما  
حدیث ۱۰۱: امن صلی علی صلاۃ واحدا صلی اللہ علیہ عشرۃ ومن صلی علی عشرۃ صلی اللہ علیہ مائۃ ومن  
صلی علی مائۃ صلی اللہ علیہ الفا ومن صلی علی الفا واحصت کتفہ کتفی علی باب الحۃ

(سوانح الدارین ۱۸۹: ۱۸۹: قول البیہقی ۱۰۱)

موجود نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ہزار بار درود پڑھے جنت کے دروازے پر اس کا کتبہ حاضر ہے کہ جس کے ساتھ چھو جائے گا۔

ہر کہ باشد حامل صلہ اعام  
آتش دوزخ شود بر دے حرام

اللہم صل وسلم وبارک علی النبی المصطفیٰ والحبیب المجتبیٰ والرسول المبرک وعلی آلہ واصحابہ  
بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ۔

حدیث ۱۰۲: ان اللہ یبصر الی من یدعی علی ومن نظر اللہ الیہ لا یعذبه ابدا۔

(کشف المحجوب ص ۲۶۹)

ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر ظہر رحمت فرماتا ہے جو گھر پر درود پاک پڑھے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے اسے بھی ایسی  
خدا بہ نہ دے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الایمیں الکریم وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم امدا

حدیث ۱۰۴: وبنو اصحابکم بالصلاة علی النبی اللہ وبنو عمر بن الخطاب ؑ۔

(کشف الخرم جلد ۱ ص ۲۶۹)

تم اپنی مجلسوں کو گھر پر درود پاک پڑھنے اور عمر بن خطاب ؑ کے ذکر خیر سے مزین کرو۔

اللہم صل وسلم وبارک علی حبیبک المصطفیٰ وعلی آلہ واصحابہ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین

حدیث ۱۰۵: اسی قال اللہم صل علی روح محمد فی الا وراح وعلی جسده فی الاحساد وعلی قہرہ فی القہور  
والنی فی منامہ ومن والی فی منامہ والنی یوم القیامۃ ومن والی یوم القیامۃ شفعت لہ ومن شفعت لہ شرب من  
حوضی وحرم اللہ جسده علی النار۔ (کشف الخرم جلد اول ص ۲۶۹، القول الہدی ص ۳۳)

جو شخص بیدرود پاک پڑھے

اللہم صل علی روح محمد فی الا وراح وعلی جسده فی الاحساد وعلی قہرہ فی القہور

اس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن  
دیکھے گا میں اس کی شفاعت کروں گا اور میں جس کی شفاعت کروں گا وہ حوض کوثر سے پانی پئے گا اور اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ روزِ بے حرام  
کروے گا۔

صل اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

حدیث ۱۰۵: اوکان النبی ؑ یقول ان اللہ تعالیٰ جعل لامنی فی الصلاة وعلی الفضل العزیزات

رسول اکرم ؑ کو اپنا کرتے تھے جو تحقیق اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے گھر پر درود پاک پڑھنے میں بہترین اور بے غصہ کر کے ہیں۔

مولای صل وسلم وادبنا ایذا

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حدیث ۱۰۶: اقرب ما یکن احدکم منی اذا ذکرنی وصلی علی۔ (کشف الخرم ص ۲۷۱ جلد ۱)

تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔

اللہم صل علی حبیبک النبی الایمیں الکریم الامین وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ الطہرات امہات المؤمنین

وفزیرۃ اصمعی

حدیث ۱۰۷: امن صل علی ظہر قلبہ من التعاقی کما یظہر القلوب المانہ۔ (کشف الخرم ص ۲۷۱ جلد ۱)

جو گھر پر درود پاک پڑھے تو درود پاک اس کا دل خدائی سے ہوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۱۰۸: امن قال صلی اللہ علی محمد فقد فتح علی نفسه سبعین باباً من الرحمة والقی اللہ محبتہ فی قلوب

الاناس فلا یخصہ الا من فی قلبہ عاق (کشف الخرم ص ۲۷۱ جلد ۱)

جس نے مجھ پر درود پاک پڑھا ہے مجھ کے اس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے کھول لئے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس  
کی محبت ڈال دیتا ہے لہذا اس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دل میں خدائی ہوگا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی سید السادات وجمع البرکات وعلی آلہ واصحابہ اصمعی فالحمد لله رب العلمین۔

(کشف الخرم ص ۲۷۲ جلد ۱)

حدیث ۱۰۹: امن یصل علی فلا ین لہ۔

جس نے مجھ پر درود پاک پڑھا وہ اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

حدیث ۱۱۱۱: کان علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لا وحول لمن لم یصل علی النبی ﷺ۔

(کشف الغم ص ۲۷ جلد ۲)

جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا اس کا غنہ نہیں ہے۔

اللھم صل وسلم وارک علی رسولک المصطفیٰ ونبیک المجتبیٰ الطیب الطاهرین علی آلہ واصحابہ اجمعین۔

(نہج المجالس ص ۳۱۳ جلد ۲)

حدیث ۱۱۱۱: اللہ تعالیٰ میں اللہ تعالیٰ لا یرد۔

۱۰۰۰ سال تک درود دل کے درمیان ہو ورنہ نہ کی جائے گی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکرم وعلی آلہ واصحابہ وارواحہ الطہرات والمظہرات المہات المؤمنین ذریئہ اجمعین وبارک وسلم ابدًا

باب دوم

اقوال مبارکہ

اللہ تعالیٰ جل جلالہ رحمہ اللہ کا فرمایا

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اللہ تعالیٰ نے مہی کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وہی نیکی فرمایا ہے میرے پیارے کلیم! اگر دنیا میں میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں ہمارے ایک طرف بھی آسمان سے نازل نہ کرتا اور نہ ہی زمین سے ایک دانہ تک پیدا ہوتا اور بھی بہت سی چیزیں ذکر فرمائیں، یہاں تک کہ فرمایا اسے میرے پیارے نبی! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میرا قرب آپ کو نصیب ہو جیسے کہ آپ کے کلام کو آپ کی زبان کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کے دل کے غمراہات کو آپ کے دل کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کی جان کو آپ کے جسم کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کی فکر کو آپ کی آنکھ کے ساتھ قرب ہے۔ مہی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی "ہاں" اللہ میں ایسا قرب پاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو یہ پاتا ہے تو میرے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرو۔

(القول بالہدیج ص ۱۳۳، سعادت الدارین ص ۸۷، مساریع النعمۃ ص ۳۰۸، جلد ۱، مسامع السامعین ص ۵۴)

۲۔ مسالک المصلحہ میں ہے اللہ تعالیٰ نے مہی کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وہی نیکی فرمائی ہے اسے مہی کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو قیامت کے دن کی پیاس نہ لگے۔ عرض کی، ہاں! اللہ! تو ارشاد فرما کہ تعالیٰ ہمارے پیارے کلیم میرے حبیب ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرو۔

۳۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو آپ نے آنکھ کھولی اور عرض پر محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام نامی اکر کر ای کھسار کھسا۔ عرض کی یا اللہ میرے نزدیک کوئی مجھ سے بھی زیادہ عزت والا ہے فرمایا اس نام ۱۱۱ بار صبیح جو کہ تیری اولاد میں سے ہوگا اور میرے نزدیک تجھ سے بھی کرم ہے۔ اسے پیارے آدم! کہ میرا صبیح جس کا یہ نام مبارک ہے نہ حوا تو نہ اس آسمان پیدا کر نہ زمین نہ جسے درود بخ، بلکہ رب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا کو آدم علیہ السلام کی پہلی سے پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام نے دیکھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے جسم اطہر میں شہوت بھی پیدا فرمادی تھی، آدم علیہ السلام نے عرض کی، یا اللہ یہ کون ہے اللہ ملیا یہ خواہے۔ عرض کی، یا اللہ اس کے ساتھ میرا نکاح کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پہلے اس کا میرا دعویٰ ہی یا اللہ اس کا میرا ہے فرمایا جو عرض پر نام نامی کھسا ہے اس نام والے میرے حبیب پر دس مرتبہ درود پاک پڑھو۔ عرض کی یا اللہ اگر درود پاک پڑھوں تو خواہے ساتھ میرا نکاح کر دے گا۔ فرمایا ہاں تو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے درود پاک پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حضرت حوا کے ساتھ نکاح کر دیا لہذا حضرت حوا کا میرا حبیب پاک پر درود پاک ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سیدنا محمد وآلہ وسلم۔ (سعادت الدارین ص ۸۸)

افضل الخلق بعد الانبیاء سیدنا صدیق اکبر ﷺ کا قول مبارک

۴۔ سیدنا صدیق اکبر ﷺ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو بچانے والا ہے جیسے کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تمام آدمیوں کے لئے افضل ہے اور رسول اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کرنا اللہ کی راہ میں گناہ



چانے اور جانیں قربان کرنے سے انھیں ہے۔ (القول البدیع ص ۱۲، سعادت الدارین ص ۸۸)

ام المؤمنین حبیبہ حبیبہ رب العظیم صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول مبارک:

۵۔ مجلسوں کی راجستہ نی کریم ﷺ پر درود پاک ہے لہذا چاہیں گے درود پاک سے حرجی کرو۔

(سعادت الدارین ص ۸۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی:

۶۔ آپ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا یہ سنت کا راستہ ہے۔ (سعادت الدارین ص ۸۸)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی:

۷۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن حباب سے فرمایا کہ جب جو کون آئے تو رسول اللہ ﷺ پر بڑا مرتبہ درود پاک پڑھنا ترک نہ کرو۔ (القول البدیع ص ۱۹، سعادت الدارین ص ۸۸)

حضرت سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان:

۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ درود پاک پڑھنا یہ سنت کا راستہ ہے۔ (سعادت الدارین ص ۸۹)

(سعادت الدارین ص ۸۹)

حضرت سیدنا عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا فرمان:

۹۔ حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمان جاری کیا کہ جو کون علم کی اشاعت کرے اور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرے۔ (سعادت الدارین ص ۸۹، القول البدیع ص ۱۹)

(سعادت الدارین ص ۸۹، القول البدیع ص ۱۹)

حضرت وحید بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک:

(سعادت الدارین ص ۸۹)

۱۰۔ فرمایا نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی:

۱۱۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل سنت و جماعت کی علامت اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرنا ہے۔ (سعادت الدارین ص ۸۹)

(سعادت الدارین ص ۸۹)

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا فرمان عالی:

۱۲۔ آپ نے فرمایا کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو صبر کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے زمین پر اتارتا ہے ان کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے ٹکے ہوتے ہیں۔ جمعرات کی عصر سے لے کر جمعہ کے دن غروب آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور وہ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک گنتے ہیں۔ (سعادت الدارین ص ۸۹، القول البدیع ص ۱۹)

(سعادت الدارین ص ۸۹، القول البدیع ص ۱۹)

سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک:

۱۳۔ فرمایا میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں درود پاک کثرت سے پڑھے۔

(سعادت الدارین ص ۸۹)

حضرت ابن نعمان رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک:

۱۴۔ فرمایا کہ اہل علم کا اس پر ایمان (اتفاق) ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا سب مخلوق سے افضل ہے اور اس سے انسان کو ناس بھی اور آخرت میں بھی کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ (سعادت الدارین ص ۸۹)

(سعادت الدارین ص ۸۹)

حضرت طائیفی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان و افروزارشاد:

۱۵۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کرنا یہ ایمان کا راستہ ہے اور یہ بھی مسلم کی تعظیم کا درجہ محبت سے بھی بالاتر ہے لہذا ہم پر لازم ہے کہ جیسے غلام اپنے آقا کی بیعت اپنے باپ کی تعظیم و توقیر کرتا ہے اس سے بھی بد جہاں زیادہ سرور عالم ﷺ کی تعظیم و توقیر کریں۔ پھر اس کے بعد آپ نے آیات و احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقہ ذکر فرمائے جو کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی کمال تعظیم و توقیر پر دلالت کرتے ہیں اور فرمایا یہ ان حضرات کا حصہ تھا جو سر کی انگلیوں سے حضور ﷺ کا مشاہدہ کرتے تھے اور آج تعظیم و توقیر کے طریق میں یہ بھی ہے کہ

جب حضور ﷺ کا ذکر پاک جاری ہوتا ہم صلۃ وسلام پر ہمیں پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی حضور ﷺ پر درود پاک بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی اس کا ذکر فرشتے شریف علیہ السلام کے پابند نہیں ہیں تو وہ درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں، لہذا ہم ان فرشتوں سے زیادہ دینی، احق، احسنی، اعلیٰ ہیں کہ درود پاک پڑھیں اور قرب حاصل کریں۔

(سعادۃ الدارين ص ۸۹)

فرشتوں کے لغت محبوب، بھائی، نصیب دہانی غرضاً معظم رحمۃ اللہ علیہ کا شہادہ گرامی:

۱۶۔ آپ نے فرمایا علیکم ملزوم المساجد و کثرة الصلوة علی النبی ﷺ یعنی اسے ایمان والوں مسجدوں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ پر درود پاک کو لازم کرلو۔

حضرت عارف صادق علیہ السلام کا فرمان مبارک:

عبارہ فرمایا کہ درود پاک انسان کو بغیر شیخ (مرشد) کے اللہ تعالیٰ تک پہنچاتا ہے کیونکہ باقی اذکار (اورادو و کلمات) میں شیطان دخل اندازی کر لیتا ہے اس لیے مرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن درود پاک میں مرشد خود سید و عالم علیہ السلام ہیں، لہذا شیطان دخل اندازی نہیں کر سکتا۔

(سعادۃ الدارين ص ۹۰)

علامہ حافظ شمس الدین عطار دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک:

۱۸۔ امام شافعی نے بعض بزرگوں سے نقل فرمایا ایمان کے راستوں میں سے سب سے بڑا راستہ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا ہے۔ محبت کے ساتھ، اور اسے حق کی خاطر، عظیم و تقیم بقیر کے لئے اور درود پاک پر موافقت (حقیقی) کرنا اور اسے شہرے، اور رسول اللہ ﷺ کا شکر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ حضور ﷺ کے ہم پڑے سے بڑے انعام ہیں۔ رسول اکرم ﷺ شیخ معظم ﷺ عارفی اور شیخ سے نجات کا سبب ہیں، اور ہمارے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں، اور ہمارے معمولی معمولی عملوں سے فخر عظیم حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں، اور ہمارے شاندار اور بلند ترین مراتب حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

(سعادۃ الدارين ص ۹۰)

علامہ شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول مبارک:

۱۹۔ فرمایا کہ وہ کون سا وسیلہ شفاعت ہے اور کون سا عمل ہے جو پادشاه و پادشاہان ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنے سے جس ذات یا برکات پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود پاک بھیجتے ہیں، اس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنا تو بڑا عظیم ہے اور یہ شہادت ہے جس میں خداوند نہیں ہر درود پاک پڑھنا دایا نے کرام کے لئے بیحد و شام کی حد تک کی جاتی ہے۔

اسے میرے عزیز تو درود پاک کو مضبوط پکڑ لے، اس کی برکت سے حیرانگیب پاک ہوگا اور میرے اقبال پاکیزہ ہوں گے اور تو انتہائی امیدوں کو حاصل کرے گا اور تو قیامت کے شہادتین ان کے بیٹوں سے امن میں رہے گا۔ (سعادۃ الدارين ص ۹۰، القول الہدی ص ۱۳۹)

حضرت علامہ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول مبارک:

۲۰۔ فرمایا اے میرے عزیز تو اس اللہ پر درود پاک کی تکثیر کر جو سید السادات (سارے سرداروں کے سردار) ہیں جو مسلمانوں کی کان ہیں کیونکہ اس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنا خوشیوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ہمیں ترین دعوتوں کے حاصل کرنے اور ہر نقصان سے بچانے والی چیز سے بچنے کا ذریعہ ہے اور میرے لئے ہر درود پاک کے بدلے دس ہزار سالانہ کی طرف سے دس درختوں کا نزول اور دس گناہوں کا مٹاؤ دس درجوں کے بلکہ کرنے کا انعام ہے اور ساتھ ہی فرشتوں کی تیرے لئے رحمت و بخشش کی دعائیں شامل ہیں۔

(سعادۃ الدارين ص ۹۱)

عارف باللہ سید عالم شہرانی سے: کا شہادہ مبارک:

۲۱۔ فرمایا کہ ہم سے رسول اکرم ﷺ کی طرف سے حمد لیا گیا ہے کہ ہم صبح و شام حضور کی ذات یا برکات پر درود پاک کی تکثیر کریں اور یہ کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو درود پاک پڑھنے کا اجر و ثواب بتا دیں اور ہم ان کو سید و عالم علیہ السلام کی محبت و عظمت کے اعتراف کے لئے درود پاک پڑھنے کی پوری رحمت دلائیں اور اگر مسلمان بھائی روزانہ صبح و شام ہزار سے دس ہزار بار تک درود پاک پڑھنے کا اور دیکھیں تو یہ سارے تملوں سے افضل ہوگا اور درود پاک پڑھنے والے کو چاہئے کہ وہ با وضو ہو اور حضور و قلب کے ساتھ پڑھے، کیونکہ یہ بھی مناجات ہے نماز کی طرف۔ اگرچہ اس میں وضو شرط نہیں ہے نیز فرمایا کہ درود پاک رسول اللہ ﷺ کے دربار میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور حضور ﷺ جیسے کائنات میں کوئی اور نہیں ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں صاحب محل و مقعد اور صاحب ہست و کفایت (خاتون) بنا دیا ہو۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ لہذا ہمیں اس آگاہی صدق و محبت کے ساتھ خدمت کرے (درود پاک پڑھنے والے اس کے لئے بڑے بڑے دنوں کی گزرتی ہیں)

جاتی ہیں اور سب مسلمان اس کی عزت کرتے ہیں جیسے کہ بلا شائبہ ان کے مقبروں کے بارے میں معلوم کیا جا سکتا ہے۔ مگر فرمایا کہ شیخ نور الدین شافعی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ دس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے اور شیخ احمد زہدوی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ چالیس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ (سعادۃ الدارین ص ۹۱)

سیدنا ابو العباس چچانی رحمۃ اللہ علیہ کا در شاہ گرامی۔

۲۲۔ فرمایا جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کر خیر کی چاہی ہے، خوب و عارف کی چاہی ہے، انوار اور امر حاصل کرنے کی چاہی ہے تو جو شخص اس سے الگ ہو گیا وہ کٹ گیا اور ہٹکارا گیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے قرب سے کچھ حصہ نہیں ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۹۲)

نیز آپ نے کسی مریض کی طرف بطور نصیحت خط لکھا تو اس میں فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں سے وہ ذکر جس کا نادمہ بہت پڑا ہے اور جس کا بھل بڑا خطا ہے۔ جس کا انہرام شائع ہو ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کے صلیب پر درود پاک پڑھنا حضور قلب کے ساتھ کیونکہ وہ درود پاک دنیا و آخرت کی ہر فرج کا جانب (کھینچنے والا) ہے اور ہر شر کا دفع ہے اور جس نے یہ نسخہ استعمال کر لیا وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے دھنوں میں سے ہو گا۔ (سعادۃ الدارین ص ۹۳)

حضرت خواجہ عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا در شاہ گرامی:

۲۳۔ فرمایا کہ جو شخص نفل نماز روزہ نہیں کر سکتا تو چاہئے کہ وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی تم پر ایک بار درود پاک پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ دس درود بھیجتا ہے، تو اگر انہما ہر گھنٹہ ساری نیکیاں عمالائے اور ہر ایک بار صلیب پر درود پاک پڑھے تو ان پر درود پاک پڑھنے پر ایک بار کا درود پاک ہر گھنٹہ نیکیوں سے روزنی ہو گا۔ کیونکہ اسے عزت تو ان پر درود پاک پڑھنے کا اپنی وسعت کے مطابق اور اللہ تعالیٰ جل شانہ تجھ پر رحمت بھیجے گا اپنی شان ربوبیت کے مطابق اور یہ اس وقت ہے کہ وہ ایک کے بدلے ایک بھیجے اور اگر وہ ایک کے بدلے دس بھیجتا تو کون اتنا دے کر سکتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۹۳)

والحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ الطہرات  
المنظورات اجمعات المؤمنین وذریتہ الی یوم الدین .

امام محدث علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک:

۲۴۔ فرمایا کہ اس محبوب کریم اور رسول عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے لدنی و اقرب، افضل و اکمل، ماضی و ملازم ہر ماہ روزہ کرنا آپ کی ذات پاک پر درود پاک پڑھنا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۹۴)

اللھم ارزقنا ہذا فی کل وقت وحين یا رب العالمین والصلوة والسلام علی حبیبہ ورسولہ ونور عرشہ وزینۃ فرشہ وقامہ وزرقہ وسید خلقہ ومعہظ وحیدہ وعلی آلہ واصحابہ ومارک وسلم۔

حضرت شاہ عبدالرحیم والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک:

۲۵۔ آپ نے فرمایا ”یہا و جلدفا ما و جلدفا“۔ (القول الجلیل عربی ص ۱۰۳)

یعنی ہم نے ہر گھنٹہ کی پاپا (غواہ و دوا) خواہ انعامات ہوں خواہ اخروی سب کا سب درود پاک کی برکت سے پڑا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان مبارک:

۲۶۔ یعنی درود پاک کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی آبروش کوئی کی نہیں رہتی۔ سیدنا حکیم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا در شاہ گرامی:

۲۷۔ فرمایا جس کئی کو کوئی جہت درستی ہو تو وہ ہزار مرتبہ پوری توبہ کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا کر اللہ تعالیٰ سے مانا جائے (نجمہ اللہ علیہ ص ۵۳۴ جلد ۲)

اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہوگی۔

بکرم و خلق و صیت علامہ یوسف بن اسماعیل عیاضی علیہ الفضل الربانی کا قول مبارک:

۲۸۔ آپ نے نقل فرمایا کہ درود پاک والصلوة والسلام علیک یا سیدی یا رسولی اللہ قلت حبیبی افرج لی رزقہ فاجبت منی وادون رزقہ میں پڑھے اور مسیتوں اور پریشانوں کے وقت ایک ہزار بار پڑھے یہ عمل مشکلات کے لئے قریبیاں بکرب ہے۔ (نجمہ اللہ علیہ ص ۵۳۴ ج ۲)

حضرت شیخ عبدالصمد رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی:  
۲۵۔ آپ نے حبیب النفاذ سے نقل فرمایا کہ ساری اہل مہاجرتوں سے درود پاک افضل ہے۔

(غزنیہ الان عمری ص ۳۸)

شیخ الحدید شمس شاہد صاحب الحق محدث دہلوی قدس سرہ کا قول مبارک:

۳۱۔ آپ اہل اللہ خیار کے انتقام پر درود بارگاہی میں دعا کرتے ہیں یا اللہ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ میری دعا ہے کہ اس بارگاہ کے لائق ہو۔ میرے سارے عمل کو تیرا ہی اور قبولیت سے سے ملوث ہیں سوائے ایک عمل کے اور اس کو ان سارے ۱۰۰ ہے تیرے حبیب اللہ کی بارگاہ میں نہایت اہمیت رکھتا ہے اور تیرا ہی جی کا ساتھ درود و سلام کا حق حاضر کرتا۔ اے میرے رب کریم وہ کون سا مقام ہے جہاں اس درود و سلام کی مجلس کی نسبت زیادہ خیر و برکت اور رحمت کا نزول ہوگا۔ اے میرے پروردگار سچا یقین ہے کہ یہ (درود و سلام والا) عمل تیرے دربار الہی میں قبول ہوگا اس عمل کے درود ہو جائے یا رازیاں جانے کا ہرگز ہرگز کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ جو اس درود و سلام کے دروازے سے آئے اس کے درود ہونے کا خوف نہیں ہے۔

(اعباد اللہ خیار ص ۲۲)

فیض الہدایت سرحدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک:

۳۲۔ فرمایا اگر درود پاک کا کوئی اور فرقہ نہ ہوتا سوائے اس کے کہ اس میں خطا کی غویہ ہے تو بھی اہل منہ پر واجب تھا کہ وہ اس سے غافل نہ ہوتا چنانچہ اس میں بخشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر صلوات ہیں۔

(صحیح الفاطمین ص ۱۹۱)

حضرت فاضل شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی ہے:

۳۳۔ فرمایا کہ بندہ جب عبادت اور بارخدا میں مشغول رہتا ہے تو اس پر حقے اور آزمائشیں بکثرت وارد ہوتی ہیں اور درود شریف کا ہر لمحہ خاصہ یہ ہے کہ اس کا درود رکھنے والے پر کوئی فتور اور غلط فہمیں آتا اور حاکم الہی شامل حال ہو جاتی ہے (ذکر خیر ص ۱۴۳)  
۳۴۔ نیز فرمایا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ بیایات جب اترتی ہیں تو گھر میں کادھ کر دیتی ہیں مگر جب درود پاک پڑھنے والے کے گھر پر آتی ہیں تو وہ دھڑکتے ہوئے درود پاک کے غلام ہیں اس گھر میں باہر کوئی نہیں آئے دیتے بلکہ ان کو پڑھنے کے گھر میں سے بھی دور پھینک دیتے ہیں۔

(ذکر خیر ص ۱۴۳)

شیخ الاسلام علامہ غلامی صحن امیری قدس سرہ کا ارشاد مبارک:

۳۵۔ فرمایا ہر شخص چاہتا ہو کہ اسے خوش کوثر سے ہمراہ کر کے پاس پایا جائے وہ پڑھ لے درود پاک پڑھے  
اللہم صل علی محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ واولادہ وذریتہ واهل بیتہ واصحابہ والنصارہ والشیعہ ومحبہ  
وعلیہم اجمعین یا ارحم الراحمین

(غزنیہ النفاذ ص ۱۰۵ ج ۲)

سیدی عبدالصمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک:

۳۶۔ سوال: جنت صرف درود پاک سے کیوں وسیع ہوتی ہے؟  
جواب: اس لئے کہ جنت کو وسیع کرنے سے پیدا شدہ ہے۔

(الذکر خیر ص ۵۵)

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ کرمانوالہ کا ارشاد گرامی:

۳۷۔ آپ درود پاک کو اسم اعظم قرار دیتے تھے  
جیسے اسم اعظم سے سارے کام ہو جاتے ہیں، ویں ہی درود پاک سے بھی سارے کام ہو جاتے ہیں اور وہ دنیاوی ہوں یا آخری پارے ہو جاتے ہیں۔ تو ان کا یہ کہنا اور اگر تو اس سے بیگانہ ہے اور کہنا جگر سے اٹھاں کام نہیں ہوا اور ملاں نہیں ہوا تو قصور حیرانہ ہے۔

(فیض ابو سعید لفظوں)

شیخ الاسلام سید محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی:

۳۸۔ دربار الہی میں عرض کرتے ہیں یا اللہ درود بھیج اس ذات پر کہ جس پر درود پاک پڑھنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں، یا اللہ درود بھیج اس ذات گرامی پر کہ جس ذات کو صفات و کمالات پر درود پاک پڑھنے سے اولیاء کرام کے در سے حاصل ہوتے ہیں، یا اللہ درود بھیج اس حبیب پر کہ جس پر درود پاک پڑھنے سے چھوٹی پر بھی حیرت رحمت نچھاور ہوتی ہے، اور بڑوں پر بھی، یا اللہ درود بھیج اس پیارے رسول ﷺ پر کہ جس پر



رسالت میں ماضی دیتے ہیں اور دفعہ انور کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے نورانی پروں کے ساتھ دفعہ مظہرہ کو چھوٹے ہیں اور درود پاک پڑھتے رہتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے تو وہ آسمانی کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور ستر بڑا ہوا آ جاتے ہیں۔ صبح ہوتی ہے تو وہ پرواز کر جاتے ہیں اور دوسرے ستر بڑا حاضر ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت جاری رہے گا۔ جب قیامت کا دن آنے کا تو سرکارِ دو عالم ﷺ ستر جزائر فرشتوں کے چلوں میں بکھریں گے اور انھیں فرشتوں کے ساتھ میدانِ مشرق طرف روانہ ہوں گے۔

مولا یحیٰی صلی وسلم دائما ابدا

علیٰ حبیبک حبر الخلق کلہم

حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہ السلام کا رشا و گرامی ہے:

۳۶۔ دونوں حضرات علیہم السلام فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول پاک ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو یوں پاک کر دیتا ہے جیسے کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔

سیدنا امام شہرانی قدس سرہ کا رشا و گرامی:

۳۷۔ درود پاک کی کثرت کی کم از کم مقدار کے حلقی فرمایا بعض ملا کا قول ہے کہ کثرت کی کم از کم تعداد سات سو بار دن کو اور سات سو بار رات کو روزانہ پڑھنا ضروری ہے۔

(افضل اسلوب ص ۳۱)

۳۸۔ نیز فرمایا ہمارا فریق یہ ہے کہ ہم درود پاک کی اتنی کثرت کریں کہ ہم حالتِ بیداری میں سیدو دو عالم ﷺ کے حضور حاضر ہوں جیسے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حاضر ہوتے تھے اور ہم سرکارِ دوئیٰ امور کے بارے میں اور ان احادیثِ مبارکہ کے بارے میں سوال کریں جن کو خدا نے ضعیف کہا ہے اور اگر ہمیں یہ ماضی نصیب نہ ہو تو ہم درود پاک کی کثرت کرنے والوں سے شمار ہوں گے۔

(افضل اسلوب ص ۳۲)

جیسے کہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ بیداری کی حالت میں پانچ سو بار درود عالم ﷺ کی زیارت یا سات سو شرف ہوئے۔ خود فرماتے ہیں کہ ”میں اب تک بیداری کی حالت میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت سے ۷۵ بار نوازا گیا ہوں اور جن احادیثِ مبارکہ کا گھونٹن میں نے ضعیف کہا ہے میں ان کے بارے میں دھچک کھچک چلیا کرتا ہوں“ (میزان کبریٰ، ص ۳۲ جلد ۱)

۳۹۔ نیز امام شہرانی نے فرمایا اے بھائی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستوں میں سے قریب تر راست ہے رسول کریم ﷺ کا اہتمام درود پاک پڑھنا لہذا جو شخص سیدو دو عالم ﷺ کی درود پاک دہلی خاص خدمت نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ارادہ کرے تو وہ محال کا طالب ہے مگر یہ بات ممکن ہے ایسے شخص کو اب حضرت احمد دروہی علی نبیین و نساء کے ساتھ اور ایسا شخص جاہل ہے اسے دربارِ الٰہی کے آداب کا پتہ ہی نہیں ایسے کی مثال اس کسان کی ہے جو بادشاہ کے ساتھ بلا واسطہ ملاقات کرنا چاہتا ہے۔

(افضل اسلوب ص ۳۱)

۴۰۔ نیز فرمایا ہے میرے عزیز تجھ پر لازم ہے کہ درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ جو رسول کریم ﷺ کے خدام ہوں گے یہ لوگ بھی ﷺ کے کرام کی وجہ سے قیامت کے دن ان کے ساتھ دوزخ کے ذیاب (فرشتے) کسی قسم کا تعرض نہیں کریں گے۔ (افضل اسلوب ص ۲)

حشر میں دعوٰی اٰنی کریں ان کو قیامت کے پانی

پر وہ کس کو ملے جو حیرے دامن میں بچھا ہو

۴۱۔ نیز فرمایا ہے میرے عزیز اگر اعمال میں کوتاہی ہو مگر سرورِ دو عالم ﷺ کی حمایت حاصل ہو تو یہ زیادہ نافع ہے اس سے کہ اعمال حاصل بہت ہوں لیکن سرورِ دو عالم ﷺ کی حمایت حاصل نہ ہو۔

(افضل اسلوب ص ۳۱)

۴۲۔ شیخ اکبر شیخ محمد بن ابی الدین ابن عربی رحمہ نے فرمایا اہل محبت کو چاہئے کہ وہ درود پاک پڑھنے پر مصر رہیں استقلال کے ساتھ جھگی کریں یہاں تک کہ محبت جائیں اور وہ جان جہاں خود قدم نہماں لڑنا نہیں اور شرف زیارت سے نوازیں۔

(”نور الصبر“ کڑمیاں مہدار شید روزِ ثانی کے وقت)

۴۳۔ ڈاکٹر محمد امجد علی نے علامہ محمد اقبال سے دریافت کیا کہ آپ حکیم الامت کیسے بن گئے؟ تو علامہ اقبال نے ہاتھ تک فرمایا یہ تو کوئی مشکل نہیں، آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں ملک صاحب نے اصحاب سے پوچھا کہ کیسے تو علامہ اقبال نے فرمایا میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ دروہی پڑھا ہے اگر آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

## واقعات

### دنیوی مصیبتوں اور پریشانیوں کا دفعیہ درود پاک سے

#### قرض کی ادائیگی

۱۔ کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار روپے قرض لیا اور ادائیگی کی تاریخ مقرر ہو گئی، جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو، ہوتا ہی ہے۔ اس شخص کا کاروبار معطل ہو گیا اور وہ بالکل کنکال ہو کر رہ گیا۔

قرض خواہنے تاریخ مقررہ پر پہنچ کر قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔ اس مقررہ میں نے سخت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے قرض خواہ نے قاضی کے پاس دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے اس مقررہ کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اس مقررہ کو ایک ماہ کی مہلت دی اور فرمایا کہ اس قرض کی ادائیگی کا انتظام کرو۔ وہ مقررہ عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں؟ محسوس ہے کہ اس نے کھل سے یہ پڑھا ہو یا سلائے کرام سے یہ سنا ہو کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد کرامی ہے ”جس بندہ سے پر کوئی مصیبت کوئی پریشانی آجائے تو وہ مجھ پر درود پاک کی تلاوت کرے گی کہ درود پاک مصیبتوں پریشانوں کو لے جاتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے۔“ لہذا اصل اس نے عاجزی اور ذاری کے ساتھ مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ جب ستائیس دن گزر گئے تو اسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا کوئی کہنے والا کہتا ہے

”اے بندے! تیرے پریشان نہ ہو بلکہ تعالیٰ کا سامنا ہے تیرا قرض ادا ہو جائے گا۔ تو علی بن یثربی وزیر سلطنت کے پاس جا اور جا کر اسے کہہ دے کہ قرض ادا کرنے کے لیے مجھے تین ہزار روپے چاہیے۔“

فرمایا جب میں بیدار ہوا تو بڑا غرضال تھا۔ پریشانی ختم ہو چکی تھی لیکن یہ خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا ثبوت کی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ دوسری رات ہوئی جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاک اٹھی۔ مجھے آقا سے وہ جہاں رجب وہ عالم شفیع اعظم علیہ السلام چار غصیب ہو۔ حضور ﷺ نے بھی علی بن یثربی وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا، جب آنکھ کھلی تو خوشی کی بجائے غمی۔ تیسری رات پھر امت کے والی ﷺ تشریف لائے ہیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ وزیر علی بن یثربی کے پاس جاؤ اور اسے یہ فرمان سنا دو۔ عرض کی ”یا رسول اللہ! (صدائے اسی و اسی) میں کوئی دلیل یا ثبوت چاہتا ہوں جو کہ اس اور شاہ کی صداقت کی دلیل ہو۔“ یہ سن کر حضور ﷺ نے میری عرض کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ دیا اس کی سچائی کی علامت یہ ہے کہ آپ نماز فجر کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار درود پاک کا تحفہ دے اور رسالت میں خوش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور کرنا کا تین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہ فرما کر سیدہ عالمہ ﷺ تشریف لے گئے۔ میں بیدار ہوا نماز فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور آج صبح پورا ہو چکا تھا میں وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصہ کہہ سنا۔ جب وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی اور میں نے حضور محبوب کبر ﷺ کا ارشاد سنا تو وزیر صاحب خوشی اور مسرت سے چمک اٹھے اور فرمایا ”موصحاح“ موصول اللہ حقاً“ اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار روپے لے کر آ گئے۔ ان میں سے تین ہزار گن کر میری بھولی میں ڈال دیئے اور فرمایا ”یہ تین ہزار قرض کی ادائیگی کے لیے“ اور پھر تین ہزار اور دیئے کہ یہ تیرے ہال بیچ کا خرچہ اور پھر تین ہزار اور دیئے اور فرمایا ”یہ تیرے کاروبار کے لیے“ اور ساتھ ہی اعلان کرتے وقت قسم دے کر کہا اے بھائی! تو میرا دینی اور دینی بھائی ہے خدا دایہ تعالیٰ سمیت والا خدا تو ۱۴۰۰ روپے بھی آپ کو کوئی کام کوئی حاجت و ریش ہو، یا روک ٹوک آجائے میں آپ کے کام دل و جان سے کیا کروں گا۔ فرمایا کہ میں وہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور فریقین کو بلا دیا ہوا تو میں قاضی صاحب کے ہاں پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ ہر ہمت کھڑا ہے۔

میں نے تین ہزار روپے قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیئے۔ قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ تاجا یہ اتنی دولت کہاں سے لے آیا؟ حالانکہ قاضی صاحب کو کمال تھا۔ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ قاضی صاحب نے یہ سن کر خاموشی سے آنکھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار روپے لے کر آ گئے اور فرمایا ”ساری برکتیں وزیر صاحب نے ہی کیوں لوٹ لیں، میں بھی اسی سرکار کا قلام ہوں، میرا قرضہ میں ادا کرتا ہوں، جب صاحب دین (قرض خواہ) نے یہ باجرا دیکھا تو وہ لاکھ ساری دھنیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو، میں بھی ان کی راحت کا حقدار ہوں“ یہ کہہ کر

اس نے فرمایا کہ میں نے اس کا قرض اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ کے لیے معاف کر دیا اور پھر قرضوں نے حاجی صاحب سے کہا ”آپ کا شکر یہ لیجیے اپنی رقم سنبھال لیجئے۔“ تو حاجی صاحب نے فرمایا ”اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی محبت میں جود چار لایا ہوں وہ واپس لینے کو برگزینا نہیں ہوں یہ آپ کا ہے آپ اسے لے جائیں۔“

تو میں بارہ ہزار روپے لے کر گھر آیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا۔ یہ برکت ساری کی ساری درود پاک کا ہے۔

(جذب القلوب ص ۲۶۳ مع تعریف)

مشکل جو سر پر آ پڑی تیرے ہی نام سے تھی

مشکل کشا ہے تیرا نام تھو پر درود اور سلام

دو ہزار پانچ سو درہم

(۲) ایک شخص کے ذمہ پانچ سو درہم قرض تھا مگر حالات ایسے تھے کہ وہ قرض واپس کر سکتا تھا۔ اس کو نبی اکرم ﷺ کا عالم دیا میں دیکھ کر نصیب ہوا اور اپنی پستی کی شکایت کی۔ حضور ﷺ نے اپنے اہل حق کی پریشانی کی کہانی سن کر فرمایا۔ ”تم لو اس کیسائی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اسے کہو کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے وہ غیبتا پھر میں ایک نئی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار فریوں کو پکڑے دے دے۔ ہے اور اگر وہ کوئی نیکانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم ہر روز اور ہر سات میں سو بار درود پاک کا قرضہ حاضر کرتے ہو مگر کل تم نے درود پاک نہیں پڑھا۔“

وہ شخص بیدار ہوا اور ایسا شخص کیسائی کے پاس پہنچ گیا اور اپنا حال بیان کیا مگر اس نے کچھ توجہ نہ دی پھر حضور ﷺ کا پیغام دیا تو اس نے نیکانی طلب کی اور جب نیکانی بیان کی تو اس شخص نے سختی سے زمین پر گر پڑا اور بارگاہی میں سجدہ شکر ادا کیا اور پھر کہا ”اے بھائی! یہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے دو مہمان ایک دوسرا تھا کوئی دوسرا اس رات سے راتف نہ تھا۔ واقعی کل میں درود پاک پڑھنے سے مجرم رہا تھا۔“

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ اسے پانچ سو کے بجائے دو ہزار پانچ سو درہم دے دو اور ایسا شخص کیسائی نے عرض کیا ”اے بھائی! یہ ہزار درہم آقا نے دو جہاں ﷺ کی طرف سے پیغام اور بشارت لائے کا شکر ادا ہے ہزار درہم آپ سے یہاں قدم و نوا فرمائے گا شکر ادا ہے پانچ سو درہم سرکار کے حکم کی تعمیل ہے“ اور مزید کہا کہ آپ کو اس کے کوئی ضرورت نہ رہی ہو تو میرے پاس پھر طلب لایا کریں۔

(معارج المودع ص ۳۲۹ جلد اول)

تکسلی مراد

(۳) ایک مولوی صاحب نے ایک شخص کو چار سو روپیہ روزانہ چھیننے کے لئے درود پاک بتایا اور ساتھ ہی کچھ نوا اور درود پاک کے خدائے۔ وہ شخص بڑے شوق و ذوق سے دین رات درود پاک پڑھتا رہا اور ایسا اس میں بخوبی اکوڑ گیا کہ کام چھوٹے گئے اس کی بیوی فاجہ مچی جب بھی خانا کو دیکھتی تو اس کے منہ سے درود پاک کا اور چار روپیہ بتاتے بے حد گوار معلوم ہوتا۔ ایک دن وہ عورت ہوئی ”اے بد بخت! کیا ہر وقت صلی صلی محمد کہتے رہے ہو اس کو چھوڑ دو اور آدمی نہ کہہ کر لاف بگھڑا اس کا جانتا ہوا جو رانگی طعن و تشنیع کے درکاروں نے چھوڑا تھا۔ اتفاق سے وہ شخص کسی مہاجرین کا قرضہ تھا اس کے ذمہ سو روپیہ مہاجرین کا قرضہ تھا۔ اس نے مطالبہ کیا پھر دے گا مہاجرین نے حالت میں مولوی داغ کر دیا۔“

اب اس کی عورت کو اور بھی موقع مل گیا۔ خوب زبان درازی کی اور خانا کو برا بھلا کہہ کر وصال غلک آ کر آدمی رات کو اٹھا اور دربار اچھی میں نہلاتی زبان کی لاد سا جڑی سے عرض کی ”اللہ! تو سب کچھ جانتا ہے میں بیوی اور مہاجرین سے لاچار ہو گیا ہوں تو بے سہارا ہوں سہارا ہے تو حاجت مندوں کا حاجت دہا ہے۔“ وہ بڑے رحمت جوش میں آیا اور اس مرد صالح پر اللہ تعالیٰ نے نیکو سلا کر دی اور اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نہلاتی ہی مسنیں پانچ سو روپیہ صورت سامنے آئے اور نہلاتی شیریں زبان سے گویا ہوئے۔ ”اے پیارے! کیوں اسے بے قرار ہو؟ گھبراؤ نہیں! اتھار سارا کام بن جائے گا میں خود تمہارا مددگار ہوں۔“ اس مرد صالح نے عرض کی کہ آپ کو کون جیسا فرمایا ”میں وہی ہوں جن پر تو درود پاک پڑھتا ہے۔“

یہ سن کر بہت خوش ہوا اور اس کی ساری کی ساری بے قراری دور ہو گئی اور پھر سرکار و عالم ﷺ نے فرمایا ”گھبرانے کی ضرورت نہیں تم صبح و زہر معظم کے پاس جانا اور اس کو وہ کیفیت کی طبیعت کی طو نظری سنا گا۔“ جب دو مرد درویش بیچارہ ہوا اور صبح کو اپنے خوں نے پھوٹے لہاس کے ساتھ وزیر اعظم کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ وہ روزہ پے جا کر وہ بالوں سے کہا ”میں وزیر صاحب سے ملنا چاہتا ہوں“ اور پانچ اس کی



حیثیت دار ہاں اس دیکھ کر مسکرا دیجے اور کہا "کیا آپ وزیراعظم کے ساتھ ملاقات کرنے کے قائل ہیں، چلو یہاں سے بھاگو"۔  
 لیکن ان اور باتوں میں ایک رقم بھی تھی۔ اس کو رم آگیا اور لکھا بھائی ظہیر چا، میں وزیر صاحب سے عرض کرتا ہوں اگر چہلات ہوگی  
 تو ملاقات کر لینا"۔ جب وزیر صاحب سے ماجرا بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا "اس آدمی کو بلاؤ، جب وہ وزیر کے ہاں پہنچا تو وزیر کے استفسار پر  
 سارا واقعہ جان کر بلا وزیراعظم وکیل کی مقبولیت کی خوشخبری سن کر بہت خوش ہو اور اسے بجائے ایک سو کے تین سو روپے دے کر نصرت کیا۔  
 جب وہ مرد صالح وہ روپے لے کر گھر پہنچا اور بیوی کو دیا تو وہ بھی خوش ہو گئی اور وہ مرد صالح بیوی کو روپے دے کر اپنے کام چلتی  
 اور روپے چھینے میں مشغول ہو گیا۔ جب حقدار کی تاریخ آئی تو وہ سو روپے لے کر عدالت میں جا پہنچا اور حاکم کے سامنے دکھایا اور وقرض  
 گواہ مہاجن روپے دیکھ کر حاکم سے کہنے لگا "جناب اس روپے کس سے چوری کر کے لا رہا ہے کیونکہ اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا"۔ یہ سن کر  
 حاکم نے پوچھا "تاکہ ایسا روپہ کہاں سے لا رہا ہے؟ اور تہ قید کر لئے جاؤ گے"۔ اس نے کہا "یہ بات وزیراعظم سے معلوم کرو کہ میرے پاس روپہ  
 کہاں سے آیا ہے"۔

حاکم نے وزیراعظم کی خدمت میں خط لکھا، وزیر صاحب نے خط پڑھ کر جواب لکھا "بیج صاحب! خبردار! خبردار! اگر اس بندے کے  
 ساتھ دوا بھی بے ادبی کر دے تو معزول کر دیے جاؤ گے"۔ بیج صاحب یہ جواب پڑھ کر خوفزدہ ہو گئے اور اس مرد صالح کو اپنی کرسی پر بٹھایا  
 اور بڑی خاطر داری کی اور جو سو روپے اس مرد صالح نے دیا تھا وہ اپنی کر کے مہاجن کو اپنی طرف سے ۳۰ روپے دے دیا۔  
 مہاجن نے جب یہ خطرہ دیکھا تو قہقہے کیا کہ جب وزیراعظم اور حاکم بھی اس کے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا بھی اس کے ساتھ ہے۔  
 اس نے دو سو روپے مانگے دے دیا۔ معلوم ہوا کہ وہ روپے پاک و دونوں مہاجنوں کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر کہ سازد درد جان صلی علی  
 حاجت داریں اور درد

(دعوتِ نظیر ص ۲۵)

سبق

ان جیسے واقعات سے اور آئندہ واقعات سے یہ درد و دشمنی کی طرح واضح ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی مطاعے برائتی  
 کو جانتے ہیں اور ان کی پریشانیوں سے بھی واقف ہیں اور یہی عقیدہ اکابر اہل سنت و جماعت کا ہے، چنانچہ حضرت شاہ عبدالغفور محدث  
 دہلوی قدس سرہ، تفسیر عریضی میں آیت مبارکہ "وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ يُؤْتِكُمُ اللَّهُ فَتْرَةً مَّتًى يَشَاءُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنْهَا" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمہارے رسول تم  
 پر قیامت کے دن بدیں جو گواہی دیں گے کہ وہ فوجت سے ہر مومن کے رتبے کو جانتے ہیں کہ اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ اور یہ بھی  
 جانتے ہیں کہ میرے ظلم اس کی ترقی میں کیا چیز رکاوٹ بنی ہوئی ہے؟

الحاصل رسول اکرم ﷺ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں اور وہ تمہارے اذیت سے  
 غفلت کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے احوال و حالت کو بھی جانتے ہیں۔

(تفسیر عریضی ص ۱۸۰، سورۃ بقرہ)

بلکہ سرور عالم نور محمد شفیع اعظم ﷺ نے خود فرمایا

"بے شک اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میرے گرد بنائی ہے اور میں دنیا کی طرف راہ جو کچھ قیامت کے دن تک اس میں ہوئے ہیں  
 ہے سب کچھ دیکھ رہا ہوں جیسے کہ میں اپنی تعمیل کو دیکھ رہا ہوں۔"

(سواہب الدین و شرح الطورقانی ص ۲۱۳، ص ۷)

اس حدیث کو سیدنا عبدالقدوس عمر روضہ نے بھی روایت کیا ہے۔

بیز صاحب التفسیر "روح المعانی" نے اپنی تفسیر میں آیت مبارکہ "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اذْكُرْ مَا كُنْتَ تَكْفُرُ" کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے  
 "اے پیغمبر! آپ کی امت پر آپ کو شاہد بنایا ہے کہ آپ ان کے اعمال کی گواہی فرماتے ہیں اور ان کے غفلت کو  
 ملاحظہ فرماتے ہیں اور آپ کی امت سے تمہاری حق و کذب و باطل و حق و کذب کو گواہی دے گا کہ آپ اس کے بھی گواہ ہیں۔"

(تفسیر روح المعانی ص ۳۵، ص ۳۳)

(اور اس مسئلہ کی تفصیل درکار و تفسیر کارساز "الواقیت و الجوہر کا مطالعہ کریں)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق کامل منت و جماعت پر قائم رکھے اور اسی پر خائف و خائف ہو۔

قبولیتِ دعا

(۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی کتاب خود میں لکھتے ہیں کہ اللہ اور میں ایک شخص فقیر حادثہ مند محال دار صابر و عابد رہتا تھا۔ ایک دن وہ رات کو نماز کے لئے اٹھا تو اس کے بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے بچوں کو روٹی دی تو وہ بولا اور کہا تمھیں اللہ تعالیٰ کے حبیب اللہ پر درود پاک پڑھو اور بھوک کو اللہ تعالیٰ کیسے درود پاک کی برکت سے میں قہقہہ کرتا ہے اپنے فضل و جود اور احسان سے لہذا وہ سب بچے کھائے اور درود پاک پڑھا شروع کر دیا۔ درود پاک پڑھتے پڑھتے بچے تو سگے اور لڑکے اور لڑکیاں نے اس مرد صالح پر بھی ہنسنے لگیں اور فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کے نعم سے صبح ہوگی تو اسے پیار سے اسمعیٰ کہتے تھے فلاں بھئی کے گھر جانا ہو گا اور اسے میرا سلام کہنا، نیز یہ کہنا کہ خیر سے حق میں جود ماحبہ و قول میں بھی ہے اور حقے اللہ تعالیٰ کے رسول فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دینے میں سے مجھے (یعنی قاسم کو) دے۔“ یہ فرما کر رسول اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور وہ مرد صالح بیدار ہوا تو مسرت و شادمانی اچھا کو بھٹی ہوئی تھی لیکن اس نے دل میں سوچا کہ جس خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا اس نے حق حضور ﷺ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان حضور ﷺ کی شکل میں نہیں آ سکتا اور یہ بھی محال ہے کہ حضور ﷺ مجھے ایک آگ کے پھار دی بھئی کی طرف بھیجیں اور پھر اس کو سلام بھی فرمائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر وہ کیا تو پھر قسمت کا ستارہ چمکا پھر نبی اکرم ﷺ نے حق حکم دیا۔

جب صبح ہوئی تو بھئی کے گھر پہنچا ہوا کھنکی گیا۔ بھئی کا گھر حاش کرنا بیکار مشکل نہ تھا کیونکہ وہ بہت مالدار تھا اس کا کاروبار وہ بیچے تھا۔ جب بھئی کے سامنے ہوا تو چونکہ بھئی کے کاروبار سے کافی حقے اس نے اسے انجمنی دیکھ کر پوچھا ”کہا آپ کو کوئی کام ہے؟“ اس مرد صالح نے فرمایا ”وہ میرے تیرے دو مہمان ٹھہر گئی ہیں بات ہے۔“

اس نے تو کروں غلاموں کو تنعم دیا کہ وہ باہر چلے جائیں، جب تک ہو گیا تو مرد صالح نے کہا ”حقے دار سے نبی ﷺ نے سلام فرمایا ہے“ یہ سن کر بھئی نے سال کیا ”کون تمہارا دینی ہے؟“ فرمایا ”ﷺ“ یہ سن کر بھئی نے سوال کیا ”کیا آپ کو پتا ہے میں بھئی ہوں اور آپ کے دو مہمان کونساں؟“ اس پر مرد صالح نے فرمایا ”میں جانتا ہوں لیکن میں نے وہ بار حضور ﷺ کو دیکھا ہے اور مجھے اسی بات کی تائید فرمائی ہے“ یہ سن کر بھئی نے اللہ تعالیٰ کی قسم دلائی کہ کیا واقعی حقے تمہارے نبی سے بھیجا ہے اس نے کہا اللہ تعالیٰ شہاد ہے اور مجھے نبی فرمایا ہے۔

پھر بھئی نے پوچھا ”اور کیا کہا ہے؟“ اس تک مرد نے کہا نیز حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دینے ہوئے میں سے مجھے بیکار دے اور یہ کہ خیر سے حق میں دعا قبول ہے۔“ اس بھئی نے پوچھا حقے حضور ﷺ ہے کہ وہ کوئی نبی دعا ہے؟ اس نے جواب فرمایا مجھے علم نہیں پھر بھئی نے کہا میرے ساتھ اعداؤں میں حقے تھاؤں وہ کوئی نبی دعا ہے۔ اب میں اعداؤں کو اور بیٹھے تو بھئی نے کہا ”آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر دوں اور اس نے ہاتھ بڑھا کر کہا:

اشھد ان لا اله الا الله و اشھد ان محمد رسول الله ﷺ

اسلام قبول کر لینے کے بعد اس نے اپنے ہم غیثوں کو کارندوں کو بلا دیا اور فرمایا ”میں لوگوں میں گمراہی میں تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے، میں نے ہدایت قبول کر لی اور میں نے تصدیق کی کہ اللہ میں ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ سے ہوا اور اس کے نبی محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم۔“

لہذا تم میں سے جو ایمان لائے آئے تو اس کے پاس جو میرا مال ہے وہ اس پر حلال ہے اور جو ایمان نہ لائے وہ میرا مال ابھی واپس کر دے اور آئندہ نہ وہ مجھے دیکھے نہ میں اسے دیکھوں۔“ تو چونکہ اس کے مال سے کافی خلقت تھا کہ کرتی تھی اس کے احباب سے اکثر ان میں سے ایمان لائے آئے اور جو ایمان نہ لائے وہ اس کا مال واپس کر کے چلے گئے، پھر اس نے اپنے بیٹے کو بلا دیا اور کہا ”بیٹا! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے، لہذا کہ تو اسلام قبول کر لے تو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ورنہ آج سے تو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ۔“

یہ سن کر بیٹے نے کہا ”ابا جان! آج آپ نے راستہ اختیار کیا ہے میں اس کی حالت ہرگز نہیں کروں گا۔“ لیکن سن لیکنے اشھد ان لا اله الا الله و اشھد ان محمد رسول الله ﷺ

پھر اس نے اپنی بیٹی کو بلا دیا کہ آپ نے ہی بھائی کے ساتھ شادی شدہ تھی اور یہ بھائیوں کے مذہب کے مطابق تھا۔ اس باپ نے اپنی بیٹی سے بھی یہی کہا جو اس نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ یہ سن کر بیٹی نے کہا مجھے قسم ہے خدا کی میرا شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی کے ساتھ ملاپ نہیں ہوا بلکہ مجھے سخت نفرت دی ہے۔ اشھد ان لا اله الا الله و اشھد ان محمد رسول الله ﷺ یہ سن کر باپ بہت خوش ہوا۔ پھر اس نے مرد صالح سے کہا ”کیا آپ پتا ہے کہ میں آپ کو وہ دعاؤں جس کی قبولیت کی تو بخیر آپ لائے ہیں اور وہ کیا چیز ہے جس سے رسول اکرم ﷺ نبی محترم ﷺ کو مجھ سے راضی کیا ہے؟“ مرد صالح نے لے لیا اس ضرورت انکلی۔

اس نے کہا ”جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے عام دعوت کی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھانا دیا اور حاجی کر کیا شری کیا، یہاں سب کھا گئے۔ جب سب کھا کر فارغ ہو کر چلے گئے تو چونکہ میں حکم کر چکا ہوں چاہا تھا۔ میں نے مکان کی چھت پر دسترگاہ لگا کر آرام کروں۔ میرے چاروں میں ایک سید زہوی جو کہ سیدنا امام حسنؑ کی اولاد میں سے ہے اور اس کی چھوٹی چھوٹی بیٹیوں بھی تھیں۔ جب میں اوپر لیٹا تو میں نے ایک صاحبزادی کو سنا وہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھیں ”ای جان! آپ نے دیکھا کہ ہمارے چارویں بھائی نے کیا کیا ہے؟ ہمارا دل نے دکھ لیا ہے سب کو کھلایا مگر ہمیں اس نے بچھا تک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہماری طرف سے اچھی جزا دے۔“

جب میں نے اس شادی سے یہ بات سنی تو میرا دل چلتا گیا اور سخت کلاوت ہوئی ہمارے ”میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں حلدی سے بچے اور اور بچھا کہ یہ کتنی شادیوں ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ تین شادیوں ہیں اور ایک ان کی والدہ محترمہ ہے۔

میں نے کھانا چاہا اور چار بہترین جوتے پہنوں کے لئے اور کچھ نقدی رکھ کر کوکرائی کے ہاتھوں کے گھر بھیجا اور خود میں وہاں مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب دو چڑیاں جو میں نے حاضر کی تھیں ان کے ہاں پیچلیں تو وہ بہت خوش ہوئیں اور شادیوں میں نے کہا ”ای جان! ہم کیسے یہ کھانا کھا لیں حالانکہ بیچنے والا بھوی ہے۔ یہ سن کر ان شادیوں کی والدہ محترمہ نے فرمایا ”بیٹی! یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے اس نے بچھا ہے تو شادیوں میں نے کہا ”ہمارا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کھانے کو کیسے کھا لیں جبکہ بیچنے والا بھوی ہی رہے۔ پہلے اس کے لئے اپنے نانا جان کی شہادت سے اس کے مسلمان ہونے اور اس کے بھائی ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔“

ان شادیوں میں نے دعا کرنا شروع کی اور ان کی والدہ محترمہ میں کبھی رہیں، لہذا یہ وہ دعا ہے کہ جس کی قبولیت کی بشارت صحابہ کرامؓ نے میرے ہاتھ کھینچی ہے اور اب میں حضور ﷺ کے حکم کی تعمیل میں کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے ساری جائیداد میں سے نصف ان کے لڑکے کو دی تھی اور نصف میں نے دیکھی تھی اور اب چونکہ ہم سب مسلمان ہو گئے ہیں اور اس مبارک اسلام نے دونوں (یعنی بھائی) کے درمیان جدائی کر دی ہے اب وہ مال جہان کو یا فائدہ آپ کا ہے آپ لے جائیں۔“ (مسند الدارین ص ۱۳۵)

سبق

اس واقعہ سے یہ سبق ملے کہ سادات کرام کی خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ راہی ہوتے ہیں اور اس کے عوض جنت اور شفاعت نصیب ہوتی ہے اور یہ کہ نبی کریم ﷺ اعظم ﷺ اپنی امت کے ہر فرد سے ہا ان اللہ واقف ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

تحقیق

سوال: حضور ﷺ کی شریعت مطہرہ کا قانون ہے کہ غیر مسلم کو اسلام مت کو تو خود مضبور ﷺ نے اس بھوی کو کیوں اسلام فرمایا تھا؟  
جواب: ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی محلات اس بھوی کے دل میں ایمان دکھایا تھا اور اس کے ایمان کی بنا پر اسے سلام بھیج دیا۔ مگر جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے حالات کا علم نہیں ان پر یہ دینی اعتراض ہے کہ ان کے نزدیک نبی کریم ﷺ علم شرع کی خلاف ورزی کرنے کی بنا پر (معاذ اللہ) مباح نہیں رہتے ہیں۔

اللھم احفظنا من غرہ هذا القول الخبیث ووفقنا لمتک مسلک اهل السنہ و الجماعة واحضرننا معہم

درد و شریف کی برکت

(۵) مستری بابا نور محمد سوز جمال دالے بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ گیا وہاں ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میرے پاس سے خرچہ خرچ ہو گیا۔ کوئی روپیہ بچہ نہ تھا، میں حجازی کے لیے نکلا تو مجھے کوئی کام نہ ملا۔ میں ہی تین دن گذر گئے ایک دن میں نے حرم شریف میں چڑھ کر صبح تک روپاک چڑھنا شروع کر دیا۔ اب تک مجھے اچھا لگی۔

جب طریقت سمجھ لی تو دیکھا کہ میرے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور مجھے کہہ رہا تھا میرے سر میں درد ہے مجھے دم کر دو۔ میں نے اسے دم کیا اور وہ مجھے تین دیال دے کر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ ہر سو مبارک آتا اور دم کرتا پھر وہ مجھے اس دیال دے کر چلا جاتا۔ اس وقت مجھے حضرت صاحبکارا شاہ مبارک یاد آیا کہ درد شریف چڑھنے سے تمام مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ (خرید کریم ص ۴۵۴)

اللھم صل وسلم علی حبیبک المصطفیٰ وعلیٰ آلہ واصحابہ کلما ذکرک و ذکرہ اللہ

تکون و کلما غفل عن ذکرک و ذکرہ العالون

(۶) حضرت کاظمی شرف الدین ہزاری رحمت اللہ علیہ نے اپنی کتاب تذکرۃ ائمہ میں بیان فرمایا کہ حضرت شیخ محمد بن سینا ابن نعمان کا واقعہ نقل فرمایا۔

شیخ ابن نعمان نے فرمایا کہ ۶۳ھ میں ہم حج سے واپس لوٹے مقلدہ دہاں دواں تھا کہ مجھے راست میں حاجت پیش آئی اور میں سودا کی سے اترا پھر مجھ پر غیظ غالب ہو گئی اور میں سو گیا اور پھر اس وقت ہوا جبکہ سو رہا غروب ہوئے کو تھا۔ میں نے یہ اور ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بڑا خوف زدہ ہوا اور ایک طرف چل دیا، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس طرف جانا ہے اور اور حرارت کی تاریکی چھا گئی۔ مجھ پر اور زیادہ خوف اور وحشت طاری ہوئی، پھر سمجھتے پر سمجھتے یہ کہ یہاں کی شدت تھی اور پانی کا نام و نشان تک نہ تھا گویا میں جاکت کے کنارے پہنچ چکا تھا اور موت کا نزدیکہ ہاتھ۔

دن کی سے ہامید ہو کر رات کی تاریکی میں میں عبادی

یا محمد، یا محمد، اے خداوندی صلی علیہ وسلم

یا رسول اللہ! یا صیب اللہ! میں آپ سے فریاد کرتا ہوں میری فریاد کیجئے۔

میں نے ابھی یہ حکام پڑھا ہی نہ کیا تھا کہ میں نے آواز سنی ”اوجڑ آؤ“ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ میں ان کا سر سے ہاتھ کو تھامتا تھا کہ نہ تو کوئی شکوت رہی نہ پریشانی نہ یہاں اور مجھے ان سے اس سنا ہو گیا پھر وہ مجھے لے کر چلے۔ چند قدم چلے مجھے کہ سامنے وہی صاحبین کا قلعہ چار ہاتھ اور میرا قلعہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی اور وہ قلعہ دلوں کا آواز دے رہا تھا۔

ایک ایک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سودا کی میرے سامنے کھڑی ہے میں بارے خوشی کے پکارا اٹھا اور ان بزرگ نے فرمایا ”یہ میری سودا کی ہے“ اور مجھے اٹھا کر سودا کی نہ تھا کہ چھوڑ دیا اور وہ انہیں ہونے پر فرمانے لگے ”جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اسے تاہم اؤٹس چھوڑ دے“ اس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی تو صیب اللہ ہیں یہی تو اُمت کے ولی اور اُمت کے نواز ہیں اور جب سرکار و انہیں تخریف لے جا رہے تھے تو اس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کے اندھیرے میں حضور ﷺ کے انوار چمک رہے تھے پھر مجھے غلٹ خدیہ کو دلت ہوئی کہ بائیں قسمت! میں نے حضور ﷺ کی دست بوسی کیوں نہ کی؟ ہائے میں کیوں آپ کے قدموں سے نہ لپٹ گیا؟

(ترجمہ الاناطرین، ص ۳۳)

## مہمان کی خدمت

(۷) کتاب مصباح الفقہ میں ہے کہ حضرت ابو جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں میں وہ یہ منورہ حاضر ہوا ایک وقت آیا آپ کو کھانے کو بکھن تھا۔ بھوک سخت لگی ہوئی تھی میں نے چند روزوں گزار رکھے۔ جب میں زیادہ ہی طحال ہو گیا تو میں نے اپنا پیچہ روئے مقدس کے ساتھ لگا دیا اور کھڑت سے دو رو پاک چڑھا اور عرض کی ”یا رسول اللہ! اپنے مہمان کو کھانا کھانے بھوک نے طحال کر دیا ہے۔“ وہ آپ پر اندھ تھائی نے مجھ پر خیر غالب کر دی اور سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر حضور ﷺ کے دائیں جانب اور فاروقیؓ اُظم دائیں جانب ہیں اور عیدہ کر رہے تھے ہیں۔

مجھے مولانا علی شیر خدا علیہ نے پایا اور فرمایا ”اللہ! سرکار تخریف لائے ہیں“۔ میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ آقا نے دو جہاں ﷺ نے مجھے روئی عنایت فرمائی، میں نے آدمی کھائی اور آنکھ کھل گئی میں بیدار ہوا تو آدمی روئی میرے ہاتھ میں تھی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ المصطفیٰ و رسولہ المجتبیٰ و علی آلہ و اصحابہ وسلم

(سعادۃ الدارین، ص ۱۳۳ تذکرۃ الاناطرین، ص ۳۳)

یہ واقعات ہیں فقیر نے دونوں کو مل کر ایک ہی بیان کر دیا ہے۔

## طوفان عظیم گیا

(۸) حضرت شیخ سونی خرمیہ رحمت اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ شہر دورہ کیا میں بحری جہاز پر سوار ہوا۔ اچانک طوفان آگیا اٹھا بیہوشی آمدنی میں لگی اور یہاں طوفان تھا کہ جہاز کی زدن سے یہاں شاید ہی کوئی بچا ہو۔

پریشانی حد سے بڑھ گئی جہاز دوسلے نہ تھکی سے ہامید ہو گئے۔ میری آنکھ لگ گئی۔ آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی۔ میں زیارت جمال



پاک آپ نے دیکھا ہے اگرچہ حاشا۔

حضرت شیخ ابو بکر اے اور اس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر صاحب کے گھر پہنچ گئے، پہنچ کر وزیر سے فرمایا "وزیر صاحب! یہ آپ کی طرف رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جہاد ہے۔" یہ سنتے ہی وزیر صاحب فوراً کھڑے ہو گئے اور بڑی تعظیم و توقیر کی اور ان کو اپنی مسند پر بٹھایا اور غلام کو تعظیم دیا کہ وہ بیٹاروں والی تھیلی لائے۔

وزیر صاحب نے ہزاروں چاروں کے سامنے رکھ دیے اور عرض کیا "اے شیخ! آپ نے کج فرمایا ہے یہ مجھ سے اور میرے رب کے درمیان تھا۔" مگر وزیر صاحب نے عرض کیا "حضرت! یہ سود چاروں کریں یہ اس بچے کے باپ کے لئے ہیں اور پھر سود چاروں کریں اور حاضر بنائے اور کہا یہ اس لئے کہ آپ اپنی بیٹاوت کے لئے تشریف لائے ہیں اور پھر سود چاروں حاضر کیے کہ آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اٹھانا چاہی ہو یوں کرتے کرتے وزیر صاحب نے ہزاروں چاروں حاضر کیے۔ مگر حضرت شیخ ابو بکر نے فرمایا "بسم اللہ" ہی لیں گے جتنے ہمیں آتے تھے وہ جہاں پہنچے تھے لینے کو لے لیا ہے یعنی ایک سو چار۔"

(سعادۃ الدارین، ص ۱۳۳، روایتی الہامی، ص ۱۱۰)

### بازار شہب

(۱۳) حضرت ابو محمد بن ربیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میرے گھر کے دروازے پر بازار شہب (شہابی بازار) آیا تھا۔ لیکن اے میری قسمت کہ میں اسے دیکھ نہ کر سکا اور چالیس سال گذرنے کو میں بخیرے جا لیا لیکن میں ہنسا ہنسا بازار شہب پر پہنچا ہوا تھا نہ آیا۔ کسی نے پوچھا "وہ کون سا بازار شہب تھا تو فرمایا" ایک دن جبکہ میں رباط (سراے) میں تھا کہ نماز عصر کے بعد ایک درویش سراے میں داخل ہوا وہ فوجان تھا زار رنگ، بال بکھرے ہوئے، بد مزہ، پاؤں تلے۔

اس نے آکر تاروہ وضو کیا اور دو رکعت پڑھ کر سر گرچاں میں ڈال کر بیٹھ گیا اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا، مرتب تک پڑھی درود پاک میں مشغول رہا۔ نماز مہرب کے بعد پھر اسی طرح مشغول ہو گیا۔ اچانک شہابی بیچنے آ گیا آج سراے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے۔ میں اس درویش کے پاس بھی گیا اور پوچھا "تو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کے ہاں ضیافت پر چلے گا؟" اس نے کہا مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن آپ میرے لئے گرم گرم حلوا لیتے آئیں۔ میں نے اس کی بات کو پیچھ کر دیا کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاتا (ہم اس کے باپ کے نوکر نہیں ہیں) اور میں نے یہ سوچا کہ یہ بیچارہ ابھی نیا تھا اس راہ پر چلا ہے کیا معلوم؟

الحاصل ہم اسے چھوڑ کر چلے گئے اور شہابی مہمان بن گئے وہاں ہم نے کھانا کھا یا نعمت طوائی ہوئی رہی، رات کے آخری حصہ میں ہم قاریغ ہو کر واپس لوٹ آئے۔ جب میں سراے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ درویش اسی طرح بیٹھا ہوا درود پاک میں مشغول ہے۔ میں بھی وضو کر بیٹھ گیا، لیکن مجھے غیبت نے دبا دیا۔ آنکھ لگی تو دیکھا ہوں کہ ایک چکر راج ہے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ صوبہ خدا ہے جس میں اور گروہ دنیا و کرام ہیں مٹی پر وہ تعظیم اصطلاح و اسلام، میں آئے پڑھا اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو حضور ﷺ نے چہرہ نور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہوا کہ سلام عرض کیا تو حضور ﷺ نے رخ انور دوسری طرف کر لیا۔ لی ہارایا ہوا تو میں ڈر گیا اور عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے کون سی غلطی ہوئی کہ حضور ﷺ نہیں فرما رہے ہیں۔"

فرمایا "میری قسمت کے ایک درویش نے تجھ سے ایک خواص نکال کر لی (حلوا طلب کیا) مگر تو نے اس کی پروا نہیں کی" یہ سن کر میں گھبرا کر بیٹھ رہا ہوا اور درود کیا کہ میں اس درویش کو جسے میں نے معمولی ہانک نظر انداز کر دیا تھا حالانکہ یہ حق سچا سوتی ہے یہ تو کیا نہ دیکھا ہے، یہ وہ ہے جس پر صوبہ خدا ﷺ کی نظر جمی ہے، میں اسے ضرور کھانا لا کر دوں گا، لیکن میں جب اس جگہ پر پہنچا جہاں وہ بیٹھ کر درود پاک پڑھ رہا تھا وہ جگہ خالی تھی اور میں سے جا چکا تھا۔

اے قسمت کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا۔ اچانک میں نے سراے کے گیٹ کے بند ہونے کی آہستہ سنی، خیال کیا شاید وہی نہ ہو، میں نے جلدی سے باہر نکل کر بھاگنا تو ہی جا رہا ہے، میں آوازیں دیکھ رہا لیکن کون سے، آخر میں نے آواز دی "اے اللہ کے بندے! آج میں تجھے کھانا لا کر دوں۔"

یہ سن کر اس نے فرمایا "ہاں! میری ایک روٹی کے لیے ایک لاکھ چھپس ہزار نبی، رسول (صلی علیہ وسلم اصطلاح) سفارش کریں تو پھر مجھے روٹی لا کر دوں۔ مجھے میری روٹی کی ضرورت نہیں ہے اور وہ مجھے ہی (نحرانی) کی حالت میں چھوڑ کر چلا گیا۔ (سعادۃ الدارین، ص ۱۳۳)

اللہ تعالیٰ انھیں کر دے وہ جسیں غازی فرمائے ایسے لوگوں پر جن کے دل میں عشق رسول ہوتا ہے۔ جنہوں نے "دروہ پاک" کے ذریعہ

نبیوں کے نبی رسولوں کے رسول صیبت خدا کا قرب حاصل کر لیا اور وہ اس میدان میں بازاری بیت کے لئے۔ و صہم اللہ تعالیٰ و رافع  
خروجہ لہم۔

## شرمن ٹینک تیار

(۱۳) ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں سائلوٹ کے محاذ پر جب بھارت نے شرمن ٹینکوں، جنگ ٹینک توپوں، ہیکٹر بند گاڑیوں اور  
خودکار ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کر دیا تو انیس اسے روری کا بیان ہے۔ مجھے غم ملا کہ اللہ تعالیٰ کے سہارے دشمن پر حملہ کر دے۔ چنانچہ میں اور  
بھرتہ ساتھی صرف چار ٹینکوں کے ساتھ دو دو پاک بڑھتے ہوئے دشمن پر چڑھوڑے۔ بس اور سے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمن ٹینک  
آگ میں لپٹ چکے تھے اور جس فرد کے ساتھ دشمن نے ہم پر حملہ کیا تھا وہ خاک میں چکا تھا۔ (روزنامہ پارکوستان ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

## اسم اعظم

(۱۵) انور قندانی صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد امیر الدین قندانی کے حامد داغ بھسن کے ساتھ برادرانہ تعلقات تھے پاکستان  
کے معرض وجود میں آنے پر علامہ صاحب کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل میں مقیم تھے۔ بھارتی حکومت نے علامہ صاحب کی گرفتاری کے  
داعیت جاری کر دی۔ پیر شمس الدین پولیس چند دیگر افسران علاقہ کے ساتھ آپ کی گرفتاری کے لیے آیا اور اس مکان کو گھیرے میں لے لیا۔  
علامہ صاحب کو بھی خبر لگی آپ نے اپنے ضروری کاغذات منسل میں لئے اور کمرہ سے باہر آ گئے۔ دو دو پاک بڑھتا شروع کر دیا آپ بیڑیاں  
اتار رہے تھے اور مل پولیس بیڑیاں چڑھ رہا تھا مگر کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکا، حالانکہ پیر شمس الدین پولیس آپ کو جانتا اور پہچانتا تھا۔ علامہ  
صاحب بھارتی اڈا پر پہنچا اپنے نام پر ڈھاکہ کے لئے ٹکٹ خریدا اور بڑھ رہے ہوئی جہاز کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔

یہ سارا واقعہ علامہ صاحب نے ایک خط میں اپنے دوست امیر الدین قندانی کو تحریر کیا اور وہ شریف کی برکت جان کی کہ یہی اسم اعظم ہے۔  
(خزانہ کرم جس ۱۹۸۰ء)

## اؤٹ بول بڑا

(۱۶) ایک شخص دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص پر دھواں کر دیا کہ اس نے میرا اؤٹ چوری کر لیا ہے اور یہ وہ کوہا بھی  
لے آیا۔ ان دونوں نے کوئی دے دی۔

نبی اکرم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو وہی ملیے نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! آپ اؤٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیتے ہو اور اؤٹ  
سے پوچھ لیجئے کیا اصل حقیقت کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید کرتا ہوں کہ اؤٹ کو لے کر اؤٹ قوت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضور ﷺ نے  
اؤٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اؤٹ آیا۔ حضور ملیے اصلو و اسلام نے فرمایا "اؤٹ! میں کون ہوں؟ اور یہاں کیا ہے؟"

اؤٹ فصیح زبان سے بولا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جتنا کہ یا رسول اللہ! اس میرے مالک کے ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ میں منافق ہے  
اور دونوں کو ابھی متاق ہیں۔ انہوں نے حضور ﷺ کی عداوت اور دشمنی کی بنا پر میرے مالک کے ہاتھ کاٹنے کا منصوبہ بنا دیا ہے۔

حضور ﷺ نے اؤٹ کے مالک سے پوچھا کہ کون سا مل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مصیبت سے بچا لیا ہے؟ عرض کیا  
حضور میرے پاس کوئی بڑا مل نہیں ہے لیکن ایک مل ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ میں حضور ﷺ کی ذات گرامی پروردگار پاک بڑھتا رہا ہوں۔  
حضور ﷺ نے فرمایا اس مل پر رحم ہو۔

اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے بچا دے بری کر دے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بری کیا ہے۔ (سعود الدارین جس ۱۳۷۰ء)  
اور "نور العالیس" میں اتنا یاد ہے کہ حضور ﷺ نے اسے فرمایا "اے میرے پیارے صحابی جب تیرے سر پر کھڑے ہو گئے تو میرا  
چہرہ میں چمکے گا جیسے چاندی دات کا چاند چمکتا ہے۔ (نور العالیس جس ۱۰۶۰ء)

یہ ساری برکتیں درود پاک کی ہیں اللہم صل وسلم علی النبی الامی الکرم و علی آلہ واصحابہ و اولادہ و اولادہ و اولادہ  
الطہرات المظہرات الطہرات المہتات المؤمنین الی یوم الدین

## عظم سے ثبات

(۱۷) ایک شخص پر ظالم بادشاہ کا حکم نازل ہوا۔ اس کا بیان ہے کہ میں بھٹی کی طرف بھاگ گیا۔ ایک جگہ ایک خط لکھ کر یہ حضور کیا

کہ یہ آقاؐ کا ہے وہ جہاں ﷺ کا وہ منہ مقدس ہے اور میں نے ایک جزاء پر دو روپاک چڑھ کر وہ بارگاہی میں عرض کیا "یا اللہ! میں اس روئے پاک والے کو میرے دربار میں شفیق بنا دوں گا میں تجھے اس ظالم بادشاہ کے خوف سے امن عطا فرما"۔ جالف سے ندا آئی "میرا صحیب بہت اچھا شفیق ہے اور اگرچہ مسافت میں بہت دور ہے لیکن میرے اور بزرگی میں قرب ہے۔ چاہتم نے میرے دشمن کو چاک کر دیا"۔ جب میں وہاں آیا تو یہ چاکہ وہ ظالم بادشاہ مر گیا ہے۔

(نور اللیالیہ ص ۲۷۷)

بیادری سے شفا،

(۱۸) ایک شخص کو انصاریوں (جیشاب کی بندش) کا مارشلاق ہوا وہب و علاج معالجتہ مانزا آگیا تو اس نے عالم زاہد عارف باطنی شیخ شہاب الدین ابن درسلان کو خواب میں دیکھا اور ان کی خدمت میں اس مارشک کی شکایت کی آپ نے فرمایا "اے اللہ! تو ترقیاتی کرپ کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگا پھرتا ہے۔" لے چڑھا:

اللھم صل وسلم وادک علی روح سیدنا محمد فی الارواح وعلی وسلم علی قلب سیدنا محمد فی القلوب وعلی وسلم علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد وعلی وسلم علی قبر سیدنا محمد فی القبر  
جب میں بیدار ہوا تو میں نے یہ دو روپاک چڑھا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا دی۔ (نور اللیالیہ ص ۲۷۷)

والحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

پانی کی خضدک

(۱۹) حضرت مہدیؑ بن سلامؑ کا یہ کہانی فرماتے ہیں کہ میں عثمانؑ کی بیٹہ کے پاس آیا اسلام کرنے کے لئے تو حضرت عثمانؑ نے زنا الخویجہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "سر رہا اے بھائی! میں نے رات کا دم روپا میں رسول اکرمؐ کی زیارت کی ہے، مجھے حضور ﷺ نے پانی کا ذول دیا میں نے اس میں سے پیر ہو کر لیا ہے جس کی خضدک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں"

میں نے پوچھا "حضرت آپ یہ بیعت کس وجہ سے ہے؟"

فرمایا "کھڑت دو روپاک کی وجہ سے۔"

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۳)

مولای صل وسلم دائماً ابداً

عظمتی حبیبک حبيب الحق کلھم

وزارت مل گئی

(۲۰) علی بن یحییٰ وزیر نے فرمایا کہ میں کھڑت سے دو روپاک چڑھا کر تاقا۔ اتفاقاً مجھے بادشاہ نے وزارت سے معزول کر دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دراز گوش پر سوار ہوں اور پھر دیکھا کہ آقاؐ نے دو جہاں رحمت اللعالمین ﷺ کو حریف فرمایا۔ میں براہِ دل و جہد سے سواری سے اتر کر پہلے پہل پہنچا تو حضور ﷺ نے فرمایا "اے علی! یہی جگہ ابھی چڑھا"۔ آگے کھل گئی گنج ہوئی تو بادشاہ نے مجھے بلا کر وزارت سے سونپ دی یہ حرکت دو روپاک کی ہے۔"

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۴)

اس واقعہ میں رسول اکرمؐ کا ذکر میرا صاحب کلر مانا کہانی جگہ دانہں جاننا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے صحابہ کرامؓ کی وزارت پر بحال کر دیا۔

کشتی فوج میں نار ضرور میں

بلن بھی میں، پانس کی فریاد پر

آپ کا نام نامی اے صل علی

ہر جگہ، ہر مصیبت میں کام آگیا

۸۱۱ ہجری کا واقعہ

(۲۱) حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرمؐ میں ۸۱۱ھ میں چار جہاں دیکھا، پہلی جہاں جو کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں نے وہ قہیدہ جس میں میں نے دو جہاں کے سردار ذبیح الشان شفیق اعظم ﷺ کی دعا نکھی تھی چڑھ کر جناب الہی میں فریاد کی اور شفا طلب کی اور پھر یہی زبان در روپاک کے درد سے تر تھی۔ جب صبح ہوئی تو کہہ کر مر گیا کہ "یا شہد شہاب الدین! اٹھ اٹھ کر کیا" آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر میں آگیا اور وہاں کا واقعہ تھا میں نے دیکھا کہ حرم شریف میں باب مرہ کے پاس کھڑا ہوں اور کہہ



مکرمہ کی زیارت کر رہا ہوں۔ اچانک! رسول اکرم ﷺ شریف لائے۔ حضور ﷺ سے چہ در چہ خلق خدا کو کھانا دیا ہے۔

میرے آقا ﷺ باپ مدرسہ منصورہ سے گذر کر باپ ابراہیم کی طرف تشریف لا کر رہا جو رے کے دروازے کے پاس نیا عوامی کے چترے پر تشریف لائے اور اس چترے پر بیٹھا تھا۔ میرے لیے سبز رنگ کا چائے نماز تھا اور کن پیمانی کی طرف منہ کر کے بیٹھنے کی زیارت کر رہا تھا۔

جب حضور ﷺ کے سامنے تشریف لائے تو اپنے داہنے دست مبارک کی شہادت کی انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا اور دوسرے فرمایا۔  
”وہیک السلام! شہبان!“ یہ میں اپنے کانوں سے سن رہا تھا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پوچھا کہ میں اس وقت کس حال میں تھا؟ تو فرمایا تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا ”یہا سیدی! ہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام“ پھر حضور ﷺ باپ مناسٹا پر چڑھ گئے۔ یہ سن کر میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے کہا ”اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ پر احسان کرے اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں بطور راز و خفیہ کر دیتا۔“  
(سجادۃ الدارین ص: ۱۳۰)

حیرت و خوشبو پھیل گئی

(۳۲) شیخ ابوالکلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے گھر شیخ ابو عمران رومی تشریف لائے اتفاق سے وہاں حضرت شیخ ابوبلی خرا بھی موجود تھے میں نے دونوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ میرے والد ماجد کو دو کام کا ایسا عارضہ تھا کہ ان کا ناک بند رہتا تھا۔ یہ معلوم کر کے شیخ ابو عمران نے شیخ ابوبلی سے کہا ”آپ ابوالکلام کے والد صاحب کی تعظیم میں دم کریں۔“

انہوں نے جب میرے والد ماجد کی تعظیم میں پھر ناک لگا لی تو اللہ تعالیٰ کی قسم انہارے حیرت و خوشبو کستوری بھی بجی اور اس خوشبو نے میرے والد ماجد کے نچھے پہاڑ دیئے اور ٹھونڈنے لگا۔ خوشبو سارے گھر میں پھیل گئی بلکہ بارے مساجد کے گروں تک پہنچ گئی۔

(سجادۃ الدارین ص: ۱۳۲)

السلام صلی علیہ سیدنا و مولانا محمد و رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفیح المذنبین و علیہ اللہ و اصحابہ و ولیہ و ازواجہ  
افاضرات امہات المؤمنین بعدہ من الصحابی و الفقار و بعدہ و ارق القادات و الاشجار و بعدہ و قطر الأمطار و  
بعدہ کل ذرة و ورقہ و قطر قائمہ الف الف مرة و الحمد لله رب العالمین

ایمان افروز واقعہ

(۳۳) بغداد میں ایک تاجر بنا تھا جو کہ بہت مالدار صاحب ثروت تھا اس کا کاروبار کا وسیع تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اس کے قافلے رواں دواں رہتے تھے لیکن اتفاق سے گردش کے دن آگئے۔ کاروبار ختم ہو گیا قرضے سرچ چڑھ گئے ہاتھ خالی ہو گئے۔ قرض خواہوں نے پریٹن کر دیا کہ صاحب دین آجاسی نے اپنے قرض کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے معذرت کی لیکن صاحب دین نے کہا تم نے میرے ساتھ دین کا معاملہ کیا تھا مگر تمہیں وہ قاضی پائی۔ مقروض نے کہا: ”خدا کے لئے مجھے روانہ کر میرے ذمے اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں آپ کے ایسا کرنے سے وہ بھی ہلک اٹھیں گے، مگر میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔“ صاحب دین نے کہا میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا اور اسے عدالت میں قاضی کے پاس لے گیا۔

قاضی صاحب نے پوچھا تو نے اس سے قرض لیا ہوا ہے؟ مقروض نے کہا ہاں لیا تھا لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں اس کو لوں۔ قاضی صاحب نے خاسن مال کا ”خاسن“ اور نہ چل جاؤ ”خاسن“ لینے کیا مگر کوئی شخص ضمانت اٹھالے کے لئے تیار نہ ہوا۔

صاحب دین نے اسے چل بھیجے کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے مت سماجت کی لیکن کئی کئی دن آجائے اور صاحب دین سے عرض کیا کہ اس کے نام پر مجھے آج رات بچوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے کل میں خود حاضر ہو جاؤں گا اور پھر مجھے بے شک چل بھیج دیا، پھر میری خبر بھی ہو گئی کہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کوئی شکل بناوے۔

یہ سن کر صاحب دین نے ایک رات کے لئے بھی خاسن مال کا ”مقروض“ لے لیا اس رات کے لیے میرے خاسن دینے کے ساتھ ساتھ صاحب دین نے منظور کر لیا اور ”مقروض“ کھرا گیا، لیکن غزوہ مدینہ کا یہ بیان دیکھ کر بڑی نے حسب پوچھا تو سارا ماجرا کہ بتایا

یہ بتایا کہ آج کی رات کے لئے آج سے دو جہاں اللہ کو خاسن دے کر آجاسی۔

[illegible]

یہ فرما کر مسرت کے والی تشریف لے گئے اور وہ مقررہ وقت بیدار ہوا۔ یہ اسی خوش تھا۔ مسرت سے بھولا نہیں جاتا تھا۔ صبح نماز پڑھ کر واپس صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا تو واپس صاحب دروازے پر کھڑے تھے اور سواری تیار تھی۔ پہنچ کر فرمایا ”اسلام ملکہ؟“ واپس صاحب نے سلام کا جواب دے کر بولنے لگے ”جی ہاں“ ”کون ہوا؟“ کہاں سے آئے ہو؟“ فرمایا ”آئی نہیں ہوں، بھیجا گیا ہوں“ ”واپس نے؟“ استفہار کیا؟ ”کس نے بھیجا ہے؟“ فرمایا ”مکھی اللہ کے رسول ﷺ نے بھیجا ہے“ ”جی ہاں؟“ فرمایا اس لئے بھیجا ہے کہ آپ میرا قرضہ جو کہ پانچ سو روپہا ہے ادا کر دیں۔“ واپس نے انکی طلب کی توسیع العالمین علیہ السلام کا فرمان سنا۔

وہیں صاحب صفحہ علی دستہ مکان کے اندر لے گئے اور بہترین جگہ خزا کر عرض کیا، ایک خرچہ بھر مجھے میرے آٹا کا پیغام مناد چاہئے۔ وزیر نے کہا، باغ باغ ہو گیا اور اس آنے والے کی دونوں آنکھوں کے درمیان پوسہ یا کہ پید صاحب، دوجا عالم، امت کے دلی بھڑا کی زیارت کر کے آیا ہے، نیز وزیر صاحب نے کہا، ”میرا ہر سال اللہ بزرگ“

مجموعہ برصاحب نے اسے پانچ صدویہ تیار کیے کہ آپ کے گرو والوں کے لئے اور پانچ سو دیا کہ آپ کے بچوں کے لئے پھر پانچ سو دیا کہ یہ اس لئے کہ آپ خوشخبری لائے ہیں اور پھر پانچ سو تیار خوش کئے کہ آپ نے سچا خواب دیا ہے۔ وہ مفرور بنیں یہ رقم لے کر خوش خوش گھر آیا اور ان میں سے پانچ صدویہ دین کے لئے اور صاحب دین کے گھر آیا اور اسے کہا چلو میرے ساتھ قاضی کی عدالت میں چلا اور پانچ قرض وصول کرو!

جس کاغذ کی عدالت میں پہنچے تو قاضی صاحب اندھ کر کھڑے ہو گئے، وہ قاضی صاحب نے اس مقررہ فی کو سودا بہ سلام پیش کیا اور کہا کہ عدالت عدنیہ کے تاجدار احمد نواز علیہ السلام مدیا میں تشریف لائے تھے اور مجھے حکم دیا کہ اس مقررہ فی کا قرضہ ادا کرو۔ اور اس کا اپنے پاس سے دیو۔ یہی کہ صاحب دین نے کہا میں نے قرضہ سواک کیا اور پانچ سو اس کو بطور نذرانہ پیش کرنا ہوں۔ کیونکہ مجھے بھی مرکارہ وہ عالم صوبہ حکمران نے جس ہی حکم دیا ہے وہ شخص خوش خوشی مگر وہ کسی آگیا تو اس کے پاس سوار بزرگ رہا تھے۔ برکت ہو وہ باک کی۔

(سوال جاری ہے)

مشکل جو سر پہ آ چلی تھی ہے ہی نام سے قی  
مشکل کشا ہے تیرا نام ، تجھ پہ درود اور سلام  
دامن مصطفیٰ سے جو لپٹنا یگانہ ہو گیا  
جس کے حضور پہنچ ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

میں نے کہا:

(۲۳) حضرت شیخ ابوالحسن بنی ہادی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنے شرع اور موقع سے اور دین و پاک کی کثرت کرنے والے ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھ پر گردش کے دن آگئے تھے وہ فراق کی لوبہ آگئی اور عرصہ گزر گیا۔ یہاں تک کہ عید آگئی اور میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ جس سے میں بچوں کو عید کرا سکوں نہ کوئی کپڑا نہ کوئی چیز کھانے کو۔

جب صبح کی رات آئی اور رات میرے لئے نہایت ہی کرب و پریشانی کی رات تھی۔ رات کی کچھ گھنٹوں گزری ہوں گی کہ کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور میں مطمئن ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ لوگ ہیں۔ جب میں نے دروازہ کھٹکھٹا کر دیکھا کہ کافی لوگ ہیں۔ انہوں نے مہمیں (مفتخیریں) لڑوائی ہوئی ہیں اور ان میں سے ایک سفید پوش جو کسا پنے علاقے کا رئیس تھا جاگئے آیا۔ ہم حیران رہ گئے کہ یہ اس وقت کیوں آئے ہیں۔ اس رئیس نے بتایا کہ میں آپ کو بتاؤں ہم کیوں آئے ہیں؟ آج رات میں صوبائی گورنر آگئے ہیں کہ شاہ کو قلعہ میں آست کے والی لے

تشریف لائے ہیں اور مجھے فرمایا کہ اچھا! اس کے بیچے بڑی نیکوئی اور خیر وفاق کے دن گذر رہے ہیں۔

جبے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ جا! جا کر ان کی خدمت کر اس کے بچوں کے کپڑے لے جاؤ اور دیگر ضروریات خرچہ وغیرہ تاکہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں، لہذا یہ کچھ سامان میرے قول کیجئے اور میں دہری ڈاکر ساتھ لایا ہوں جو یہ کپڑے ہیں لہذا آپ بچوں کو بلائیں تاکہ ان کے لباس کی پیمائش کر لیں ان کے کپڑے مل جائیں مگر اس نے دہریوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کر دے بعد میں بڑوں کے لہذا صبح ہونے سے پہلے پہلے سب کچھ تیار ہو گیا اور صبح کو گھر والوں نے خوشی خوشی عید منائی۔

(سوانح الامیرین میں ۱۲۸)

یہ برکتیں ساری کی ساری درود پاک کی ہیں۔

عزیر علیہ ما عظم حریمہ علیکم بالمولودین رؤف ورحیم

اللہ تعالیٰ کے حبیب کو اپنی امت پر ایسی شفقت ہے کہ اپنی والدین کو اپنی اولاد پر شفقت نہیں ہو سکتی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ و اصحابہ وسلم

سارے گھر میں خوشبو

(۲۵) ایک نیک صالح بزرگ محمد بن سعید بن مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نو پر لازم کیا تھا کہ اتنی مقدار درود پاک چاہے کہ سو یا گولہ تاکہ اور دوازہ پڑھتا رہا ایک دن میں اپنے والد خانے میں درود پاک پڑھ کر بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی، اتفاق سے میری بیوی اسی والد خانے میں سوئی ہوئی تھی۔ کیا وہ گھٹا ہوں کہ وہ ذات گرامی جس پر میں درود پاک پڑھا کرتا تھا یعنی آکا سے دو جہاں رسول کریم ﷺ شکار خانے کے دروازے سے باہر نکلتے تھے ان کے حضور ﷺ کے غور سے والد خانہ ٹکڑا تھا، وہی غور ہو گیا، مگر میرا محبوب کبریا صاحب اولاد کہ جتنا میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا ہے میرے پیارے اٹھی جس حد سے تو مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا ہے لا ایش اس کو بوسہ دوں۔

مجھے یہ خیال کر کے (چہ نسبت خاک را با عالم پاک) شرم آئی تو میں نے امانت بھجور لیا، رخصت ہو عالم نور مجسم ﷺ نے میرے درخشاں پر بوسہ دیا تو ایسی خوشبو محسوس کی کہ کشتوری کیا ہوتی ہے اور اس خوشبو کی سبک کی وجہ سے میری بیوی بیوا ہو گئی اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبو سے ملبہ رہا ہے، بلکہ میرے درخشاں سے آٹھ دن تک خوشبو کی پائیس نکلتی رہی۔

(القول الہدیٰ ص: ۱۲۵۔ سوانح الامیرین ص: ۱۲۳، جذب القلوب ص: ۲۲۵)

اللهم صلی وسلم علی حبیبک الطیب الطیبین الطہر الطاہرین اکرم الاولین و الاخرین و علی آلہ و اصحابہ

و ذریعہ و ازواجہ الطہرات الطہبات المہبات المومنین الی یوم الدین کل یوم مائۃ الف مرۃ

۸۰ سال کے گناہوں کی بخشش

(۲۶) ایک شخص خواب میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص صبر کے دن گھر پر سو بار درود پاک پڑھے اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے۔

(غریب النجاشی ص: ۱۳۴)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیب سیدنا محمد و آلہ وسلم

اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم

(۲۷) ایک بزرگ فرماتے ہیں میں حج کرنے گیا تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو ہر جگہ کھڑت سے درود پاک پڑھتا ہے۔ حرم شریف میں دیکھا اطواف کرتے دیکھا، منی میں دیکھا، عرفات میں دیکھا، اقامت اٹھا تو درود پاک، قدم رکھا تو درود پاک۔

آخر میں نے سوال کیا اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی ٹیبلہ و طیلمہ دو جائیں ہیں تو اہل بیت مگر تو ہر جگہ درود پاک ہی پڑھتا ہے، دعا کی جگہ بھی درود پاک تو غلطی کی جگہ بھی درود پاک ہی پڑھتا ہے۔

یہ سن کر اس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا، جب ہم کوئی پہاڑ پہنچے تو میرا باپ چار ہو گیا اور ہر جگہ ہر دن بدن بڑھتی گئی حتیٰ کہ میرا باپ فوت ہو گیا تو میں نے اس کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب میں نے باپ کے چہرے سے کپڑا اٹھا یا تو دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ وہی ہے جو میں بہت محنت گھبراوا اور یہ بیان ہوا اور مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ میں کسی کو



## عجیب و غریب واقعہ

(۲۹) دربارِ اہلِ باطن میں ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے آج ایک عجیب و غریب واقعہ دیکھا ہے حضور ﷺ نے پوچھا وہ واقعہ کیا ہے؟

جبریل علیہ السلام نے عرض کی "یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوہِ تاف جانے کا اتفاق ہوا مجھے وہاں آدھن دن روئے چانے کی آواز میں سنائی دیں، ہر صبح آواز میں آ رہی تھیں میں سوچ کر گویا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کو میں نے اس سے پہلے آسمان پر دیکھا تھا جو کہ اس وقت بڑے اعزاز و اکرام سے رہتا تھا وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا، ستر و سفر فرشتے اس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ فرشتے سانس لیتا تو اللہ تعالیٰ اس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا لیکن آج میں نے اسی فرشتہ کو کوہِ تاف کی وادی میں سرگرداں و پریشان آواز میں کھنکھہہ دیکھا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کیا حال ہے؟ اور کیا ہو گیا؟

اس نے تالیاں صمراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا، پھر سے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی اکرم ﷺ گذرے تو میں نے حضور ﷺ کی تعظیم و تکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو میری یہ ادائیہ بدائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے دلیل کر کے نکال دیا، پھر اس نے کہا اے جبریل اللہ کے دربار میں میری سفارش کرو کہ اللہ تعالیٰ اس غلطی کو عاف فرمائے اور مجھے پھر بحال کر دے۔"

یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار سے نماز میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ وہ بارالہی سے ارشاد ہوا اے جبریل اس فرشتہ کو تار و کار وہ معافی چاہتا ہے تو میرے نبی ﷺ پر درود پاک پڑھئے۔"

یا رسول اللہ ﷺ جب میں نے اس فرشتہ کو فرمان الٰہی طاعت و بندگی حضور ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور پھر پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر لکھنا شروع ہو گئے اور پھر درودِ اہلسنت و جماعت سے ان کو آسمان کی بلندیوں پر چاہا پکڑا اور اپنی مسند پر بٹھایا جان ہو گیا۔

## توبہ قبول ہو گئی

(۳۰) شبِ صمراج سردارِ عالم ﷺ نے جو کچھ نہایت دیکھ لیا اس سے ایک یہ دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک فرشتہ دیکھا اس کے پر چلے ہوئے تھے۔ یہ کچھ کہ فرمایا کہ اے جبریل اس فرشتے کو کیا ہوا؟ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس فرشتہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر چاہ کر کے لیے بھیجا تھا اس نے وہاں پہنچ کر ایک خیر خواہ بچے کو دیکھا تو اسے دم آگیا یہ اسی طرح واپس آگیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے یہ سزا دی ہے۔

یہ سن کر صحابہ خدا ﷺ نے فرمایا اے جبریل کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی قرآن پاک میں موجود ہے۔ سو انہی لفظوں سے توبہ قبول ہو کر اسے سزا سے بخش دیتا ہوں۔

یہ سن کر سیدِ عالم ﷺ نے دربارِ اہلِ باطن میں عرض کی یا اللہ! اس پر رحمت فرما اس کی توبہ قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کی توبہ یہ ہے کہ آپ ﷺ پر دس بار درود پاک پڑھئے آپ ﷺ نے اس فرشتے کو شکم ستایا تو اس نے دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کو پر اور بال عطا فرمائے اور وہاں پر گواہ کیا اور مالک میں یہ شور مچا دیا کہ اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے "کر و بین" پر رحم فرمایا ہے۔

(روایۃ الجہانس من ۱۲)

اللھم صل وسلم دائماً علیہ

علی حبیبک خیر المخلوق کلہم

## فرشتوں نے نعت پڑھی

(۳۱) ایک دن حضرت فاضل شاہ صاحب نے فرمایا بار بار یہ معمول تھا کہ عشاء کے وقت درود پاک کی رویت پڑھ کر سوتے تھے۔ اتفاقاً ایک دن نائم ہو گیا۔ ہم نے وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ فرشتے بہت ہی خوش الحانی سے رسول کریم ﷺ کی نعت پڑھ رہے ہیں حریف کر رہے ہیں اور اسی اثناء میں فرشتوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ اے وضو کرنے والو! رویت پڑھ کر پڑھا کر، نائم نہ کیا کرو۔ (ذکر خیر ص ۱۶۶)

خبر بار درود پاک

(۳۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد عالم روپ میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا، پھر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے ایسا عمل جائز نہیں جس کی وجہ سے میں پتھری ہو جاؤں۔

ابن مسعود نے فرمایا ہزار رکعت نفل چاہا اور ہر رکعت میں ہزار بار قل هو اللہ احد پڑھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھ میں اتنی طاقت نہیں ابن مسعود نے فرمایا کہ اگر تمہیں کرسکتا تو ہزارتہ رسول اکرم ﷺ پر ہزار بار درود پاک پڑھا کر۔ (القول البدیع ص: ۱۱۷)

(۳۳) حضرت شیخ احمد بن حاتم مغربی نے فرمایا میں نے درود پاک کی برکات دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ کہ ہر ایک دوست فوت ہو گیا اور میں نے اسے خواب میں دیکھا۔ میں نے اس کے احوال دریافت کیے تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے ملاقات و اکرام عطا کیا ہے، پھر میں نے پوچھا اب بھائی کیا آپ پر ہمارا حال بھی اچھا ظاہر ہوا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا اب بھائی اچھے پڑاوت ہو کر تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقوں سے ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے تو اس نے بتایا کہ اس وجہ سے کہ تو نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی۔

خیر کثیر

(۳۴) نیز حضرت شیخ احمد بن حاتم مغربی قدس سرہ نے فرمایا حکومت کے دو سپاہی تھے جن کو میں جانتا ہوں وہ دونوں فوت ہو گئے۔ بعد ازاں میں نے ان دونوں کو دیکھا تو میں نے پوچھا کیا تم دونوں فوت نہیں ہو چکے؟ دونوں نے کہا ہاں اہم فوت ہو چکے ہیں۔ پھر میں نے پوچھا خدا کے لئے مجھے بتاؤ کہ تمہارا کیا حال ہے؟ دونوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر رحم فرمایا ہے۔

میں نے کہا تم جب فوت ہوئے تھے تو تم حکومت کے سپاہی تھے۔ انہوں نے کہا ہاں ایسے ہی ہے لیکن ہم طاعون سے مرے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم فرمایا اور ہمیں بخش دیا۔ میں نے سوال کیا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم پر ہمارا حال بھی اچھا ظاہر ہوا ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ صدیقوں میں سے ہیں۔

پھر میں نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر ہر دو رسول اکرم ﷺ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ وہ سچ ہے؟ دونوں نے کہا ہاں اللہ کی قسم آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر کثیر ہے میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے؟ تو دونوں نے بتایا کہ آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے اس وجہ سے یا جو ہے، پھر میں نے ایک دوست کے متعلق سوال کیا جو فوت ہو چکا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ خیریت سے ہے۔ پھر میں پوچھا کہ اب وہ کیا اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ہمیں نفع دے اور رسول اکرم ﷺ کا واسطہ دے کر اس سے درود پاک پڑھنے کی صحت دلا فرمائے۔ (مسند الدارین ص: ۱۱۳)

جنوں میں جان پہچان

(۳۵) نیز شیخ احمد بن حاتم مغربی نے فرمایا جو میں نے درود پاک پڑھنے کے لیے بعض برکات دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دن میں رات کے آخری حصے میں اٹھا وضو کیا نماز تہجد پڑھی اور دنار کے ساتھ پشت کا کریم کے انتظار میں بیٹھا تو مجھے خیرات لگی کہ لو کہتا ہوں کہ کچھ لوگ میرے قریب چل رہے ہیں میں ان کے ساتھ چلا اور میں ایک نوجوان کو عمر کے پاس پہنچ گیا، چونکہ وہ میرا ہم سفر تھا اس لئے مجھے اس سے انس ہوا تو میں جلدی سے اس کی طرف گیا تا کہ اس سے پوچھوں کہ آپ کو کون جانتا ہے؟ میں نے اس کے قریب جا کر سوال کیا۔ اسے اللہ کے بندے! میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اس کے حبیب پاک ﷺ کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ کس مخلوق سے ہیں؟

اس نے کہا ہم جن ہیں اور ہم مسلمان ہیں اور ہم جنوں میں سے ایک بزرگ (عاجہ) جن کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں مگر یہ اس نے پست آواز سے کہا۔ پھر میں نے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے نام پر اور ایک اکہ چوبیس بڑا انبیاء کرام علیہم السلام کے نام سے سوال کرتا ہوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ تو اس نے بلند آواز سے کہا ہم مسلمان جن ہیں۔ اس کی اس بات کو سب نے سن لیا۔

پھر ہم چلے گئے یہاں تک کہ ایک شہر پہنچ گئے جس کو میں نہیں جانتا تھا۔ ہم شہر میں داخل ہوئے تو اس نوجوان ساتھی نے مجھے قسم دے کر کہا کہ ہمارے گھر چلو تاکہ والدہ آپ کی زیارت کرے۔ میں اس کے ساتھ اس کے گھر چلا تو اس ساتھی نے اپنی والدہ سے کہا اسی جان ایہ ہے محمد بن حاتم۔

یہ سن کر اس کی والدہ نے پوچھا آپ احمد بن ثابت ہیں؟ تو میں نے اس کو سلام کیا اور پھر پوچھا آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہے کہ میں احمد بن ثابت ہوں؟ اس پر اس ساتھی کی والدہ نے کہا ہم اس وقت سے آپ کو جانتے ہیں جب سے آپ نے درود پاک کے حقیقی کتاب لکھنا شروع کی تھی، پھر میں نے سوال کیا کہ کیا تم کسی دلی الشکوہ کا جانتے ہو جس کے ساتھ تم ولیوں کا مقابلہ کرتے ہو اور اس کی خدمت کرتے ہو تو اس کی والدہ نے کہا کہ ہم صرف سید محمد سعدی کو جانتے ہیں جو کہ ملاقات عروسی کے باعث ہے۔

میں نے کہا ”سمان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کا ولی صرف سید محمد سعدی ہی ہے تو اس نے کہا ہم صرف ان کو جانتے ہیں اور میں کو نہیں جانتے۔ درود و مرد ہے کہ قہار ہے نزد یک پہنچا ہوا ہے لیکن ہمارے حقوں کے پاس اس کی ولایت ظاہر ہے۔“

پھر میرے اس ساتھی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اس اللہ ہائے کے پاس لے گیا جس کی زیارت کے لیے ہم چلے جتے تو میں نے انہیں اونچے مکان میں دیکھا کہ ایک جماعت ان کے ساتھ ہے اور درود کراہی میں مشغول ہیں اور صاحب خد اللہ پر درود پاک پڑھ رہے ہیں اور وہ ہمارا ہی عرض کرتے ہیں

عَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ اَصَوْدُ مِنْ وَجْهِكَ يَا سَيِّدَ الشُّرُ

”یعنی اسے انسانوں کے سردار انہیں چکا کچی سواری تہ چاند تو آپ کے چہرہ انور سے زیادہ روشن ہو۔“

اور جب اس بزرگ نے مجھ کو دیکھا تو مجھ کو کمرے ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑا مجھے سلام کرنے کے بعد اپنے پاس بٹھالیا اور جرنلنگ وہاں حاضر رہے وہ خاموش ہو گئے وہ بزرگ اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ ہے احمد بن ثابت۔

یہ سن کر ان کے ہم نشین کمرے ہو گئے اور میرے پاس آگئے پھر میں نے کہا اے میرے آقا میں اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کیسے پہچانا، ہو سکتا ہے کہ وہ احمد بن ثابت کوئی اور ہو جس کی قربت آپ نے اپنے معتقدین سے کی ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ آپ ہی ہیں۔

پھر میں نے پوچھا کہ آپ مجھے کب سے جانتے ہیں تو فرمایا جب سے آپ نے درود پاک کے حقیقی کتاب لکھنا شروع کی ہے اس وقت سے ہم آپ کو جانتے ہیں۔ آپ کے لئے بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہمارے آپ کے لیے خیر و بھلائی ہے اور آپ ذریعہ نیکیں پھر میں نے کہا اے آقا مجھے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے لئے تائیں کہ آپ کا نام اور نسب کیا ہے؟

فرمایا میرا نام عبد اللہ بن محمد ہے اور میں شہر راقی واقع کارہنہ والا ہوں میں یہاں جنوں کی ملاقات کے لئے آیا ہوں اور پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور وصیت فرمائی کہ درود پاک کی کثرت رکھنا اور فرمایا کہ اس سے آپ کو فائدہ کم و بیش حاصل ہوں گے۔

(سوانح الامامین ص ۱۱۰)

## درود پاک کی قبولیت

(۳۶) یوحنا شیخ احمد بن ثابت مغربی نے فرمایا کہ جب میں نے درود پاک کے حقیقی کتاب لکھنا شروع کی، میں خارج میں (جو کہ شیخ علی بنی بڑی کی قبر مبارک کے قریب ہے) تھا۔ میں نے تقریباً دو ہفتے کے بعد میرے پاس میرے چچا بھائی حضرت احمد ابن ابی ایمن میرا حاکم تھے یہاں لائے اور ہم دونوں شیخ احمد بن موسیٰ کے ساتھ آکھٹے ہوئے۔

جب ہم نے عشاء کی نماز ادا کی اور ہر ایک نے اپنا پانی دھو لیا پھر دعا تو اپنے اپنے ہنڑوں پر لیٹ گئے میرے ساتھی تو سو گئے اور میں درود پاک کے حقیقی سوچ رہا تھا۔ جب ایک تھالی رات گندہ کی خوشبو شیخ احمد بن ابی ایمن میرا رہ گئے۔

انہوں نے جلد وضو کیا تو انہیں چڑھ کر درود پاک لکھ کر پھر سو گئے اور میں نے اپنے کام میں مشغول رہا۔ وہ پھر بیدار ہوئے اور مجھ سے کہا اے بھائی! میرے لئے دعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے اس دعا سے نفع عطا کرے، میں نے کہا آپ کو میرے حال سے کیا ظاہر ہوا ہے کہ میں آپ کے لئے دعا کروں۔

یہ سن کر فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص منادی کر رہا ہے جو کوئی رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم دونوں چلنے والوں کے ساتھ چل رہے ہیں۔ ایک ایک مکان سامنے آگیا اس کا دروازہ بند تھا اور سب لوگ ہتھکڑے کرکے کھلے چتا چھینے آگے بڑھا تا کہ دروازہ کھولیں۔

میں نے کوشش کی لیکن مجھ سے دروازہ نہ کھل سکا اور پھر آپ نے کہا بیچھے جاؤ! میں کھول دوں آپ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو کھل گیا۔ جب دروازہ کھلا تو میں آپ کو پہچنے کر کے خروارے ہو کر ہلادی سے اندر داخل ہوا اور دیکھا تو رسول اکرم ﷺ کا جلوہ افروز ہیں۔

میں نے جب حضور ﷺ کو دیکھا تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنا چہرہ انور مجھ سے دوسری طرف الجھ کر لیا بلکہ چہرہ انور نہ عیاں کیا اور مجھے فرمایا اسے نکال! چپکے بہت جاہل اور نبی کریم ﷺ نے آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لٹکالیا تو میں پریشان ہو کر بیدار ہوا اور حضور ﷺ کے نو اہل پر اسے کچھ تلاوت کی اور یہ دعا کر کے سو گیا کہ "یا اللہ! مجھے پھر اپنے حبیب پاک ﷺ کی زیارت کرا"۔

جب میں سو گیا تو پھر منادی کی صدا سنائی دینی پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم نے ہمارا کٹھن شروع کیا۔ جب اس مکان پر پہنچے تو اسی طرح اسے بند پایا اور لوگ کھلنے کے انتظار میں کھڑے ہیں پھر میں اسی طرح آگے بڑھا، مجھ سے نہ کھلا اور پھر آپ نے آگے بڑھ کر گھوٹا اور پھر میں آپ سے آگے بڑھ کر جلدی سے اندر داخل ہوا تو دیکھا صاحب کبریا ﷺ جلوہ افروز ہیں پھر مجھے فرمایا "اسے نکال! اللہ سے دور ہو جاؤ اور جب آپ حاضر ہوئے حضور ﷺ نے آپ پر شفقت فرمائی اور آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لٹکالیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا کوئی عمل ہے جس نے رحمت اللہ علیہ ﷺ کو آپ سے راضی کر دیا ہے اس لئے میں کھڑا ہوں کہ آپ میرے لئے دعا ہے خیر کریں۔

اس واقعہ سے میں نے جان لیا کہ میری نیت خیر ہے اور میرا درود پاک مقبول ہے، مردہ اُنہیں ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل ہم پر بڑا دے کر سے گا اور ہم پر اپنے حبیب کی زیارت سے خاصا جان فرمائے گا۔ حرمت اس ذاتِ اوصاف کے جس پر اولاد اور اس کے جن دعائیں سب درود بھیجتے ہیں۔

شیخ احمد اور نبی معظم کی گفتگو

(ع ۳) نیز حضرت شیخ احمد بن حنبلؒ نے مٹری مقدس سرور نے فرمایا کہ میں نے درود پاک کے فضل کی خبر کئی ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ وہابی دینی آئیں میں، جھگڑتے ہیں ایک نے کہا اچھے ساتھ چل رسول اکرم ﷺ سے فیصلہ کرالیں۔ چنانچہ وہ دونوں چلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا دیکھا تو سید دو عالم ﷺ ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز ہیں، جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس شخص نے مجھ پر گرجا دینے کا اصرار کیا ہے۔

یہ سن کر شام کو نہیں ﷺ نے فرمایا اس نے تجھ پر اعتراض کیا ہے اسے آگ کسا جائے گی، پھر میں بیدار ہو گیا اور میں اور ہمارا رسالت میں کوئی عرض نہ کر سکا، پھر میں نے اور بار انہی میں دعا کی یا اللہ! مجھے ہر زیارت ﷺ سے شرف فرما، دعا کے بعد میں سو گیا اور دیکھا کہ میں دعا کی دعا کے پیچھے جا رہے کہ حج شخص رسول اکرم ﷺ کی زیارت کرتا پتا ہے وہ دعا ہے ساتھ چلے اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ اس دعا کرنے والے کے پیچھے جا رہے ہیں جن کے لباس سفید ہیں تو میں نے ایک سے پوچھا کہ خدا کے لئے درود رسول اکرم ﷺ کے لئے مجھے بتاؤ کہ حضور ﷺ کہاں بحرِ حریف فرماتے ہیں؟

اس نے کہا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ ملاں مکان میں جلوہ گر ہیں۔ یہ سن کر میں نے دعا کی یا اللہ! درود پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیب پاک ﷺ تک ان لوگوں سے پہلے پہنچا دے تاکہ میں تنہائی میں زیارت کر سکوں اور اپنی مراد حاصل کر سکوں تو مجھے کسی چیز نے ٹھکی کی طرح حضور ﷺ کے دربار میں حاضر کر دیا۔ جب حاضر ہوا تو دیکھا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ تنہا قبلہ و شریف فرما چیں اور حضور ﷺ کے چہرہ انور سے نور چمک رہا ہے میں نے عرض کی

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

یہ سن کر حضور ﷺ نے مرجہا فرمایا تو میں اپنے پھرے کے ساتھ آپ ﷺ کی گود مبارک میں لوٹ پوٹ ہو گیا، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ فرمایا درود پاک کی کثرت کرو، پھر میں نے عرض کی حضور! آپ اس بات کے ضامن ہو جائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ولی بن جائیں۔ تو فرمایا میں حیرت من ہوں کہ حیرا ایمان پر حاضر ہوگا پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی سارے کے سارے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے ہیں کہ حاضر ایمان پر ہو جائے اللہ! میں حیرا ضامن ہوں کہ حیرا حاضر ایمان پر ہوگا۔

میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے منظور ہے، پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت مخضرم علیہ السلام کی زیارت کرائے۔ میں یہ دربار رسالت میں عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضور ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پاک کی کثرت کو لازم پکڑو اور اس مقام کی زیارت ضرور ہر وہ بات جو تجھے وہ بات تک پہنچانے والی ہے۔ ہم اس کو پورا کریں گے۔

پھر میرے دل میں اس بات کا شہوت دروب پیدا ہوا کہ جب میں کوئی مکان میں آتا ہوں کہ آقا کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے



تھوڑا کیا ہے؟ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میری دروسوں اور حضرت علیؓ کے علم کے نور سے ہی اقتباس کیا ہے اور حضور کے کلمہ خدا سے سب نے جلو بکرا ہے تو جب مجھے حضور ﷺ کی زیارت ہو گئی تو گو یا میں نے سب کی زیارت کر لی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

اس بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہو گئے اور دوبارہ آواز سے پڑھنے آ رہے تھے۔

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

جب وہ حاضر ہوئے تو میں آواز سے دو جہاں ﷺ کے حضور ایک جانب بیٹھا تھا۔

رسول اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہوتے اور ان کو بتاتے رہیں وہیں، لیکن ان کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا اس کو حضور ﷺ نے دیکھا اور فرمایا اور فرمایا اسے مردود الے تاکہ کے چہرے والے تو پیچھے ہٹ جائیں نے اس کی صورت دیکھی تو وہ آنے والوں جیسی دیکھی تو کچھ دیر شیطان تھا اور بکھر سیدو عالم نور مجسم ﷺ کی حاضرین کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا اب تم جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا کرے اور مجھے میرے پاس کے ساتھ (میری طرف اشارہ کر کے) کہہ دینے۔

تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں سید ہوں! فرمایا ہاں! تو سید ہے۔ میں نے عرض کی کیا میں حضور کی ولاد پاک سے ہوں یا فرمایا ہاں! تو میری نسل پاک سے ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، پھر میں نے عرض کیا حضور مجھے کوئی نصیحت فرمائیے جس کے ساتھ اللہ مجھے نفع دے تو فرمایا تھا پر لازم ہے کہ وہ پاک کی کھڑت کرے اور تو مکمل بات سے پرہیز کرے۔

میں بیدار ہوا تو میں نے سوچا وہ کون سا مکمل کلام ہے کہ میں اسے ترک کروں، میں نے سوچا اور کیا مگر مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ کیا ہے۔ پھر میں نے خیال کیا شاید کوئی اکوہ روٹنا ہوئے والی کوئی بات ہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ فعل بد سے وحی کی سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۵۵)

حضور ﷺ نے سلام بھیجا

(۳۸) ابو الفضل فرماتے ہیں کہ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور فرمایا "مجھے خواب میں رسول اکرم ﷺ کا دیدار ہوا ہے میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ مسجد نبوی (شرق اللہ تعالیٰ) میں جلوہ افروز ہیں اور مجھے حکم دیا کہ جب تو بحران میں جائے تو فضل بن زکریا کو میرا سلام کہہ دینا تو میں نے عرض کیا حضور اس پر کیا حکم کس وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ روزانہ سو بار مجھے پروردہ پاک پڑھتا ہے جب اس نے والے سے سرکار کا پیغام مبارک پہنچا دیا تو پھر مجھ سے پوچھا کہ وہ روزہ پاک مجھے بھی بتا دیجئے تو فرمایا میں روزانہ سو بار یا اس سے زیادہ یہ روزہ پاک پڑھتا ہوں۔

اللہم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد جری اللہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنا ما ہو اعلم اس نے مجھ سے یہ روزہ پاک یاد کر لیا اور حکم کیا کہ کہنے لگا کہ میں آپ کو نہیں جانتا تھا اور نہ ہی آپ کا نام جانتا تھا مجھے آپ کا نام اور یہ رسول اکرم ﷺ نے بتایا ہے، پھر میں نے اس آئے والے کو بدینہ پنا پنا کر اس نے قول نہ کیا اور کہا کہ میں سیدو عالم ﷺ کے پیغام مبارک کو عام دنیا کے بدلے نہیں پہنچا چکا تھا اور وہ چلا گیا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۳)

خوبہ شیلی کے ساتھ حسن سلوک

(۳۹) ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر بن عبداللہ کے پاس تھا کہ حضرت شیخ شیلی تخریف لائے تو ابو بکر مجھ کو کھڑے ہو گئے ان سے معاف کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا آپ شیلی کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں حالانکہ وہی اللہ اور ان کو بدینہ خیال کرتے ہیں۔

تو آپ نے فرمایا میں نے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ان کے ساتھ کرتے دیکھا ہے اور وہیوں کہ میں عالم رہ یا میں حضور ﷺ کے دیدار سے شرف ہوا ہوں اور میں نے دیکھا کہ خوبہ شیلی وہاں حاضر ہوئے تو سیدو عالم ﷺ نے قیام فرمایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! شیلی پر اتنی محبت کس وجہ سے ہے؟ فرمایا شیلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے۔

لقد جاءکم رسول من انفسکم عربی علیہ ما نعظم حریص علیکم بالمؤمنین روافد رحیم فان تولوا فقل حسنی اللہ لا الہ الا هو علیہ توکلت وهو رب العرش العظيم۔

اور اس کے بعد نبیؐ اور وہ پاک صلی اللہ علیہ وسلم یا سیدنا یا محمد پڑھتا ہے اور پھر خوبہ شیلیؒ تخریف لائے تو میں

نے ان سے بچ چھا تو انہوں نے ایسا ہی کر دیا۔

(سواء الدارین میں ۱۳۳)

بعض محققین نے فرمایا ہے کہ جہاں سرکارِ دو جہاں ﷺ کے فعلی نام نامی کے ساتھ خطاب مذکور ہو وہاں صفاتی نام ذکر کرنا چاہیے، لہذا اگر بعض نے درود پاک پڑھا: **اللہ علیک یا سیدنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک یا سیدنا یا حبیب اللہ** میں اضافہ کیا۔ اللہ تعالیٰ میں ادب کی توفیق عطا فرمائے۔ **حمدا للہ و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر**

اسی اشکال نے اس واقعہ کو ابلاغِ مقامِ خلاف سے نقل کیا ہے اس میں ہے کہ جب حضرت ابو بکر بن ہادیؓ شیلی کے لئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تو شاگردوں نے چٹکھوٹیاں کیں اور پھر حضرت ابو بکر بن ہادی سے عرض کی کہ آپ کے پاس جب ملکیت کا درجہ مل ہی نہیں آتا ہے تو آپ اس کے لئے کھڑے نہیں ہوتے مگر شیلی کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تو فرمایا کیا میں ایسے بزرگ کے لئے کھڑا ہوں جس کا اکرام صیب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو۔ میں نے خواب میں شیخی معظمؒ کی زیارت کی تو مجھے فرمایا اے ابن ہادی! کل حیرے پاس ایک بھتی مرغا ہے گا اس کی تعظیم کرنا اس لئے میں نے شیخی کی تعظیم کی ہے، پھر چند اتوں بعد مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو رحمت اللعالمین شیخ الاسلامؒ نے فرمایا اے ابو بکر! تجھے اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائے جیسے تو نے ایک بھتی کی عزت کی۔ یا رسول اللہ! یہ کس سبب سے اس اکرام کا مستحق ہو؟ تو فرمایا یہ پانچوں نمازوں کے بعد مجھے یاد کرتا ہے (درو پاک پڑھتا ہے) اور پھر آیت مذکورہ پڑھتا ہے اور ای (۹۰) سال گزارا ہے یا نبی کرتا ہے۔

(سواء الدارین میں ۱۳۳)

عظیم عمل

(۳۰) حضرت یحییٰ کرمانی نے فرمایا کہ ایک دن میں پہلی بن شدان کے پاس تھا کہ ایک نوجوان داخل ہوا جس کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا اس نے ہمیں سلام کیا اور پچھا تم میں سے پہلی بن شدان کون ہے ہم نے ان کی طرف اشارہ کیا تو اس نے کہا میں شیخ اسلم خواب میں سید دو عالمؐ کی زیارت سے شرف ہوا ہوں حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ پہلی بن شدان کی مسجد پر چھ کروہاں چانا اور جب ان سے ملاقات کرے تو میرا سلام ان کو کرنا۔

یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا اور حضرت پہلی آدینہ ہو گئے اور فرمایا مجھے تو کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا کہ جس سے میں اس کرم و عنایت کا مستحق ہوا ہوں مگر یہ کہ میں میرے ساتھ حدیث مصطفیٰؐ پڑھتا ہوں اور جب بھی نبی کریم ﷺ کا نام یاد کر پاؤں کہ آپ ﷺ پڑھتا ہوں تو میں درود پاک پڑھتا ہوں اس کے بعد شیخ پہلی وہاں تین ماہ زور ہے پھر وہ سال فرما گئے۔ رحمت اللہ تعالیٰ۔

(سواء الدارین میں ۱۳۴)

منہ کو بوسہ

(۳۱) حضرت ابو العباس ثمالی فرماتے ہیں میں خواب میں زیارت مصطفیٰؐ سے نواز دیا گیا تو دیکھا کہ آٹھ دن وہ جہاں ﷺ نے میرے منہ کو بوسہ دیا اور فرمایا میں اس منہ کو بوسہ دیتا ہوں جو چھ ہزار بارہاں میں ہزار بارہاں بارہاں میں درود پڑھتا ہے۔ پھر فرمایا اب اعطیک النکاح لو کنتا چھ درود ہے اگر تو اس کلمات میں پڑھا کرے اور فرمایا میری یہ عادت چاہیے۔

اللہم فرج کربنا اللہم اقل حزننا اللہم افرقنا

اور درود پاک پڑھ کر یوں کہا کرے۔

(سواء الدارین میں ۱۳۴)

و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

ایک لاکھ کی شفاعت

(۳۲) نیز حضرت شیخ ابو العباس ثمالی رحمت اللہ علیہ نے فرمایا مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا اے ثمالی! تو میری ہمت کے ایک لاکھ کی شفاعت کرے گا میں نے عرض کیا اے آقا میرے لئے یہ انعام کس وجہ سے ہے؟ تو فرمایا تو میرے درو پڑھتا ہے اور درود پاک کا یہ پڑھتا کرتا رہتا ہے۔

(سواء الدارین میں ۱۳۴)

(۳۳) نیز امام ابوہامیب شافعی قدس سرہ نے فرمایا میں نے ہزار بار درود پاک پڑھا تھا تو میں نے جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تو مجھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے شافعی! تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

پھر فرمایا آہستگی اور تہذیب سے ہیں پڑھو

اللہم صلی علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد

ہاں اگر دقت تھی تو اب تو پھر جلدی جلدی پڑھنے میں ہرج مہرج ہے، پھر فرمایا یہ جو میں نے تجھ سے کہا ہے کہ آہستہ آہستہ غمیر کر پڑھا یہ اصل ہے ورنہ جیسے لگی تو پڑھے یہ درود پاک ہی ہے اور پھر یہ ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اول آخروں کے ساتھ پڑھنے کے خواہ ایک ہی بار پڑھے اور درود تاسع ہے۔

اللہم صلی علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراہیم و علی آل سیدنا ابراہیم و مبارک علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما مبارکت علی سیدنا ابراہیم و علی آل سیدنا ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید

السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (مسعودۃ العارین ص ۱۳۲)

تفسیر: اس واقعے سے اور اس کے ماقبل و مابعد دیگر واقعات سے معلوم ہوا کہ درود پاک میں لفظ سیدنا کو نا محبوب و مرغوب ہے۔

پگڑی کا شملہ

(۳۴) حضرت شریف نعمانی جو کہ حضرت شیخ عمر کے حواریین میں سے تھے۔ فرمایا میں نے خواب میں سیدہ عالم ﷺ کو دیکھا ایک بڑے خیمہ میں جلوہ گر ہیں اور امت کے اولیاء کرام حاضر ہو کر یکے بعد دیگرے سلام عرض کر رہے ہیں اور کوئی صاحب کبر رہے جیسا کہ یہ عقائد ولی اللہ ہے اور یہ عقائد ہے اور اُنے والے حضرات عرض کر کے ایک جانب چلتے جاتے ہیں۔

حتیٰ کہ ایک جم غفیر اور بہت سارے لوگ اکٹھے آ رہے ہیں اور وہ اپنے والا کہہ رہے ہیں کہ محمد صلی آ رہے ہیں جب وہ سیدہ العالمین اکرام اللہ لیں اور خیمہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آقا نے وہ جہاں ﷺ نے انہیں پاس بٹھالیا، پھر سیدہ دو عالم ﷺ سیدنا صدیق اکبر اور فاطمہ زہرا علیہما السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں اس سے محبت کرتا ہوں مگر اس کی پگڑی جو کہ خیمہ خمد کے ہے اور محمد صلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ سن کر سیدنا صدیق اکبر چلے عرض کی یا رسول اللہ اجازت ہو تو میں اس کے سر پر پگڑی باندھ دو۔ نے عرض کی یا رسول اللہ اجازت ہو تو میں اس کے سر پر پگڑی باندھ دو فرمایا "ہاں" تو صدیق اکبر چلے اپنا عمامہ مبارک لے کر حضرت محمد صلی کے سر پر باندھ دیا اور انہیں جانب شملہ چھوڑ دیا۔

یہ خواب فتم ہوا اور جب حضرت شریف نعمانی نے یہ خواب حضرت محمد صلی کو سنایا تو وہ اور ان کے ہم نظریں آ رہے وہ سب نے پھر حضرت محمد صلی نے شاہ شریف نعمانی سے فرمایا اس کے وہ جب آپ کو سیدہ عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہو تو آپ عرض کریں کہ محمد صلی کے کون سے عمل کی وجہ سے یہ نظر عارض ہے۔

پھر کچھ دنوں کے بعد شاہ شریف نعمانی زیارت کی ثلوت سے سرفراز ہوئے اور وہ عرض پیش کر دی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا وہ درود پاک ہر روز مجھ پر خلوت میں مغرب کے بعد پڑھتا ہے اور وہ یہ ہے۔

اللہم صلی علی محمد النبی الامی و علی آلہ و اصحابہ وسلم علیہما علیمت و زلّٰتہ و علیٰ ما علیمت

اور جب یہ واقعہ حضرت محمد صلی سے بیان کیا گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے کچ فرمایا اور پھر پگڑی لی اور اس کے سر پر باندھا اور اس کا شملہ چھوڑا کہ سب نے اپنی اپنی پگڑیاں اتاریں اور وہ باندھیں اور ان کے شملے چھوڑ دیے۔ (مسعودۃ العارین ص ۱۳۳)

کثرت درود پاک

(۳۵) مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری درود پاک بہت پڑھا کرتے تھے، خصوصاً جمعہ کی رات کو جاگ کر درود پاک کی کثرت کیا کرتے تھے۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان کے مکان سے ایک مہینہ تک خوشبو نکلتی رہی۔ (کتاب درود شریف ص ۵۲)

چادری پر سادہ

(۳۱) گفتگو میں ایک کاتب تھا اس نے ایک بیاض (کاپی) لکھی ہوئی قمی اور اس کی عادت تھی کہ صبح کے وقت جب وہ نکلتا شروع کرتا تو شروع کرنے سے پہلے اس کاپی پر دو دو پاک کٹھ لیتا جب اس کا آخری حصہ آتا تو آخرت کی قلم غالب ہوئی گھبرا کر کہنے لگا دیکھتے ہیں وہاں جا کر کیا ہوتا ہے؟ اسے میں ایک مسرت محظوظ آچھپے اور فرمانے لگے "ہاں کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض (کاپی) مسرور کے دربار میں ہے اور اس پر سادہ دے رہے ہیں"۔ (زاد المعاد ص ۱۳)

شہد کی مشاس

(۳۲) ایک دن آقاؑ نے دو جہاں ۱۰۰ اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لئے تشریف لے ہمارے تھے راستے میں ایک جنگ پڑا کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھا لو۔

جب کھانا کھانے لگے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی "یا رسول اللہ! روٹی کے ساتھ (نان غوث) مسالین نہیں ہے بھر صحابہ کرام نے دیکھا کہ ایک شہد کی بھی ہے اور بڑے زوردار سے جھگڑاتی ہے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بھی کیوں شور مچاتی ہے؟ فرمایا "یہ کہہ رہی ہے کہ تم کیسا ہے قہر اور ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کرام کے پاس مسالین نہیں حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا کھت لگایا ہوا ہے وہ کون لائے کیونکہ یہ تو اسے لاشیں نکلتیں"۔

پھر فرمایا "یارے علی! اس بھی کے پیچھے پیچھے ہاڑ اور شہد لے آؤ" چنانچہ حضرت علیؑ سید کرار ۱۰۰ نایک چوٹی والے بکڑ کر اس کے پیچھے ہو گئے وہ کسی آگے سے اس غار میں پہنچ گئی اور آپؐ نے وہاں جا کر شہد صاف صفحہ لکھ لیا اور دو بار مسالت ۱۰۰ میں حاضر ہو گئے سرکارِ دو عالم ۱۰۰ نے وہ شہد تقسیم فرمایا۔ جب صحابہ کرام کھانا کھانے لگے تو بھی بھرا گئی اور جھگڑنا شروع کر دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی "یا رسول اللہ! ۱۰۰ کسی بھرا ہی طرح شور کر رہی ہے" تو فرمایا میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ اس کا جواب اسے دی ہے میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے بھی کتنی ہے کہ یہاڑوں اور بیاٹوں میں جو بھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہے۔

میں نے پوچھا "بھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں پیٹنے کی بدحد بھی ہوتے ہیں تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے۔ تو بھی نے جواب دیا "یا رسول اللہ! ہمارا ایک امیر اور سردار ہے اور ہم اس کے تابع ہیں جب ہم بھولوں کا رس پڑتی ہیں تو ہمارا امیر آپؐ کی ذات مقدسہ پر درود پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ بھول کر درود پاک پڑھتی ہیں تو وہ بدحدہ اور کڑوے بھولوں کا رس درود پاک کی برکت سے ٹھنکا ہوا جاتا ہے اور اسی کی برکت اور رحمت کی وجہ سے وہ شہد صفحہ بن جاتا ہے۔

گفت چلی خواہم بر احمد درود

مشہور شیریں و گلی را درود

اگر درود پاک کی برکت سے کڑوے اور بدحدہ بھولوں کا رس نہایت ٹھنکا شہد بن سکتا ہے، کتنی شیرینی میں وال سکتی ہے تو درود پاک کی برکت سے گندمی ٹیکیں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔

یوں ہی درود پاک کی برکت سے ہماری باطل نمازیں اور ناقص جہود، دیگر عبادتیں بھی قبول ہو سکتی ہیں۔

آپؐ کا نام نامی اسے صل علی!

ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

بخشش ہوگی

(۳۸) ابوصالح سونی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بعض محدثین کرام کو ہمال کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ حضرت کیا حال ہے؟ تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ میری بخشش ہو گئی۔

پوچھا کہ سب سے؟ تو فرمایا کہ میں نے اپنی کتاب میں سیدہ عالمہ رضی اللہ عنہا سے درود پاک لکھا ہے، لہذا درود پاک کی برکت سے بخشش ہو گئی۔

(سوانح العارین ص ۱۲۹)

ہر کہ باشد جلیل صلوا دام

درد و پاک کا نور

(۳۹) حضرت ابو نعیم رحمہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ماجد رات کو آنکھیں میں حدیث پاک کا ٹکڑا رکھتے تھے تو جس جگہ بیٹھ کر ٹکڑا رکھا کرتے تھے وہ رات ایک سونانہ لکھا گیا جو کہ آسمان کی جگہ میں ٹنگ جاتا تھا۔ پھر چھا گیا یہ کیسا نور ہے؟ تو جواب ملا کہ یہ حدیث پاک کی نگر اور کرتے وقت جو درد و پاک کی کھڑت ہوتی ہے پاس درد و پاک کا نور ہے۔ (سوانح الدارین ص ۵۲۹)

نہ رشتہ کی مجلس

(۵۰) حضرت ابو نعیم رحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن وہ سنا کہ محمد بن رشتہ کی مجلس میں آئے شیخ ابو نعیم رحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے فرمایا تم پر حضور کا کام کرو، میں تو اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ میں خواب میں سیدہ عالم کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں، اچھے آقا کے دو جہاں سیدائیں وہاں نے ارشاد فرمایا کہ ان رشتہ کی مجلس میں جانا کہ وہ دیکھو درد و پاک بہت پڑھتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سیدنا محمد و آلہ وسلم۔ (سوانح الدارین ص ۱۳۰)

درد و پاک میں شفاعت

(۵۱) حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے فرمایا ہمارا ایک عسائی تھا جو کہ بادشاہ کا ملازم تھا اور فتنہ و فخر اور غفلت میں مشغول تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ سیدہ عالم کے دست مبارک میں ہاتھ دیا ہوا ہے۔ یہ کچھ کر میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ یہ بد کردہ بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرے ہوئے ہے۔ تو اس نے اپنا ہاتھ سرکار کے دست مبارک میں کیسے رکھ دیا تو میرے آقا رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا میں اس کی حالت کو جاننا ہوں اور میں اسے درد و پاک میں لے جاؤں ہوں اور اس کے لئے درد و پاک میں شفاعت کروں گا۔

میں نے یہ ارشاد کر عرض کیا کہ رسول اللہ! کس سبب سے اس کو یہ مقام حاصل ہوا ہے اور کس وجہ سے اس پر سرکاری فتنہ و فخر کا یہ ہے؟ فرمایا اس کے درد و پاک کی کھڑت کرنے کی وجہ سے دیکھو کہ بد کردہ بندہ اس کو سونے سے پہلے گھر پر ہزار مرتبہ درد و پاک پڑھتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ خود درجہ میری شفاعت کو قبول فرمائے گا، پھر میں بیٹا ہوا اور جب صبح ہوئی تو دیکھا وہی شخص مسجد میں داخل ہوا اور درد و پاک اور میں اس وقت رات و دن اور تھوڑے تھوڑے اور نمازیوں کو گزار رہا تھا۔

وہ آیا اور سلام کر کے میرے سامنے بیٹھ گیا اور کھڑے کیا آپ اپنا ہاتھ بڑھا کر میں آپ کے ہاتھ پر تو بہ کر ہوں کیوں کہ مجھے رسول کا کرم ﷺ نے عطا کیا ہے کہ عبدالواحد کے ہاتھ پر جا کر تو بہ کر لے دیکھ میں نے اس سے رات والے خواب کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا رات سرکار دو عالم ﷺ نے حضور ﷺ کو میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا میں میرے لئے اپنے رب کرم کی دعا میں شفاعت کرنا ہوں اور مجھے درد و پاک میں لے جا کر شفاعت کر دی اور فرمایا پچھلے گناہ میں نے معاف کر دیے ہیں اور اس کے لئے صبح جا کر شیخ عبدالواحد کے ہاتھ پر تو بہ کر لے اور اس کو بہ قائم رہ۔ (سوانح الدارین ص ۱۳۵)

بر محمد ﷺ سے دعا میں صمد سلام

آں شفیق مجرواں ہم القیام

رضا کی بشارت

(۵۲) حضرت محمد کریم قادری رحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب ”باقیات صالحات“ میں لکھا کہ مجھ پر رحمہ اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا تو میں خواب میں سیدہ انکوثرین ؓ کی زیارت سے مشرف ہوا اور مجھے میرے آقا ﷺ نے گود میں اٹھا لیا ہوں کہ میرا سینہ سرکار کے سینہ اور میرا منہ حضور ﷺ کے منہ مبارک اور میری پیشانی حضور ﷺ کی پیشانی مبارک کے برابر تھی اور فرمایا ”مجھ پر درد و پاک کی کھڑت کیا کرو“ اور مجھے سرکار نے اپنی رضا کی بشارت دی جو کہ منائے الٰہی کی جامع ہے تو میں آج یہ دیکھ گیا کہ سرکار دو عالم ﷺ کا مجھ پر اتنا کرم عظیم ہے۔

اور میں نے دیکھا کہ میری اس حالت کو دیکھ کر امت کے دلی ﷺ کی دشمنان مبارک سے بھی آنسو جاری ہیں اور میں بیٹا ہوا تو میری

آنکھیں بالک، ہاتھیں میں دھوا اور سواہر شریف کے سامنے حاضر ہو گیا اور میں نے رؤف مقدس کے غور سے منار کے سپہ خدا شاہ انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم نے مجھے ایسی ایسی بشارتیں دیں کہ میں عوام کے سامنے بیان نہیں کر سکتا اور میں بڑا خوش ہوا کہ سلام عرض کر کے وہاں سے ہوا تو میں نے سلام کا جواب سیدہ عالمؓ کی زبان پاک سے سنا، حالانکہ میں جاگ رہا تھا اور مجھے حق یقین حاصل ہوا کہ سیدہ عالمینؓ کی رؤف اور میں حیات ہیں اور مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔

والک لعل اللہ یوبہ من یشاء و اللہ ذو العجل العظم

## مولیٰ علی کی مشکل کشائی

(۵۳) سیدی عبداللطیف مطری نے ”حبیب الامام“ کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب میں درود پاک کے مصطفیٰ کتاب گھر ہاتھ اس اور ان میں نے دیکھا کہ میں ٹیچر پر سوار ہوں اور میں اس قوم کے ساتھ ملنا چاہتا ہوں جو کہ کسی امر کی تلاش میں تھوڑے سے ہاتھ میں دھوا ٹیچر چپے رہ گیا میں نے اسے ڈانٹا تو وہ تیز چلنے لگا اور ایک آدمی نے نکام سے پکڑ کر روک لیا اور میں اس کی اس حرکت سے پریشان ہو گیا۔ اپنا تک ایک صاحب تحریر لائے جو کہ نہایت پاکیزہ صورت، پاکیزہ سیرت تھے۔

انہوں نے اس شخص کو ڈانٹا اور میرے ٹیچر کو اس کے ہاتھ سے یہ کہہ کر چھڑایا کہ چھوڑ اس کو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی ہے اور اس کو اس کے گھروالوں کے لئے شفاعت کندہ دینا ہے اور اس سے غل (بوجھ) اتار دیا ہے۔

میں بیدار ہوا تو خوش تھا اور میرے دل میں آیا کہ جس شخص نے مجھے مذکور کے ہاتھ سے چھڑایا اور منہ دج بالا لکھا تھا فرمائے ہیں یہ سیدی مولیٰ علی شیر خدا ہے، قصہ اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ ساری عنایت سیدہ الامامؓ پر درود پاک پڑھنے کی برکت سے ہے۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۶)

## آسمانوں میں ذکر

(۵۴) صاحب تحفہ الامامؓ قس مرہ نے فرمایا: ذکر دینا از بارت کے کچھ عرصہ بعد پھر مجھے خواب میں دیدار نصیب ہوا، میں کہ آقائے دو جہاںؑ میرے گھر تشریف لائے ہیں اور میرا گھر سرکارِ درود عالمؓ کے چہ انور کے نور سے بھنگا رہا ہے اور میں نے تین مرتبہ کہا اللہ صلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ حضورؑ! میں آپؐ کے جواریں ہوں اور حضورؑ کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔

حبیب عرض کیا تو حسب درود عالمؓ اعلیٰ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مسکراتے ہوئے بارسایا اور فرمایا ای و اللہ ای و اللہ ای و اللہ فیض میں نے دیکھا کہ ہمارے سامنے جو کوفت ہو چکا تھا تجھ سے کہہ رہا ہے کہ تو حضورؑ کے غلام سے ہے جو کہ سرکاری حدیث سرائی کرنے والے ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا تو اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم! حیران کر تو آسمانوں میں جو رہا تھا اور حضورؑ مسکرا رہے تھے۔ میں بیدار ہو گیا اور نہایت ہی حشاش پشاش تھا۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۶)

## طاہر الاصلیٰ میں چرچا

(۵۵) نیز صاحب تحفہ الامامؓ نے فرمایا اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے خواب میں اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ بڑے ہی خوش تھے تو میں نے عرض کیا ”ابا امی! کیا میری وجہ سے آپ کو کچھ ناکہ پہنچا ہے؟“ فرمایا اللہ کی قسم! مجھے بہت ناکہ پہنچا ہے۔ میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ تو والد صاحب نے فرمایا میرے درود پاک کے مصطفیٰ کتاب لکھنے سے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم کہ میں نے کتاب لکھی ہے؟ فرمایا حیران چرچا تو طاہر الاصلیٰ میں ہو رہا ہے۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۶)

## آگ سے برأت نامہ

(۵۶) سید محمد رومی رمت اللہ علیہ نے اپنا تات صالحات میں لکھا ہے۔ میری والدہ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد جن کا نام محمد تھا (مصعب کے نا جان) نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہوا تو اس اور جب مجھے غسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے گھن پر ایک سبز رنگ کا رتھ کر سے گا۔ اس میں لکھا ہو گا کہ یا آگ سے تجھ کے لئے برأت نامہ ہے اور اس رتھ کو میرے گھن میں رکھو بنا۔

چنانچہ غسل کے بعد وہ رتھ گراں پر لکھا ہوا تھا۔

ہلہ ہوا محمد العالم بعلمہ من النار

اور اس کا قدر کی بیشکلی تھی کہ جس طرف سے چڑھو سید علیؑ لکھا تھا آقاؑ پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے آقا جان کا عمل کیا تھا؟ تو وہی جان سے فرمایا ان کا عمل تھا کھڑکرا اور درود پاک کی کثرت۔  
(سعادۃ الدارین ص ۱۳۷)

صلی اللہ تعالیٰ علی السی الامی الکرم و علی الہ واصحابہ اجمعین

بیادری میں دیدار مصطفیٰ ﷺ

(۵۷) شیخ مسعود رازی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ باوجود قاری کے علماء میں سے تھے ان کا طرۃ امتیاز یہ تھا کہ وہ عاقل رسول ﷺ تھے۔ ان کا مشغل یہ تھا کہ وہ قوف میں جہاں حرد لوگ آکر بیٹھتے ہیں تاکہ ضرورت مند لوگ ان کو حردوری کے لئے چائیں، جاتے اور جتنے حردور مل جاتے ان کو اپنے مکان میں لے آتے اور ان حردوروں کو گمان ہوتا کہ شاید کوئی قیصر وغیرہ کا کام ہو گا جس کے لئے ہم بلانے گئے ہیں، مگر حضرت موصوف ان کو خطا کر فرماتے کہ درود پاک چڑھاؤ خود بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے جب پختہ عصر جمعی کا وقت آتا تو جیسے کام کرانے والے لوگ حردوروں سے کہا کرتے ہیں: "تھوڑا سا کام اور کرو" ایسے ہی حضرت موصوف ان سے فرماتے۔

ویدو امانسر مارک اللہ فیکم

پھر ان کو پوری پوری حردوری دے کر رخصت کرتے اور شیخ مسعود رحمت اللہ تعالیٰ علیہ اپنے عشق و محبت کی بنا پر بیادری میں سرکارِ عالم ﷺ کے دیدار سے شرف ہوتے تھے۔  
(سعادۃ الدارین ص ۱۳۷)

درود پاک لکھا جا رہا ہے

(۵۸) ان ہیہ رحمت اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں شیخ اعظم رسول اکرم ﷺ پر درود پاک چڑھا کرتا تھا۔ ایک دن میں درود پاک پڑھا۔ ہا تھا اور میری آنکھیں بند تھیں، تو میں نے دیکھا کہ ایک کھینے والا سیاحی کے ساتھ میرا درود پاک کھد ہا ہے اور میں کا قدر چاروں کھد ہا تھا۔ میں نے آنکھ کھولی تاکہ اس کو آنکھ کے ساتھ دیکھوں تو وہ مجھ سے چسپ گیا اور میں نے اس کے کپڑوں کی سفیدی دیکھی۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۸)

صحیفوں میں لکھائی

(۵۹) امام شعرانی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا مجھے شیخ احمد مروی رحمت اللہ علیہ نے بتایا کہ میں نے خاکھہ کرام کو قلم کے ساتھ لکھنے دیکھا ہے کہ درود پاک چڑھنے والے جو کلمہ سے نکالتے ہیں اس کو فرشتے صحیفوں میں لکھ لیتے ہیں۔  
(سعادۃ الدارین ص ۱۳۸)

سلام کا جواب

(۶۰) سلیمان بن حکم رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں خواب میں مسعود عالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے دربار رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں آپ ان کا سلام کبھی لیتے ہیں؟ فرمایا ہاں اور میں ان کے سلام کا جواب بھی دے دیتا ہوں۔  
(سعادۃ الدارین ص ۱۳۹)

روضہ النور سے آواز

(۶۱) ابراہیم بن شیمان فرماتے ہیں میں نے حج کیا اور وہ یہ منورہ حاضر ہوا اور ہر جنب میں روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا تو میں نے سلام عرض کیا میں نے روضہ انور کے اندر سے آواز سنی و علیک السلام یا ولدی  
(سعادۃ الدارین ص ۱۳۹)

تو زعمہ ہے واظہا تو زعمہ ہے واظہا

میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

سرور عالم ﷺ کے پیچھے نماز

(۶۲) عارف پاندہ علی بن علوی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو ان کو شیخ معظم نبی محترم ﷺ کی زیارت نصیب ہو جاتی اور وہ حضور ﷺ سے حج لیتے اور نبی محترم ﷺ جواب سے سر فراز فرما دیتے اور جب شیخ موصوف تشہید یا غیر تشہید میں عرض کرتے۔

السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 جن لینے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

وعلیک السلام یا شیخ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اور کبھی کبھی السلام علیک ایہا النبی کو بار بار پڑھتے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ بار بار کیوں پڑھتے ہیں تو فرماتے ہیں  
 جب تک آگائے وہ جہاں سے جواب دین لوں آگے نہیں پڑھتا۔ نیز نام شہرانی قدس سرہ سے منقول ہے فرمایا کہ کچھ حضرت ایسے بھی ہیں جو  
 پانچویں نمازیں سرورہ عالم ﷺ کے پیچھے پڑھتے ہیں۔

اور حضرت سیدی علی الخوامی نے فرمایا کہ کسی کا دلایت تم یہ میں قدم رائج نہیں ہو سکتا جب تک کہ سید الوہود و رحمتہ دو عالم ﷺ اور حضور  
 الیاس علیہما السلام کی زیارت سے مشرف نہ ہو پھر فرمایا کہ بعض لوگ جو اس دولت سے محروم ہیں ان کے انکار کو کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۴۱)

نیز فرمایا کہ شیخ ابوالعباس مری قدس سرہ نے فرمایا رات دن میں سے اگر ایک گھڑی بھی میں حضور ﷺ کے زیار سے محروم ہو جاؤں تو  
 میں اپنے آپ کا خوار سے شمار نہ کروں۔

آپ و بہن کی برکت

(۶۳) حضرت سید محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات ہے ایک جگہ شریف لے گئے اور وہاں پر نماز کا وقت ہو گیا آپ نے وضو  
 کا ارادہ کیا دیکھا تو کھڑا ہے جس میں پانی موجود ہے لیکن اس پر کوئی پانی لٹا لے گا سمان (دبی ذوال کو فیروزہ نہیں ہے۔  
 فرمایا میں اسی گھر میں تھا کہ ایک بچی نے مکان کے اوپر سے بھاگتا اور مجھ آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ فرمایا میں مجھے وضو کرنا ہے مگر  
 پانی لٹا لے گا کوئی داریہ نہیں ہے۔

اس نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ فرمایا ”مجھے محمد بن سلیمان جزولی کہتے ہیں“ یہ سن کر اس بچی نے کہا بھلا آپ ہی ہیں کہ جن کی مدد و  
 ثناء کے ذریعہ نجات رہے ہیں مگر کوئی سے پانی نہیں نکال سکتے۔

یہ سن کر بچی نے کھویر میں اپنا آب و بہن ڈال دیا تو آٹا کا پانی کناروں تک آیا بلکہ زمین پر بہنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز سے  
 فارغ ہو کر اس بچی سے پوچھا؟ بچی میں تجھے قسم ہے کہ مجھ سے بچا ہوں کہ اتنے پانی یہ کمال کیسے حاصل کیا؟

بچی نے کہا ”یہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے اس دولت گرامی خطا پر درود پاک کی برکت ہے جو کہ اگر جنگل میں شریف لے جائیں تو  
 درود سے چمکے آپ بچا کے دامن میں پناہ لے لیں تو حضرت شیخ جزولی قدس سرہ نے وہاں قسم کھائی کہ درود پاک کے حقیقی کتاب گھسوں گا  
 اور پھر آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام دلائل الخیرات ہے۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۴۳)

مستوری کی خوشبو

(۶۴) سیدہ حضرت شیخ جزولی ہیں جن کے حلق یہ بات پایہ نبوت تک پہنچی ہوئی ہے کہ آپ کی قبر مبارک سے مستوری کی خوشبو منکلی تھی  
 کیونکہ آپ اپنی زندگی میں درود پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔

(مطالع السراۃ ص ۳)

درود پاک کی بہاریں

(۶۵) نیز حضرت شیخ جزولی صاحب ”دلائل الخیرات“ قدس سرہ کے وصال کے شتر (۷۷) سال بعد آپ کو قبر مبارک سے نکالا گیا اور  
 سوں سے مراکش منقل کیا گیا جب آپ کا جسد مبارک کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا گلن بھی زویدہ نہیں ہوا تھا اور آپ بالکل صحت و سالم ہیں جیسے کہ  
 آج ہی لینے ہیں۔

نہ تو زمین نے آپ کو بچھڑا ہے نہ آپ کی کوئی حالت بدلی ہے بلکہ جب آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے جازہ تیار و خطا عطا کیا تھا اور  
 شتر (۷۷) سال کے بعد جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی عطا عطا ہے، بلکہ کسی نے براہ امتحان آپ کے رخسار  
 مبارک پر انگوٹھ کر دیا اور انگوٹھی اٹھائی تو اس جگہ سے ٹھون بہنے لگا اور وہ جگہ سفید نقرہ آری تھی۔ پھر حضور زیدی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہو گئی جیسے کہ  
 فیض کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے اور دبانے سے پس ہنی ہوتا ہے اور یہ ساری بہاریں درود پاک کی کھڑت کی برکت سے ہیں۔



(۶۶) موصوف ان لوگوں میں سے تھے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں سب و شتم کرتے ہیں (مصدقہ اللہ) فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ کربخ کی جائے مسجد میں داخل ہوا ہوں اور میں نے مسجد میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھوڑا دیکھا کہ حضور ﷺ کے ساتھ دو آدمی اور ہیں جن کو میں نہیں پہچانتا تھا۔

میں نے دربار رسالت میں سلام عرض کیا تو سرکار نے میرے سلام کا جواب نہ دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں تو حضور کی ذات گرامی پر دن رات اچھا کچھ درود پاک پڑھتا ہوں لیکن حضور نے میرے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے اور میرے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی بھی کرتا ہے“ میں نے یہ سن کر عرض کیا میرے آقا میں حضور کے دست مبارک پر تو پڑھتا ہوں آنکھ ابھائی نہیں کروں گا۔ میرے اس عرض کرنے یعنی تو پڑھنے کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (مسند العرادین ص ۱۳۹)

صحیحہ اس واقعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوئی کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ کو جہنم فور مجسم ﷺ کے صحابہ کرام کی شان میں بے کوئی گستاخی کرے اس سے صحب خدا ﷺ کبھی راضی نہ ہوں گے خواہ وہ کیسے ہی عمل کرے۔ دوسرے یہ بھی واضح ہوا کہ درود پاک کی برکت سے عقائد بھی درست ہو جاتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ درود پاک پڑھنے والوں کی خود اصلاح فرمادیتے ہیں۔

سورای وصل وسلم دانسا اہدا

علیہ حبیبک حیر الخلق کلہم

جنت کا دروازہ

(۶۷) ایک مولوی صاحب جو کہ لوگوں کے سامنے عظمت و محبت مصطفیٰ ﷺ اور اہل بیت درود پاک معمولاً بیان کیا کرتے تھے ان کے شاگرد نے خواب دیکھا کہ ایک دیکھ سیدان ہے۔ جس میں مخلوق خدا متفق ہے۔ مشرکان ہے سب لوگ مارے مارے کے کاپ رہے ہیں ایک طرف دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ کھڑے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے چنانکہ انار سے قریب سے انار سے استاد گذرے اور اس طرف جا رہے ہیں جس طرف سرکارِ دو عالم ﷺ چلے جا رہے تھے میں نے اپنے ساتھ والے طالب علموں سے کہا دیکھو استاد صاحب جا رہے ہیں اور ہم بھی پیچھے ہوئے جب استاد صاحب صحب خدا ﷺ کے قریب پہنچے تو سرکار نے ہاتھ مبارک سے لوگوں کو اشارہ کیا کہ دست چھوڑ دو۔

لوگوں نے دست چھوڑ دیا جب استاد صاحب حضور ﷺ کی خدمت اللہ کی میں حاضر ہوئے تو سید دو عالم ﷺ نے اپنی ردالا چادر مبارک کو اٹھائی اور اس میں دست و صاحب کو چھپا لیا۔ استاد صاحب کی چادر کا صرف ایک کونہ باہر رہ گیا تو ہم نے وہ کونہ تمام لیا کہ کہیں استاد صاحب غائب نہ ہو جائیں۔

تھوڑی دیر بعد رسول اکرم ﷺ نے چادر مبارک اٹھائی اور فرمایا اب جاؤ اب کوئی ٹکڑی نہیں ہے یہ سن کر استاد صاحب چلے تو ہم بھی ان کے پیچھے چل دیے۔ ہم آگے گئے تو دیکھا کہ پل صراط ہے وہاں پہرہ لگا ہوا تھا۔ دونوں طرف فرشتے کھڑے ہوئے تھے جب ہم پل سے گزرے گئے تو ایک پہرہ دار نے پکارا تم کون ہو؟ اور کہاں جا رہے ہو؟

لیکن انار سے استاد صاحب نے اس کے پکارنے کی کوئی پروا نہ کی اور چلتے رہے۔ پہرہ دار نے اوتھن دیکھا ہلائی نہیں اور پھر خاموش ہو گیا اور ہم چلتے رہے جب ہم پل صراط سے پار ہوئے تو دیکھا کہ دست دو عالم فور مجسم ﷺ ہاں تشریف فرما ہیں اور استاد صاحب سے پوچھا کہ خیریت ہے کئی گئے؟ عرض کی کہی حضور اخیریت سے بخیر گئے ہیں۔ پھر سرکار نے فرمایا یہ سامنے جنت کا دروازہ ہے داخل ہو جاؤ اور آنکھ کھلیں گی۔

دامن مصطفیٰ سے جو لینا پکند ہو گیا

جس کے حضور ﷺ ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ حبیبہ الطیب الطیبین اطہر الظاہرین وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ الطہرات

المطہرات امہات المؤمنین و فزیلہ فی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین

(۶۸) ایک مولوی صاحب جو کہ لوگوں کو درود پاک کی عودا ترغیب دیتے رہتے تھے اور خود بھی لوگوں میں بیڑہ کر درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ ان کا شمار زوج کرتے کیا۔ جب وہ مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اس کا چاچا بے کہ میں روئے انور کے مہاجر شریف کے سامنے کھڑا نعمت پاک پڑھ رہا تھا اسی حالت میں پیدا ہو گئی۔

دیکھا کہ سید دو عالم ﷺ جلوہ افروز ہیں اور ایک طرف سیدنا محمد بن اکبر علیہ السلام دوسری طرف سیدنا قاری اعظم علیہ السلام بیٹھے ہیں اور پیچھے کافی لوگ بیٹھے ہیں اور میں اس حالت میں بھی نعمت پاک پڑھ رہا ہوں۔ جب نعمت پاک ختم ہوئی تو سرکار دو عالم ﷺ نے میری جھولی میں ہاتھ ڈال دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو محمد بن اکبر علیہ السلام کا بیٹا ہوں اور انہوں نے مجھے بھوکھیں دیا۔

یہ سن کر سیدنا محمد بن اکبر علیہ السلام نے بھی ہاتھ میری جھولی میں ڈال دیا۔ اس کے بعد میں نے عرض کی حضور! کوئی اور بھی فرماں ہے یا تو فرمایا اپنے استاد صاحب کو ہمارا سلام کہ یدار واللہ رب العالمین

## بال مبارک عطا ہوئے

(۶۹) حضرت شادوی اللہ صبرت و طوی کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمت اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ایک بار مجھے بھار کا مارا۔ اللہ تعالیٰ ہوا اور بیماری طویل پکڑ گئی حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہو گئی اس اور میں مجھے غم و غم ہوئی تو میں نے دیکھا کہ شیخ عبدالعزیز شریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں بیٹا! رسول اکرم ﷺ حیرتی میادت کے لئے شریف لائیں گے جس طرف حیرتی چار پائی کی پانچٹی ہے لہذا اپنی چار پائی کو بھیر لو تاکہ تیرے پاؤں اس طرف نہ ہوں۔

یہ سن کر مجھے کچھ اتفاق ہوا اور چونکہ مجھے لنگھو کرنے کی طاقت نہ تھی میں نے حاضرین کو اشارہ سے سمجھا دیا کہ میری چار پائی بھیر دے۔ انہوں نے میری چار پائی بھیری ہی تھی کہ شاہ کو نمین علیہ السلام نے آئے اور فرمایا کھجور کا حلیہ ہا بھی ”اے میرے بیٹے! کیا حال ہے؟“ اس اور شاہ کو نمین کی نعمت مجھ پر ایسی جانب ہوئی کہ مجھے وہاں آگیا اور زاری دے کر قادی کی جیب حالت مجھ پر طاری ہوئی، پھر مجھے میرے آقا امت کے والی ﷺ نے اس طرح کو مبارک میں لے لیا کہ حضور ﷺ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور حضور ﷺ کا بیٹا ابن مبارک میرے آقا موسیٰ سے تھوڑا ہو گیا، پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون سے بدل گئی، پھر میرے دل میں خیال آیا کہ مدت گذر گئی اس شوق سے کہ کہیں سے سرکار دو عالم ﷺ کے ہال مبارک دستیاب ہوں مگر کرم ہو گا اگر آتا ہے یہ دولت عطا فرمائیں۔ پس یہ خیال آتا ہی تھا کہ حضور ﷺ میرے اس خطرہ پر مطلع ہوئے اور شاہ کو نمین علیہ السلام نے اپنی ریش مبارک پڑھنا ہاتھ مبارک بھیرا اور وہ بال مبارک مجھے عطا فرمائے۔

پھر مجھے یہ خیال آیا کہ یہ اور ہونے کے بعد یہ نعمت (بال مبارک) میرے پاس ہے گی یا نہیں تو حضور ﷺ نے فوراً فرمایا جیہ دونوں بال مبارک تیرے پاس رہیں گے۔ ازاں بعد سرکار دو عالم ﷺ نے صحت کلی اور درازی عمر کی بشارت دی تو مجھے اسی وقت آرام ہو گیا۔

میں نے چراسٹھ ٹھکانا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں دو سوئے مبارک نہ تھے میں نے کھینچ کر پھر دو بار رسالت کی طرف متوجہ ہوا تو خوبصورت واقع ہوئی اور دیکھا کہ آقائے دو جہاں جلوہ افروز ہیں اور فرمادے ہیں بیٹا! ہوئی کرا میں نے دونوں بال تیرے ہاتھ کے نیچے خضیا سے رکھ دیئے ہیں وہاں سے لے لو۔

میں نے یہ سنا ہوتا ہی تجھے کے پیچھے سے لے لئے اور پاکیزہ جگہ میں نہایت عظیم و عظیم کے ساتھ مخلوق کرنے ملازاں بعد چونکہ بھار یک دم اتر گیا تو کمزوری غالب آگئی، حاضرین نے کچھ شاید موت کا وقت آگیا ہے اور وہ دونے گئے چونکہ مجھ میں ہاتھ کرنے کی طاقت نہ تھی اس لئے میں اشارہ کرتا رہا، پھر کچھ عرصہ بعد مجھے قوت حاصل ہو گئی اور میں ہاتھ بندہ سے ہو گیا۔ پھر حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ ان دونوں سوئے مبارک کا خاصہ تھا کہ آپس میں لپٹے رہتے تھے لیکن جب درود پاک پڑھا جاتا تو دونوں ٹنڈھ و ٹنڈھ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

دوسرے یہ دیکھا کہ ایک مرتبہ تین آدمی جو اس محلے کے منکر تھے آئے اور آزمائش چاہی، میں نے اولیٰ کے خوف سے آزمائش پر رضا مند نہ ہوا لیکن جب مناعہ طویل پکڑ گیا تو مزیدوں نے وہ بال مبارک پکڑے اور دھوپ میں لے گئے اسی وقت بال آگیا اور اس نے سایہ کر دیا حالانکہ نعمت دھوپ تھی اور بال کا موسم بھی نہ تھا۔ یہ دیکھ کر ان میں سے ایک نے توبہ کر لی اور مان گیا۔

دوسرے دونوں نے کہا یہ اتفاقی امر تھا۔ دوسری بار پھر وہ سوئے مبارک دھوپ میں لے گئے تو پھر بال نے آکر سایہ کر دیا اور اسی تاب ہوا۔ تیسرے نے کہا یہ بھی اتفاقی امر ہے۔ تیسری بار پھر دھوپ میں لے گئے تو پھر بال نے سایہ کر دیا تو تیسرا بھی تابع ہو کر

مانا گیا۔

سوم یہ کہ ایک ہار کھو لوگ مولے مبارک کی زیارت کے لئے آئے تو میں مولے مبارک والے صندوق کو پا ہر لایا۔ لوگ کافی جمع تھے جس نے تالا کھولنے کے لئے چائی لٹائی تو تالا نہ کھلا۔ بڑی کوشش کی مگر میں تالا کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکا، پھر میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ان لوگوں میں قلاں آؤلی بخشی ہے اس کی شامت ہے کہ تالا نہیں کھل رہا میں نے پردہ اٹھی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ اور بارہ طلباء رک کے آؤ۔ جب وہ بخشی جمع سے باہر ہوا تو تالا کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب میرے والد ماجد نے آخری عمر میں تحریکات تقسیم فرمائے تو ایک پال مبارک مجھے کی عزت ہو۔ واللہ رب العالمین۔

(انفاس العارفین ص ۳۹)

## شعلہ زن آگ میں قیام

(۷۰) حضرت عبداللہ شاہ صاحب اپنے ہی ورشد کے خلیفہ عالم شاہ صاحب کے ساتھ جا رہے تھے۔ رات میں ایک آؤ آیا جس میں آگ بھڑک رہی تھی خلیفہ صاحب نے فرمایا عبداللہ شاہ تم ہماری بات مانو گے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا اچھا اس چڑا سے (آؤ) کشا جا کر کھڑے ہو جاؤ۔

یہ حکم سننے ہی عبداللہ صاحب اس بھڑکی ہوئی شعلہ زن آگ میں جا کھڑے ہوئے۔ خلیفہ صاحب باہر بنگل کو چلے گئے، جب بنگل سے باہر رخ ہو کر اندر آؤ کھٹے بعد واپس آئے تو دیکھا عبداللہ شاہ صاحب اپنی چڑا میں کھڑے ہیں اور آگ خوب جل رہی ہے مگر ان کا کپڑا نہ نکل نہیں جا۔

آخر ان کو بلایا گیا تو وہ خاموش کھڑے رہے بہت آوازیں دیں تو وہ کسی قدر باہر آئے پھر لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے جایا۔ پھر پیدہ تھا خلیفہ صاحب نے پوچھا "کیا حال ہے؟" عرض کیا جب اس چڑا میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کی طرف خیال کر کے درد شریف چڑھنے لگا اچانک مدینہ منورہ کی طرف سے ایک نور آیا اس نور کو میں نے چادر کی طرح اپنے تمام جسم پر لپیٹ لیا اور آگ کی گرمی مجھے بالکل محسوس نہیں ہوئی اور یہ جو میرے بدن پر پڑتا ہے پاک کی گرمی سے نہیں بلکہ اس نور کی گرمی سے آیا ہے۔ (ذکر خیر ص ۱۴۹)

## آتش و دنیا سے نجات

(۷۱) ایک مرتبہ کسی سوداگر کا بھائی جہاز سمندر میں جا رہا تھا اس میں ایک آدمی روزانہ درود پاک چڑھا کرتا تھا۔ ایک دن وہ درود پاک چڑھا رہا تھا دیکھا کہ ایک بھلی جہاز کے ساتھ آ رہی ہے اور وہ درود پاک سن رہی ہے۔ انہوں نے وہ بھلی افق سے نکلائی کے جہاز میں بھنس گئی۔ بھاری اس کو پکڑ کر بازار میں فروخت کرنے کے لئے لے گیا۔ وہ ایک صحابی رحمۃ اللہ علیہ نے خرید لی کہ سرکارِ دو عالم رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کر دیں گا۔ وہ بھلی نے کرکے گھر گئے اور وہی صاحب نے فرمایا کہ اس کو انہیں طرح جا کر پکڑاؤ اس نے بھلی کو بندھایا میں ڈال کر چلے پھر رکھا اور بچے آگ بھلائی بھلی کا پکڑاؤ کرکھا تاکہ کبھی نہ چلی جی، جب آگ جھالتے بچھ جاتی تھک ہار کر ہزار سالہ میں حاضر ہو کر ماجر عرض کیا گیا۔ حضور درود عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "دنیا کی آگ کیا ہے تو دوزخ کی آگ بھی نہیں جلا کھتی، کیونکہ جہاز پر سوار ایک آدمی درود پاک چڑھا رہا تھا یہ سچی رہی ہے۔" (مستقل از "وہ خط ہے بکیر" ص ۱۲۲)

ہر کہ باشد جاہل صلوا دمام

آتش و دوزخ شود بدوے حرام

گناہ معاف ہو گئے

(۷۲) بنی اسرائیل میں ایک شخص جو کہ نہایت گنہگار اور مجرم تھا اس نے سو سال یا دو سو سال فسق و فجور میں گزار دیئے جب دوسرے آیا۔ تو لوگوں نے اسے تحسیت کرکڑا کرکٹ کی جگہ ڈال دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ اسے چارے بکیم اور ایک بندہ فوت ہو گیا ہے اور بنی اسرائیل نے اسے گندہ کی میں پھینک دیا ہے۔ آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اسے وہاں سے اٹھائیں۔ تجھ کو بھیجنے کر کے آپ اس کا جنازہ پڑھیں اور لوگوں کو بھی بتانہ چڑھنے کی رحمت دلائیں۔

جب حکیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پہنچے تو اس میت کو کچھ کو پہچان لیا۔ قبیلہ عجم کے بعد عرض کی "یا اللہ! یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا تو مجھے سزا کے لیے اس جنازہ کا حشر کر کیسے ہوا؟" فرمان آیا کہ یہ شک یہ بہت بڑی سزا و عذاب کا مستحق تھا لیکن اس نے ایک دن توبہ کی

مبارک کھولی اور اس میں میرے محبوب محمد مصطفیٰ کا نام پاک لکھا ہوا دیکھا محبت سے اسے بوسہ دیا اور دود پاک بڑھا تو اس نام پاک کی حقیقت کرنے کی جہت سے میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔

موت کی جتنی سے امن

(۷۳) ایک مریض نزع کی حالت میں تھا اس کا دوست حماد داری کے لئے آیا اور دیکھ کر پوچھا اے دوست! جاں کنی کی جتنی کا کیا حال ہے؟ جواب: یا مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی کیونکہ میں نے علماء کرام سے سن رکھا ہے کہ جو شخص صیب خداوند مصطفیٰ پر دود پاک کی کھورت کرے اسے اللہ تعالیٰ موت کی جتنی سے امن دیتا ہے۔

آنش دوزخ سے نجات

(۷۴) علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جب چاکنی کی حالت طاری ہوئی تو ان کے سر کے لمبے سے ایک ٹکڑا کاٹ لیا جس پر لکھا ہوا تھا:   
 هذا برأ من النار خلاصی کلہم  
 اس کے گمراہوں سے پوچھا کہ اس کا کمال کیا تھا؟ جواب ملا کہ یہ ہر جہاد بڑا بارود و پاک بڑھا کرتے تھے۔

(القول المہدی ص ۱۹۷)

اللہم صل علی النبی الامی وآلہ وسلم

ایہ جہل ملعون کا حال

(۷۵) جب احمد بن حنبلہ مغربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے جو دود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایک دست تھیلہ کے لئے اٹھا تب جہاد کر دود پاک بڑھا شروع کر دیا، جہت سے مجھے ٹھنڈائی تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو پکڑے ہوئے تھیلے لے جا رہے ہیں جس کے کچلے میں طوطی تھا، لگے لگے کالیاں جو کہ ٹخوں تک پہنچا ہوا تھا اور وہ بڑے جسم والا بڑے سردار آدمی تھا۔ اس کا چہرہ سیاہ، ناک بڑی اور منہ پر چمک کے داغ تھے۔ میں نے ان تھیلے والوں سے کہا میں تجھیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا چہرہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تلو، یہ کون ہے؟

انہوں نے جواب دیا یا پہلے طعن ہے۔ تو میں نے اس سے کہا اے خدا تعالیٰ کے دشمن! میری جگہ میرے اور یہ میرا اس کی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے ساتھ ٹکڑے بھر میں نے دعا کی یا اللہ! یہ تو تیرا اور میرے پیارے نبی کا دشمن۔ یا اللہ! اب مجھے اپنے صوبہ ﷺ کے دیار سے شرف فرما یا اللہ! مجھے یہ تمام عطا کر تو ارحم الراحمین ہے، پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ میں ہوں جس کو میں پہچانتا نہیں اچانک ایک جان بچان والا دوست ملا جو کہ حاجی اور ٹیک بزرگ تھا میں نے اسے سام کہا اس نے جواب دیا میں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں؟

فرمایا میں رسول اکرم ﷺ کی مسجد شریف کو جا رہا ہوں۔ میں بھی اس کے ساتھ ہوں، ایک گھڑی گذری تھی کہ ہم مسجد نبوی شریف میں پہنچ گئے تو سامی نے فرمایا یہ ہے ہمارے قافلہ کی مسجد مبارک۔

میں نے کہا یہ تو حضور ﷺ کی مسجد ہے لیکن مسجد والے آقا کہاں ہیں؟ اس نے کہا زامبر کرو! ابھی حضور تشریف لانے والے ہیں تو ثناء کو نہیں ﷺ تشریف لے آئے اور ان کے ساتھ ایک اور کال بزرگ بھی تھے جن کے چہرہ انور میں نور تھا، میں نے آقائے دو جہاں ﷺ کے حضور سلام عرض کیا تو حضور نے فرمایا اللہ کے پیارے ظلیل اور اکرم علیہ السلام کو بھی سلام عرض کرو، پھر میں نے ان کی خدمت و بارگاہ میں بھی سلام عرض کیا اور دونوں ہر کاروں سے دعا کی درخواست کی تو دونوں حضرات نے دعا فرمائی، پھر میں نے دونوں کے حضور عرض کی کہ آپ دونوں میرے خاص مہمان ہیں تو آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا میں تیرے لئے اس بات کا شاکس ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا، پھر میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے۔ یہ سن کر فرمایا "زد فی الصلوۃ فعلی" یعنی مجھ پر دود پاک کی کھورت کرو، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب میں دود پاک بڑھتا ہوں تو کیا آپ میرا دود پاک بنتے ہیں تو فرمایا ہاں سنتا ہوں اور میری مجلس میں حاکمہ تشریف لے آتے ہیں پھر میں نے عرض کی حضور! میرے دوستوں کے بھی خاص ہو جائیں۔ فرمایا میں ان کا بھی خاص ہوں۔

میں نے عرض کی حضور! میرے دوستوں میں سے فلاں بھی ہے۔ فرمایا دو ٹکڑا کروں سے ہے، پھر میں نے اپنے شیخ کے حلق عرض کی تو فرمایا دو ٹکڑا، اللہ میں سے ہے، پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ حضور ان سب کے خاص ہو جائیں۔ جو میری اس

کتاب کو پڑھیں جو میں نے درود پاک کے متعلق لکھی ہے فرمایا میں اس کتاب کے پڑھنے والوں کا اور جو اس میں مندرجہ درود پاک پڑھنے والے ہیں سب کا ضامن ہوا اور تھکے پر لازم ہے کہ تو اس درود پاک کو پڑھے اور کثرت کرے اور سحرے کے لئے ہر وقت جو تلوے سوال کیا۔  
پھر میں بیدار ہو گیا اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے درود پاک کی کثرت کی توفیق عطا فرمائے گا اور یہ کہ وہ ہمیں اپنے صحیب پاک ﷺ کی زیارت سے دونوں جہان میں محروم نہیں رکھے گا۔  
(سعادۃ الدارین ص ۱۰۶)

## قبر میں انعام

(۷۶) امیر المؤمنین سیدنا جعفر علیہ السلام کی خلافت کے زمانہ میں ایک والدہ راوی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا، لیکن اسے درود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ کسی وقت وہ درود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اس کا آخری وقت آیا اور جاگنے کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور بہت زیادہ جھگی لاحق ہوئی، حتیٰ کہ خود بکھڑا رہا تا تو اس نے جاگنے کی حالت میں دعاوی، اب اللہ تعالیٰ کے محبوب! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور درود پاک کی کثرت کرتا ہوں۔

ابھی اس سے پہلے چارہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے اپنا سر اس آدمی کے چہرہ پر بھیر دیا فوراً اس کا چہرہ چمک اٹھا اور کشتوری کی کی طرح وہ چمک کی اور وہ کل طیبہ پڑھتا ہوا دینا سے رخصت ہو گیا اور پھر جب اس کی تجلی و تھیں کر کے قبر کی طرف لے گئے اور اسے گھر میں رکھا تو ہفت سے آواز آئی۔ ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اس درود پاک نے جو یہ میرے صحیب پر پڑھا کرتا تھا، سے قبر سے اٹھا کر جنت پہنچا دیا ہے۔

یہی کہ بہت شجب ہوئے اور پھر جب مدت ہوئی تو کسی نے دیکھا زمین و آسمان کے ارمان ٹل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِیِّ یٰۤاَبَیْہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

(دورۃ الناصحین ص ۱۷۳)

آپ کا نام نامی اے صلی علی  
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

روشنی اور نور

(۷۷) حضرت سیدی الکرم سید امام علی ثلث قدسی سرہ مکان شریف والوں کی مسجد میں روزانہ مصر کے بعد ایک لاکھ پچیس ہزار بار درود پاک (عشری) پڑھا کرتا تھا۔ کسی صاحب کشف نے دیکھا کہ آپ کی مسجد کثرت ذکر اور کثرت درود پاک سے روشن اور منور رہتی تھی۔ گو دانور سے بھگتا رہی ہے۔  
(دارالمناسک جیل شوال ۱۲۸۳ھ ص ۳۸)

جنت میں داخلہ

(۷۸) شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ جب فوت ہوئے تو اہل شہر ازم سے کسی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ جنت شریذ کے محراب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے بہترین طرز میں تن کیا ہوا ہے اور ان کے سر پر تاج ہے جو موتیوں سے بڑا ہے۔  
خواب دیکھنے والے نے پوچھا حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور میرا اکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔ پوچھا کس جب سے؟ تو جواب دیا کہ میں نبی اکرم رسول محترم ﷺ پر درود پاک کی کثرت کیا کرتا تھا جس کی عمل کام آیا ہے۔  
(القول المہیج ص ۷۷)

ابوصالح کے حالات

(۷۹) شیخ حسین بن احمد رطای رحمت اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ اس خواب میں ابوصالح متوازن کو دیکھتا چاہتا ہوں چنانچہ بھری دعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں متوازن کو دیکھا کہ بہت شادمانہ حالت میں ہے میں نے پوچھا اے ابوصالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات سے خبر دو تو فرمایا اگر مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں جاودہ لاک ہو گیا ہوتا۔  
(سعادۃ الدارین ص ۱۲۰)

بغیر حساب کتاب جنت

(۸۰) ابوالفضل کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے فوت ہو جانے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے؟ اور اللہ تعالیٰ

نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا: تعالیٰ نے مجھ پر دم فرمایا مجھے عقل دیا اور مجھے جنت میں بھیج دیا۔

دیکھنے والے نے پھر سوال کیا۔ کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے؟ تو فرمایا کہ جب میں دربار الہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اس کے گناہ و شر کو اپنا نچے فرشتوں نے میرے بار اہمال سے میرے صبر و کبر و غلطیوں و غلطیوں میں سب کچھ کر کے دربار الہی میں پیش کر دیے۔

پھر فرمایا الہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے صیغہ پر ہفتا درود پاک پڑھا ہے دو بھی شکر کرو۔ جب فرشتوں نے درود پاک شکر کیا تو وہ گناہوں کی نسبت زیادہ نکلا تو موتی کریم، عمل مجدد و انکرم نے فرمایا اے فرشتو! میں نے اس کا حساب بھی معاف کر دیا ہے لہذا اسے بغیر حساب و کتاب کے جنت میں لے جاؤ۔ (القول المہدی ص ۱۱۸) (سعادۃ الدارین ص ۱۲۰)

## اعمالِ بد سے نجات

(۸۱) ایک نیک صالح آدمی نے خواب میں ایک صیغہ (ذرا دینی) اور صحیح صورت دیکھی اور گھبرا کر پوچھا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں تیرے عمل ہوں، پھر اس سے پوچھا کہ تجھ سے نجات کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے صیغہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود پاک کی تکرار کرنے سے نجات ہو سکتی ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۲۰)

## منکر نکیر سے خلاصی

(۸۲) حضرت بلخ غفلیؒ نے جان فرمایا کہ میرا ایک ہمسایہ فوت ہو گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ اس نے جواب دیا حضرت! آپ کیا پوچھتے ہیں؟ بڑے بڑے فوٹک منظر میرے سامنے آئے۔ منکر نکیر کے سوال و جواب کا وقت تو مجھ پر بڑا ہی فوٹک اور شوار آ رہا تھا کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرا ایمان پر خاتم ہوا ہے کہ نہیں۔ اچانک مجھ سے کہا گیا کہ یا میں تیری زبان بیکار دی اس وجہ سے تجھ پر مصیبت آئی ہے مگر جب خطاب کے فرشتوں نے مجھے مارنے کا قصد کیا تو کیا دیکھا ہوں کہ میرے اسی فرشتوں کے درمیان ایک نورانی انسان ساگن ہو گیا جو کہ نہایت حسین و جمیل تھا اور اس کے جسم پاک سے خوشبو پھٹتی تھی۔ منکر نکیر کے سوالات کے جوابات دے دے مجھے پڑھا گیا اور میں فرشتوں کو جواب دیتا گیا اور میں کامیاب ہوتا گیا۔ اس نے جواب دیا میں تیرا درود پاک ہوں جو تو نہیں اتنا تعالیٰ کے پیارے صیغہ پر پڑھا کرتا تھا۔ آپ تو گریہ کر رہے تھے میرے ساتھ ہی رہوں گا۔ قبر میں۔ حشر میں۔ پل صراط، میزان پر ہر مشکل مقام پر میرے ساتھ رہوں گا اور تیرا درود کا درود رہوں گا۔ (القول المہدی ص ۱۲۱، سعادۃ الدارین ص ۱۲۰، ہذب القلوب ص ۲۶۶)

## ہالِ مبارک کی تقسیم

(۸۳) سچ میں ایک امیر بکیر مورا گر تھا اس کے دروازے تھے اور خوش نصیب کے پاس دنیاوی دولت کے علاوہ ایک منصب عظمیٰ بھی تھا اس کے پاس سید عالمؑ کے تین ہالِ مبارک تھے۔ جب وہ خوش بخت فوت ہوا تو اس کے دونوں بیٹوں نے باپ کی جائیداد ان میں تقسیم کر لی اور جب موئے مبارک کی ہادی آئی تو بڑے لڑکے نے ایک ہالِ خود لے لیا اور ایک چھوٹے چھوٹے بھائی کو بڑے اور تیسرے ہالِ مبارک کے متعلق بڑے نے کہا ہم اس کو اٹھا آؤ صاحب کر لیں۔ چھوٹے نے کہا اللہ کی قسم اس میں ایسا نہیں ہونے والا گا کون ہے جو رسول اکرمؐ کی محترم ﷺ کے ہالِ مبارک کو توڑے۔

بڑے نے جب چھوٹے بھائی کی عقیدت اور ایمانی فضا دیکھا تو بولا کہ اگر تجھے اس ہال کے ساتھ اتنی ہی محبت ہے تو میں کر کے یہ بیٹوں ہال توڑنے کے لئے اور باپ کی جائیداد کا اپنا حصہ لے لے۔ چھوٹے نے یہ سن کر کہا اور اسے قسمت مجھے ملے اور کیا چاہیے (ایمان والا ہی اس منصب عظمیٰ کی قدر جانتا ہے، دنیا دار کو کینہ کیا جانے)، چنانچہ بڑے نے دنیا کی دولت لے لی اور چھوٹے نے بیٹوں کو موئے مبارک لے لے لے لے اور انہیں بڑے کو باپ و احترام سے رکھ لیا، جب شوق غالب ہوا تو ان کو موئے مبارک کی زیارت کرنا اور درود پاک پڑھنا اور پھر اس بے نیاز ہالِ مبارک کی بے نیازی دیکھ کر اس بڑے بھائی کا ہال چھوڑوں میں ختم ہو گیا اور وہ فقیر و کانکال ہو گیا۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

دنیا چھپے دین دیکھا ہے دنی نہ جلی ساتھ

جو کو ہارا مارا سو رکھ اپنے ہاتھ

اور اللہ تعالیٰ نے چھوٹے کے مال میں برکت دلی کہ اس کا مال بہت زیادہ ہو گیا، مگر جب وہ صوبہ خدا علی کا چاند یعنی بھائی فوت ہوا تو کسی بزرگ نے رات خواب میں محمد مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا اور ساتھ اسے بھی دیکھا۔

سیدہ و عالم رحمہ اللہ نے فرمایا اسے میرے ممتی اقول کوگوں میں اعلان کر دے کہ جس کسی کو کوئی حاجت، کوئی مشکل درپیش ہو، وہ اس کی قبر پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ اس نے بیدار ہو کر اعلان کر دیا تو اس مانتی رسول کی قبر مبارک کو ایسی مقبولیت نصیب ہوئی کہ لوگ حجاز اور اس قبر مبارک پر حاضر ہونے لگے، اور پھر یہاں تک قربت پہنچی کہ اگر کوئی سوار ہو کر اس حجاز کے پاس سے گذرتا تو یہ روادوب سواروں سے اتر جاتا اور پیدل چلتا۔

عبد زہد الکلباسی میں ہے کہ بڑے بھائی کا مال جب ختم ہو گیا اور وہ بالکل فقیر ہوا تو اس نے خواب میں رسول اکرم ﷺ کو دیکھا اور اپنے حالات کی شکایت کی۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نصیب تو نے موعے مبارک پر دنیا کو ترجیح دی اور میرے بھائی نے وہ مال مبارک لے لے اور جب وہ ان مبارک مالوں کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے: یہ درود پاک پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو دونوں جہان میں ایک بہت بڑی عید کو دیا ہے، مگر وہ بیدار ہوا تو بھائی کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے خادموں میں شامل ہو گیا۔

(نزهة المجالس ص ۱۱۱)

۷۰ ہزار مردوں پر انعام و اکرام

(۸۴) ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن اصری قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہوئی ہے میں چاہتی ہوں کہ خواب میں میری اس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

حضرت خواجہ حسن اصری رحمہ اللہ نے فرمایا جا کر نماز عشاء کے بعد چار رکعت قنل پڑھا اور ہر رکعت میں ۴۰۰ تہنیر کے بعد سورۃ الہاکم النکاح اور ایک مرتبہ پڑھا کر لیٹ جا اور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھتی چلا۔

اس عورت نے ایسا ہی کیا جب سو گئی تو اس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ اب میں جتنا ہے گندھک کا لباس پہنا ہوا ہے ہاتھوں میں پھلزاریں پاؤں میں آشک کی جلا ہیں۔

یہ دیکھ کر گھبرا کر بیدار ہوئی اور پھر حضرت خواجہ قدس سرہ کی خدمت میں واقعہ بیان کیا۔ آپ نے من کر فرمایا: کچھ صدق کر شاید اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے، ازاں بعد حضرت خواجہ قدس سرہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بارغ ہے، بارغ میں تخت چھا ہوا ہے اور اس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر نورانی چوہ ہے۔ اس نے دیکھ کر عرض کی حضرت آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ حضرت خواجہ نے فرمایا: نہیں!

عرض کیا حضرت میں وہی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات کے لئے پوچھا تھا اور آپ نے پڑھنے کو بتایا تھا۔ اس پر حضرت خواجہ نے فرمایا: اے بیٹی! میری والدہ نے تو میری حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں اس کے عرض نہ کچھ رہا ہوں۔

یہ سن کر لڑکی نے عرض کی حضرت جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا اس طرح میری حالت یہ نہیں تھی بلکہ اس قبرستان میں ستر ہزار مرد تھان جن کو ظاہر ہو رہا تھا۔ ہماری خواہش تھی کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک مانتی رسول گذرے اور اس نے درود پاک پڑھا تو خواب میں بخش دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس درود پاک کو قبول فرما کر ہم سب سے عذاب معاف کر دیا ہے اور سب کو انعام و اکرام عطا فرمایا ہے آپ

مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔

(القول البدیع ص ۱۳۱، نزهة المجالس ص ۴۴)

آواز بلند درود پاک

(۸۵) ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو کہ، باش دین کا پیشہ و فو رہا تھا۔ میں اسے تو بہکی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اس طرف نہیں آتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے، میں نے اس سے پوچھا تو یہاں کیسے اور کس محل کی وجہ سے

تجھے جنت نصیب ہوئی۔ اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو یہ بیان کرتے سنا کہ کوئی محمد مصطفیٰ ﷺ پر بلند آواز سے درود پاک پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اور سب حاضرین نے بلند آواز سے درود پاک پڑھا تو اللہ

تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔

(نزهة المجالس ص ۱۳۲)

یہ کچھ کر عاصم صفوری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر درود پاک پڑھنے والا بلند کرتا ہے آسمانوں میں فرشتے اس پر صلوات کے لئے آواز بلند کرتے ہیں۔

(۸۶) امامت انھوں نے فرمایا بہت سارے علماء کرام کچن کا ٹھکانہ ہو سکتا ان کے اصال کے بعد ان کو بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا۔

جب ان سے پوچھا گیا تو بتایا یہ انعام نبی کریم ﷺ کی ذات مقدسہ پر درود پاک بھیجنے کی وجہ سے ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۱۸)

### آسمانوں میں منبر

(۸۸) منصور ابن عدی کو موت کے بعد کسی نے طوایف میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا کہ مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا تو منصور بن عدی نے کہا میں نے عرض کی اسے سب امامتیں میں ہی منصور بن عدی ہوں، پھر فرمایا تو ہی ہے جو لوگوں کو نیاسے غرت والا تھا اور خود نیاس نہیں رہا تھا۔

میں نے عرض کی یا اللہ ہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں اعلان شروع کیا تو پہلے حیرت انگیز کی اس کے بعد حیرت سے سب پر درود پاک پڑھا اس کے بعد لوگوں کو دعا بھیجتی تھی۔

اس عرض پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے اور علم دیا ہے فرشتوں اس کے لئے آسمانوں میں منبر رکھنا کہ جیسے دنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی جان کرنا تھا آسمانوں میں یہ فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۱۶)

### صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۸۹) بہاد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں غراب میں سید اکمل بن علیؒ کی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ میری طرف سے حلقہ میں ہیں۔ میں نے اپنا ہاتھ اٹھ کر ان کے ہاتھ پر رکھا کہ رسول اللہ ﷺ میں اصحاب سے بیٹے سے ہوں اور اہل سنت سے ہوں اور غریب ہوں۔

یہ سن کر آگے دو جہاں سے انھیں آگے فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو سلام کیوں چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے بعد جب بھی میں درود پاک نکلتا تو صرف صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلتا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۱۸)

### دور و پاک کی برکت سے آخرت میں انعامات

(۹۰) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا کہ دو قیمت اللہ تعالیٰ کے نعم سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام عرش الہی کے پاس پہنچا لیکن کرکھریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کو جنت میں لے جاتے ہیں اور کس کو دوزخ میں لے جاتے ہیں۔ اچانک آدم علیہ السلام بکھینکے کہ سید انبیاء والمرسلین ﷺ کے ایک انبی کو فرشتے دوزخ میں لے جا رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر غمناک ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ آپ کے ایک انبی کو ملا کہ کرام دوزخ میں لے جا رہے ہیں۔ سید دو عالم ﷺ فرماتے ہیں یہ سن کر میں اپنا تہجد مضبوط پکڑ کر میں فرشتوں کے پیچھے دوڑاں گا اور کہوں گا اے رب تعالیٰ کے فرشتو! ظہر جاؤ!

فرشتے یہ سن کر عرض کریں گے یا حبیب اللہ! ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ کی حکم دہی نہیں کر سکتے اور ہم وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں اور ہمارا نبی سے حکم ملتا ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ اپنی ریش مبارک کھڑکھڑا دیا اپنی شان عرض کریں گے۔ اے میرے رب کریم! کیا حیران میرے ساتھ یہ وہ نہیں ہے کہ تجھے حیرتی امت کے بارے میں دسا نہیں کروں گا۔

تو عرش الہی سے حکم آئے گا کہ فرشتو! میرے حبیب کی اطاعت کرو اور اس بندے کو وہاں بھیجنا جس نے چلو فرشتے اس کو فرما میرا ان کے پاس لے جائیں گے اور جب اس کے اہمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے ایک نور کا مفید کاغذ نکالوں گا اور ہم اللہ شریف پڑھ کر انہیں کے بلے میں رکھ دوں گا تو اس کا ٹکڑیوں والا پلاؤں میں ہر جائے گا۔

اچانک ایک خود مرچا ہوگا کہ کامیاب ہو گیا۔ کامیاب ہو گیا اس کو جنت میں لے جاؤ! جب فرشتے اسے جنت کو لے جاتے ہوں گے تو وہ کہے گا اے میرے رب کے فرشتو! ظہر و اس بزرگ سے کہہ عرض کروں!

تب وہ عرض کرے گا میرے پاس آپ پر قربان ہوں آپ کا کیا ثوابی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے۔ آپ نے میرے آنسوؤں پر دم کیا اور میری غرضوں کو معاف کر لیا۔ آپ کو کون ہیں؟ فرمائیں گے میں حیران نبی محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں اور یہ حیران دور و پاک تھا جو تو



نے مجھ پر چڑھا ہوا تھا، دوش نے میرے آج کے ان کے لئے ٹھکانہ رکھا ہوا تھا۔ صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکرم و علی آلہ واصحابہ اجمعین۔

(۹۱) حضرت احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے جو برکتیں درود پاک کی دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک پتیل میدان ہے اس میں ایک منبر ہے، میں نے اس پر چڑھنا شروع کر دیا۔ جب میں کھڑو ہونے لگا تو زمین کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ منبر ہوا میں ہے اور اوپر ہمارا ہے اور زمین سے کافی اونچا ہوا ہوا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ میں اوپر کے درجے تک چڑھتا ہوں۔ جہاں تک مجھے اللہ تعالیٰ نے جائے، ہاؤں گا، حالانکہ وہاں آنے کی کوئی کھیل نظر نہیں آتی۔ جب میں اور بلندی تک پہنچا اور نیچے کو دیکھا تو نیچے والے درجے تک میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہوا ہی ہوا ہے۔ میں نے دربار الہی میں دعا کی یا اللہ! مجھے درود پاک کی برکت سے ملاتی کے راست پر لے جا۔

اس کے بعد میں نے ایک بار ایک سادہ سا کد دیکھا جو کاندھ میرے میں کھنچا ہوا ہے۔ گویا وہ پہلی صراط ہے۔ میں نے یہ منظر دیکھا تو اپنے آپ کو کہا کہ میں نے یہ صراط پر پہنچ گیا ہے لیکن حیرت سے پاس کوئی ٹھکانہ نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور درود پاک کے، اچانک میں نے ہالک کی آواز سنی اسے ساتھ لے کر تو پہلی صراط کو چھو کر گیا تو رسول کریم ﷺ اور صراط پر کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت سے مشرف ہو گا۔ میں یہ سن کر بہت خوش ہوا اور میں نے درود پاک کا وسیلہ پیش کر کے دعا کی۔

کیا دیکھا ہوں کہ ایک نور کا ذیل سودا ہوا اور اس نے مجھے ملی صراط کے پار اتار کر سپرد دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر کر دیا۔ آقا نے دو جہاں ﷺ بلوہ افراد میں اور ان میں طرف سیدنا صدیق اکبر و اہل بیت جاب سیدنا طاہر و حق معظم، پیچھے سیدنا عثمان غنی و انور بن آ کے سیدنا مولیٰ علی خیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم پہنچے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضور آپ میرے سامنے ہوا جائیں افریقا میں تیرا سامن ہوں اور تیرا خاستہ ایمان ہو گا۔ میں نے دعا کی درخواست کی تو فرمایا کہ میں نے درود پاک کی کثرت لازم ہے اور تو (کھیل) سے پرہیز کر، میں سیدنا حیدر کرار کے کی طرف متوجہ ہو اور عرض کی ہاں میں جان آپ میرے لئے دعا کریں۔

یہ سن کر سیدنا سواد علی شیر خدا نے میرا کاندھا چڑھ کر بھٹکا دیا اور فرمایا میں تیرا سامن کیسے ہوا؟ میں نے جواب دیا ہوں اور سپرد دو عالم ﷺ بھی مجھ سے بعد کرم و نانا جان جائیں اور اسی جگہ سے مرعوب ہو کر بیدار ہو گیا اور کافی دیر تک میرا کاندھا دوڑتا رہا، ایک عرصہ تک شرمسار ہوا کہ یہ میری جہالت اور غفلت تھی کہ میں نے حضرت علی شیر خدا ﷺ کو سامن کیا۔

میں نے نور کیا وہ ظہور کیا ہے اس بعد معلوم ہوا وہ رشتہ داری کا جھگڑا تھا جس میں میں غوث ہو گیا اور ایک سال تک زیارت مصطفیٰ ﷺ سے محروم رہا۔ اس کو ناشی سے میں نے توبہ کی اور درود پاک کا وسیلہ پیش کر کے دربار الہی میں عرض کی یا اللہ! مجھے اپنے صیب کرم ﷺ کی زیارت سے مشرف فرما۔

میں نے دوسری بار عالم روایا میں دیکھا کہ میں دربار الہی میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے دعا میں دے رہے ہیں اور صحیفہ فرما رہے ہیں کہ میں لہو و لب اور دنیا کے جھگڑے میں غوث کیوں ہوا اور میں عرض کیے ہاں ہاں یا اللہ حیرتی رحمت یا اللہ حیرت اظہل یا اللہ حیرت اکرم! لیکن مجھ پر مسلط ذرا نہ چڑھی ہے تو میں نے خیال کیا شاکر میں دوڑتی ہوں۔

مگر فرمایا یا میں کیسے دوزخ والوں سے ہو سکتا ہوں میرے تو خاص من مصطفیٰ ﷺ ہیں تو میں نے دربار الہی میں عرض کی یا اللہ! میں حیرت سے صیب ﷺ پر درود پاک چڑھتا ہوں اور وہ میرے خاص من ہیں! انا عرض کر رہا تھا دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ موجود ہیں اور فرما رہے ہیں میں صاحب شفا ہوں، میں صاحب عزت ہوں، میں صاحب وسیلہ ہوں۔

تب میں نے سنا کوئی کہہ رہا ہے یا اللہ! کیا یہ دوزخ والوں سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں ایہ دوزخ سے امن میں ہے اور میں دیکھا ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کی کریم بارگاہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ہم پر اپنی رحمت سے حاصل فرمائے گا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا۔

(سوانح الدارین ص ۱۰۹)

(۹۲) ایک شخص مسلح نامی جو کہ آزاد طبع انسانی خواہشات کا بھی کار تھا، وہ فوت ہو گیا تو کسی صوفی بزرگ نے خواب میں دیکھا، اچھا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس سبب سے بخش ہوئی؟ کہا میں نے ایک بھٹ صاحب کے ہاں حدیث پاک کا سنہ پڑھی، حضرت شیخ محدث نے سپرد دو عالم ﷺ پر درود پاک چڑھا اور میں نے بھی بلند آواز سے درود پاک چڑھا اور جب

اس شخص نے سنا تو انہوں نے بھی درود پاک جو خداوند تعالیٰ نے اس کی برکت سے ہم کو بخش دیا ہے۔ (القول المبدی ص ۱۷۷)

(۹۳) حضرت شیخ ابو بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ایک دن درود پاک کے متعلق کتاب لکھتے ہوئے واپار کے ساتھ پشت کا کچھ روپہ بیچتا تھا، قلم میرے ہاتھ میں، تختی کو دھکیلتی، مجھے نیند آگئی، میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ خلی زمین میں، میں کوئی عمارت وغیرہ نہیں ہے جبکہ ہر گھوک جاسم سحر کے دروازے میں موجود ہیں اور باقی سحر کے اندر ہیں، میں دھڑک رہا ہوں دیکھا کہ پیٹھ کی کوئی گھنٹا نہیں ہے۔

ایک آدمی نے اشارہ کیا، میں اس کے پاس گیا اور میں نے اپنے دائیں طرف ایک نوجوان کو جو نہایت حسین و جمیل تھا دیکھا۔ اس کا نورانی پہرہ کچھ گرمیں بے حد حار ہوا اور مجھے شوق و امن گیر ہوا کہ میں اس کا نام حسب پوچھوں۔ میں نے اس سے کہا تجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اور آپ کا نسب کیا ہے؟

اس نے کہا آپ کو میرا نام حسب معلوم کر کے کیا حاصل ہوگا اس نے کہا میری نظر میں آپ نیک آدمی ہیں اور میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں، اس نے کہا میرا نام رومان ہے اور میرا نسب یہ ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔

میں نے کہا تجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار فریبوں کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام حسب کیا ہے؟ یہ سن کر کہا کہ اللہ کے بندے میرا نام رومان ہے اور میں طائفہ کرام سے ہوں، پھر میں نے قیصری یار پوچھا تو اس نے قیصری یار بھی بتایا۔

میں نے پوچھا کہ آپ آدینا میں کیوں آئے ہیں؟ فرمایا یہ تو آپ کو نظر آ رہے ہیں یہ سب فرشتے ہیں۔

میں نے کہا میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں اس نے کہا کیا آپ بیٹھ صحبت میں رہنا چاہتے ہیں؟ میں نے انکابت میں جواب دیا۔ اس نے کہا نہیں! آپ دیکھ گھڑی بھی میرے ساتھ نہیں وہ نیکے لیکن میں آپ کو ایک ایسا عمار جن اور چہرے کے ساتھ کرو چاہوں جو آپ کے ساتھ رہیں گے۔

میں نے کہا ہاں اور میں نے دل میں خیال کیا کہ جن کے ساتھ ہیں تو میری حفاظت کریں گے اور میرے دشمنوں پر قہر کریں گے۔ جب فرشتہ نے دونوں کو آواز دی، وہ جن اور چہرے قوز اما خربو گئے۔ اس نے غم دیا کہ بیٹھ اس کے ساتھ رہو! تو جنوں نے عرض کی یہ شخص چاہتا ہے کہ ہماری جگہ سے لوگوں پر قہر اور زیادتی کرے؟ ہمیں اس پر قہر دیتے نہیں ہے، یہ تو قصا کے سامنے حاکم ہونے والی بات ہے جو ناممکن ہے۔ مجھے یہ سن کر غرت سی پیدا ہوئی اور میں نے کہہ دیا مجھے آپ کی صحبت کی ضرورت نہیں ہے۔

اور اس فرشتہ سے عرض کی حضور! یہ تو فرمایا کہ ان فرشتوں میں کون کون ہے؟ فرمایا ان میں جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، عزرائیل علیہ السلام ہیں۔

میں نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا واسطہ دے کر کہا آپ مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام دکھائیں، جو ہمارے آقا صاحب خدا ﷺ کے ساتھ صحبت کرنے والے ہیں۔ اہانکے حراپ کے پاس سے آواز آئی، اے اللہ تعالیٰ کے بندے! میں یہاں ہوں! میں نے دیکھا کہ وہ حدودہ حسین و جمیل ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور ان پر لوٹ پلٹ ہو گیا اور میں نے دے مانے خبر کی طلب کی۔ آپ نے دعا فرمائی جب میں نے قسم دے کر عرض کی کہ آپ مجھے کوئی مفید نصیحت فرمائیں، میں سے مجھے فائدہ ہو! فرمایا میرے سامنے ایک یہود و صبراۓ کا واس سے بچے رہنا اور امانت کا دیا کرو۔

پھر میں نے واسطہ دے کر عرض کی میں میکائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں! ایک تختہ ان مجھے ہوئے حضرات میں سے ایک بولے میں ہوں! میں میکائیل علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور دست بوی کرنے کے بعد دعا کی درخواست کی، انہوں نے دعا فرمائی۔ میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی مفید نصیحت کیجئے! فرمایا عدل کرو اور عہد پورا کرو!

میں نے سوال کیا کہ میں یہود و صبراۓ علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں تو دیکھا کہ ان میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا میں ہوں اللہ تعالیٰ کا بندہ اسرافیل علیہ السلام کا چہرہ پر نور تھا۔ میں نے آگے جا کر دست بوی کی بعد دعاۓ خیر طلب کی، انہوں نے دعا فرمائی۔

پھر مجھے خیال آیا کہ واقعی یہ فرشتے ہیں یا میں غلطی پر ہوں؟ یا اسرافیل کیسے ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ حدیث پاک ہے کہ اسرافیل علیہ السلام کا سر عرض تک ہے اور پاؤں ساتویں زمینوں کے نیچے تک ہیں۔ یہ خیال آتے ہی دیکھا کہ اسرافیل علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے سر آسمانوں تک اور پاؤں زمین کے نیچے! جس گئے تو میں اس سے پتہ گیا اور عرض کی ایک لاکھ چوبیس ہزار فریبوں کا واسطہ دینا ہوں۔۔۔ کہ آپ اس کو پہلی صورت میں آجائیں! میں ماننا ہوں کہ آپ واقعی اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ میں نے عرض کی مجھے کوئی مفید نصیحت فرمائیں، جو فرمایا دنیا کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ میں نے واسطہ دے کر عرض کی میں عزرائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں! نوراً ایک بہت حق

تین دیکھیں صاحب اچھے اور پر ایمان میں ہوں اعلیٰ تعالیٰ کا بندہ عزرائیلؑ میں جس کا ضرب ہو اور دست بوی کر کے دعا سے شریک اور خواست کی۔ آپ نے دعا فرمائی۔

آخر میں میں نے ایک اچھا پیش کی کہ حضور! چنانچہ آپ ہی نے نکالی ہے، لہذا میں اعلیٰ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کا واسطہ رکھ کر عرض کرتا ہوں کہ آپ میری جان نکالتے وقت مجھ پر نزی کریں! اطرا یا میں! لیکن شرط یہ ہے کہ آپ رسول اکرم ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کریں! میں نے کہا حضور! آپ مجھے کوئی مفید نصیحت کریں مگر ایمان لائقوں کو تو ذرا دینی، اچھا کو تحفہ کرنے والی، بھائیوں، بہنوں میں جدا کی دانی (موت) کو یاد رکھا کریں! اس پر میں بیدار ہو گیا اور امید رکھتا ہوں کہ اعلیٰ تعالیٰ ان حضرات کی دعاؤں سے مجھے نفع دے گا اور ان کی نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے گا۔ موت کے وقت آسانی عطا فرمائے گا اور اپنے حبیب ﷺ کی ثمرات سے وہوں جہان میں انعام کرے گا۔

(۹۳) برادر محترم مولانا احسان الحق دامت برکاتہم نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، رمضان کا مہینہ تھا، میں مسجد نبوی شریف میں اختلاف بیٹھ گیا۔ ایک دن ایک دوسرے دوست کی جائے اختلاف میں گیا وہ وہاں موجود نہیں تھے اور وہاں ایک اور صاحب بیٹھے تھے، وہ روح اطہر کی طرف مد کر کے "اولیٰ الخیرات" کھوے بڑی محبت اور توجہ سے درود پاک پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام کیا تو وہ ایسے خوش تھے کہ گویا انہوں نے عذابی نہیں میں چند منٹ وہاں بیٹھ کر واپس اپنی جگہ آ گیا۔ ان دنوں بعد جب وہ دوست طے جن کی جائے اختلاف میں گیا تھا تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کی اختلاف کی جگہ میں کون صاحب بیٹھے ہوئے تھے! اطرا یا وہ بڑے عجیب آدمی ہیں۔ اس دوست نے ان صاحب کی بات سنائی۔ فرمایا وہ ہیں جن کو سید عالم ﷺ نے یہاں رکھا ہوا ہے! تفصیل یہ ہے کہ سید خدا سے ایک ہی صاحب یہاں آئے تھے وہ طہیب بھی تھے انہوں نے کئی دہائیوں کے ایک مریض کا علاج کیا وہ تندرست ہو گیا۔ اس کے سبب ہی صاحب کا وقار بن گیا اور ان کو اختیار مل گیا کہ اتنے اتنے اقا سے (مسعودی عرب میں رہنے کے باہر تھے) حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ صاحب موصوف نے اپنے ملک کے ان لوگوں کی فہرست بنانا شروع کی جن کے پاس اقامت نہیں تھا اور اس درود پاک پڑھنے والے سے بھی پوچھا کہ آپ کا سر نوانا چاہتے ہیں! انہوں نے کہا ہاں! اگر اقامت مل جائے تو بیست ہے۔

یہ صاحب نے اس کا نام لکھ لیا، لیکن ارگے دن یہ شخص ہی صاحب کو حاضری کر رہا تھا۔ جب وہ مل گئے تو کہنے لگا یہ صاحب! میرا نام فہرست سے خارج کر دیجئے۔

یہ صاحب نے پوچھا کیوں؟ تو خاموش رہے اور یہ صاحب نے امر اور کیا تو پتا چلا کہ رات مجھے سرکار وہ عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور سرکار ﷺ نے فرمایا میرے حوزہ! تجھے اقامت وغیرہ کی ضرورت نہیں! تجھے میں نے رکھا ہوا ہے، تجھے کوئی نہیں نکال سکا، لہذا یہ صاحب میرا نام فہرست سے حذف کر دیجئے۔

ہاں مصطفیٰ سے جو پہنا کا نہ ہو گیا  
جس کے حضور ہو گئے اس کا نام نہ ہو گیا

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ المصطفیٰ ورسولہ المرسلین وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریئہ اجمعین امی یوم الدین۔

(۹۵) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے جو درود پاک کی ہر قسم دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا میں دوزخ میں ہوں (اعلیٰ تعالیٰ! میں دوزخ سے محفوظ رکھے) اور درود پاک پڑھا۔ ہاں اور دوزخ کی آگ نے مجھ پر کئی قسم کا اثر نہیں کیا اور میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جس کا خاندان میرا دوست تھا۔

مجھے دیکھ کر وہ کہنے لگی کہ! شیخ احمد! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا دوست اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں۔ یہ سن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا کہ میرا دوست دوزخ میں ہے، میں اس کے گھر میں (دوزخ والے گھر) میں داخل ہوں اور دیکھتا ہوں کہ جڑا ہے جس میں کھانا ہوا گئے حک ہے اور اس عورت نے کہا یہ آپ کے دوست کے لئے پختہ کی چیز ہے۔ (معاذ اللہ) میں نے پوچھا کہ ہے یہ سزا کی گھر؟ حالانکہ وہ ظاہر میں نیک آدمی تھا اور اس کی بیوی نے جواب دیا اس نے مال بیخ کیا تھا خود وہ حال تھا یا حرام اس کے علاوہ میں نے دوزخ میں بڑی بڑی آگ کی شخصیں اور وہاں دیکھیں (اعلیٰ تعالیٰ! میں بچاؤ بخشے) جب میں نے آسمان کی طرف پرواز کی تھی کہ میں آسمان کے قریب پہنچ گیا اور میں نے فرشتوں کو خاکہ (اعلیٰ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل اور توحید بیان کر رہے ہیں۔ اس وقت میں نے کئی کہنے والے کو کہتے ہوئے شیخ احمد! تجھے خبر

کی بشارت ہو کہ تو اہل نمر سے ہے۔

میں بیٹے آئے آریا جہاں سے اوپر گیا تھا۔ دیکھا کہ وہی عورت کھڑی ہے اور دروازہ کھلا ہے تو اس کا خاندان نکلا۔ اس نے کہا ہمیں اللہ تعالیٰ نے حیرانی پہرے سے اور درود پاک کی برکت سے نجات عطا فرمائی ہے۔ اس کے بعد میں وہاں سے چلا تو وہی جگہ پہنچ گیا جس سے اب بھی جگہ شام کی کسی نہ دیکھی ہو۔ اس میں ایک بالا خاندان دیکھا جو نہایت مالی شان اور بلند ہے اور اس میں ایک عورت کا اس جیسی حسین عورت نہیں دیکھی پہنچی آتا گوہر عی ہے۔

میں نے اس آئے میں ایک بال دیکھا۔ تو عورت سے کہا اٹھ تھو پر دم کرے اس کو آئے میں سے نکال دے کہ اس نے سارا آتا غراب کر رکھا ہے۔ وہ یہی بال میں نہیں نکال سکتی، یہ تو ہی نکال سکتا ہے اور یہ بال تیرے دل میں دنیا کی محبت کا بال ہے، لہذا اگر تو چاہے تو اس کو نکال دے چاہے تو رہنے دے اور یہ کن کر میں پیدا ہو گیا۔ (سعادۃ الدار میں ص ۱۱۸)

(۹۲) امین نہان اصلہائی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول کریم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے امام شافعی کو کون عطا کیا ہے۔

فرمایا ہاں! میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کر دیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ کس عمل کی وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ مجھ پر ایسا درود پاک پڑھتے ہیں جیسا کہ میں نے انہیں پڑھا میں نے عرض کی حضور! وہ کون سا درود پاک ہے؟ فرمایا امام شافعی ہوں پڑھا کرتے ہیں۔

اللھم صل علی محمد کلمۃ ذکرہ الذاکرۃ و صل علی محمد کلمۃ غفل عن ذکرہ الغفلون۔

(سعادۃ الدار میں ص ۱۲۹)

(۹۷) سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے سوال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا پانچ نفلوں کے سبب جن کے ساتھ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ وہ پانچ نفل تھے کہ ان سے ہیں؟ فرمایا وہ یہ ہیں

اللھم صل علی محمد عدد من صلی علیہ و صل علی محمد عدد من لم یصل علیہ و صل علی محمد کما تصلی اللہ یصلی علیہ۔

(سعادۃ الدار میں ص ۱۲۹)

(۹۸) عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں میں نے خواب میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا مجھ پر درود پاک اور نفل دیا اور میرے لئے جنت یوں پہنائی گئی جیسے کہ وہ ان کو پہنایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں ہوں پچھا اور کی گئیں جیسے وہ ان پر پچھا اور کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا کس نفل کے سبب؟ فرمایا درود پاک لکھا ہے اس کے سبب۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا درود پاک ہے

صلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرۃ و عدد ما غفل عن ذکرہ الغفلون

میں سیدنا امام شافعی کو ان کے لئے رسالہ دیکھا تو وہی لکھا ہوا دیکھا جو انہوں نے خواب میں فرمایا تھا۔ (سعادۃ الدار میں ص ۱۱۸)

(۹۹) شیخ اکبر بنی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے درود پاک پر کلمہ پڑھنے کی کرنے والا سوائے ایک عظیم فرد کے اور کوئی نہیں دیکھا۔ وہ سپاہی کا ایک نواہ تھا اور وہ "اللھم صل علی محمد" کے نام سے ہی مشہور ہو گیا تھا۔ جب میں نے اس سے ملاقات کی تو میری درخواست پر اس نے دعا کی جس کا مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس کے پاس جو درود مجرب باپ آ کر کھڑا ہوتا اس کی زبان پر بھی درود پاک جاری ہو جاتا۔

مختلف واقعات

(۱۰۰) ایک بزرگ نے فرمایا میں نے یمن میں ایک شخص دیکھا جو کہ خدا کو بلا اور کوڑی تھا۔ میں نے اس کے حلقہ کی سے پوچھا تو بتایا کہ یہ بال کچھ دماغ تھا اس کی آواز بہت اچھی تھی اور بہت اچھے طریقے سے قرآن پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے آٹھ مبارک ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی السی پڑھی اور علی السی کی نگاہ نے پڑھنے یصلون علی علی اس دن سے اس کی یہ حالت ہو گئی ہے۔

(۱۰۱) ایک اور بزرگ نماز چار بار ہے تھے۔ جب تہجد میں بیٹھتے تو نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا بھول گئے۔ رات جب آنکھ لگی تو خواب میں زیارت مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوئے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا اے میرے امتی! تو نے مجھ پر درود پاک کیوں نہیں پڑھا؟ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں اس بارگاہِ نبوی کو درود پاک پڑھنا یاد نہیں رہا۔ یہ سن کر آقا نے دو جہاں دکھائے فرمایا کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں اسی جہاں میں اور دعائیں روک دی جاتی ہیں، جب تک مجھ پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔

سن لے اگر کوئی بندہ دنیا مست کے دن دو پارٹھی میں سارے جہاں والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور ان نیکیوں میں مجھ پر درود پاک نہ ہو تو ساری کی ساری نیکیاں اس کے منہ پر ماری جائیں گی اور ایک بھی قبول نہ ہوگی۔ (درۃ المصطفین ص ۷۱)

اس واقعہ میں عبرت ہے ان لوگوں کے لئے جو صوبہ خدا ﷻ کے وسیلہ کے بغیر اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کے خواہاں ہیں۔  
فاصلہ و ایہ اولی الامر

(۱۰۲) ایک شخص فرماتے ہیں میں موسمِ ربیع (بہار) میں باہر نکلا اور یوں گویا ہوا یا اللہ اور وہ بھی اپنے صوبہ ﷻ پر درختوں کے پتوں کے برابر۔ یا اللہ اور وہ بھی اپنے نبی ﷺ پر پھولوں کی کھٹی کے برابر۔ یا اللہ اور وہ بھی اپنے رسول ﷺ پر اسستد کے قطرہوں کے برابر۔ یا اللہ اور وہ بھی اپنے محبوب ﷺ پر دنیا کی ریت کے ذروں کے برابر۔ یا اللہ اور وہ بھی اپنے صوبہ ﷻ پر ان چیزوں کی کھٹی کے برابر جو مستودوں اور خشکی میں ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم، تو آلف سے آواز آتی ہے بندے کو تو نے نیکیاں لکھنے والے درختوں کو قیامت تک حصار دیا ہے اور توبہ کریم کی بارگاہ سے جنتِ حرا کا حقدار ہوا اور وہ بہت اچھا گھر ہے۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۰۹ جلد ۲)

(۱۰۳) حضرت شیخ احمد بن حارث مغربی قدس سرہ فرماتے ہیں میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ کہ جب میری شادی ہو گئی تو میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ کچھ مطلب جو نے جائیں تاکہ نماز باجماعت چمکی جائے اور دیکھو وہی فائدہ حاصل ہوں اور غیر خواہی کے طور پر اور کر لیا کہ قرآن مجید پڑھنے والے طلبہ کو کھانے کی گران کی خدمت کرنے سے منع حاصل ہوا اور اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان طالب علموں کے ساتھ شرف کے دن اٹھائے گا۔ اور جب طالب علم زیادہ ہو گئے تو ان کی کثرت کی وجہ سے ہمیں زیادہ اجتماع و انتظام کرنا پڑا اور ان کے کھانے پینے کی ضروریات کے لئے ہمیں تیلہ کرنا پڑا اور اس وجہ سے میں دنیا کے دروازے میں داخل ہو گیا اور دنیا نے مجھے ایسا دکھایا کہ دن رات اسی دھن میں گزرتے گئے اور راحت کی حدود میں رہتے ہوئے ہمیں کچھ کمائی پڑا اور اس کو ہم شریعتِ مطہرہ کی رو سے مستحسن جانتے تھے۔

میرے بعض قلم دوست مجھے اس سے منع کرتے رہے لیکن میں نے ان کی نصیحت ان سن کر کچھ اپنے فعل کو جاری رکھا حتیٰ کہ میں نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ کچھ حوروں بھی لڑکیاں ہیں جو اپنے حسن و جمال میں بہ مثال ہیں، انہوں نے سبز طے پہن رکھے ہیں۔۔۔ مجھے دیکھ کر میری طرف آئیں، جب وہ میرے قریب آئیں تو میں نے ان میں سے اپنی اپنی صلابہ کو بچان لیا وہ شریفہ و اطہرہ بن سید زہرا اور بڑی ہی نیک و پارسا خاتون تھیں۔ میں نے انہیں سلام کیا اور پوچھا کیا آپ فرات نہیں ہو چکی تھیں؟

فرمایا ہاں! میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے دربار میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل و کرم سے نوازا ہے، عزت و اکرام عطا کیا اور میں خاتونِ جنت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پردوس میں رہتی ہوں اور وہ شریفہ لاری ہیں۔

جب سیدہ اہلبیت انشرف لائیں تو ایک نور کا ہالہ سامنے کیا فرمایا کیا یہ ہے احمد بن حارث؟ جو کہ رسول اکرم ﷺ پر درود پاک کثرت سے پڑھتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس کام کی توفیق عطا کی ہے۔ یہ سن کر فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے کہ دنیا میں مشغول ہو کر ہم سے جیسے ہٹ گیا ہے۔ دنیاوی مشغول ترک کر دے اور یہ انتہام چھوڑ دے۔

میں نے عرض کی بہت اچھا۔ فرمایا تم تجھے اپنے نہیں چھوڑیں گی، تاہم اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضر ہوا اور حضور ﷺ تجھ سے عہد و پیمان لیں کہ تو آئندہ ایسا نہیں کرے گا۔ تم چلے رہے تھے کہ ایک شہر آگیا جسے میں نہیں پہچانتا تھا، وہاں بہت سارے لوگ تھے جو بلکہ آواز سے درود پاک پڑھ رہے تھے۔ میں نے بھی درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے درمیان چنانچہ جاتا تھا، یہاں تک کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے دربار حاضر ہو گئے اور سیدہ اہلبیت خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے سیدہ کو محبت ﷺ کے حضور کھڑا کر دیا۔ حضور ﷺ حضراتِ مطہرہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے اور میں نے آپ کے دست مبارک میں بکری کے ہاتھ کا ایک ٹکڑا دیکھا جس سے آپ کوشت تناول فرما رہے تھے اور ساتھ ساتھ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صابہ کرام سے گفتگو فرما رہے تھے تو اس لمحے پر ادراپ میں سلام

عرض کرنے سے رک گیا اور دل میں کہا کھانے سے فارغ ہوئیں تو سلام عرض کروں گا۔ میرے ساتھ آنے والے لوگ درود پاک پڑھتے رہے، وہاں کے ساتھ میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت کرتا رہا۔ انہیں ساتھیوں کے کہنا پر بلند درود پاک پڑھنے سے میں بیدار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بار بار اپنے محبوب ﷺ کی زیارت سے ہم پر احسان فرمائے۔ واللہ اعلم بالصواب

(سعادۃ الدارین ص ۱۱)

(۱۰۳) نیز فرمایا میں نے خواب میں سیدی علی الحاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بعد اصال دیکھا اور پوچھا حضرت آپ کے ساتھ درود پڑائی میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مجھے اکرام و عطا فرمایا ہے اور میں نے رب تعالیٰ جل شانہ کو بڑی رنج و کرم پایا ہے، اور میں نے ان دوستوں کے حلقوں پر چھا جو کہ باس ہی مدفون تھے۔ فرمایا وہ سب خیریت سے ہیں۔ میں نے عرض کی آپ مجھے کچھ نصیحت کریں، فرمایا اچھا پڑائی و اللہ کی خدمت لازم ہے۔ کیونکہ وہ بڑی نیک ہے۔ جب میں نے افتخار کی میں آپ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے نام سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو ہمارے حال سے کچھ بت چاہے یا نہیں؟

فرمایا تجھے بڑی تائید سے نصیحت کرتا ہوں کہ رسول اکرم ﷺ پر درود پاک کی کثرت رکھو اور جو آپ نے درود پاک کے حلقے کھائے ان کو پھر درود زیادہ پڑھو، میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے درود پاک کے حلقے کتاب لکھی ہے، حالانکہ میں نے آپ کے انتقال کے بعد لکھی ہے۔ فرمایا اللہ کی قسم اس کا نور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں چمک رہا ہے (سعادۃ الدارین ص ۱۲)

(۱۰۵) نیز فرمایا میں نے ایک رات خواب میں سیدی سنی کہ جو شخص رسول اکرم ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو میں اس کے ساتھ چل دیا، کچھ لوگ وہڑے آ رہے تھے۔ جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ سرورِ دو عالم ﷺ ایک بالا خانہ میں جلوہ افروز ہیں۔ میں بائیں کو پھراتا کہ دروازہ کھل جائے تو لوگوں نے پتھر ڈالنے سے کہا کہ دروازہ کھلتی جا رہی ہے۔ میں دائیں مڑا تو دروازہ کھل گیا، میں داخل ہو گیا اور دیکھا کہ شاہد کوئین ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور جب میں قریب ہوا تو میرے اور حضور ﷺ کے درمیان ایک ہادل مائل ہو گیا جس کی وجہ سے میں کسی کا بیرونہ نہ دیکھ سکا، میں نے پڑھنا شروع کیا۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ و علیٰ آلک و اصحابک و اهل بیتک یا حبیب اللہ اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں میری عادت نہیں ہے؟

فرمایا میرے اور تجھے سے اور میرے اور سیدنا کے آپ (پدرے) مائل ہوئے ہیں اور مجھے سرکارِ دو عالم فرماتے رہے کہ ہم تجھے منع کرتے ہیں کہ دنیا اور دنیا کے اجتماع سے باز آ جاؤ اور تو ہا زبیں آتا اور دلت اللعالمین سرکارِ دو عالم ﷺ مجھے ورنہ تک نصیحت فرماتے رہے۔ میں نے دل میں کہا یہ میری بدعتی ہے ساتھ ہی رونے لگا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ میرے خصامن نہیں ہیں؟ فرمایا ہاں تو جتنی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اس کے دربارِ جو آپ کی عزت و آبرو ہے اس کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا پ کو درود فرمادے۔

انہی عرض کرنا تھا کہ یہ ہادل آہستہ آہستہ انوارِ شریعت ہوا حتیٰ کہ میں نے سید و جہاں ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی اور میں آپ کے قدموں میں لوٹ پلٹ ہو گیا اور عرض کرتا رہا کیا حضور میرے خصامن نہیں ہیں؟ تو فرمایا بے شک تو جتنی ہے یہ بھی فرمایا ہم تجھے دعا دیا کہ جہنم ترک کر دینے کو کہتے ہیں اور تو چھوڑنا نہیں اور میں بیدار ہو گیا۔

(۱۰۶) حضرت ابراہیم بن علی بن حصیہ علیہ الرحمہ نے فرمایا میں خواب میں سید و عالم ﷺ کے دربار سے شرف ہوا اور میں نے دربار رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سے شفاعت کا سوال ہوں تو فرمایا اکثر من الصلوٰۃ علی "تھم پر کثرت سے درود پاک پڑھا کر"۔ علی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (سعادۃ الدارین ص ۱۲)

(۱۰۷) حضرت ابوالمہاسب ثاذلی قدس سرہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے درود پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تاکہ میرا درود جو کہ ایک جزیرہ پر دروازہ کا تھا جلدی پورا ہو جائے تو شاہد کوئین ﷺ نے فرمایا اے ثاذلی تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ فرمایا میں نے پڑھا اللہ صلی علیہ وسلم محمد و علی آلہ سیدنا محمد و علی آلہ سیدنا محمد آہستہ آہستہ ترتیب کے ساتھ پڑھا ہاں اگر وقت قحوظ ہو تو پھر جلدی پڑھنے میں تردد نہیں ہے، نیز فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھے ہدایت کی یہ انضایت کے طور پر ہے ورنہ جیسے بھی درود پاک پڑھو درود ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اول اور آخر درود اس پڑھنا کہ اگر چہ ایک ایک بار ہی پڑھ لے اور یہ ہے:

اللہم صلی علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراہیم و علی آل سیدنا

ابراہیم و سارگ علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما ہمارکت علی سیدنا ابراہیم و علی آل سیدنا ابراہیم علی العالمین امک حمید مجید۔ السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۱)

تھیں: اس مبارک واقعہ سے یہود و دشمن کی طرح واضح ہوا کہ درود پاک میں سید دو عالم ﷺ کے نام نامی اہم گرامی کے ساتھ لفظ سید کا اضافہ کرنا سرکار دو عالم ﷺ کو پسند ہے نیز یہ کہ بیض شہاب درود پاک پر صحت ہے کہ السلام علیک ایہا النبی ہے بلکہ یہ سچ ہوتا ہے۔

واظہ الہادی الی ما یحب و یروی

(۱۸۸) حضرت شیخ ثناء ملیہ الرحمہ نے مزید فرمایا میں خواب میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو آقا کے دو جہاں ﷺ نے فرمایا آپ کے شیخ ابو سعید حضرفی مجھ پر درود نامہ بہت پڑھتے ہیں آپ ان سے کہیں کہ جب درود پاک ختم ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۶)

(۱۸۹) نیز فرمایا ایک مرتبہ جب میں زیارت سداۃ کیا تو میں نے حضور ﷺ کو بیکر چڑھا

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ

شاہ کو نہیں ﷺ نے فرمایا میں اپنے رب کا بندہ ہوں اور تو میرا بندہ ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہاں میں اس پر راضی ہوں، فرمایا اگر تو راضی ہے تو تو مجھ پر درود تارک کی نہیں پڑھتا عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ لہجہ اس لئے ہے کہ میں کوئی چھوٹا درود پاک پڑھ چکا ہوں۔ فرمایا درود تارک پڑھنا اگر خواہ ایک ہی مرتبہ پڑھ لے آخر پڑھ لیا کہ میں نے عرض کی وہ درود تارک کیا ہے؟ تو سرکار نے فرمایا درود تارک یہ ہے۔

اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراہیم و علی آل سیدنا ابراہیم و سارگ علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما ہمارکت علی سیدنا ابراہیم و علی آل سیدنا ابراہیم علی العالمین امک حمید مجید۔ السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۲)

(۱۹۰) "تختہ الاخبار" میں یہ حدیث پاک کہ جو شخص مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درود پاک پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا نقل کرنے کے بعد فرمایا ایک نیک عقیدہ آدمی نے یہ حدیث سنی تو اس نے محبت اور شوق سے مذکور تعداد میں درود پاک پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو غنی کر دیا اور اسکی جگہ سے بزرگ عطا کیا کہ اسے پچاسی نجل رکھا جائے گا اس سے پہلے ماحضتہ اور مجلس تھا۔

پھر صاحب "تختہ الاخبار" نے فرمایا اگر کوئی شخص تعداد مذکورہ میں روزانہ درود پاک پڑھے اور تب بھی اس کا فقر ورنہ ہو تو یہ اس کی نیت کا فقر ہوگا اس کے باطن میں غرائبی کی وجہ سے ہے اور تب جو شخص درود پاک سے اللہ تعالیٰ کا قرب پا جائے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا خواہ اس کے پاس دنیا کی کوئی چیز نہ ہو، کیونکہ قناعت غنا ہے بلکہ قناعت و بخرانہ ہے جو کہ ختم ہوئے والا نہیں ہے اور یہ دنیاوی مال سے افضل ہے اور یہی حیات طیبہ ہے جو کہ اللہ کے فرمان "من عمل صالحا من ذکروا لہی و ہم مومن یحبیبہ حیاۃ طیبہ" میں مذکور ہے۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۵)

(۱۹۱) حضرت خواجہ سفیان ثوری ملیہ الرحمہ نے جب اس شخص کا واقعہ سنا جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور یہ سو غوری اس کے باپ کا چچہ تہمل ہو گیا تھا اور وہ درود پاک کی برکت سے سید دو عالم ﷺ کی تحریف آوری ہوئی اور دست رحمت بکھیرنے سے چچہ و سوزا اور دست ہو گیا۔ تو حضرت خواجہ نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ یہ واقعہ کتابوں میں لکھو اور حضور ﷺ کی امت کو سنا جائے کہ درود پاک کی برکت سے دنیا و آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کر سکیں۔

(سوانح النبی ص ۲۳۸ جلد ۱)

(۱۹۲) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ملیہ الرحمہ فرماتے ہیں شیخ یونس کو مہر القلی کے نام سے اس لئے پکارا جاتا تھا کہ وہ لوگوں کو جرات دینے کہ مسجد میں خطاے اور ان سے درود پاک پڑھایا کرتے تھے۔

(انفاس العارفين ص ۳۷۷)

درود پاک میں نکل کرنے والوں کے واقعات

(۱۹۳) ابو علی مطہر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میرے لئے ابو طاہر نے پکھا برا لکھنے تو میں نے ان پر اصرار کیا دیکھا جہاں کہیں نبی اکرم ﷺ کا نام نامی اہم گرامی لکھا ساتھ لکھا صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کھینچا کھینچا کھینچا تو میں نے ابو طاہر سے پوچھا یہ آپ نے کس لئے لکھا ہے؟ تو فرمایا ابتدا جہاں کہیں حضور ﷺ کا نام مبارک لکھتا تو ساتھ درود پاک نہ لکھتا ایک دن مجھے خواب میں سیدہ الکونین ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور میں نے سلام عرض کی

سیدو عالم رحمہ اللہ نے چروانور دوسری طرف پھیر لیا، میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو پھر سہارا کے لئے دوسری طرف چروانور پھیر لیا جب میں نے سامنے سے حاضر ہو کر عرض کیا اسے میرے آقا (ﷺ) آپ میری طرف سے چروانور کیوں پھیر لیتے ہیں؟ فرمایا اس لئے کہ تو کتاب میں میرا ذکر لکھتا ہے تو ساتھ دودھ پاک شامل نہیں کرتا۔ شیوا بوطاہر فرماتے ہیں اس دن سے جب ابھی میں شاد کوئین (ﷺ) کا اسم گرامی لکھتا ہوں تو ساتھ یہ لکھتا ہوں "صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما بکھیرا بکھیرا" (مسعودۃ الدارین ص: ۱۳۰)

(۱۱۴) ایک شخص ہاجوہ نیک، پرہیزگار اور پابند نماز روزہ ہونے کے دودھ پاک پڑھنے میں کوتاہی دوستی کیا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں سیدو عالم رحمہ اللہ کی زیارت اس عبادت سے مشرف ہوا مگر حضور ﷺ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی۔ دودھ پاک بار بار کاوش کرتا شاد کوئین (ﷺ) کے سامنے آتا اور ہر بار سرکار اس سے اعراض فرماتے رہے۔ آخر اس نے گھبرا کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا نہیں عرض کی اگر تو میں تو حضور ﷺ کا مجھ پر نظر حمایت نہیں فرمادے۔ فرمایا میں تجھے پہچانتا ہی نہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کی امت کا ہی ایک فرد ہوں اور میں نے علماء اکرام سے خابے کہ حضور ﷺ اپنی امت کو دُشمن سے بھی عزیز رکھتے ہیں۔ فرمایا ایسا ہی ہے کہ تم مجھے دودھ پاک کا تھوڑا نہیں پیجتے۔ میری نظر حمایت نہ، شفقت اس اتنی پر ہوتی ہے جو مجھ پر دودھ پاک پڑھتا ہے۔

وہ شخص بیدار ہوا اور اس روز سے ہر روز پڑھنے شروع کر دیا۔ دودھ پاک پڑھتا ہر ایک دن پھر وہ خواب میں زیارت مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ سرکار پڑھنے خوش ہیں اور فرماتے ہیں اب میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کا خاصاں ہوں لیکن دودھ پاک نہ چھوڑنا۔ (معارف النور ص: ۳۲۸ جلد ۱)

(۱۱۵) ایک شخص جب بھی نبی اکرم ﷺ کا ذکر پاک سنتا تو وہ دودھ پاک پڑھنے میں نکل کر آتا تو اس کی زبان گوئی اور آنگھوں سے امداد ہوا کیا آواز خود وہاں ہم کی نالی میں گریا اور یہاں سامریاں عود باطن من شروہ الفسدا و من مہات اعمالنا (مسعودۃ الدارین ص: ۱۳۳)

(۱۱۶) ایک عالم دین نے کسی رئیس کے لئے جو کہ سوا شریف سے بڑی محبت کرتا تھا، موصاف شریف کا ایک نسخہ تحریر کیا اور خوب اچھی طرح سے نکھانکھن میں لے جہاں سیدو عالم رحمہ اللہ کا نام مبارک آ پڑا وہاں سے دودھ پاک حذف کر دیا اور اس کی جگہ صرف "اس" لکھ دیا۔ لکھنے کے بعد جب اس رئیس کے پاس پیش کیا تو وہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسے انعام و اکرام دینے کا ارادہ کیا مگر اس نے انعام دینے سے پہلے اس کی خیانت کو دیکھ لیا اور بجائے انعام دینے کے اسے تھکے دے کر نکال دیا۔ پھر وہ عالم دین کو نکال ہو گیا اور اس کی موت مر گیا۔ عود باطن من ہافک (مسعودۃ الدارین ص: ۱۳۱)

(۱۱۷) حضرت ابو ذر یحیٰ علیہ الرحمہ نے فرمایا مجھے ایک دوست نے بتایا کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً حضور ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ دودھ پاک لکھتا چھوڑ دیتا تھا، محض کاغذ کی بچت کے لئے ہاں کے دائیں ہاتھ کو آٹک کی پیاری لنگ لٹی اور وہ اسی ارد میں مر گیا۔ (مسعودۃ الدارین ص: ۱۳۱)

(۱۱۸) "خفا" نام میں ہے کہ ایک صاحب تھا اور کتابت کرتے وقت جہاں نبی اکرم ﷺ کے نام نامی کے ساتھ صلی اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوتا وہاں کی جگہ صرف "صلعم" لکھتا تو اس کا مرنے سے پہلے ہاتھ کٹ گیا۔ (مسعودۃ الدارین ص: ۱۳۱)

(۱۱۹) ایک شخص حضور انور ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ صرف "صلعم" لکھتا تو اس کی موت سے پہلے اس کی زبان کاٹ دی گئی۔ (مسعودۃ الدارین ص: ۱۳۱)

(۱۲۰) ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے اسم پاک کے ساتھ صرف "صلیم" لکھا کرتا تو اس کے جسم کا ایک حصہ مارا گیا اور وہ مفلوج ہو کر مر گیا۔ (مسعودۃ الدارین ص: ۱۳۱)

(۱۲۱) ایک اور شخص بھی یونہی کرتا تھا تو وہ آٹک سے امداد ہوا کیا حتی کہ وہ بازار میں تھوڑا اور لوگوں سے ناگیا پھر تھوڑا۔ (مسعودۃ الدارین ص: ۱۳۱)

تصبیح: منادجہ بالا واقعات پر غور کریں کہ جب صرف دودھ پاک سے تلاپا دانی کی دیکھی مزا کیں ہیں تو جو لوگ شان رسالت و نبوت میں گستاخی کرتے ہیں ان کی سزا نہیں کیا ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ گستاخیاں کرتے ہیں جب وہ مرنے لگتے ہیں تو طرح طرح کے عذاب سے بے جا مار ہوتے ہیں۔ فرما میں باہر نکل آتی ہیں، نہ انہیں کٹ جاتی ہیں، تقصیر نہیں جاتا ہے گویا کہ سالانہ ہجرت چھوڑ جاتے ہیں۔ (العبداللہ)

اس کے برعکس جو حضرات ذمہ کی بھر جوب کبر یا بھڑکی محبت و عظمت کا درس دیتے رہتے ہیں، ان کو کوئی مصلحت مصطفیٰ ﷺ کے رنگ میں رنگ



جاتے ہیں جب وہ دنیا فانی سے سفر کرتے ہیں تو جیب جیب بٹا دینا لگاتی ہیں، انہیں خوشبو محکم دہی ہے تو کہیں ٹوری کی پارش لٹا آتی ہے اور کہیں ملائکہ کرام برکت حاصل کرنے تو زمین پر اتر آتے ہیں گویا ان پر اتنے تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہوتا ہے جو وہ نگار تک کی بہاریں دکھاتا ہے۔

چند واقعات سپرد قلم کئے جاتے ہیں

(۱) جب حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی علیہ الرحمہ معصوف، "واکب الخیرات" کا سال شریف ہوا تو ان کی قبر مبارک سے مستوری کی تی خوشبو بھگی رہتی تھی۔ کیونکہ وہ سید عالم بڑا کی ذات گرامی پر درود پاک خوب چھا کرتے تھے۔ "مطالع السمرات" میں ہے وہ بہت ان والحدہ الصمک نور حد من لہود من کفوفہ صلاتہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم" یعنی یہ بات پارسوٹ تک بھگی بھگی ہے کہ حضرت شیخ جزولی علیہ الرحمہ کی قبر سے مستوری کی خوشبو آتی تھی وہ درود پاک کی کھڑے سے آتی تھی۔" (مطالع السمرات ص ۳)

(۲) ایک شخص کا لڑکا شہید ہو گیا تھا تو جس دن سید عمر بن عبدالعزیز علیہ السلام کا سال ہوا وہ شہید لڑکا اپنے باپ کو خواب میں ملا، باپ نے چھو چھو کیا تو فوت نہیں ہو چکا ۴۰ روز لاکے لے جواب دیا نہیں، ابا کی میں تو شہید ہوں اور میں زندہ ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق بھی ملتا ہے۔

باپ نے یہ چھا کیجئے آنا ۲۰۰ جواب دیا ابائی آج آنا توں میں متاوی کرانی گئی ہے کہ سارے نئی سارے صدیق، سارے شہید عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ بھگی چھو چھو گئی تو میں بھی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے آیا تھا، پھر شوق آیا کہ ابائی کو سلام کراؤں اس لئے آیا ہوں۔ (روضہ الریحون ص ۲۰)

(۳) جب حضرت کل مسخری علیہ السلام کا سال ہوا تو لوگ ان کے جنازے پر ٹوٹ پڑے اور ایک شور برپا ہو گیا۔ شہر میں ایک یہودی رہتا تھا جس کی عمر ستر سال تھی اس نے جب یہ شور سنا تو وہ بھی دیکھنے کے لئے نکلا لوگ جنازہ مبارک اٹھائے جا رہے تھے جب اس نے دیکھا تو اس نے کہا اور بلند کہا اسے لوگو! جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تم بھی دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے یہ پوچھا تو کیا دیکھ رہے؟ اس نے کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمان سے اترنے والوں کی قطار لگی ہوئی ہے اور وہ جنازہ کے ساتھ برکت حاصل کرتے جاتے ہیں۔ وہ یہودی مسلمان ہو گیا اور وہ بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (روضہ الریحون ص ۲۱)

(۴) مامق رسول سیدی و سندی محدث اعظم پاکستان مولانا سرور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ مبارک جب فیصل آباد انڈسٹری سے ہامند ضلع لایا جا رہا تھا، بگھری بازار کے سرے پر پہنچا تو اور قہقیات کی بارش ہو رہی تھی جو کہ حقیقت منہوں سے سر کی آنکھوں سے بھی، جگہ دیکھنے والوں نے اپنے ساتھ چلنے والوں کو بھی دکھائی، اور اس ٹوری کی بارش کو دیکھ کر کئی غلام عقیدہ والے جانب ہو گئے اس ٹوری بارش کو جو کہ محدث اعظم پاکستان قدس سرہ کے جنازہ پر ہو رہی تھی، دیکھنے والے اچھا باب بھی موجود ہیں اور یہ کرامت اس وقت کے مقامی اخبارات میں بھی شائع ہوئی تھی، جن میں سے کچھ اخبارات فقیر کے پاس اب بھی موجود ہیں۔ مثلاً روزنامہ سعادت ۳ شعبان ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۶۲ء

بے ادبی اور گستاخی کرنے والوں کے چند واقعات

میرے عزیز بھائی اشان رسالت و نہت بڑی اعلیٰ و ارفع ہے، فقیر کہتا ہے کہ جو شخص صوبہ خدا، میدانِ انبیا و نور، مجسم شفیق اعظم علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہو گیا، اس کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا انجام نہایت مکرور اور بھیانک ہوتا ہے۔ ایسے ہی کچھ واقعات یہ بھی

اور ایمان محفوظ کیجئے؟

(۱) ایک دن سید سلطان العارضین خوبہ یازید بڑا ہی بڑا علیہ السلام کا سال مبارک بیکار کر لیتے ہوئے تھے اور ایک مرید اس بیٹھا تھا، ایک شخص آیا اور حضرت خوبہ بڑا ہی قدس سرہ کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر آگے گزرا گیا، یہ دیکھ کر اس مرید نے کہا تجھے معلوم نہیں کہ یہ خوبہ یازید بڑا ہی لیتے ہوئے ہیں اور تو وہ پاؤں رکھ کر گزرا دیکھا ہے یہ سن کر اس بد بخت نے کہا "یازید بڑا ہی جتنا بھرا ہوا"۔ یہ کہہ کر چلنا چاہا لیکن اس نے اپنی کاہل اس پر عین نازل ہوا کہ جب اس کے عمر نے کا وقت آیا تو اس کے دونوں پاؤں سیاہ ہو گئے اور اسی پر اس نے بھگتا آج تک اس بد بخت کی نسل میں بھی یہ چیز آ رہی ہے کہ جب اس کی لولا دیش سے کسی کا غریب وقت آتا ہے تو اس کے پاؤں سیاہ ہو جاتے ہیں۔ ملحوظ بالذکر من الذکر (روضی الجہانس ص ۱)

(۲) سلطان الجہند حضرت خوبہ غریب نواز مرکارا امیری قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک آدمی تھا وہ جب کبھی بزرگانِ دینی کو دیکھتا ان سے معذ بخیر کرتا اور یہاں سعد بن کو دیکھتا پھر عنہ کہتا کہ جب وہ مر گیا اور اس کو لوگوں نے قبر میں اتارا اور اس کا رخ قبلہ رخ کیا تو فوراً ہی اس کا من پھر کر

دوسری طرف ہو گیا اور بار بار ایسا ہی ہوا۔ لوگ بڑے ہی حیران ہوئے۔

ایک ایک بات سے آواز آتی اسے کہ لوگو! کیوں تکلیف اٹھاتے ہو اس کو یوں ہی رہتے ہو، کیونکہ یہ دنیا میں میرے پیاروں سے متکبر کیا کرتا تھا اور جو شخص میرے دوستوں سے متکبر ہے اس سے میری رحمت منہ پھیر لیتی ہے اور ایسا شخص راندہ و رگدہ ہو جاتا ہے اور کل قیامت کے دن ایسے لوگ جہنم کی صورت میں اٹھائیں گے۔ العباد یا اللہ نعم العباد یا اللہ نعا لی (دبکمل العارفین ص ۲۳)

(۳) مولانا عبد الجبار کو کسی نے بتایا کہ مولوی عبدالحی اہل حدیث جو کہ سہر تنگیا نوائی امرتسر میں امام ہیں اور آپ کے مدرسہ غزنویہ میں پڑھتے بھی ہیں۔ اس مولوی عبدالحی نے کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ (سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے تو میں اچھا اور بڑا ہوں کیونکہ انہیں صرف ستر محدثین یاد تھے اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں۔ یہ سن کر مولانا عبد الجبار نے جو کہ بزرگوں کا بھانپنے والے تھے کہتے تھے کہ تم دیکھو کہ اس ملائی عبدالحی کو مدرسہ سے نکال دو اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ یہ فقیر بے مرتہ ہو جائے گا۔ اس کو مدرسہ سے نکال دیا گیا اور پھر ایک دفعہ بھی نہ گزرا تھا کہ وہ مدرسہ میں ہو گیا اور لوگوں نے اسے دلیل کر کے مسجد سے بھی نکال دیا۔ عبد ازاں کسی نے مولانا عبد الجبار سے یہ پوچھا آپ کو کیسے علم ہو گیا تھا کہ یہ کافر ہو جائے گا۔ فرمایا کہ جس وقت مجھے اس کی کشتائی کی خبر ملی اسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آئی جس حدیثی لیس ولہا فقد اذنتہ ما لحرف یعنی جس شخص نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میں اس کے مخالف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ (حدیث قدسی)

اور چونکہ میری نظر میں امام ابوحنیفہ ولی اللہ تھے وہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں اس لئے اس شخص کے پاس ایمان کیسے ہو سکتا تھا؟

(۴) سنہار میں ایک شخص تھا جو کہ اولیاء کرام پر بلاوجہ طعن و تحقیر کیا کرتا تھا۔ وہ شخص جب چارہو کر قریب المرگ ہوا تو اس وقت وہ ہر قسم کی باتیں کر سکتا تھا مگر کلمہ شہادت نہیں پڑھ سکتا تھا۔ ہاتھوں نے اسے نکلنا دیکھ کر کسی طرح کلمہ نہیں پڑھ سکا۔ لوگ پریشان ہوئے اور دوڑ کر حضرت شیخ سوید بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بلا لائے۔ آپ تشریف لاکر اس شخص کے پاس بیٹھے اور مراقبہ کیا۔ جب آپ نے سرمایہ ک اٹھایا تو اس نے کلمہ شہادت پڑھا اور دیکھ کر حاکم اللہ تعالیٰ کے بارے میں سوچا بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے ولیوں پر طعن کیا کرتا تھا اس وجہ سے اس کی زبان کو کلمہ شہادت پڑھنے سے روک دیا تھا جب میں نے یہ معلوم کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس کی سزا شام کی۔

مجھ سے فرمایا گیا اسے چارے اسم نے قہری سزا شہادت قبول کی لیکن شرط یہ ہے کہ یہ میرے حق و نیوں کی شان میں بے لوثی کیا کرتا تھا وہ بھی راضی ہو جائیں یہ شہادتیں کر میں مقام حلقہ الشریعہ میں داخل ہوا اور حضرت مغربہ رحمۃ اللہ تعالیٰ حضرت سری سطلی حضرت چندی بھادوی حضرت خواجہ بابا پد بھٹائی رحمۃ اللہ علیہم سے میں نے اس شخص کی طرف سے معافی مانگی اور انہوں نے معاف کر دیا۔ اس کے بعد اس شخص نے بیان کیا کہ جب کلمہ شہادت پڑھنا پڑا تو ایک سیاح میری زبان کو بکڑ لیتی تھی اور کئی تھی کہ میں تیری بد بانی ہوں، پھر ایک چٹکا بد انور آیا اور اس نے اس کو مار کر دفن کر دیا اور اس نور نے کہا میں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی دشمنی ہوں۔ پھر اس شخص نے کہا مجھے اس وقت آسمان و زمین کے درمیان نورانی گھوڑے نظر آ رہے ہیں جن کے سوار بھی نورانی ہیں اور یہ سب سوار قوت زدہ ہو کر سرنگوں ہیں اور پڑھ رہے ہیں سبحان للہ وسبحا ووب المملکۃ والروح پھر وہ شخص آخر دم تک کلمہ شہادت پڑھا اور دیکھ کر اس کا خاتمہ ہوا ابو الحمد اللہ علی ذالک (مختار البیہر ص ۲۵۵)

مندرجہ بالا واقعات پر ہر قسم کے ہیں تاکہ اصحاب عبرت حاصل کریں اور اس جماعت کے ساتھ ہیں جو کہ با اوب ہے، کیونکہ اوب سے ہی سب کچھ بنتا ہے بلکہ بعض آدمی کرام کا رشتہ ہے کہ وہیں سارے خا سارا اوب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا اوب و احترام کرنے کا انجام بھی واقعات کی روشنی میں دیکھ لیجئے!

(۱) ایک شخص جو کہ بدکار اور فاسق و فاجر تھا ایک دن وہ دریا کے کنارے پہنچا جہاں پانیوں و صوفیوں کا اتفاق سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ آئے اور وہ لوگ کہہ رہے تھے کہ وہ شخص اوپر بیٹھا تھا جس طرف سے پانی آ رہا تھا اس کو خیال آیا یہ بڑی بے لوثی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقبول امام وقت و صوفیوں کو بدکار و بدیر سے بھی ایک جہاں اتفاق انسان اس سے اوپر جتنے کا ہاتھ پاؤں دھوئے۔

یہ خیال آئے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے نیچے بہاؤ کی طرف آ بیٹھا اور ہاتھ پاؤں دھو کر پکڑا گیا۔ جب وہ شخص مر گیا تو ایک بزرگ کو خیال آیا کہ اس آدمی بڑا ہی فاسق و فاجر تھا مگر کیسے تو میں اس کے ساتھ کیا سبب ملے گا؟ انہوں نے اس

کی قبر پر جا کر مراقبہ کیا اور اس سے پوچھا کہ تاج سے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟

اس نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری بخشش صرف ایک گھڑی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ادب کرنے کی وجہ سے ہوئی اور  
سارا قصہ بنا دیا۔  
(ذاکر خیر ص ۲۳۰ صفحہ ۱۲۷ و ۱۲۸)

شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ ایک نو جوان جو کہ بڑا فاسق و گنہگار تھا وہ مکان شریف میں فوت  
ہوا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟

اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے پوچھا گیا کہ کس طرح بخش ہوئی؟ اس نے بتایا ایک دن حضرت خواجہ بہاء الحق  
ذکرہ اللہ تعالیٰ رحمۃ اللہ علیہ جا رہے تھے تو میں نے آپ کے دست مبارک کو محبت سے بوسہ دیا اور اسی دست ہی کی وجہ سے مجھے بخش دیا گیا ہے  
(خلاصہ احادیث ص ۲۰)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ادب کی توفیق عطا فرمائے اور سچا دہلی سے بچائے۔

سجاء حمیدہ البکریسم سید الا وئین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ واربواجمہ الطاهرات  
الطہات امہات المؤمنین وفریقہ اجمعین۔

# درویشزنیف کی عبارت کا تحقیق جائزہ

علامہ شمس الدین عظیمی روضی

بعض حضرات کے نزدیک درود شریف میں آل رسول کا ذکر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ اسے کسی ایک فرقہ کا نظریہ گردانتے ہیں اس شخص میں انہوں نے وہ عجیبوں کی ہیں:

- ۱۔ آج تک مفسرین و مفسرین نے درود شریف میں ”اللہ کا لفظ استعمال نہیں کیا اور ذی الحجۃ ادا بیت کے مجموعوں میں اس کا ذکر ہے۔
- ۲۔ لغوی قاعدہ ہے کہ ضمیر مجرد پر حرف جر کے ساتھ کے بغیر اسم ظاہر کا مطلب چاہو نہیں اور یہاں ”آلہ“ کا مطلب ”علیہ“ کی ضمیر مجرد پر ساتھ حرف جر کے بغیر ہوا ہے۔۔۔

- ۱۔ ان اعتراضات کا جائزہ لینے کے لئے ہمیں تین باتیں پیش نظر رکھنی ہوں گی۔
- ۱۔ کیا واقعی کسی حدیث میں درود شریف میں آل کا ذکر نہیں؟
- ۲۔ کیا بغیر اعتقاد کے لئے صلوٰۃ (درود) کا استعمال جائز ہے؟
- ۳۔ کیا مذکورہ بالا لغوی قاعدہ حقیقی علیہ ہے؟

جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے تو اس مسئلے میں نظر انتہا راسخ روایت بطور دلیل پیش کی جاتی ہے وہ اس مفہوم کی بے شمار روایت صفحات کتب میں مرقوم ہیں۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میری کتب میں غزوہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا ”کیا میں تمہیں ایسا قندہ دوں جو میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے“ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں مجھے وہ قندہ دیجئے۔ انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ پر یحییٰ اہل بیت پر کیسے درود بھیجیں کیونکہ تمام کائنات خدا تعالیٰ نے ہمیں سکھا دیا ہے“۔ آپ نے فرمایا ”یہاں کو اللہم صل علی عیسیٰ محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید یا فریک (مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)۔ حدیث مذکورہ بالا میں مسائل نے کلیتہً درود سے متعلق سوال کرتے ہوئے ”آل بیت“ کا لفظ استعمال کیا اور نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا نہیں فرمایا کہ درود شریف میں آل کا ذکر نہیں ہونا چاہیے بلکہ وہ کلمات سکھانے جن میں درود و رکعت کی دعا میں دعا آل کو بھی رکھا گیا۔

مفسرین کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ صرف صالحین کے ہاں درود شریف میں آل کا ذکر تھا بلکہ وہ اضافی کو ناپسند کرتے تھے حالانکہ معروف صحابی اور مجدد عالم ابن حضرت شیخ سعدی رحمت اللہ کا یہ کام نہ پان زخوام و عام ہے:

بلغ العلیٰ بکمالہ  
کشف السد جسی محمدا  
حسنت جمیع حسنا  
صلو علیہ وآلہ

یہاں درود شریف میں آل کا ذکر ہے اور اس پر توجہ تک کسی نے اعتراض نہیں کیا کیونکہ یہ حدیث شریف کے عین مطابق ہے۔ یہ کہنا بھی خلاف واقعہ ہے کہ آل رسول کا ذکر کسی خاص فرقہ کا مطلب و مقصد ہے کیونکہ تمام مسلمان آل رسول کی عزت و توقیر کو اپنے ایمان کا حصہ جانتے ہیں البتہ خوارج کا نقطہ نظر الگ ہے۔

جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے کہ غیر نبی کے لئے لفظ صلوٰۃ جائز ہے یا نہیں تو اس مسئلے میں گزارش یہ ہے کہ لفظ صلوٰۃ کا ایک لغوی معنی ہے اور ایک اصطلاحی۔ لغوی معنی یعنی طلب رحمت و استغفار ہر مسلمان کے لئے جائز ہے نہ کہ آل یا کسی کی سوا احزاب آیت ۳۳ میں ارشاد ہے ”وقل انما پاک ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتی ہے اور اس کے فرشتے تمہارے لئے رحمت کی دعا مانگتے ہیں“۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب آیت کریمہ (توبہ) ”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجتے ہیں اسے ایمان والا و اتم بھی ہوں پر درود اور بکثرت سلام بھیجا کر“ نازل ہوئی تو مہاجرین و انصار صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو خاص آپ کے لئے ہے کیا ہمارے لئے تجھ نہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت نازل فرما کر اس امت کو نصیحت و شرف سے نوازا (تفسیر قرطبی جلد ۱۳ ص ۱۹۸) اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی طرف سے تمام مسلمانوں کے لئے صلوٰۃ کا ذکر ہے جس میں آل و اصحاب رضی اللہ عنہم درجہ اولیٰ شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب کوئی قوم صدق کا مال لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی تو آپ فرماتے ”اللہم صل

صلیہم۔ ایک مرتبہ میرے والد ماجد صدقہ کے کرع حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا "اللھم صل علی آل ابی اویس" (تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۲۹۲) صلوٰۃ سلامی جسے درود شریف کہا جاتا ہے یا غیاث کرام کے ساتھ خاص ہے جس طرح "عزوجل" کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں لیکن نبی اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجئے ہوئے باقی آل و اصحاب اور اصحاب نقی کا ذکر نہ ہوتا ہے۔ تفسیر مظہری میں ہے "لیکن اصل شرع یعنی حدیثین و فقہاء کی اصطلاح میں درود صلوٰۃ انبیاء کرام یا عارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کنفوس ہے البتہ سچا دوسروں کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں غیر انبیاء کے لئے مستقل طور پر جائز نہیں البتہ سچا جائز ہے۔ لیکن قلم کہتے ہیں، اختلاف بات یہ ہے کہ انبیاء کرام فرشتوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کی آل و اولاد اور پرہیزگار لوگوں پر درود شریف بھیجا جائے کہ وہ اس کا شہار میں جائے۔ (تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۲۹۳) واضح ہو کہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ بے کسم پناہ میں حدیث درود بھیجئے ہوئے باقی آل کا ذکر بھی جائز ہے۔

تیسری بات غوی جہاد سے متعلق ہے۔ یہ صحیح ہے کہ کتب لغتوں پر تاجہ مذکور ہے کہ خمیر بھرور پر اسم کا ہر کا عطف اعادہ حرف جر کے ساتھ ہونا چاہیے لیکن یہ قاعدہ متعلق علیہ نہیں۔ ہماری لغتوں کے نزدیک ضرورت کے تحت مختلف اشعار میں حرف جر کا اعادہ ترک بھی کیا جاسکتا ہے جیسے شیخ سعدی رحمت اللہ کے اشعار ابھی نقل کئے گئے ان میں "صلو علیہ آل" کے الفاظ میں آل کا عطف خمیر بھرور پر بغیر اعادہ حرف جر کے ہو رہا ہے۔ کوئی غویوں کے نزدیک مطلقاً حرف جر کا اعادہ ضروری نہیں بلکہ جو یا قلم اور اس کی دلیل قرأت سید خواجہ کے اثر میں سے ایک امام ترمذی کی قرأت ہے۔ سورہ نساء کی آیت "نساء نسلوں وہ والاہ حوام" میں "وہ والاہ حوام" کو بھرور یعنی نیم پر ہی پڑھتے ہیں حالانکہ "الاہ حوام" اسم کا ہر کا عطف "ب" کی خمیر بھرور پر ہو رہا ہے۔

"الاہ حوام" کے اصحاب پر غویوں کی تفصیلی بحث تفسیر قرطبی میں مذکور ہے لیکن تمام بحث کے بعد بطور فیصلہ مدالرحم بن محمد انکریم تفسیری کا جوقول نقل کیا گیا ہے ہمارے کتب کے علمی ادبی کی تحقیق کی خاطر پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

"والاہ حوام" کے شروع میں والاہ قسم کے لئے نہیں بلکہ ماملف کے لئے ہے اور آخر غوی بحث احمد بن کے نزدیک قابل قبول نہیں کیونکہ وہ قرأتیں جو آخر قرأت سے منقول ہیں وہ نبی اکرم ﷺ سے قرات کے ساتھ ثابت ہیں اور اہل فن اس بات سے غوی آگاہ ہیں لہذا جب یہ قرأت نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے تو اس کو درکار نہاد حقیقت حضور علیہ السلام کی بات کو درکار نہاد پابند کرنا ہے اور کوئی بھی مسلمان اس کی جرأت نہیں کر سکتا البتہ اس میں اختلاف و غوی تفسیر نہیں کی جائے گی کیونکہ عربی زبان نبی اکرم ﷺ سے بھی گئی ہے اور آپ ﷺ کی فصاحت و بلاغت میں کوئی شبہ نہیں۔ (تفسیر قرطبی جلد ۱ ص ۳)

خاص کام یہ ہے کہ سات متواتر قراتوں میں سے ایک معروف و مشہور قرات میں وہی اعزاز اختیار کیا گیا جو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے۔ امامین میں مذکور درود شریف میں آل کا ذکر سجدہ ہے اور اسلاف کے نزدیک باقی درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر چاہئے ہے۔ غوی "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے الفاظ بالکل صحیح ہیں۔

# دروود و سلام

## حضرت زین العابدین علیه السلام

الحمد لله الذي جعل في كل شيء  
دروسا وعبراً

درد و اسلام کے متعلق اگر صرف خداوند قدس کا ہی فرمان و احکام پیش نظر رکھا جائے جس میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ”میں اور میرے فرشتے اپنے محبوب پر درد و اسلام کیجئے“ میں نہیں اسے ایمان والوں کا حق بھی سرور و عالم علیہ السلام پر ہے۔ تو مرنے کسی دلیل، حوازیہ، محبت کی حاجت نہیں رہتی۔

قرآن پاک کی یہ آیت اتنی واضح اور جامع ہے کہ اس کی تفسیر میں بے شمار مفسرین نے درود و سلام کو مسلمان کے لئے لازمی فرض قرار دیا ہے، بلکہ یہاں تک کہ اس کے بغیر مسلمان کی نماز کی تکمیل بھی نہیں ہوتی۔ اب اندازہ کیجئے کہ ان کا کیا اسلام میں نماز کی جو اہمیت ہے اور اس کے متعلق جتنے احکامات اور تاکیدیں اور متعدد بار جس طرح ارشاد خداوندی ہوتا ہے اس سے سب مسلمان آگاہ ہیں لیکن ان کا اہم فریضہ بھی سرکارِ ہندو جہاں علیحدہ پروردگار اسلام جیسے اظہر بالشمس رہتا ہے اور اس کی تکمیل بھی اسی حشرک و عینہ کے ساتھ مشروط کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد و کرامی سے یہ بات بخیر و واضح ہوتی ہے کہ وہ نہ صرف خود اس عمل کو جاری رکھے ہوئے ہے بلکہ ایمان والوں کو بھی تاکید فرماتا ہے کہ اس کو اپنا مشمول بنالو۔ پھر یہ بھی خود کرنے والی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اتنی مرتبہ یہ عمل کرو یا اس کے لئے دن اور رات میں سے کوئی اوقات مقرر کر دیئے گئے ہوں جبکہ نماز جیسے اہم فریضہ کے لئے پانچ کی تعداد فرمادی گئی اور وہ صبح و عصر اور فجر اور عشاء کے چار نمازیں اور چھ ماہ کے روزے مقرر ہوئے تھے جبکہ آقائے دو جہاں علیحدہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بار بار مشورہ و نصیحت کی کہ اپنی تعداد پانچ کی اور نہیں تک مقرر کروائی۔ مگر وہ دو سلام کے بارے میں یہ کہیں بھی ذکر نہیں جتنا کہ اس کی کوئی تعداد مقرر ہے یا اس کا کوئی نظام اور اوقات ہے بلکہ یہ بد وقت جاری و ساری ہے۔ اے خدا اور اس کے فرشتے اس کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور مومنین بھی جہاں جہاں دنیا کے فتنے پر موجود ہیں شب و روز سرور و دو جہاں علیحدہ پروردگار اسلام کے نذرانے بھیجے ہوئے ہیں۔ صبح و شام ملائکہ جو روزانہ اظہر اور مکتوبہ فطرا کی حاضری کے لئے آسمانوں سے تشریف لاتے ہیں وہ بھی اس نذرانے کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ وہابہ میں حاضر ہیں۔

قرآن پاک کے اس ارشاد کی روشنی میں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ درودِ سلام چونکہ اللہ تعالیٰ کا معمول ہے اس لئے یہ اس وقت سے جاری ہے جب سے اللہ تعالیٰ کی ذات باریکاتے موجود ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا موجد حق تعالیٰ نہیں کیا جاسکتا وہ تو ازل سے جاری ہے اور بدینہ جاری ہے۔ اسی سے درودِ سلام کے حشر کا نور مطلق ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

قرآن پاک کے اس واضح اور قاطع کے بعد اگر وہ وہ سلام کے لفظ نکل اور اس کی برکات کی بابت اور شادانہ نبوی ﷺ کی روشنی میں کچھ عرض کیا جائے تو ایک نکل کتاب مرتب کی جا سکتی ہے۔ سروسٹ صرف چند ایک امادے اس کے متعلق درج کی جا رہی ہیں۔ حضرت ابی ظہرہؓ کی روایت ہے کہ میں نے ایک حاضر کی کے وہاں حضور ﷺ کے پیروہ اقدس کی طرف دیکھا تو مجھے ایک ٹیپ چمک دکھائی دی جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی، میں نے اس کے متعلق سوال کیا تو حضور ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ انجی انجی جبریل امین میرے پاس سے ہو کر گئے ہیں اور مجھے میرے رب کی طرف سے یہ خوش خبری دی گئی ہے کہ آپ کی امت میں سے جو ایک مرتبہ آپ پر صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجیں گے۔ مزید فرمایا جو شخص مجھ پر دس بار صلوٰۃ بھیجے گا اللہ اس پر سو بار صلوٰۃ بھیجے گا اور جو شخص مجھ پر سو بار صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی پینتالیس بار صلوٰۃ بھیجے گا اور جو شخص اس کی پینتالیس بار صلوٰۃ بھیجے گا اللہ اس پر سو بار صلوٰۃ بھیجے گا۔ پھر فرمایا جب انجی میرا ذکر کرو تو مجھ پر کثرت سے درود و صلوٰۃ بھیجا کر کہ روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو کثرت سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجے گا جنت کے دروازہ پر وہ میرے کندھے سے کندھے ملے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو تمھو پر دس بار ورد و سلام بھیجتا ہے اس کا پھل دس قلام آرزو کو دینے کے ثواب کے برابر ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اگر مجھے اللہ تعالیٰ کا ذکر بھول جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں آقا کے دو جہاں بلیوں پر درود و سلام بھیجنے کے سوا اور کوئی کام نہ کرتا۔ اللہ اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو صحابہ کرام اور اہل بیت میں جو خصوصیت حاصل ہے اس سے کون مسلمان آگاہ نہیں ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ درود و سلام کی اہمیت کا اندازہ صحابہ کرام کو کس قدر تھا اور ان کے معمولات میں بھی اس خیرِ بزرگ و عظیم کا تزیینت و زینت عمل رہا۔

حضورِ اہلِ کتب ایک حدیث مبارکہ ہے کہ جس کے روزِ جمعہ پر کمزرتہ درود پڑھا کر دیکھ لیں روزِ قیامت کے درود میرے پاس جیسے ہاتے ہیں اور جو شخص سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہوتا ہے اسے میرا زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے۔ یہاں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ درود جو تکذباتِ قرآنی کے منہوات میں سے ہے۔ اس لئے جو بھی اس کی تقلید کرتا ہے اس کے اس عمل کے ناشتہل یا ناجائز تصور ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔



نہیں ہوتا اس لئے کہ خداوند تعالیٰ کے اس فعل کو مخلوق خدا کو یہ کہنے کا حق ہی حاصل نہیں ہے کہ یہ منظور ہے یا منظور کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو پہلے ہی اپنے ارشاد میں اس کی وضاحت کر دی ہے کہ یہ معمول میرا اور میرے فرشتوں کا بھی ہے اس لئے اس کلمہ خیر میں تمام مومن بھی شامل ہو جائیں گے۔ یہاں یہ امر بھی پیش نظر رہے کہ عبادت مثلاً روز و نماز و حج و زکوٰۃ میں سے اللہ تعالیٰ جس کو چاہے منظور کرے یا نہ منظور کرے وہ مگر آقا سے دو جہاں ﷺ پر درود و سلام بھیجے کہ عمل کو اللہ تعالیٰ بھی بھیجے یا منظور نہیں فرماتا۔ نہ صرف خود یہ کہ اس پر انہی ہوتا ہے بلکہ سرکارِ دو عالم ﷺ بھی اپنے امتی کے اس عمل پر سرور ہوتے ہیں اور اس کو جنت میں اپنا ساتھی ہونے کی بشارت بھی دیتے ہیں، اس لئے درود و سلام کا نہ راز نہ بھیجئے والے مومن کا اس پر پختہ یقین اور ایمان ہونا چاہئے کہ اس کا بھیجا ہوا یہ تحفہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں مقبول و منظور ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی پسندیدگی اور خوشنودی کی سند حاصل کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کے اس محبوب عمل اور سرور کو نبین ﷺ کی بارگاہ کے سب سے زیادہ پیوندیدہ و مقرب درود و سلام کے مصطفیٰ صحاہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی جو طرز عمل اپنا یا اس کے متعلق ہے شہر و دیات کتب و سوانح اور تاریخ میں موجود ہیں۔ مضمون کی طوالت کے خوف سے اس سے زیادہ تفصیل سے کہہ کر عرض نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت علیؓ کا کارنامہ نقل کیا جا چکا ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے جو حدیث مبارک منسوب ہے اس کو دیکھیں تو یہ جتنا ہے کہ درود و سلام کی فضیلت اور وہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے نزدیک کیا ہے آپ فرماتے ہیں جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا کرو کہ اوقاتِ چینی سے پہلے اور اگر وہ بیضا اوقاتِ کھڑے ہونے سے پہلے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

خداوند تعالیٰ کا محبوب عمل محبوب دو جہاں کی بارگاہ کا مقبول نذرانہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حبرِ فریضہ اگر کوئی ہے تو درود و سلام ہے اور اس کے بعد تمام امت تک اولیائے کاملین اور صوفیائے سادقین کا مقدس و حقیقیہ اگر کوئی ہے تو وہ بھی سرکارِ دو جہاں میں ہے یہ درود و سلام ہی ہے۔ آپ اولیائے کرام کے تذکرہ میں ان کے معمولات کے کی طرف اگر توجہ کریں تو آپ کو تمام بزرگانِ دین اس وجہ سے کامل و کمال نظر آئیں گے، بلکہ اس امر پر بھی تمام بزرگوں کا اتفاق ہے کہ درود و سلام کا کثرت سے معمول حضرت سرکارِ دو جہاں ﷺ کی زیارت کا شرف بھی مطلقاً کر دیتا ہے۔ آپ اس سے بلا کہ اس حبرِ حقیقیہ کی برکات اور کیا ہوں گی اور مسلمان کو حضور ﷺ کی زیارت سے بڑا شرف اور کون سا ہوگا جس کی وہ جتنا کر سکے۔

یہی وجہ ہے کہ درود و سلام تقریباً ہر زبان میں موجود ہے اور اس موضوع پر نظم و نثر میں اتنا کچھ لکھا گیا ہے کہ کسی دفترِ تیار ہو سکتے ہیں۔ درود و حج و درود بھی درود و مستحبات و درود ہزار و درود ہزار بھی فریضہ ان گنت درود موجود ہیں اور سلام بھی اتنی کثرت سے ہر زبان میں لکھے جا چکے ہیں اور لکھے جا رہے ہیں کہ کسی اور موضوع پر اس قدر کثرت سے نہیں لکھا گیا۔ آج کے دور میں اہل حضرت بریلوی کا سلام ”مصطفیٰ جانِ رحمت! پالاکوں سلام“

کرؤں مسلمانوں کے قلوب کی تسکین کا سامان بن چکا ہے۔ مخالفین و کھاس کی ابتدا کی درود و سلام سے ہوتی ہے اور اہتمام کی درود و سلام پر ہوتا ہے۔

شعرائے کرام نے درود و سلام کے حقائق اپنے اپنے انداز میں عقیدت کے نذرانے پیش کئے ہیں اور اب تو درود و سلام کے موضوع پر مجوسے ترتیب دے کر شائع کئے جا چکے ہیں۔ جن میں صرف درود و سلام کو ہی موضوعِ غنن بنایا گیا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ آپؐ کسی مغل میں بیٹھے ہوں یا تنہائی میں درود و سلام آپ کی زبان پر جاری ہو جائے تو ایک گیسب کیفیت سرشاری آپ پر طاری ہو جاتی ہے۔ آپ کی توجہ سرکارِ دو جہاں ﷺ کی طرف مبذول ہو جاتی ہے اور آپ کے حلق میں ایک گداز اور سوز پیدا ہوتا ہے۔ یہ کیفیت کسی دوسرے عمل میں اتنی جلدی پیدا نہیں ہوتی اور اس کی سب سے بڑی وجہ ہے کہ درود و سلام کا عمل ایسا عمل ہے جو خدا تعالیٰ کو بھی محبوب ہے اس کے محبوب کو بھی محبوب ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اولیائے عظام اور تمام ایمان والوں کو بھی محبوب ہے اور یہ وہ عمل ہے جو بارگاہِ خداوندی اور دربارِ بادشاہت میں ہمیشہ مقبولیت کی سند حاصل کرتا ہے اور ناقیام قیامت تا ابد حاصل کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس حبرِ کمال کو اپنا معمول اور زبان کا وسیلہ بنانے کی توفیق دے۔

# دلائل الخیرات اور صاحب دلائل

علامہ عبدالحکیم شریف قادری نقشبندی

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور شکر میں ہر چیز جس طرح نبی اکرم سرورہ عالم ﷺ نے بیان کی ہے، آپ ہی کا قصہ ہے، مخلوق خدا میں سے کوئی شخصیت اس مقام تک نہیں پہنچی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم نبی معظم ﷺ کی عظمت شان کا چرچا کرنے کا جواز اجازت کیا ہے وہ بھی آپ کا ہی خاصہ ہے کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں ہے۔ آپ کا اسم مبارک امداس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ آپ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثناء کرنے والے ہیں۔ لیکن آپ کا اسم گرامی محمد ﷺ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آپ ہی اوستی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ تعریف کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَرَدَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الم نشرح ۴۳/۴۲)

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا

مگر طیب بلا ان، خطبہ عقیدہ فرض جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، اس کے حبیب مكرم ﷺ کا بھی ذکر ہے، مولانا جمیل الرحمن قادری کہتے ہیں: "اور انوں میں خطبوں میں شادی و عہد میں فرض ذکر ہوتا ہے ہر جہاں ہمارے حضرت ابوسعید خدری علیہ السلام روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اے ہمارے پاس جبریل امین تشریف لائے، اور کہنے لگے میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کا ذکر کس طرح بیان کیا؟" انا ذکرت ذکرت معی جب میرا ذکر کیا جانے تو میرے ساتھ توبہ راہی ذکر کیا جانے لگا۔ (۱)

قرآن کریم میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا ذکر ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کے ذکر جمیل کو فروغ دینے کا ایک اہتمام یہ فرمایا کہ اہل ایمان کو آپ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الاحزاب ۵۶/۴۳)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب تانے والے (نبی اکرم) کے ایمان والوں پر، درود اور غیب سلام بھیجو۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کے ذکر کی راحت کے لئے ارشاد شریف کے حکم کے ساتھ اور کوئی صورت نہ بھی ہوگی تو بھی کائنات میں ہر سو آپ کے ذکر کا چرچا ہوتا۔

بول بالا ہے تیرا ذکر بجا ہوا میرا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے ایک دفعہ ہم پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اس کی دس خطائیں معاف فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے" (فتاویٰ شریف، مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ پر بکثرت درود شریف بھیجتا ہوں، میں آپ پر کتنا درود شریف بھیجوں؟ فرمایا جتنا چاہو عرض کیا؟ (ترمذی، رواہ ابی داؤد) کہنے کے بعد (چھ فتویٰ وقت درود بھیجوں؟) فرمایا جتنا چاہو، اگر اس سے زیادہ وقت صرف کر دو تمہارے لئے بہتر ہے، عرض کیا نصف وقت؟ فرمایا: جیسے چاہو، اگر اس سے زیادہ وقت تمہارے لئے بہتر ہے، عرض کیا: اتنا ہی وقت؟ فرمایا: جیسے تمہاری مرضی، اگر اس سے زیادہ وقت تمہارے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا: میں تمام وقت آپ پر درود شریف بھیجوں گا؟ فرمایا: تو تمہارے مقاصد پورے کئے جائیں گے اور کائنات میں دے جائیں گے۔ (ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دعا کا میں مانتا ہوں کہ درمیان موقوف رہتی ہے، مقام قبولیت تک نہیں پہنچتی یہاں تک کہ تم نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجو۔

(ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف ص ۸۷)

اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں اہل ایمان و محبت پر وسعہ و غلام اور کمال و ذوق و شوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حبیب اکرم ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام کے تحفے اور بے غش کرتے ہیں اور دنیا و آخرت کی سہارا بنی، برکتیں اور نعمتیں حاصل کرتے ہیں، اور درود سلام قبول کرنے کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہمارے درود و سلام کی بدولت حضور رحمت اللعالمین ﷺ کے مراتب اور جات بلند ہوں، کیونکہ سرکارِ دو عالم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل ہے۔ دیکھنا فضل اللہ علیہ السلام کے مراتب اور جات تو ہر لحاظ سے بڑھتی ہیں و لا محضرہ صبر لک من الاونی (الفتح ۳۱/۴۳) اللہ والی حالت آپ کے لئے پہلی حالت سے بہتر ہے بلکہ مقصد یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رحمتیں برکتیں اور فیوض حضور سید عالم ﷺ پر وارد ہوتے ہیں، آپ کے وسیلہ جلیل سے ہم فقیروں اور بے خواہوں پر بھی وارد ہوں اور ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے مستحق ہوں۔

یاد رہے کہ درود و سلام پیش کرنے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ جو مخصوص کلمات ہی ادا کئے جائیں، ملت اسلامیہ کے علماء اور اولیاء، مختلف کلمات اور سیون کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے محبوب محرم ﷺ کی یاد کا ہر روز میں مقصد و محبت کے نکتہ سے پیش کرتے رہے ہیں اور قیامت تک پیش کرتے رہیں گے۔

درد و شریف کے فضائل و برکات پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، اس طرح درود پاک کے مختلف کلمات اور سیون کے مجموعے بھی کثیر تعداد میں مرتب کئے گئے ہیں، ان میں سے سے زیادہ حصے مقبولیت حاصل ہوئی وہ دلائل الخیرات ہے۔ آئندہ بطور میں پہلے صاحب دلائل کا مختصر تذکرہ پیش کیا جائے گا پھر دلائل الخیرات کا تعارف پیش کیا جائے گا۔

## صاحب دلائل الخیرات رحمۃ اللہ تعالیٰ

امام علامہ، قطب زمانہ ابو عبد اللہ سید محمد بن سلیمان جزولی سمرقانی حنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ ۷۷۰ھ/۱۳۰۴ء میں (۲) بمقام سوس آقسی (مراکش) میں پیدا ہوئے، آپ حنفی سادات میں سے تھے اور برقوم کے قبیلہ جزولہ کی شاخ سہلار سے تعلق رکھتے تھے، چونکہ مرصہ وطن میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد فاس چلے گئے اور مدرسۃ الصغار میں داخل ہو گئے جہاں ان کا رہائشی گھر آج بھی محفوظ ہے، (۳) کہتے ہیں کہ انہوں نے فاس ہی میں کتاب مبارک دلائل الخیرات لکھی، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے جامع ترمذین (فاس) کے کتب خانہ کی کتابوں سے استفادہ کر کے یہ کتاب ترتیب دی۔

پھر فاس سے ساحل شریف لائے تو یکاے زمانہ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ اسطار الصغیر کے دست اقدس پر بیعت ہوئے چودہ سال تک طوٹ گزری اختیار کر کے مہابت، دریاخت اور منازل سلوک طے کرنے میں مصروف رہے، پھر آقسی میں خلق خدا کی راہنمائی اور مریدین کی تربیت کا کام شروع کیا۔ بے شمار لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی، آپ کا چہرہ دروزانک، بچکا، حیرت انگیز خوارق اور بڑی بڑی کرامات ظاہر ہوئیں، مریدین کی تعداد بارہ ہزار سے تجاوز کر گئی۔ (۴)

حضرت شیخ امام کام الیہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر سختی سے کاربند تھے، کثرت سے اوراد و وظائف ادا کرتے تھے، عوام الناس کے بے پناہ انوکھ و مصلحتوں کرتے ہوئے حاکم وقت نے انہیں آقسی سے نکال دیا، چنانچہ آپ آفر مال شریف لے گئے اور رشدد و جانت کا کام شروع کر دیا۔

علامہ فاسی فرماتے ہیں،

آپ کی برکت سے انوار بکھرا گئے، اسرار آشکار ہوئے، گئے بخرام ہر طرف پھیل گئے، ہر مغرب میں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور ربی اکرم ﷺ کی یادگار میں صلوات و سلام کے نچے کو نچے گئے، آپ کی شہرت ہر سو پھیل گئی اور ہر طرف آپ کے مریدین دکھائی دینے لگے، جگہ جگہ اور شہروں کوئی زندہ گی مل گئی، مغرب میں طریقت کے آثار دست چکے تھے اور انوار ماند پڑ چکے تھے، آپ نے طریقت کی تجدید فرمائی اور بہت سے مشائخ کا خلافت سے نوازا، (۵)

حضرت شیخ دعوت دین اور رشدد و جانت کے لئے اپنے خلفاء کو مختلف شہروں میں بھیجتے تھے جو اپنے مریدین اور معتقدین کے مولا جگہ جگہ شریف لے جاتے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی مہابت و عظمت اور ذکر الہی کی دعوت دیتے۔

آپ کے کثیر التعداد خلفاء میں سے صرف دو حضرات کے نام ملتے ہیں۔

(۱) شیخ ابو عبد اللہ محمد السبلی۔

(۲) شیخ ابو محمد انور بن اری رحمہما اللہ تعالیٰ (۶)

حضرت شیخ جزولی نے مذہب بانی تھے۔

آپ کی تصانیف میں درج ذیل کتب کے نام ملتے ہیں

(۱) دلائل الخیرات و خوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ و علی النبی الخیر۔ یہ کتاب بیعت میں ۸۴۳ء میں چھپی، کئی بار کابروہ اور قطعہ طبع میں چھپ چکی ہے (پاکستان میں بے شمار مرتبہ چھپ چکی ہے)۔

(۲) حزب الصلاح یا برکت و دعاء میں کا مخطوط برلن (حد ۳۸۸۶) کو تھا (حد ۸۴۰) اور لاہور (حد ۲۲۰۰۰۳) میں موجود ہے۔

(۳) حزب الجہد فی حق اکل حرب بھان الدائم لایح ملکہ لکائی ہے اور شانہ کیوں میں متداول ہے اور مقامی زبان میں ہے۔ (۷)

آئینی کے حاکم نے یہ بیان کر کے کہ یہ وہی قاضی ہیں جن کا انکار کیا جا رہا ہے یعنی امام سیدی ہیں آپ کو زبردستی دیا۔ چنانچہ ۱۶ رجب الاول ۱۰۷۹ھ ۱۶۵۹ء کو آفرغان میں صبح کی نماز کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے یا دوسری رکعت کے پہلے سجدے میں آپ کا وصال ہوا، اس دن نماز عصر کے وقت آپ کی قبر پر درود مسجد کے وسط میں آپ کو دفن کیا گیا اور متہ اللہ تعالیٰ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ کی ہوا انہیں تھی۔ (۸)

آپ کے وصال کے ۷۷ سال بعد سلطان ابراہیم اس احمد المعروف باب الامیر مراکش میں داخل ہوا تو اس نے آپ کے جسد مبارک کو لے جا کر مراکش کے قبرستان ریاض الفروس میں دفن کیا اور اس پر گنبد تعمیر کیا، یہ مقبرہ آج بھی موجود ہے۔ (۹)

جب آپ کا جسد خاکی نکالا گیا تو طرفین عرض گزار جانے کے باوجود اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی، وصال سے پہلے آپ نے حرامت بخوانی تھی اس کا اثر بدستور موجود تھا، ایک شخص نے آپ کے چہرے پر انگلی رکھی تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی اس جگہ سے خون بہنے لگا اور جب انگلی انسانی تو بھرا رہی جگہ ٹوٹ آیا، جیسے کہ نعلوں میں ہوتا ہے۔ مراکش میں آپ کے حوزہ پر عظیم حرم، جامعہ پائی جاتی ہے، لوگ بڑی تعداد میں حاضر ہوتے ہیں اور دلائل الخیرات دہنتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بکثرت درود و سلام پڑھنے کرنے کی برکت سے آپ کی قبر انور سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔

## دلائل الخیرات

اس کتاب کا پرانا نام ہے

دلائل الخیرات و شوارق الاموار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار

خلیفہ کھیتے ہیں

یہ کتاب نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام پر مشتمل ہے اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں سے ایک کتاب ہے مشرق و مغرب اور خاص طور پر دم کے شہروں میں باقاعدگی سے پڑھی جاتی ہے۔ (۱۰)

علامہ یوسف بن اسماعیل مہمانی مدظلہ العالی لکھتے ہیں کہ اس کے حوالے سے شیخ جزولی کا تذکرہ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ جزولی رحمہ اللہ کا براہ اولیاء اللہ میں سے تھے اسی لئے سیدنا محمد حبیب بنار رحمہ اللہ کے مقام و مرتبہ کی طرح برعکس اور ہر زمانے میں امت محمدیہ ان کی اس کتاب "دلائل الخیرات" کی طرف متوجہ اور متعلق ہے۔ (۱۱)

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ میں نے درود شریف کے موضوع پر کئی کتابیں لکھی ہیں تاہم بہت ہی ضروری ایک کام رہا کہ اللہ وہ ہے دلائل الخیرات کی خدمت، کیونکہ یہ کتاب درود شریف کے موضوع پر بہت ہی مشہور اور کثیر الاشاعت ہے اس کی ترتیب بہت عمدہ اور اس کا نفع بہت عظیم ہے۔

حضرت مصطفیٰ کے زمانے سے لے کر آج تک بڑے بڑے علماء نے اس کی شرحیں اور حواشی لکھے ہیں، خصوصاً امام قاضی نے کئی جلدوں میں اس کی شرح لکھی پھر ایک جلد میں اس کی تفسیر کی جو چھپ چکی ہے۔ (۱۲)

## سبب تالیف

عارف باللہ شیخ احمد صافی مصری نے صلوات اللہ علیہ درود کی شرح میں بیان کیا اور علامہ مہمانی کے شیخ، علامہ حسن عذوی نے دلائل الخیرات کے حاشیہ میں اسے نقل کیا کہ امام جزولی نے قاسم میں دلائل الخیرات لکھی اور تالیف کا سبب یہ ہوا کہ ایک دن نماز کا وقت ہو گیا امام جزولی وضو کرنے کے لئے اٹھے تو کوئیں سے پانی نکالنے کے لئے کوئی چیز بھرتا تھا، شیخ پر بیان ملے کہ کیا کریں؟ اس نے میں ایک بلند مکان سے پانی لے دیکھا تو کہنے لگی آپ کون ہیں؟ شیخ نے اچانک ہم تیار تو کہنے لگی آپ وہی شخصیت ہیں جن کی نیکی کی بڑی قربت کی جاتی ہے اس کے باوجود آپ پر بیان ہیں کہ کوئیں سے پانی کس چیز کے ذریعے نکالیں، اس بڑی نے کوئیں میں تھوک دیا، کوئیں کا پانی اہل کراہ پر آمین اور زمین پر پھینکا، شیخ نے وضو کرنے کے بعد اسے کہا میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے یہ مرتبہ کیسے حاصل کیا؟ اس نے کہا:

بکثرة الصلوة علی من کان اذ انصرفت لعلی الخیرات و حواشی ہذا واللہ اعلم

"اس وقت انہیں پر کثرت سے درود بھیجے کی بدولت جو نیکی میں پڑنے تو خوشی جانو ان کے دامن سے اپٹ جاتے"

یہ سن کر شیخ نے قسم کھائی کہ میں درود و سلامت ﷺ میں خوشی کرنے کے لئے درود و سلام کی کتاب ضرور لکھوں گا۔

مستخرج نظام صرف دلائل الخیرات کو بطور مدد چاہتے رہے ہیں، بلکہ اپنے مستخرج سے ہاتھ دھواہرات بھی حاصل کرتے رہے ہیں، علامہ بیہانی کے شیخ علامہ حسن بدوی مصری اپنے شاگرد بلوک السمرات علی دلائل الخیرات میں فرماتے ہیں کہ اس کتاب کی فضیلت و شرافت کے لئے یہ امر کافی ہے کہ اس کی مقبولیت اور افادیت حیرت انگیز ہے اور بعض عارفین نے اسے حضور سید المرسلین ﷺ سے حاصل کیا ہے، چنانچہ سید محمد مغربی فلسطانی اور سید محمد اعظمی رحمت اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ سے دلائل الخیرات حاصل کی۔ (۱۳)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے دلائل الخیرات کی سہ حضرت شیخ ابو ظاہر محمد بن ابراہیم کریمی سے حاصل کی۔ (۱۴)

حرمین شریفین میں علی اور علی کلاہ کے جامع حضرات ہوئے ہیں جو نہ صرف دلائل الخیرات کے ہاتھ دھواہ حاصل ہوتے تھے، بلکہ اہل محبت و معرفت ان کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے شخصوں کی تصحیح کرتے تھے اور ان سے اجازت بھی لیتے تھے، ایسے حضرات شیخ الدلائل کے محترم القاب سے یاد کئے جاتے تھے۔

مولانا غلام محمد انجلی کھنوی ۱۲۸۱ھ میں دلائل کی تصحیح کے لئے مدینہ منورہ میں شیخ الدلائل علی بن یوسف ملک الباطنی الحریری المدنی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (۱۵)

علامہ یوسف بن اسماعیل بیہانی نے ۱۳۳۲ھ میں مسجد نبوی کے امام شیخ الدلائل سید محمد سعید انجلی کو حقین نشستوں میں بار یکہ یعنی سے دلائل الخیرات چاہ کر کتابی اور تحریری اجازت حاصل کی۔ (۱۶)

شیخ الدلائل مولانا عبدالرحمن آبادی مہاجرینی ۱۳۸۳ھ میں حرمین شریفین پہنچے اور یہاں سال تک جالہاں علم و عرفان کو سراب کرتے رہے۔ (۱۷)

۱۳۴۳ھ میں مولانا عبدالباری طرکی محلی حرمین شریفین حاضر ہوئے تو شیخ الدلائل سید امین ابن رضوان سے اجازت و خلافت حاصل کیا۔ (۱۸)

۱۳۴۳ھ میں امام احمد رضا بریلوی مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو شیخ الدلائل سید محمد سعید ابن علامہ سید محمد مغربی نے آپ سے حدیث مصلح بنی ہارون تمام علوم و فنون اور مسائل کی اجازت و خلافت حاصل کی جن کی امام احمد رضا بریلوی کا اپنے مستخرج سے اجازت حاصل تھی۔ (۱۹)

یاد رہے کہ یہی وہ شیخ الدلائل ہیں جن سے علامہ بیہانی نے ۱۳۳۳ھ میں دلائل الخیرات کی اجازت حاصل کی تھی، جیسے کہ چند سطور پہلے ذکر ہوا۔

## شعخوں کا اختلاف

امام جوہری دلائل الخیرات کی تالیف کے بعد مسلسل غور و فکر کرتے رہے، اور نئی انجلی کوئی قضا بہتر نظر آیا انہوں نے پہلے قضا کی جگہ دیکھ دیا، چونکہ لوگ کثرت سے نقلیں حاصل کیا کرتے تھے، کسی نے تبدیلی سے پہلے نقل حاصل کی اور کسی نے بعد میں اس طرح دلائل کے نسخے مختلف ہو گئے، تاہم معاملہ آسان ہے ایک نسخہ بہتر ہے تو دوسرا بہتر نہیں، تاہم سب سے زیادہ قابل اعتماد نسخہ مصنف رحمتہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر خلیفہ ابو عبداللہ محمد البصری اسیلی کا ہے جو حضرت مصنف کے وصال سے آٹھ سال پہلے ۸۶۲ھ و ۱۳۵۸ھ بروز جمعہ عمیل ہوا (۲۰) اور اس پر حضرت مصنف کے دستخط بھی تھے (۲۱) علامہ قاضی ابی نعیم کا حوالہ دیتے ہوئے ابو سعید (قدیر) اسیلی نے لکھی ابو سعید کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

## شروع

دلائل الخیرات کی تشریح اور حاشی لکھے گئے ہیں، لیکن بھول جانی خلیفہ، مستقر ترین شرح علامہ قاضی کی ہے (۲۲)

چند شروع اور حاشی کے نام درج ہیں:

(۱) طالع السمرات: قاضی حواش کے دہنے والے امام علامہ محمد الہدی القاضی (م ۱۰۵۲ھ) نے پہلے کئی جلدوں میں عربی شرح لکھی، پھر ایک جلد میں اس کا اختصار کیا، تاہم نے اس کا دوبارہ شروع کیا تاہم صرف ایک باب تھا کہ اہل حق و انصاف کے ذہن کا کام دے گا۔

کیا اللہ تعالیٰ ان دونوں کاموں کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(۲) بلوغ السمرات: علی دلائل الخیرات علامہ بیہانی کے شیخ علامہ حسن بدوی مصری کا شاگرد بنی ہارون (۲۳)

(۳) شرح شیخ زروق مغربی رحمتہ اللہ تعالیٰ پر (۲۴)

(4) مزدوج اشخاص (ناروی)

(5) والدہ الالات اور اشخاص: علامہ سیف بن اسماعیل مہمانی سابق رئیس تحریک حقوق عورت نے دلائل پر مختصر بحث لکھا ہے جس میں مشکل الفاظ کے معانی اور نصوص کا اختلاف بیان کیا ہے، ابتداء میں چند فوائد پر مشتمل بہت سی مفید مقدمہ لکھا ہے، آخر میں ایمان افروز کا نوٹ فرامیں بیان کی ہیں اور سب سے آخر میں امام جتہ الاسلام غزالی کا رسالہ مبارکہ قواعد اھلکار کی نقل کر دیا ہے۔

پاک و ہندو میں اس کے کئی قراجم بن بیان اور وہ جیسے ہوئے ہیں، اس قلم نے بھی دلائل الخیرات کا اردو ترجمہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے امید ہے کہ اس مقدمہ کے ساتھ شائع ہو جائے گا فقیر کو مرشد کریم مفتی اعظم پاکستان علامہ اہلہ کات سید احمد قادری رحمت اللہ تعالیٰ اور چاشین مفتی اعظم ہند مولانا اختر خان ازہری دخل اللہ تعالیٰ نے دلائل الخیرات کی اجازت ملنا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ مجھے باقاعدگی کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## ترتیب کتاب اور پڑھنے کا طریقہ

امام جزولی رحمت اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ شریف اور خطبہ کے بعد مقصد و ایف ان الفاظ میں بیان کیا ہے اس کتاب میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں درود پاک اور اس کے فضائل کا بیان کرنا مقصود ہے، ہم انہیں سندوں کا ذکر کے بغیر بیان کریں گے تاکہ پڑھنے والے کے لئے یاد کرنا آسان ہو علامہ تعالیٰ کا قرب پا بننے والے کے لئے یہ اہم ترین مقاصد میں سے ہیں۔ اس کے بعد ایک فصل میں درود پاک کے فضائل بیان کئے ہیں جو پڑھنے سے حاصل رکھتے ہیں، یہ فضائل اس مقالے کی ابتدا میں بیان کیے گئے ہیں۔

اس فصل کے آخر میں امام جزولی رحمت اللہ تعالیٰ ایک حدیث لائے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ جو حضرات آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہیں اور جو آپ کے بعد آئیں گے وہ آپ کی بارگاہ میں درود شریف پڑھیں کریں گے تو آپ کے پاس ان کا کیا حال ہوگا؟ ارکا درود عالم ﷺ نے فرمایا:

اسمع صلات اھل محسنی و اھل فہم و تعویض علی صلاۃ طیرہ عر حہ

بہمانی صیت والوں کا درود شریف سنتے ہیں اور انہیں بچکانے ہیں اور دوسروں کا درود شریف ہم پر خوش کیا جاتا ہے۔

اللہ اللہ کیا خوش قسمتی ہے ان شخصوں کی جن کا درود پاک سرور دو عالم ﷺ انہیں نہیں جانتے ہیں، اگر وہ اس مقصد کے لئے اپنا سب کچھ بھی ملا دیں تو بچ ہے۔ حافظ شیرازی فرماتے ہیں:-

جاں می دہم در آرزو، اسے قصہ آخر باز گو

وہ مجلس آں ہونیں حرنے کہ از مای رسد

”میں اس آرزو میں جان دیتا ہوں، اسے قصہ اخیر کا تو بتاؤں کہ اس بارگاہ کا نام میں ہماری کون سی بات پہنچتی ہے۔“

اس کے بعد امام جزولی نے نبی اکرم ﷺ کے دو احادیث اور بارگاہ میں پڑھنے کے بارام مبارک سے پہلے سہنہ کا اضافہ کیا جائے اور ہر بارام مبارک کے ساتھ درود شریف پڑھنا جائے اس مسئلے پر علامہ مہمانی نے والدہ اشخاصات میں تفصیلی گفتگو کی ہے۔

علامہ شیخ ابوہریرہ ذائق نے تلاش اوردن جو کے بعد دو احادیث اسلام مبارک جمع کئے وہی اسلام مبارک اسی ترتیب کے ساتھ حضرت مصحف نے نقل کر دیے ہیں، یہ مبارک نام پوری کتاب میں مشرق مقامات پر مذکور ہیں ابتدا میں لکھا کہ اسے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی اکرم ﷺ کی عظمت و جلالت کا پتہ چلے، آپ کی محبت و تعظیم کو بڑھائے اور بارگاہ رسالت میں بکثرت درود شریف پڑھیں کرنے کا شوق پیدا ہو۔ تمام علامہ نے اتقول الہدیج میں سارے چار سو سے زیادہ احادیث جمع کئے ہیں تاکہ ان کی زیارت سے انہیں شہادت میں شہادہ ہو اور علامہ مہمانی نے ایک فقید سے میں آٹھ سو تیس اسماء شریف بیان کئے ہیں۔ (۲۵) حواہم اللہ تعالیٰ طیرہ الحواہ

اس بارگاہ کے بعد بیت اللہ شریف اور دربار مبارک کی تصویر ہے تاکہ ان کی زیارت سے انہیں شہادت میں شہادہ ہو اور علامہ مہمانی نے ایک فقید سے میں آٹھ سو تیس اسماء شریف بیان کئے ہیں۔ (۲۵) حواہم اللہ تعالیٰ طیرہ الحواہ

اس کے بعد کتاب آخر حصوں میں تقسیم کی گئی ہے، ہر حصے کو اب کا نام دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو ہر روز پوری دلائل الخیرات پڑھی جائے، انہیں تو دلائل یا چاروں میں پڑھی جائے، یہ بھی نہ ہو سکے تو پڑھنے میں کمال کی جائے، جو کے دن فیصل کھلیجہ الصلاۃ میں بنایا جائے۔

عقلی النبی ﷺ سے شروع کی جائے تاکہ وہ حق کو انھوں نے نبیؐ کی طرح کرایا دین پھر پہلا حزب چاہا جائے اور دوسری طرف کے انھیں اور اس کے مبارک ہر روز پڑھے جائیں تو بہتر و نفع کی گنجی پڑھ لیں تاکہ اوقیہ شرقی میں ترقی ہو۔

## آداب

بندہ مومن کے لئے اللہ تعالیٰ کے فرائض و واجبات، تلاوت قرآن کریم، ذکر الہی اور اتباع سنت کے بعد سب سے زیادہ اہم و خلیفہ درود پاک ہے جس کے دنیاوی اور اخروی بے شمار فوائد ہیں۔ دلائل الخیرات کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام بجالائے اور کار و عالم ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہو، بندوں کے حقوق ادا کرے، مسواک کے ساتھ وضو کرے، پاک صاف کپڑے پہنے خوشبو لگائے، قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھے، تلاوت کے ساتھ دلائل شریف پڑھے۔

دلائل الخیرات کے بعض قدیم نسخوں میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں درود شریف پیش کرنے والے کا مقصد، اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل، نبی اکرم ﷺ کی تقدیق، آپ کی محبت، آپ کے دیوار کا شوق اور آپ کے عظیم مرتبہ کی تعظیم ہونا ہے اور یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ آپ ان تمام امور کے مستحق ہیں۔ (۲۶)

درو شریف کا قاعدہ صرف پڑھنے والے کو دینا ہے یا نبی اکرم ﷺ کو بھی قاعدہ ہوتا ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے مختلف اقوال ہیں، علامہ عبدالرحمان بن محمد القاسمی نے اس مسئلے میں بڑی عمدہ بات کہی ہے، وہ فرماتے ہیں

”آپ یہ ہے کہ انسان یا راہدہ کرے کہ صرف مجھے ہی قاعدہ ملے، جہاں تک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا تعلق ہے تو اس کی کوئی حد نہیں ہے۔“ (۲۷)

(اس طرح علماء کے اقوال میں اختلاف نہیں رہے گا)

شیخ مطلق، برکت المصطفیٰ فی البدن، شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں، اگر تمہیں غلبہ میں سرکار و عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی ہے تو درود پاک پڑھتے وقت آپ کی ہر شے صورت مقدسہ کا تصور کرنا اور اگر یہ سعادت حاصل نہیں ہے تو یہ تصور کرو کہ گویا سید عالم ﷺ اپنی حیات کا ہر لمحہ میں شریف فرما رہے ہیں اور میں تمام تعظیم و اجلال، وسعت اور حیا، کے ساتھ آپ کی زیارت کرتے ہوئے درود شریف پیش کر رہا ہوں۔

یاد رہے کہ نبی اکرم ﷺ دیکھ رہے ہیں اور تمہارا حکام سن رہے ہیں، لہذا آپ اللہ تعالیٰ کی صفات کے ساتھ موصوف ہیں، اللہ تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ اہل مجلس میں ڈاکوئی (خبردار کرنا) ہے جس اس کے قریب ہوتا ہوں۔ (نبی اکرم ﷺ کے لئے اس صفت سے کمال حاصل ہے۔)

اور اگر یہ کیفیت بھی پیدا نہیں ہوتی اور تم نے درود مبارک کی زیارت کی ہوئی ہے تو اس کا تصور کر کے یہ خیال کرو کہ میں حضور سید عالم ﷺ کے سینہ اقدس کے سامنے کھڑا ہوں اور اگر وہ شریف کی زیارت بھی نہیں کی تو اس تصور کے ساتھ ہمیشہ درود پڑھتے رہو کہ آپ ﷺ سن رہے ہیں اور مجھے حضور رقبہ کے ساتھ درود شریف پڑھو، کیونکہ حضور رقبہ کے بغیر تم کی وہ حیثیت ہے جو بلند و عنیم کی ہوتی ہے۔ (ملاحظہ) (۲۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اور اپنے حبیب اکرم ﷺ کی پی محبت، اطاعت اور یاد کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دین و دنیا کی حاجتیں بر لائے۔

## حوالہ جات

- ۱۔ علی بن موسیٰ النعمانی، ملام قاضی، (طبع لبنان) ج ۱ ص ۱۲
- ۲۔ خیر الدین زرنگی، الامام (طبع بیروت) ج ۶ ص ۱۵۱
- ۳۔ محمد بن شہداء، اثر العارف، (نہج پور، تھانی، لاہور) ج ۱ ص ۲۷
- ۴۔ یوسف بن اسماعیل، مہانی، الامام، جامع کرامات الاولیاء، (مصطفیٰ البابی، مصر) ج ۷ ص ۷۷
- ۵۔ محمد صہبائی، فاسی، الامام، ملاحظہ المسر است، (الطبعة الثانیہ) ص ۳
- ۶۔ اسماعیل ہاشم، بغدادی، دینہ العارفین، (کتب المصطفیٰ، بغداد) ج ۲ ص ۲۰۲
- ۷۔ خیر الدین زرنگی، الامام (طبع بیروت) ج ۶ ص ۱۵۱
- ۸۔ محمد بن شہداء، اثر العارف، نہج پور، ج ۱ ص ۲۸



۹۔ ایضاً ص ۲۸

۱۰۔ محمد مہدی القاسمی علامہ: مخطوطہ المکسرات ص ۲

۱۱۔ محمد بن شہید دائرۃ المعارف: الباب ۲ ص ۳۲۸

۱۲۔ محمد مہدی القاسمی علامہ: مخطوطہ المکسرات ص ۳

۱۳۔ یوسف بن اسماعیل مہدائی علامہ: الدلالات الموضعات، (مخطوطی الہادی مصر، طبع دہلی) ص ۶۳

۱۴۔ ایضاً ص ۴

۱۵۔ ایضاً ص ۱۰

۱۶۔ یوسف بن اسماعیل مہدائی علامہ: الدلالات الموضعات ص ۸-۷

۱۷۔ احمد بن محمد الرحیم دمشقی: الاغتاف فی سلاسل الاولیاء والحد (طبع فیصل آباد) ص ۱۶۳

۱۸۔ مہدی بن کھڑکی، علامہ: تنقیح المثلک والساکن (کتابخانہ لاہور) ص ۱۱

۱۹۔ یوسف بن اسماعیل مہدائی علامہ: الدلالات الموضعات ص ۵

۲۰۔ محمود احمد قادری مولانا شاہ: تذکرہ علمائے اہل سنت ص ۱۷

۲۱۔ احمد رضا بریلوی قاسم: الاجازات المہدیہ و مسائل رضویہ (طبع لاہور) ص ۳۳۳

۲۲۔ محمد مہدی القاسمی علامہ: مخطوطہ المکسرات ص ۱۰-۹

۲۳۔ یوسف بن اسماعیل مہدائی علامہ: الدلالات الموضعات ص ۱۲

۲۴۔ حاجی خلیل: کشف المکنون ص ۶۰

۲۵۔ یوسف بن اسماعیل مہدائی علامہ: الدلالات الموضعات ص ۷

۲۶۔ عطاء الرحمن شروانی مولانا: ابتدائہ و اکل الخیرات (لہجہ کبک، لاہور) ص ۴

۲۷۔ یوسف بن اسماعیل مہدائی علامہ: الدلالات الموضعات ص ۱۳۱۵

۲۸۔ محمد مہدی القاسمی علامہ: مخطوطہ المکسرات ص ۱۵۵

۲۹۔ ایضاً ص ۱۵۵

۳۰۔ عبدالحق محدث دہلوی فتح محقق: اہل اربع الخلق، قادی (طبع مکر) ص ۲۲-۲۱

# قصیدہ بروہ شریف کی ادبی حیثیت

پروفیسر محمد رفیع

ساتویں صدی ہجری کے بعد ہر صدی کے عظیم نعت گو شعراء خواہ دور عربی، فارسی اردو یا کسی اور زبان میں نعت گوئی کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے ہیں۔ شیخ محمد البصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۶ھ) کے حضور اپنے اپنے انداز میں نذرانِ عقیدت پیش کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اس دوراً طریق میں برصغیر پاک و ہند بلکہ عظمت و اہمیت کے اعتبار سے مشرق کے شاعر حضرت علامہ اقبال نے نہ صرف حضرت بصریؒ کے قصیدہ وردہ سے روحانی استفاضہ کیا بلکہ ان کا روحانی توسل اختیار کر کے بارگاہِ محبوب کبریا ﷺ میں یوں عرض گزارا ہے۔

چوں بصری از قوی خواہم کشور  
تا بچن باز آید آں روز سے کہ بود  
میر تو از جاسایان افزوں قراست  
در خطا بخفتی چو میر نادر است  
یا پر ستا دامن شب دایم تنبیز  
باز رفتن در چنان گمن پازم

بال جبریل کی معرکہ الآراء فلموں میں "لؤلؤ شقی" کا شمار اپنی جلالیت، روحانی خیال اور گیرائیت کے اعتبار سے منفرد ہے۔ یہ عربی نظم شان و شوکت اور آپ دہاب کے لحاظ سے صحیحاً ہر وہی درجہ میں منت ہے۔ یہ نظم حسنِ اتفاق سے مصرعہ فلسطین کے سفر کے دوران لکھن گئی اور قصیدہ وردہ بھی مصری کی سر زمین میں چھ صدیاں پیش از اقبال کے روحانی پیڑھے حضرت بصریؒ نے پورو عظم کیا تھا۔ دونوں شاعروں کے حسنِ توافقی و تآثر پہ حیرت ہوتی ہے۔

چند شاعر ملاحظہ فرمائیے

سرخ و کبود دلیاں پھوڑ گیا صحاب شب  
کوہ انجم کو دے گیا رنگ برنگ طیلان  
گرد سے پاک ہے دوا، رنگ نخل دمل گئے  
رنگِ لوح کا رنگِ نرم ہے مثلِ بے نیاں  
آگ بھی ہوئی اور ٹوٹی ہوئی طاب دھر  
کیا خبر اس مقام سے گزروے جہاں کھٹے کا دہاں  
آئے دیکھتے ہیں نام بصریؒ نے اپنے قصیدہ کی تھریب میں کیا رنگ پیش فرمایا ہے۔

امن تذکر حیران بادی مسلم  
مرحت دمعا جبرئیل من مقلد بدم

ترجمہ۔ کیا تو نے مقامِ اہی علم کے ان لوگوں پر اس شکر، بے دالوں (محمد رسول اللہ و اللہ معہ) کی یاد میں اپنے آنسوؤں کو خون آمیز کر لیا ہے جو تیری آنکھوں سے جاری ہیں۔

ام بیت الریح من تلباء کا طبع  
لو اومض النری فی الظلماء من اصم

یہ کاغذ (مہینہ منور) کی جانب سے ہوائے مشکبار بجلی ہے اور (ذہال) یعنی سے (کوہ انجم سے شب تیرہ دنار میں بجلی لگی ہے۔ یہ معاملہ صرف اقبال کے ساتھ ہی نہیں بلکہ ان چھ سات صدیوں میں ہر عظیم نعت گو قصیدہ وردہ شریف کے فیضان سے اثر پذیر ہوا ہے۔ اس مقالے میں نام بصریؒ کے اسی قصیدہ شریذ کی ادبی حیثیت پر چند نکات تحریر کئے جا رہے ہیں اس کو بچوں سمجھا جائے کہ ایک جامع احکامات اور مختلف انبیاء و کبر صحن و جمال کے کمر تاباں کی ایک نورانی کرن کی کوئی سی صحت دکھانا ہمارا مقصود ہے۔ کسی کوئی فن پارہ کے احکام پر رائے کرتے ہوئے سب سے پہلے جو بات حاشیہ خیال میں ابھرتی ہے وہ یہ ہے کہ اس فن پارہ نے ادب عالیہ میں کتنے کبر سے اور اہمیت و تشریف جیسے کئے ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ قصیدہ ایک منفرد اور ممتاز مقام پر مشعل نظر آتا ہے۔ اس قصیدہ کی مقبولیت کا اندازہ لگانے کے لئے آٹا کھرجا کافی ہے کہ قرآن پاک کے بعد مکی و مدینہ کی کیا ہے جس کی شرواح سب سے زیادہ ہیں۔ دنیا کے ادب نے جس شان سے اس تصنیف اشقی کو پذیرائی بخشی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس مقبولیت اور جگہ کے تمام کی سند اعزاز نے نام بصریؒ کو اس مشکل

ترین صنفِ سخن میں مامست کا درجہ دیا گیا اور اُنے اُسے لغت کا حضرت کے لئے تصنیف پر دو شرطیں بتا دی ہیں کہ وہ فنی فراہم کر رہا ہے۔  
 فقہی شاعری بلاشبہ مشکل ترین اور نہ ذکرِ ترین فن ہے۔ عربی شیرازی نے سوزنوں میں تین نام لکھے ہیں اس فن کی دشواریوں کا اظہار کیا ہے۔

عربی صنفِ سخن میں وہ بحث است نہ صحواً است ہفتیاز کجا وہ مردم لعل است قلم وا  
 عربی جملت نہ کرو یہ لغت کا راست ہے، جنگل کا نہیں، ذخیرہ اور ہو کر قلم کو لڑکی و حصار پر چل رہا ہے۔

شکواری و حصار پر چلنے کا مطلب اگر وہ نہیں ملتا ہو جائے تو اس فن کی بنا کہیں پر ہی طرح واضح ہو کر دل میں گھر کر جاتی ہیں۔ بھول ڈاکٹر سید  
 عبداللہ مرحوم درحقیقت سخت کے لئے بڑے ساز و سامان کی ضرورت ہے۔ ایک دل جو جذبِ نیاز سے لہریں ہو، ایک اسلوب جو اس نیاز کی آئینہ  
 داری کرے اور ایک لہجہ جو خلوص و محبت، نیاز و عقیدت، عشق و ہرنگی اور ادب و احتیاط و احترام کے سب پہلو لئے ہوئے ہو۔ ان سب باتوں کی  
 ترکیب سے لغت پیدا ہوتی ہے اور اس پر بھی ضروری نہیں کہ لغت میں تاثر پیدا ہو اور وہ قول عام یہ ہے کہ لغت حافظ شیرازی کہہ گئے ہیں  
 قنول خاطر و لطف سخن جدا داد است

اس قول کا طرہ و انداز و لطف سخن کے وصول میں امام بوسری کہتے خوش نصیب لکھے، یہ ان کا حصہ ہے مگر شرطِ اظہار پابند ہاں جو بیان کی  
 گئی ہیں وہ ہم حال آپ کے کلام میں بدیعاً مرقم موجود ہیں۔ ذیل کے تین اشعار انہی شرطہاں کا دلچسپ شہادہ لکھ چکے ہیں:

سورہ عن شریک فی محاسنہ

فجوہر الحسن فیہ غیر منقسم

آپ جن ظاہری و باطنی خوبیوں کے مالک ہوں۔ ان میں اس صفت سے بھرپاک ہیں کہ کوئی الفاظ آپ کا شریک ہو، بلکہ جو ہر حسن  
 و جراتِ پاک اللہ میں موجود ہے وہ ایسا جو ہر ہے کہ جو تقسیم ہونے والا نہیں۔

دع ما ادعہ النصاروی فی بیہو

و احکم بمناشئت مدحاً فیہ و احکم

یہاں یہ لے اپنے نبی (حضرت محمدؐ) کے بارے میں جو کچھ دعوئی (الادبیت) کیا ہے وہ چھوڑ دو، ہاتی جو کچھ کہا رانی چاہے مدحت  
 و تحسین کرتے ہوئے بیان کیا کر اور پورے یقین و اذعان کے ساتھ خوب خوب مدح صرف کیا کرو۔

فانساب الی ذاتہ ما شئت من شرف

و نسب الی قدرہ ما شئت من عظم

بلکہ ذاتِ اقدس سے جس بھی بزرگی کو ترجیحی چاہے نسبت دے لے اور جس جن عظمتوں کو چاہے حضرت والا کے بلکہ مرجع سے منسوب  
 کرے۔

ایک حقیقت کا اعتراف اس راستے پر چلنے والے ہر شاعر کے ساتھ کا سمجھ رہا ہے۔ سعدی نے اس کو یوں مانا:

نہ منس خاستے دلم نہ سعدی را سخن پایاں

بیر و تکت مستقی و دلدیا بچھاں باقی

عبدالعزیز خالد جو لغت رسول اکرم ﷺ میں ایک محترم نام ہے لہذا کہتے ہیں:

کینہ خادم خادم عاشقان رسول

ہے لغت و نام نیما، مایہ ما اتم

ہے فکر دلم مری، میرے دل کی مستحق

دگر نہ بچھ کو کہاں دگر معرب و نظم

یہ شعر داتا گرامی بوسری دگر معرب و نظم میں سے جہاں تک نظر آتا ہے۔

فان فصل رسول اللہ لیس لہ

حملہ قہر معرب عندنا طبع معلوم

کیونکہ سرکارِ رسالت تاپ اللہ کے فضل و بھینٹ کی کوئی مدد و بھانت ہی نہیں کہ کوئی بولنے والا اپنی زبان فصاحت بیان سے ادا کر سکے۔  
 کسی فن پارہ کی ادبی حیثیت کا جائزہ لینے ہوئے یہ دیکھا جاتا ہے کہ کلام فصاحت و بلاغت کے کس معیار پر چڑھا رہا ہے۔ فصاحت اور

بلاغت علم بیان کی وہ اصطلاحیں ہیں، جو اپنی تعریف اور توضیح کے اعتبار سے دو مختلف مفہوم رکھتی ہیں۔ ان دونوں کی کام میں موجودگی اسے اصل اور ممتاز اور اپنی مقام دلانے میں مددگار بنتی ہیں۔ مختصر ان کو کچھ لکھنے کی فصاحت خوش اسلوبی و انوکھا انداز میں بانی انصاری کے اظہار کو کہتے ہیں اور بلاغت مختصر موزوں اور جملہ الفاظ میں دل کا حال بیان کرنا ہے۔ گویا فصاحت کا تعلق فکر اور کام دونوں سے ہے ہر بلاغت کا تعلق صرف کام سے ہے۔ پس فصاحت لازماً بلاغت ہے۔ کام میں ان دونوں چیزوں کے درجہ اعتباراً موجود ہونے سے کام صحیح و لطیف ہو کر ادب عالیہ کا نمونہ بنتا ہے۔

امام بصری کے کام میں فصاحت و بلاغت کا عجیب حسین امتزاج ہے۔ بہت سارے مطالب کو نہایت مختصر اور سوجڑ الفاظ میں حسن و کمال کا ایسا خوبصورت جامہ پہنایا ہے کہ سلی مستمع کی شان پیدا ہوتی ہے مثلاً فرماتے ہیں:

ما مامسى المذعر قهلاً و استجرت به

الا و نلست حوارة منسه لم يصوم

ترجمہ: مجھے کبھی کوئی رعب نہیں پہنچایا اور ان حالیکہ میں نے فواتِ مردہ کا نکاح نہ کیا ہے نہ وہ طلب کر لی ہو اور یہ پتا نہیں ہے کہ جس پر کسی جانب سے زیادتی ہو ہی نہیں سکتی۔

حضور انور ﷺ ذاتِ غریب فوا کے ساتھ ماحولیت میں انسان جس طرح عافیت و سکون کا احساس پاتا ہے۔ اس کی ترجمانی اس سے زیادہ طبع انداز میں ناممکن ہے۔ یہ ایسا مضمون ہے کہ شعراء نے اس پر اپنے تخیل کی خوب خوب جولائی دکھائی ہے مگر کوئی بھی امام موصوف کی رفعت و عظمت کی گرد گوی نہیں پاسکا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو طالب کی نسبت خاص ان کے ذیل کے شعر کے حوالے سے بصری کی کی ترجمانی کردہی تھی۔ اور فرماتے ہیں

وايعن يمسقى الغمام هو جهه

لسمال التمامى و عقيبتہ و اصل

وہ گورہ کھڑے والا جس کے سر اُٹھ کر دیکھنے سے ابر بانوں کی دعا کی جاتی ہے۔ قمیوں کا سہارا اور چوڑوں کی پناہ گاہ ہے۔ اسی مضمون کا حامل امام بصری کا ایک اور شعر دیکھئے۔ کتنے بڑے مضمون کو کتنے فصیح و طبع انداز میں پیش کیا ہے

يا اكرم الخلق مافى من الوفاء

سواك عند حلول الحوادث العجم

اے مخلوق میں کریم ترین ذاتِ اقدس امیر سے لئے تیرے سوا اور کوئی نہیں کہ حادثاتِ زمانہ کے نزول کے وقت میں اس کی پناہ میں آسکوں۔

اسی مضمون کو علامہ اقبال نے بھی ایک شعر میں بیان کیا ہے:

کرم اے شہِ حرب و علم کہ کھڑے ہیں مختصر کرم

وہ گھبرا کر تو نے عطا کیا جنہیں دماغِ سکندری

مگر امام بصری جیسی جامعیت اور بلاغت کا زور پیدا کر سکے۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی کے قصیدہ وراثت کا ایک شعر مزید کہا جاتا ہے۔ جو اسی مضمون کا حامل ہے فرماتے ہیں:

عد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سا

نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی وعدہ کار

مگر فصاحت و بلاغت کے حسن و مقام پر امام بصری کے اشعار جلوہ افروز ہیں و بات پیدا ہوگی۔

مولانا امام احمد رضا خاں بریلوی ملکی افضی دنیا کے امام ہیں اور ساتھ ہی ساتھ نصرت کوئی کہن میں بھی یکساں زمانہ چمکے جاتے ہیں۔ اسی مضمون سے ملنے چلنے خیال کو بڑے ذوردار انداز میں اپنی مشیور نصرت میں اس طرح بیان فرماتے ہیں

اى افسى عطش و سحاک اتم

اے تھو کے پاک اے اے اے کرم

ہر دم جم جم دم جم

دو بند اور بھی مگر جانا

بلایہ الفاظ کا حضورؐ، جذبات کا نکل رول اور درد معانی اپنے جیوں پر ہے مگر چاسیت، کمالیت اور مفہوم و معنی کی گہرائی و گہرائی میں امام بصری تک پہنچنا مشکل ہو گیا ہے۔

شاعری اپنی ایک پر ایک نازک مسئلہ ہے مگر نعت کی شاعری علی الخصوص بہت نازک ترین صنفِ سخن ہے۔ نواز م نعت میں سوز و گداز، اثر و تاثیر، جذبہ و جذبہ، محبت، احترام و اکرام کے ساتھ حد و لاپ اور قیامِ شریعت کے تحت ضوابط کا پابند ہو کر شعر گوئی کی جستہ کرنا ہوتی ہے۔ امام بصری نے ان تمام حد و در و قیود کی پابندی کے ساتھ اپنے جذبہ دل کا اظہار کیا ہے۔ جذبہ دل سے مجبور ہو کر قصیدہ ویرہ و شریف لکھنے والے حضرت امام ایسا مظلوم ہوتا ہے کہ اپنے قلب کا درد اور سوز و گداز قاری کے قلب و نظر میں اتارنا چاہتے ہیں۔ شہیدِ محبوب کا نکات کا وہ حسین رنگ جو ان کی آنکھوں میں رقی نہیں گیا تھا، اسی رنگ کو انہوں نے اپنے پیارے قصیدہ میں سمو دیا ہے۔ یہ اسی کرم کا فیض ہے کہ حضرت امام نے اپنے آپ کو نعتِ بغیرِ بحر کے لئے مختص کر لیا۔ اس کے بعد کسی امیر و وزیر اور صاحب اختیار و اقتدار کی شان میں قصیدہ لکھنا ہی سے آپ کا کلمہ اوردنہ ہوا فرماتے ہیں:

عذراۃ مدح استقبال

ذنوب عسر مضی فی الشعور و القلوم

میں نے حضور پر نورؐ کی شانِ اقدس میں یہ قصیدہ کہہ کر نعت کی خدمت کی ہے اس کے ظہیل میں اپنے عمر بھر کے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں کہ جو غیروں کی قصیدہ لکھاری اور فخری چاکری کر کے میں نے کئے ہیں۔

مگر اس قصیدہ نے ان کی شاعری ہی کا نہیں بلکہ ان کی مادی سرگرمیوں اور مشغول روز و شب کا رخ ہی بدل دیا اور حضورؐ پر نورؐ سے ایک خاص رابہ قوی اور نصرت و اہم کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے فرماتے ہیں:

ان ات ذللاً فما عہدی مستعقل

من الی ولا حلی مستصرم

اگرچہ میں گنہگار ہوں مگر رسول اکرمؐ سے عہدِ بیان تو نے دیا نہیں اور ان کے کرم سے ہندگی ہوئی میری امید کی رہی کہنے والی نہیں۔ لکھو ای قسم کے جذبات کا اعتبار امام بصری کے فضلِ قدم پر چلنے والے حضرت رضاؑ نے اپنے اس شعر میں کیا ہے۔

کہوں حد ح اہل دال رضا چہ اس بلا میں میری جا

میں گنہگار ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں

خزائن اللہ  
اور سب کا شکر اللہ پر

درود شجاع

پر اعتراضات کے جوابات

پھلواروی صاحب نے اپنے رسالے کے آغاز میں لکھا ہے کہ ”درد و تاج کی عبادت پر میں طالب طاعت احتساب کرنے کی عبادت کر رہا ہوں اور مجھے اپنی طبعی سبب بھلائی کا اقتدار بھی ہے“ اس کے باوجود وہ ”سے رسالے کی عبادت میں نہیں بھی حقیقت کی جستجو کا شائبہ نظر نہیں آتا اور طلبِ ہدایت کی کاوش دکھائی نہیں دیتی۔“ اندازِ تحریر قلم ہے کہ احتساب کا اصل مقصد اپنے ظلم و فظلم کا خاتمہ شروع اور درد و تاج اور اس جیسے دیگر دھاک دکھ کا خاتمہ اور اگر سچا ہے است اور ان کے معمولات سے طبعی مسلمانوں کو بھڑکانے ہے۔ انہوں نے درد و تاج کی عبادت کو ”سے سروپا“ اور ”بھولا“ قرار دیا ہے۔ الفاظ کا یہ انتخاب بھاری ہے کہ یہ محض طالب طاعت احتساب نہیں ہے بلکہ انتہائی سوتیلیاں اور غیر مہذب اہلکار میں غناؤں کا زانا ہے۔ درحقیقت درد و تاج کے الفاظ کو شرم کا نہ قرار دے کر اپنے طبعی سادہ کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔

### مختصر فی الواقع خطا اعظم نہیں

اس میں شک نہیں کہ خطا خواہ کسی سے بھی مراد عبادت سے ثابت نہیں کیا جاسکے لیکن ضروری نہیں کہ جس چیز کو کوئی شخص خطا سمجھے وہ درحقیقت بھی خطا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ ایک بات کسی کی رائے میں خطا ہو لیکن وہ اقداس کے خلاف ہو۔ دیکھئے صدیقیہ میں جن شرائط پر مسلح ہوئی مسلمان ان پر راضی نہ تھے بالخصوص سکیل بن عمرو کی یہ شرط اسے کہ عبادت گزار کو کوئی آدمی خوار مسلمان ہو کر آپ کے پاس پہنچے آپ اسے ضرور ہماری طرف واپس کر دیں گے۔ جس پر صحابہ کرام نے ”سبحان اللہ تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ“ اور ”الحشر مبین“ وقد جاء مسلماً سبحانه اللہ“ جو مسلمان ہو کر آیا وہ شریکین کی طرف کیے لوٹایا جائے گا (صحیح بخاری جلد اول ص ۳۸ طبع راجع الیہ) اگرچہ یہ شرط مسلمانوں کے لئے انتہائی تکلیف دہ اور پندیرہ تھی۔ ہماری شریعت میں ہے ”فکفرہ المومنین والکفر و المصنوعات“ مسلمانوں نے اس شرط کو نہایت پسند کیا اور اس سے غضب ناک ہوئے (صحیح بخاری جلد اول ص ۳۷)۔

سکیل بن عمرو کے بننے اور جمال مسلمان ہو کر لوہے میں بکڑے ہوئے اور یاں پہنے ہوئے، بڑی مشقت و تکلیف کی حالت میں کہ سے حضور ﷺ کے پاس مدینہ پہنچے تھے اور ایمان کی خاطر انہوں نے شریکین کی خدمت ایذا کی عبادت کی تھی۔ مگر اس شرط کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھی واپس جانے کا حکم دیا۔ ابوہریرہ اس وقت اور اذاری کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ مجھے اس سال میں شریکین کی طرف کیے صاحبِ ہوائے انسان کی نظر میں بھی مسلمانوں کے حق میں وہ شرائط انتہائی ذلت کا سبب تھیں۔ انہوں نے کہا فلعلم تعطی اللہ فیہ فی فیہنا جب ہم حق پر ہیں تو اپنے دین میں کیوں پست ہوں (صحیح بخاری جلد اول ص ۳۸)۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان شرائط کو مان لیا تو سکیل بن حنیف جیسے عظیم و بلیغ صحابی نے کہا لو استطیع ان ارد امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لرد دنتہ ”اگر میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کو رد کرنے کی طاقت رکھتا تو ضرور اسے رد کر دیتا“ لیکن جب تاریخ سامنے آئے تو کیا پڑا اللہ و رسولہ اعلم اللہ اور اس کے رسول ہی بھڑکتے ہیں (بخاری جلد اول ص ۳۸، جلد دوم ص ۱۰۰)۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ”وعسی من تنکرو حقو شینا وهو عیبر لکم وعسی ان یحبوا شینا وهو شر لکم“ اور قریب ہے تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور قریب ہے تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر نہ ہو (آیت نمبر ۲۱۷) لہذا کسی چیز کو خطا سمجھنے سے لازم نہیں آتا کہ وہ فی الواقع بھی خطا ہو۔ رسالہ ”م نظر میں پھلواروی صاحب نے جن چیزوں کو ظلمی قرار دیا ہے وہ دراصل ان کے اپنے ذہن کی غلطی ہے اگر ایک جیسے لوگوں کے دربارہ کے چار دھکائی دیں تو یہ ایک اپنی انہری غلطی ہوگی اسی طرح اگر کوئی ایک چشمہ اور طرف بازار میں سے گزرنے کے باوجود یہ کہے کہ شہر کے خوب صورت ہے مگر بازار ایک ہی طرف ہے تو اس سے بھی کیا جائے گا کہ بازار دو طرف سے تیرا ہی ایک بازار بند ہے۔ پھلواروی صاحب کو درد و تاج میں جو غلطیاں نظر آئیں وہ ان کی اپنی ناگہنی کا شکار ہیں۔ درد و تاج ان الفاظ سے پاک ہے۔

پھلواروی صاحب کے تمام اعتراضات کا خلاصہ ان کے رسالہ کو سامنے رکھ کر ہم باظہرین کرام کے سامنے رکھتے ہیں۔ ان سب اعتراضات کے ترتیب اور جوابات حاضر ہیں۔ انہیں پڑھئے اور پھلواروی صاحب کی طبعی اہلیت پر سر ہٹئے۔

پہلا اعتراض اور اس کا جواب

”مسند مشہور“

پہلا اعتراض یہ کیا گیا کہ ”عربی میں ”مشہور“ اسے کہتے ہیں جو بھولوں اور اسے نظر نہ لگی ہو یا وہ طاعی سے غفلت کیا گیا ہو۔ یہ سارا معنی یہاں سب سے مل گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اصطلاح بولچکن زبان سے مبنی لینا بھی صحیح نہیں آخضور ”مشہور“ صحیح ہے اور مشہور ہے، یعنی شہرت کرنے والے مقبول افتخار است ہیں۔ مشہور نہیں قصور ہوتا آخضور ”بھولنے“ کی کوئی ضمانت نہ رکھتا ہے ناگہنی کا



پہلاروی صاحب کا یا اعتراض چارہ کریمہ کی حیرت کی انتہا نہ رہی

ناظر سر پہ گریباں ہے اسے کیا کہئے

انہوں نے لفظ مشفوع سے حضور ﷺ کی ذات پاک کے معنی سمجھ لئے۔ حالانکہ درود تائی میں ذات مقدسہ کے لئے نہیں بلکہ لفظ مشفوع حضور ﷺ کا اسم مبارک کے لئے استعمال ہوا ہے۔ ذات مقدسہ حقین مشفوع نہیں، نہ حضور ﷺ انظر بد گئے ہوئے ہیں، نہ ذات مقدسہ کے حق میں بھٹوں کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ جب یہ معانی یہاں حضور ہی نہیں تو پھر ان کے ذکر کی یہاں کیا ضرورت تھی تائی؟ صاحب درود تاج نے رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدسہ کا نہیں بلکہ اسم مبارک کا مشفوع کہا ہے۔ جو اشیاء سے مانوہ ہے۔ اشیاء کے معنی ہیں کسی چیز کی طرف اس کی مثل کو ماننا اور طاق کو جنت کرنا قرآن پاک کی سورہ الغفر میں والشفع والوتر (پ ۳۰) قسم ہے جنت کی اور قسم ہے طاق کی۔

المہندس شیعہ شفعہ شفعہ کے تحت مرقوم ہے۔ الشیعی صبرہ شفعہ ای زوجہ انی یضیف الیہ مثله انتھی (المہندس ص ۹۵) یعنی بیروت) یعنی شیعہ الشیعی کے معنی ہیں اس نے شے کو اشیاء یعنی جنت کر دیا اس لیے طاق کر ایک شے کی طرف اس کی مثل کو مانا۔

اسی طرح اقرب الموارد میں ہے۔ شفعہ صبرہ شفعہ ای زوجہ ای اضاف والی الواحد تالیہ۔۔۔ بغالی کن و تروا شفعہ ما عو ای قو نہ بد انتھی (اقرب الموارد جلد ۱ ص ۹۵) یعنی شفعہ شفعہ کے معنی ہیں اس نے کسی چیز کو شفعہ کر دیا۔ یعنی اسے جنت بنا دیا۔ یعنی ایک کی طرف دوسرے کو مانا۔ اہل عرب کا تصور ہے کہ وہ طاق تھا اس نے دوسرے کو اس کے ساتھ مانا کر اسے جنت کر دیا یعنی ایک کو دوسرے کے ساتھ مانا۔

نیز "جان الغریب" میں ہے الشفع عیال الوتر و هو الزوج تقول کما و تروا الشفعہ شفعہ و شفع الوتر من العدد شفعہ صبرہ زوجہ ای یعنی شفعہ دتر کے خلاف ہے اور شفعہ جنت کو کہتے ہیں۔ اہل عرب کا قول ہے کہ وہ طاق تھا اس نے اسے جنت کر دیا اور اس نے طاق دتر کو جنت بنا دیا۔ (تاج الموارد جلد ۱ ص ۹۳)

درود تائی میں لفظ "مشفوع" مشفوع سے مانوہ ہے اور اشیاء متعدی ہے اس کا اسم مشفوع ہے جو مقرون اور جنت کے معنی میں ہے اور "مشفوع" کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ان میں انجیر میں اپنے اسم مبارک کے ساتھ اپنے محبوب ﷺ کا مبارک نام ملا دیا۔ یہ مقرون کے معنی ہیں اور اذان ۱۰ احکام میں سے دتر یعنی طاق نہیں رکھا گیا بلکہ اسے جنت بنا دیا۔ مؤذن اور مسکن اذان و تکبیر میں حضور ﷺ کا نام ایک بار نہیں بلکہ دو بار پکارتا ہے اور یہی طاق کو جنت بنانا ہے۔

اسما الی کے ساتھ حضور ﷺ کا نام کا متصل ہوا اور اذان و تکبیر میں حضور ﷺ کا نام کا دو بار پکارنا اسمہ مشفوع کے معنی ہیں اور یہ بالکل واضح، برہن اور مناسب ہیں۔ انہیں نامناسب اور بے گل قرار دینا کج فہمی اور نادانی ہے۔

مقلی نہ ہے کہ نام مطہری نے حضور ﷺ کے ساتھ مبارک کے معنی میں درود تائی فرمایا "المشفع المشفوع" (مواہب اللدیر جلد ۱ ص ۸۲) یعنی بیروت) یعنی "مشفع" اور "مشفوع" دونوں حضور اکرم ﷺ کے مبارک نام ہیں جس کے بعد صاحب درود تائی کی عبارت شفعہ ہے غبار ہو گئی اور پہلاروی صاحب کی اعلیٰ بھی بے نقاب ہو کر سامنے آ گئی ہے۔

پہلاروی صاحب کی ایک طبعی غلطی

پہلاروی صاحب یہ تو کہہ گئے کہ مشفوع کے معنی بھٹوں کی ہیں جیسا کہ المہندس نے پھر اس حقیقت کو چھپا گئے کہ اس معنی کا مادہ اشیاء نہیں۔ ملافت میں سے کسی نے آج تک اشیاء کے تحت مشفوع کے معنی بھٹوں نہیں لکھے بلکہ اشیاء کے مادہ پر کلام کرتے ہوئے اہل لغت نے لکھا ہے کہ اس لفظ المشفعہ کے شرعی معنی کے علاوہ ایک معنی "جنون" بھی ہیں۔ دیکھو اقرب الموارد میں ہے المشفعہ ایضا الجنون یعنی لفظ شفعہ کے معنی جنون بھی ہیں۔ (جلد ۱ ص ۹۵)

اسان العرب میں اشیاء کے تحت مرقوم ہے و یقال للجنون مشفوع و یقال للجنون مشفوع (اسان العرب جلد ۱ ص ۱۸۲) اس میں اشیاء کے تحت لکھا ہے۔ المشفعہ ایضا الجنون اور اسی کے تحت رجاء فرمایا المشفع و الجنون (اسان العرب جلد ۱ ص ۱۸۶)۔

ان عبارات سے واضح ہو گیا ہے کہ لفظ مشفوع بمعنی جنون کا مادہ شفعہ نہیں بلکہ مادہ شفعہ ہے جن جنون کے معنی میں آتا ہے۔ درود تاج کے لفظ مشفوع کا اس سے اور کج فہمی نہیں۔ جو لوگ است جنون کے معنی یہ چل کر گئے ہیں وہ خود بخود جنون ہیں۔ ایسے لوگوں نے اشیاء اور اشیاء کے فرق کو بھی نہیں سمجھا پھر درود تاج کے سیاق میں اس امر کو بھی نظر انداز کر دیا کہ اس کا ساقی کام رسول اللہ ﷺ کی تحریف و تفسیر اور بدعت و کفارہ مشفق ہے جس میں جنون کے معنی کا تصور جنون کے ساتھ ہی مائل نہیں کر سکتا۔

المشروع

[illegible]

یہاں مزارع مقررہ ان کے حق میں ہے۔ اسے بلحاظ کے حق میں دی کہے گا جو خود بخود ہو گا۔ یہ بات بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص کہے دے کہ حق شعور جنوں کے ساتھ کچھ نہیں اور جب اس سے پوچھا جائے تو گفت کی کتاب کا حوالہ دے دے کہ یہاں شعور کے حق جنوں کیسے ہیں۔ کیا کسی مائل کے نزدیک یہ بات قابل قبول ہو سکتی ہے؟

تاریخیں گرام نے دیکھ لیا کہ پھلورانی صاحبہ درگاہ کے محلے کے ایک چوکواچی تھکنے کی صاحبہ تھیں۔

میرزا فتح علی خان کاکا صاحب

<sup>28</sup> مطبوع في القلوج والقللم

پہلوار وہی صاحب فرماتے ہیں "پھر نامہ ہارک" اسے "کامقشوش فی الموح" ہونا تو سمجھ میں آ جا ہے لیکن مقشوش فی القلم ہونا نثرانی ہی بات ہے اگر مقشوش فی الموح بالقلم ہونا تو پھر بھی بات واضح ہو جاتی" (آجی)

پھلوارو بی صاحب نے یہاں بھی غلو کر کھائی کہ اس لوح و قلم کا قیاس دنیا کی لوح اور قلمی پر کر لیا۔ اس لئے وہ غلوار ہے جس کو ”نام مبارک سر کا“ نقوش فی اللوح ہونا خوشی میں آتا ہے لیکن نقوش فی القلم ہونا غمناکی ہی بات ہے۔ تاریخ

الحمد لله لوح میں اسم مبارک کا حضور ہونا آپ کی کھمبہ میں آگیا البتہ قلم میں حضور ہو تا صرف اس لئے آپ کی کھمبہ میں نہیں آ رہا کہ  
آپ نے قیاس مع الفارق سے کام لے کر یہ سوچا کہ قلم کھتا ہے۔ اس پر کھمبہ نہیں جاتا تھا آپ کی یہ سوچ اس عالم بالا تک نہیں پہنچی تھی۔ جہاں  
لوح و قلم تو درکار ساقی عرش پر بھی رسول اللہ ﷺ کا اسم مبارک حضور ہے۔ بلکہ حضور ﷺ کے اسم مبارک کے متعلق حضرت عمر فاروق بن خطاب  
سے مروی ماحروری ہے۔ کہان مشکوٰۃ با علی سابق العرش لا اله الا الله محمد رسول الله اس حدیث کو بطریق حاکم، ابوداؤد، ترمذی اور بیہقی  
نے روایت کیا۔ حالانکہ اس کے لئے دیکھے گئے ہیں اخرج ب ۱، ص ۹۳ طبع نو کشور۔ روح المعانی جلد ۴ ص ۲۳۳، روح البیان جلد ۵ ص ۱۳ طبع  
بیروت خلاصۃ التفسیر جلد ۵ ص ۹ طبع انوار مجری کتب خانہ اسی طرح درمشاور میں بھی ہے۔ (بحوالہ خلاصۃ التفسیر) ایسی صورت میں حضور ﷺ کے  
اسم گرامی کے قلم میں حضور ہونے کو نہ ہی اسی بات کہتا ہے نہ خود ذرا سی بات ہے۔

علاء الدین یہاں ہی قلم پر نام محقق ہونے کی مثالیں بکھرت پائی جاتی ہیں پھر اس کو زلا بھٹتا کچھ سے ہلاتا رہے۔ ام مبارک کا کونج میں کتب ہو، حضور ﷺ کے لئے کوئی یہ فضیلت نہیں۔ کوئی میں تو ہر جی مکتوب ہے۔ حضور ﷺ کی فضیلت قطعی اور اہم ترین خصوصیت تو یہ ہے کہ نشان عظمت کے طور پر صرف لوح پر نہیں قلم پر بھی ام مبارک ثبت و معروض ہے۔ بلکہ سابق عرش پر بھی حضور ﷺ کا نام مبارک لکھا ہوا ہے۔ یہ حضور ﷺ کی اس درجعت شان کی ایک جھلک ہے۔ جس کا جان اندھیل نے درلھا لک ڈھک کر میں فرمایا اگر چہ لاروی صاحب اس کا انکار کریں تو ہمارے نزدیک ان کا یہ انکار پر کا کے برابر بھی واقع نہیں وگرنہ، جبکہ آیت قرآنیہ اور اس کی مطابقت میں حدیث مذکور بھی صحیح کبریا طیب القیہ و اللہ کی عظمت و درجعت شان کا اعلان کر رہی ہے۔ صاحب درود تاج نے حضور ﷺ کے ام مبارک کے منقوش فی اللوح و القلم ہونے کا ذکر اس نشان عظمت و درجعت کے طور پر کیا ہے جیسے چہلاروی صاحب نہیں سمجھ سکے۔

تیسرا سفر: افسانہ نگار کا سفر

صلى الله عليه وسلم

تیسرا اعتراض کرتے ہوئے پھلپور کی صاحب کیلکے جی "مسعودۃ النبیہیں مقامہ واقعہ یہ ہے کہ مسعودۃ النبیہیں جبریل کا مقام ہے جہاں جا کر وہ ظہیر کے اور آگئے نہ جانے آغضور ﷺ کی یہ گڈ راکھ تھی مقام نہ تھا" کونجی کا مدعا۔

محترم نے اس جملے کو سمجھنے میں بھی غلطی کی۔ حقیقت یہ ہے کہ مسدودۃ المستغنی کے مقام جبریل ہونے کے جو قیاسی ہیں وہ یہاں مردانہ نہیں بلکہ یہاں حضور ﷺ کی خصوصیت ہی رفعت شان کا بیان مقصود ہے وہ یہ کہ مسدودۃ المستغنی تک کوئی بشر نہیں پہنچا مگر حضور ﷺ اپنی شریعت مطہرہ کے

ساتھ وہاں پہنچے۔

"مفسدہ" سے یہاں صرف بچنے کی جگہ مراد ہے "مقام ابراہیم" کا ذکر قرآن مجید میں وارد ہے اور صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے منبر شریف کا پتہ "مقام" فرمایا۔ حدیث کے الفاظ ہیں، "ما دعت لہی مقامی ہذا" (بخاری جلد ۲، ص ۲۳۳) جس کے معنی بچنے اور کھڑے ہونے کی جگہ کے سوا کچھ نہیں۔ دور دراز کے اس جگہ میں مفسدہ کا کبھی مفہوم ہے۔ مقام جبریل پر مقام مصطفیٰ کا قیاس ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت مصطفیٰ ﷺ کا قیاس جبریل پر۔

چوتھا اعتراض اور اس کا جواب

کتاب تو مبین کا عراب

پہلواروی صاحب کا یہ فرمان بھی غلط ہے کہ یہاں "کتاب" کو مرفوع نہ حنا چاہئے اچھی۔ انہوں نے اتنا بھی نہ کہا کہ قرآن مجید کے الفاظ "کتاب قومیں" کو بطور حکایت دور دراز میں شامل کیا گیا ہے اور دور دراز میں "کتاب قومیں" کا نصف عراب دکائی ہے۔ عراب دکائی کی بحث میں صاحب عجم الخ نے لکھا ہے "الحکما بعد لغة الممالئ و اصطلاحا لبراد الخلق المسبوع علی ہفتہ کتب محمد النافیل و اثنت و عشت ممالئ" لغوی ممالئ ہے اور اصطلاح میں کسی کلمہ مسبوع کو اس کی ہیئت پر وارد کرنا "حکایت" ہے مگر کیا؟ جب کہا جائے راجحیت لگا (ص ۶۷ طبع مصر)

آج کے قرآن میں اتنا "کتاب" نصف کے ساتھ مسبوع ہے اس کی ہیئت پر دور دراز میں حکایت وارد کیا گیا ہے۔ کس ال علم کے نزدیک عراب دکائی ناچاز ہے؟

پانچواں اعتراض اور اس کا جواب

کتاب قومیں کا معنی

اس کے بعد دو تحریر فرماتے ہیں کہ "کتاب قومیں" کو حضور کا مطلوب و مقصود قرار دینا اس وقت تک محل غمزدہ ہے گا جب تک کتاب اللہ، متعدد سال اللہ سے اس کی تصدیق نہ ہو جائے" (انجلی)

میں عرض کروں گا کہ اسے محل غمزدہ کرنا غلطی غلط ہے۔ شاید کتاب قومیں کے مرادوی معنی پہلواروی صاحب نہیں سمجھے۔ اس سے مراد کمال قرب الہی ہے اور یہ کمال قرب اپنے حسب حال ہر مومن کا مطلوب و مقصود ہے۔ کتاب نصف کی تعلیم کا خواہش یہی ہے کہ بندے کو کمال قرب نصیب ہو جو کمال عبادت کا معیار ہے۔ قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر یہ مضمون وارد ہے۔ مثلاً و المساکینون المساکینون اولئک المفقرون (پ ۷۷، ۷۸، ۷۹ آیت ۱۰، ۱۱، ۱۲) جو سبقت کرنے والے ہیں اور سبقت ہی کرنے والے ہیں، وہی اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں۔ اور بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو فدا السعور رب العزۃ فہدی حتی تکان منہ لکاب قومیں لو انہی ۱۱۔ دیار رب العزۃ قرب ہو، پھر روزیادہ قرب ہو، یہاں تک کہ وہ اس (مہر مقدس) سے دو کمانوں کی مقدار تھا یا اس سے زیادہ قرب۔

(بخاری جلد ۲، ص ۱۱۳)

اب تو پہلواروی صاحب کچھ کہتے ہوں گے کہ "کتاب قومیں" کے معنی کمال قرب ہیں جو یقیناً حضور ﷺ کا مطلوب و مقصود ہے۔

چھٹا اعتراض اور اس کا جواب

دور دراز کی مریت بے غبار ہے

اس کے بعد پہلواروی صاحب فرماتے ہیں عاوداً کہ یہ پوری عبارت سی گچی قسم کی عربی عبارت ہے "موجودہ" کی ترکیب اضافی، کہہ دیجیے یہ ہے۔۔۔۔۔ "مقصودہ اس کا موجود ہے کیا مطلب ہو؟" (انجلی)

اس عبارت کو عربی عبارت کہہ کر بلا دلیل گچی قسم کی عربی عبارت کہنا ہماری فہم سے بالاتر ہے۔

داعش کا مطلب

جس عبارت کے معنی انہوں نے یہ سمجھے ہیں، وہ اپنے معنی میں بالکل واضح ہے کہ "کتاب قومیں" یعنی کمال قرب حضور ﷺ کا مطلوب ہے اور مطلوب وہی چیز ہوتی ہے جو کسی کا مقصود ہو۔ حضور ﷺ کا مقصود ایسا نہیں جسے حضور نے نہ پایا ہو، بلکہ وہ پایا ہوا ہے۔ لہذا "موجودہ" کی ترکیب کہ عجیب سی ترکیب کہنا عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔

ساتواں اعتراض اور اس کا جواب

پہلواوی صاحب نے "النسب الغریبین" پر بھی اعتراض کیا ہے فرماتے ہیں "نس عربی وان کوئیں معلوم کہ "غریب" کی جمع "غریاء" ہے نہ کہ غریبین۔ آگے خود ہی اس رد کے مصنف نے "محب الغراء والعراء والمساكين" لکھا ہے۔ اگلی یہ اعتراض بھی ان کی طبعی کمزوری کا نتیجہ ہے انہوں نے اس حقیقت کو بالکل نظر انداز کر دیا کہ فاعل کے ہم وزن جس میں نے کی جمع سالم نہیں آتی۔ وہی میز ہے جو مفعول کے معنی میں ہو۔ جاریہ کی شرح ثانیہ میں ہے۔ ثم مدحہم هذا الجمع لا يجمع بالواو والنون عرفا بسبب و بین فاعل معنی فاعل محکمہم یعنی فاعل معنی مفعول کی جمع سالم نہیں آتی تاکہ فاعل معنی مفعول اور فاعل معنی فاعل کے درمیان نیما زبانی رہے جیسے کریم انہی (جاریہ کی ص ۹۸ طبع سیم پریس لاہور) یعنی کریم چونکہ فاعل کے معنی میں ہے اس لئے یہاں کانوں کے ماقبت نہیں بلکہ اس کی جمع کریمون آتی ہے، جیسا کہ فی شرح ثانیہ میں ہے۔ والدی سمعی الفاعل یجمع جمع السلامہ نحو وحیسمون ورحیمات وکریمون وکریمات فلم یجمع اللدی معنی المفعول جمع السلامہ لوقا بسبب المعنی فاعل کے وزن پر جو میز فاعل کے معنی میں آئے اس کی جمع سالم آتی ہے۔ جیسے رحیم کی جمع رحیمون اور مدحہ کی جمع رحمت اور کریم کی جمع کریمون اور کریمہ کی جمع کریمات ہے تو فاعل کے وزن پر جو میز مفعول کے معنی میں ہو اس کی جمع سالم نہیں آتی تاکہ دونوں کے درمیان فرق پائی رہے۔ (الغنی)۔ (رضی شرح شافی جلد ۴ ص ۱۲۸ طبع بروٹ)

لفظ غریب فاعل کے وزن پر صرف فاعل کے معنی میں آتا ہے لہذا اس کی جمع غریبین بلکہ غریبین اسی طرح جائز ہے جس طرح رحیم کی جمع رحیمون اور کریم کی جمع کریمون جائز ہے۔

صاحب درد و تاج نے غریبین کے بعد غریاء کا لفظ وارد کر کے اس حقیقت کو واضح کر دیا کہ اس کی جمع سالم اور مدحہ دونوں جائز ہیں۔ جیسے رحیم اور کریم کی جمع سالم اور جمع کسر یعنی رحما و کرما دونوں بلاشبہ جائز ہیں۔

#### لفظ غریبین کا استعمال

امام لغت حدیث علامہ محمد طاہر نے اپنی مشہور و معروف تصنیف "الفتح بحار الانوار" کے مقدمہ میں اپنے الفاظ کا ذکر کرتے ہوئے کتاب "ناظر عین العریبین" کا ذکر فرمایا اور غریبین کی مناسبت سے حرف ثانی کے لئے معز قراد یا اور متحدہ مقامات پر "ناظر عین الغریبین" سے حدیث کے مطالب و فوائد اخذ کئے۔ علامہ محمد طاہر جو کچھ فرمایا اس سے اخذ کرتے ہیں بعض اوقات اس کے ساتھ ان فوائد کو بھی مثال کر دیتے ہیں جو ناظرین عین الغریبین سے اخذ فرماتے ہیں جیسا کہ علامہ موصوف نے آقا زاد کتاب میں فرمایا "واضح السی ذالک صافی عاظر عین العریبین من القوائد" (الفتح بحار الانوار جلد ۱ ص ۱۰ طبع نولکھور)

یہ کتاب میری نظر سے نہیں گزری لیکن اس کے اختلافات اور فوائد کا مطالعہ کے چڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب "ناظر عین الغریبین" لغت حدیث میں مفید و جلیل کتاب ہے۔ جس کے نام "ناظر عین الغریبین" سے صاف ظاہر ہے کہ اصل علم نے لفظ غریبین استعمال کیا ہے۔ پہلواوی صاحب نے لفظ غریبین کو لفظ قراد سے گرا لیا اگلی لفظ کا نظام پر فرمایا۔

علامہ ازہی اگر تیارے پیش کردہ حوالہ جات اور حواصی و حواصی سے قطع نظر بھی کر لیا جائے تب بھی لفظ غریبین کے استعمال کو لفظ کہنا صحیح نہیں کیونکہ اس قسم کا استعمال آخر کلمات میں نہ عاریت کا سبب کی صورت میں بلاشبہ جائز ہے۔ ایسے استعمال کی مثال قرآن مجید کی سورۃ زمر میں "سلاسل" اور "قواریر" کو توین کے ساتھ پڑھا ہے جو خلاف کلام ہے اور اہل عرب کے استعمالات اور روایات کے خلاف ہے کیونکہ یہ دونوں لفظ غیر منصرف ہیں اور غیر منصرف پر عوین جائز نہیں بلکہ طاء سے لگنے یا قاصد کی صورت میں ایک دوسرے کے ساتھ (حصلاً) استعمال ہونے والے کلمات کے آخر میں قاصب کی رعایت کی بنا پر بلاشبہ اسے جائز کیا۔ (ملخصاً) (انوار الہادی جلد ۴ ص ۲۷۰ ماہ ۲) سلاسل (ہاشم بن) ناخ، کسائی، الدیکر اور ہشام کی قرأت ہے۔ (تفسیر طبری جلد ۱ ص ۱۳۹) اور قواریر (ہاشم بن) ابن کثیر کی قرأت ہے۔ (مقبری جلد ۱ ص ۷۵) یہ دونوں قرأتیں مرادات کا سبب کی وجہ سے جائز ہیں۔ قرأت متواترہ کی بناء پر ان کے جائز ہونے میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ درد و تاج میں لفظ غریبین بھی بصورت صحیح کلمات جمود کے آخر میں قاصب کی رعایت کی بناء پر بلاشبہ جائز ہے بلکہ مسبب تصریح صاحب انوار الہادی جلد ۴ ص ۲۷۰ آخر کلمات کا یہ قاصب فاعل کی صحیح کو لغت بتلگا ہے اور سننے والے کے کان کو شیریں فرام کرنا ہے۔ تقویت معنی میں نہایت موثر ہے۔ جاریہ و سامع دونوں کی روح میں ان کلمات کو بچست کرنا ہے۔ (الغنی)

پہلواوی درد و تاج اسی نوعیت کا ہے، بالخصوص انہی کلمات متجاوزہ و متجاوزہ کی ایک مرتبہ ہی خیال سے چڑھیں اور اندازہ فرمائیں کہ مرادات

تجربہ نے ان کلمات کو کس قدر موثر کر دیا ہے۔ بشرط محبت آپ جتنا محسوس کریں گے کہ دل کی گہرا انجیل میں یہ کلمات اترتے ہیں جیسے جیسے ہیں۔ سامع العارف اندر دہر ہے جس پر ہر درجہ کو کھلا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ درود تاج کے دکھاتے ہیں کہ حسب ذیل ہیں:-

سید المرسلین، حاتم النبیین، شعیب المصلین، الیس العربیین، رحمة اللعالمین، راحة العاشقین، مراد المشاققین، شمس المعارفین، سراج السالکین، مصباح المقربین

اگر اس مقام پر یہ شبہ وارد کیا جائے کہ آخر کلمات میں رعایت تجاربہ کا حکم قائم الٹا الٹا میں غیر محسوس سے متعلق ہے اور ہمارے پیش نظر لفظ فرحین ہے تو اس کا ازالہ یہ ہے کہ خلاف قاعدہ اور محاورات اہل عرب کے خلاف ہونے میں غیر محسوس ہر گز حرج نہیں ہے اور یہ غلط فہمی حاصل غلط عربی کی بنا پر فرحین لانا دونوں یکساں ہیں، لہذا آخر کلمات میں رعایت تجاربہ کا حکم بھی دونوں کے لئے یکساں ہوگا۔

آپوں اعتراف اور اس کا جواب

ظہار عرب کا معنی

اس کے بعد پھلور دی صاحب فرماتے ہیں کہ درود تاج میں "دونوں جگہ لفظ عرب کا وہ مفہوم لیا گیا ہے جو ہماری اردو زبان میں ہے یعنی عرب، ہے یا" (اچھی)

ان کا یہ دعویٰ محض بے دلیل ہے۔ درود تاج میں انفس العربیین اور محبت الفقراء والفریاء دونوں جگہ پر لفظ عرب سے انہی مراد ہے۔ انہی اور ہونسی کا کوئی انفس اور محبت نہیں ہوتا۔ رسول کریم ﷺ ہر پر دہی اور انہی کے انفس اور محبت ہیں۔ انفس العربیین اور محبت الفقراء والفریاء کا یہی مفہوم ہے۔ انفس اور محبت اس مفہوم کے لئے واضح قرینہ ہیں۔

شاید پھلور دی صاحب نے فرمایا کہ ساتھ لفظ الفقراء اور مساکین کے الفاظ دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ الفقراء اور مساکین جتنا ہوتے ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ یہ بھی جتنا لوگ ای مراد ہیں مگر انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ لفظ فریاء اور فقراء کا معنی صرف ہے اور مساکین کا معنی صرف علی، معطف مغایر ہے کو پناہ دینا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں دونوں میں سے کسی ایک جگہ بھی لفظ "عرب" کا مفہوم جتنا دے دیا ہے نہیں لیا گیا بلکہ دونوں جگہ وہ انہی ہی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ پھلور دی صاحب کا یہ اعتراف اور اصل اظہار اعتقاد کے سوا کچھ نہیں۔

تو اس اعتراف اور اس کا جواب

راحة العاشقین

پھلور دی صاحب نے درود تاج کے الفاظ "راحة العاشقین" میں لفظ "عاشقین" پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے "محبت ایک لیلیٰ میاں کلب کا نام ہے مگر عشق زور گندم ہوتا ہے جس کا سارا حلق حسن و عجب سے ہے۔ مولا فاروق نے صحیح کہا ہے

عشق نہ بود آنکہ در مردم بود

ایما خوار از خودان گندم بود

"لفظ عشق انکا کر سوا کھنیا اور خبیث لفظ ہے کہ قرآن اور احادیث مجسمہ نے اس لفظ کے استعمال سے کمال احتراز کیا ہے" (اچھی)

عشق کے معنی

پھلور دی صاحب نے عشق کے معنی زور گندم بتائے ہیں۔ جو آج تک کسی نے نہیں بتائے۔ لغت کی کسی کتاب میں لفظ عشق کے یہ معنی کوئی نہ دکھائے گا۔ البتہ اس معنی پر انہوں نے مولا نادر دی رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر سے ضرور استدلال فرمایا ہے۔ جو پھلور دی صاحب کے حواس باختہ ہونے کی دلیل ہے۔ مولا نادر دی تو اس شعر میں یہ فرما رہے ہیں کہ لوگوں میں جو خواہش نفسانی پائی جاتی ہے۔ وہ عشق نہیں، وہ تو محض گندم کھانے کا خواہش ہے۔ پھلور دی صاحب نے اسی غلط فہمی کو عشق قرار دے دیا جس کے عشق ہونے کی مولا نادر دی رحمۃ اللہ علیہ لکھی فرما رہے ہیں۔

ناظر سرہ گم کیاں ہے اسے کیا کہئے

عشق مولا نادر دی کی نظر میں

مولا نے اس شعر میں غبار گندم کی مذمت کی ہے مگر حسب ذیل اشعار میں عشق کی مذمت فرمائی ہے۔

ہر کس ہاں ز مٹھے چاک شد

اور دھس و صیب کلی پاک شد

شاد باش اسے عشق خوش سودائے ما  
اسے طیب جملہ طعنائے ما  
اسے دوائے ثنوت و ناموس ما  
اسے تو الماطون و جالینوس ما  
جسم خاک از عشق بر خاک شد  
کہ در نفس آرد چالاک شد

یعنی جس کے وجود نفسانی کا ہمارے عشق سے چاک ہو گیا وہ حرم اور برصیب سے پاک ہو گیا۔ اسے ہمارے عشق خوش سودا، اور ہماری تمام بیماریوں کے غریب تو خوش رہا۔ اسے ہماری خوت و فرد کی دوا اسے ہمارے عشق خوشی، ہمارا الماطون اور جالینوس ہے، جسم خاک کی عشق سے افلاک پر پہنچا، پہاڑ و قمیں میں آ کر چست و چالاک ہو گیا۔

ابن اشعار میں مولانا ردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عشق خوش سودا کو تمام بیماریوں کا طیب اور اسی عشق کو اپنی ثنوت و ناموس کی دوا اور اسی عشق کو اپنے الماطون اور جالینوس فرما کر اس کی مدح فرمائی ہے۔ پہلے شعر کے ساتھ ان اشعار کو ذکر کرتے ہیں۔ مولانا ردی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا مفہوم آپ پر واضح ہو جائے گا کہ درگندم عشق نہیں کیونکہ وہ انسانی خواہشات کو ایمات اور انسان کو بے شمار امراض قلبیہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ عشق تو ان کے نزدیک ایک ایسا جوہر لطیف ہے کہ اگر وہ کسی کے وجود نفسانی کا حامد چاک کر دے تو وہ حرم اور برصیب سے پاک ہو جائے۔ وہ فرماتے ہیں عشق ہی ہماری تمام بیماریوں کا طیب اور ثنوت و ناموس کی دوا ہے۔ اسی عشق نے جسد خاک کی کو افلاک پر پہنچایا اور اسی عشق سے پہاڑ و قمیں میں آیا۔

خاصہ یہ ہے کہ مولانا کے نزدیک درگندم عشق نہیں کیونکہ وہ امراض قلبیہ کا سبب ہے اور عشق ان کے نزدیک تمام امراض قلبیہ کا طیب ہے۔  
جس تھابت رہ از کھاست تاج کما

محبت  
اس ضمن میں پھلاردی صاحب نے ایک لطیف بیان قلب کا نام محبت رکھا ہے۔ گویا ان کے نزدیک محبت میں نفسانی خواہش اور ازور گندم اور حسن و شباب سے تعلق کا ثابہ ممکن ہی نہیں، حالانکہ اہل عرب کے کلام اور محاورات میں محبت کا الفاظ حسن و شباب کے شوق، نفسانی خواہش اور ازور گندم کے معنی میں بھی کثرت مستعمل ہے۔ حدیث میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً بخاری شریف میں ہے اللہ کا کفایت فی ملت عم مصیبتہ کا خدا کا عیب الر حلال النساء فطالت عیبا فابت یعنی عاری میں پھٹنے ہوئے عین آدمیوں میں سے ایک نے کہا میرے بچے کی بی بی تمہی جس سے میں ایسی محبت کرتا تھا جیسی شریہ ترین محبت مردوں کو کھوروں سے ہوتی ہے، لہذا میں نے اس سے اپنی خواہش پوری کرنا چاہی تو اس نے انکار کر دیا۔  
(بخاری جلد ۱ ص ۳۱۳)

الفاظ حدیث کی روشنی میں پھلاردی صاحب کے اپنے من گھڑت عشق کے معنی اور محبت میں کیا فرق رہا؟ مولانا ردی کے اشعار میں تو عارفین کا عشق ذکر کرتا جو اصلہ العاشقین کے الفاظ سے مراد ہے۔

اب اہل الفت کی طرف آئیے۔ تمام اہل الفت نے لفظ عشق پر کلام کرتے ہوئے اس کے معنی "فراط محبت" کے لکھے ہیں۔ بخاری ص ۱۱۱ ص ۱۱۲ میں ہے۔ العشق لوط الحب ای طرح لسان العرب جلد ۱ ص ۲۵۱ تاج المعرب جلد ۱ ص ۱۳۳ اور قاموس جلد ۲ ص ۲۰۵ میں ہے۔ جس طرح محبت پاکیزہ بھی ہوتی ہے اور غیبت بھی۔ اسی طرح عشق بھی پاکیزہ کی اور غیبت دونوں میں پایا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو کاموس میں ہے العشق لوط الحب ویكون فی عطف وفی عداۃ (ص ۲۰۵ جلد ۲) یعنی عشق کا معنی لوط اور محبت ہے جو پاک دامن میں ہوتا ہے اور غیبت میں بھی معلوم ہوا کہ عشق اور محبت میں شدت اور افراط کے سوا کوئی فرق نہیں۔

لفظ عشق کا ثنوت

پھلاردی صاحب فرماتے ہیں کہ "لفظ عشق آج کا ہوا، گھٹیا اور طیف لفظ ہے کہ قرآن اور احادیث مجھ نے اس لفظ کے استعمال سے مکمل احتراز کیا ہے۔"

قرآن و حدیث میں لفظ "عشق" سے مکمل احتراز کا دعویٰ محل نظر ہے قرآن میں نہ کسی مگر حدیث میں "عشق" کے الفاظ ۱۰۰ سے زیادہ طیف لفظ ای حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے "من عشق فکتم و عفت لسانہ فهو شہید" یعنی جس کو

کسی سے شش ہوا پھر اس نے چھاپا اور پاک دامن رہے ہوئے سر گیا تو وہ شہید ہے (الماہج الصغیر جلد ۲، ص ۵۷، الحج مصر)

اگرچہ ان دونوں حدیثوں میں ضعف کا قول کیا گیا ہے لیکن اس حدیث کو امام حاکمی نے مقاصد حسنہ میں اسانید متعددہ سے وارد کیا بعض میں کام کیا اور بعض کو برقرار رکھا۔ جن اسانید کو برقرار رکھا وہ ضعیف نہیں، چنانچہ امام حاکمی نے اس حدیث کی اسانید میں سے ایک سند کے متعلق فرمایا ہو سند صحیح (مقاصد حسنہ ص ۳۲)

علامہ طاہری فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو امام خرائلی اور غیر ہائے روایت کیا۔ بعض محدثین کے نزدیک اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں من عشق لعن لعنہ القدر لہو شہید جس کو کسی سے شش ہو گیا پھر وہ پاک دامن رہا اور اسے چھاپا اور صبر کیا تو وہ شہید ہے۔ اور امام بخاری نے اسے طرق متعددہ سے روایت کیا (مقاصد حسنہ ص ۳۱۹، ص ۳۲۰ طبع مصر)

اہل علم جانتے ہیں کہ طرق متعددہ سے سند ضعیف کو تصویت حاصل ہو جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ لفظ شش حدیث میں وارد ہے۔ قرآن وحدیث میں اس سے مکمل احترام کا جو دعویٰ کیا گیا ہے۔ صحیح نہیں۔

عدم ورود شش کا ثبوت نہیں

علامہ ازہری پھلاردی صاحب کی یہ دلیل کہ لفظ شش چونکہ قرآن وحدیث میں وارد نہیں ہوا اس لئے وہ نہایت گمراہوا گھٹیا اور غلط ہے قطعاً درست نہیں۔ بکثرت کلمات فیہ کتاب دنت میں وارد نہیں ہوئے۔ مثلاً لفظ ”ظروف“ اور اس کا واحد ”طرف“ قرآن میں کہیں وارد نہیں ہوا نیز ”الظلم“ اور ”ظلم“ دونوں محاورات عرب میں کثیر الاستعمال اور شایع ہیں لیکن ان میں سے کوئی ایک لفظ بھی قرآن مجید میں کہیں وارد نہیں ہوا۔ نہ ان دونوں میں سے کوئی لفظ کسی حدیث میں آیا ہے۔ ترمذی شریف میں ”تکلم“ ”ہال“ کے الفاظ وارد ہیں (جلد ۹ ص ۵۹ طبع مصر) اور مسند امام احمد میں ایک جگہ لفظ ”منکومات“ اور دوسری جگہ ”انکمت“ کا لفظ آیا ہے (جلد ۲ ص ۲۱۹، جلد ۵ طبع بیروت) لیکن لفظ ظلم بعد آج تک کسی حدیث میں منقول نہیں ہوا۔ اسی طرح ماہستو لو من الصبح والعصرہ کے الفاظ بعض ماہرین نے حدیث سے نقل کئے ہیں (مجمع بحار ۱۰۱۰، جلد ۳ ص ۵۲ طبع ڈولٹشر) لیکن لفظ شش آج تک کسی حدیث سے کسی نے نقل نہیں کیا۔ کیا پھلاردی صاحب ان الفاظ کو بھی گھٹیا مگرا ہوا اور غلط قرار دیں گے؟

پھر یہ کہ لفظ شش نہ کسی مگر اس کے معنی ”شدت محبت اور فراموشی“ جو حدیث کی معتبر کتابوں سے ہم نقل کر چکے ہیں۔ قرآن وحدیث میں بکثرت وارد ہیں جیسے ”واللہین یصوۃ اللہ“ اور جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے بہت زیادہ محبت رکھنے والے ہیں (پ ۲۴۴) اسی طرح حدیث شریف میں ہے کہ ”حسبى اکتون احب الیہ“ ”مومن وہی ہے جس کے دل میں سب سے زیادہ میری محبت ہو (بخاری جلد ۱ ص ۷، مسلم جلد ۱ ص ۳۹) شدت محبت اور زیادہ محبت ہی عشق کے معنی ہیں جو اس آیت اور اس حدیث میں وارد ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی فراموشی کے معنی میں ملنا اور صلحا و امرا اور فضلاء نے کھرا و نثر اس لفظ شش کو جس کثرت سے استعمال کیا ہے کسی سے مخفی نہیں۔ کیا اس کے بعد بھی اسے گمراہوا گھٹیا اور غلط کہنے کا جو الزام باقی رہتا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ لفظ شش اصل میں گھٹیا اور گمراہوا نہیں ہے۔ نہ قول پھلاردی صاحب قرآن وحدیث میں اس کا عدم استعمال اس کے گھٹیا بخلیہ اور گمراہوا ہونے کی دلیل ہے بلکہ پھلاردی صاحب کی زنجیت رکھنے والے اگلے پچھلے لوگوں نے اس کے معنی ذور گندم کھرا سے کرے ہوئے گھٹیا اور غلط معنی میں استعمال کیا۔ اسی لئے اس کا استعمال عام مذموم قرار پایا۔ نیز ایسے بعض استعمالات کے جہاں غیبت اور گھٹیا معنی کا واہرہ محصور ہی نہ ہو۔ جیسے واسعۃ العا شغیر یہاں اس قسم کے توہم کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

دورانِ اعتراض اور اس کا جواب

اجواب سے مکمل رہے گی محبت

پھلاردی صاحب فرماتے ہیں انسان کو اپنے والدین سے محبت، بہن بھائی سے، دختر فرزند سے کمال دے دے کی محبت تو ہو سکتی ہے بلکہ رہتی ہے لیکن ان میں سے کسی ایک سے بھی عشق نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے (انھن)

ہم ابھی ثابت کر چکے ہیں کہ عشق کے معنی کمال دے دے کی محبت کے سوا کچھ نہیں لیکن ماں باپ، بہن بھائی کے ساتھ کمال محبت کو عشق اس لئے نہیں کہا جاتا اور نہ کہا جاسکتا ہے کہ پھلاردی صاحب جیسے ذہنیت رکھنے والوں نے غمراہ گندم کا نام عشق رکھ دیا ہے، جس کا تصور بھی والدین اور بہن بھائی کے متعلق نہیں کیا جاسکتا۔

گمراہواں اعتراض اور اس کا جواب

پھلوار دی صاحب فرماتے ہیں محبت کو بڑھ جاتی ہے، مشق کافی ہے۔ (اچھی) درست فرمایا! اور کندھ یقیناً کافی ہے مگر وہ مشق نہیں مشق تو کمال محبت کا نام ہے اور وہ ہوتی ہے۔

پارہوں اور اعتراضوں اور اس کا جواب:

حضور ﷺ کو مشق کی کیا بات تھیں

پھلوار دی صاحب فرماتے ہیں "حضور ﷺ کو مشق کو اپنا انتہائی بد قسمتی ہے۔ جس حسب رسول اللہ مشق نہیں تو راحۃ العاضضین کس طرح ہو سکتے ہیں؟" (اچھی)

بہا فرمایا کوئی صاحب بدوش و حواس رسول اللہ ﷺ کے حق میں یہ لفظ نہیں کہہ سکتا۔ اگر کہے گا تو یقیناً بد قسمتی قرار پائے گا مگر صاحب درود تاج نے حضور ﷺ کے حق میں یہ لفظ نہیں کہا۔ اس مقام پر پھلوار دی صاحب کا یہ کہنا کہ جب حضور ﷺ مشق نہیں تو "راحۃ العاضضین" کیسے ہو سکتے ہیں؟ انتہائی مضحکہ خیز ہے۔ نگہ اور اطلاق کا فرق بھی پھلوار دی صاحب نہیں سمجھ سکے۔ مشق کے معنی کمال محبت کے اظہار سے العاضضین کے معنی ٹھکنے کا ملین ہیں۔ جس کا مفاد یہ ہے کہ حضور ﷺ محبوب اکمل ہیں۔ محبوب اکمل اپنے محبت کمال کی راحت ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ درود تاج میں حضور ﷺ کی ذات مقدسہ پر محبوب اکمل ہونے کا حکم ہے۔ لفظ مشق کا اطلاق نہیں۔

صاحب درود تاج نے حضور ﷺ کو راحۃ العاضضین کہہ کر مشق نہیں کہا۔ پھلوار دی صاحب کا ان پر یہ الزام کہ انہوں نے راحۃ العاضضین کہہ کر حضور ﷺ کو مشق کہہ دیا۔ اگر حضور ﷺ مشق نہیں تو راحۃ العاضضین کیسے ہو سکتے ہیں۔ بالکل ایسا ہے جیسا اللہ تعالیٰ کو "حاصل کمال شئی" کہنے والے پر یہ الزام لگا دیا جائے کہ عارف اللہ اس نے اللہ تعالیٰ کو حافی اختیار کر لیا کہ کر شان الوہیت میں گستاخی کی ہے، کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ خالق الخلق نہیں تو خالق کمال شئی کیسے ہو سکتا ہے؟ جس طرح پر الزام لگھٹا لگھٹا اور لغو ہے۔ اسی طرح راحۃ العاضضین کہنے کی بنیاد پر مولف درود تاج پر حضور ﷺ کو مشق کہنے کا الزام بھی غلط و بیہودہ اور لاشعنی ہے۔

راحۃ العاضضین پر اعتراض اور اس کا مفاد

اگر پھلوار دی صاحب "راحۃ العاضضین" کے الفاظ سے یہ الزام لگاتے ہیں کہ درود تاج میں حضور ﷺ کو مشق کہا گیا ہے تو اپنے اوپر بھی اس الزام کو قبول کر لیں کہ انہوں نے ماں، بہن اور بیٹی کو محبوب کہا ہے، جھگڑاں، بہن اور بیٹی کو اس کے بیٹے، بھائی اور باپ کی محبوبہ کہنا انتہائی عجیب ہے۔ ہم ابھی پھلوار دی صاحب کا کلام نقل کر چکے ہیں کہ انسان کو اپنے والدین، بھائی، بہن سے دختر و فرزند سے کمال درجہ کی محبت ہوتی ہے۔ پھلوار دی صاحب نے یہ کہہ کر ماں، بہن اور بیٹی کو محبوب کہہ دیا، کیونکہ اگر وہ محبوب نہیں تو ان کے ساتھ کمال درجہ کی محبت کیسے ہو سکتی ہے؟

اگر پھلوار دی صاحب اپنے غور پر الزام قبول کرے تو یہ انتہائی بد قسمتی ہے کہ مولف پر یہ الزام لگنا سراسر نا انصافی نہیں تو کیا ہے؟

حیر حواس اعتراض اور اس کا جواب

"محبوب رب المشرقیں"

پھلوار دی صاحب فرماتے ہیں محبوب کا لفظ لفظ تو غلط نہیں ہو سکتا لیکن حضور ﷺ کے لئے یہ لفظ میری ناقص نگاہوں سے نہیں گزرا۔ صحابہ کرام "صلی اللہ علیہ وسلم" کیسے تھے لیکن "محبوبی" و "مشق" کیسے نہ کہا (اچھی کام)

پھلوار دی صاحب کے آخری جملے سے یہ تاثر ملتا ہے کہ حضور ﷺ کو محبوب کہنا اور مشق کہنا دونوں کا حکم آپ ہے۔ لفظ مشق کے حلقی تو ہم ابھی کہہ چکے ہیں کہ حضور ﷺ کے حق میں یہ لفظ کہنا انتہائی بد قسمتی ہے، بلکہ کسی ہے حواس کے کوئی مسئلہ حضور ﷺ کو مشق نہیں کہہ سکتا۔ لیکن لفظ محبوب کو ابھی اس کے ساتھ ملا دیا انتہائی جرات ہے۔ کہا پھلوار دی صاحب نے یہ کھلایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں کوئی ایسا لفظ چار نہیں جو صحابہ نے نہ کہا ہو؟

اگر واقعی وہ سمجھتے ہیں تو بہت بڑی غلطی میں مبتلا ہیں۔ حقد میں و حذر میں ملنا و مصلحا و امت نے حضور ﷺ کی شان و شانہ میں بے شمار ایسے الفاظ و استہلال کئے ہیں جو صحابہ کرام سے ثابت نہیں۔ مثلاً "صلی اللہ علیہ وسلم" "امام الانبیاء" "جن پر آج تک کسی نے انکار نہیں کیا اور بلاشبہ جائز ہیں۔ ہاں ایسا کوئی لفظ جو حضور ﷺ کے مثالیان شان نہ ہو کسی کے نزدیک جائز نہیں، درود تاج میں کوئی ایسا لفظ وارد ہوا۔

پھلوار دی صاحب کے اس آخری جملے سے یہ کہنا بھی محسوس ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے محبوب ہونے کا قصور ان کے لئے معاذ اللہ سوا



چند سوال با حق تعالیٰ اور اس کا جواب

١٠٠٠

حسین کریمین یکہ جمع است مسلمہ بافت نگر

بھلا وہی صاحب فرماتے ہیں: ”زم و دینا کے مطابق چھوٹا اپنے بڑوں کے لئے باعث فخر ہو سکتا ہے لیکن صرف اسی وقت جبکہ وہ حقوقِ حیثیت سے ایسی خاص امتیازی کارگزاری میں اپنے بزرگوں سے آگے نکل جائے۔ کم از کم ان کے برابر ہو جائے کسی ایسے صنف کا مالک ہو جائے۔ جو اس کے بڑوں کو حاصل ہی نہ ہو۔“ خواہر رسول ہونا حضراتِ حسین کے لئے باعث فخر ہو سکتا ہے لیکن آنحضرت ﷺ کے لئے حسین کا ہونا قطعاً کوئی شرف نہیں، مہاجرین و انصار کو چھوڑ کر کسی ایسے کو باعث فخر بنانا جو نہ مہاجر ہے نہ انصار۔ یہی خاکِ ایک ایسی عالی شانِ خلیفہ کا نثار ہے جس کا اہل سنت سے کوئی اختلاف نہیں۔“ (ایضاحِ مطلب)۔

پہلوروی صاحب نے رسم و نیا کا سہارا لے کر اپنے دل کی بھڑاس نکالی ہے۔ دین کے گوشے میں انہیں بدلتی ذرا دلچسپی کے میدان میں آئے۔ ہم آپ کو بتائیں گے کہ کسی کا باعث فقر ہو کر گناہات کو عزم نہیں کر جس شخص کے باعث فقر کیا جائے وہ فقر کرنے والے سے افضل ہے اس کے علاوہ یہ دیکھئے حدیث میں وارد ہے کہ "انسی مکتانہ حکم الاصلاء یوم القیامۃ" میں تمہارے باعث قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام پر فقر کروں گا (مسند احمد جلد ۳ ص ۳۵۳ طبع بیروت) اور ترمذی میں ہے "انسی مکتانہ حکم" میں تمہارے باعث فقر کروں گا (ترمذی جلد ۳ ص ۳ طبع دہلی) اور ابوداؤد میں ہے "انسی مکتانہ حکم" بے شک میں تمہارے سبب فقر کروں گا (ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۰۲ طبع اصح المطابع کراچی) ایسی الفاظ نہ لی میں بھی ہیں (جلد ۱ ص ۱۰۲ طبع دہلی) اور مسند احمد میں ایک دوسری جگہ وارد ہے "و مکتانہ حکم" میں تمہاری سہ سے فقر کروں گا (ص ۳۵۱ جلد ۳ طبع بیروت) اور ابن ماجہ میں ہے "وانسی مکتانہ حکم الاصل" اور بے شک میں تمہارے باعث دوسری امتوں (فقر کروں گا) (ابن ماجہ جلد ۱ ص ۹۱ طبع اصح المطابع کراچی)

کتاب امانت میں روایات متقولی متعدد مقامات پر مختلف صحابہ کرام سے مرفوعاً وارد ہیں جن کی ولایت تقلید سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی امت حضور ﷺ کے لئے باعث فخر ہے۔ حسین کریمین، حضور ﷺ کی امت ہونے کے علاوہ حضور ﷺ کے صحابی بھی ہیں۔ صرف صحابی نہیں بلکہ حضور ﷺ کی اولاد، اہل بیت، اطہار ہونے کا شرف بھی انہیں حاصل ہے جب کہ حضور ﷺ کی امت کا حضور ﷺ کے برابر وہ بھی نہیں جس کا حضور ﷺ طافاً فیض الخلق ہیں۔

حاجت دعا کر مسئین کریمین کا حضور ﷺ کے لئے باعث فخر ہو جائے گا اس بات کو مستحکم نہیں کہ معاذ اللہ حضور ﷺ سے افضل یا حضور ﷺ کے برابر ہوں۔ چھوڑ دو کی صاحب کی خلافتی یہ ہے کہ انہوں نے مسئین کریمین کا حضور ﷺ کے لئے باعث فخر ہو یا حضور ﷺ سے ان کے افضل ہوئے کو مستحکم سمجھ لیا اور یہ قطعاً غلط ہے۔ دیکھئے حدیث شریفہ میں وارد ہے کہ "اللہ عز و جل ہمارے حکم الامامۃ" حضور ﷺ نے فرمایا: "میرے صحابہ بے شک اللہ عز و جل تمہارے باعث ملکہ پر فخر فرماتا ہے۔ یہ حدیث مسلم شریف جلد ۲ ص ۳۳۶ (طبع مجمع المطابع کراچی) اور مسند امام احمد جلد ۲ ص ۱۸۶ میں ہے (طبع بیروت) پر مبنی ہے۔ نسائی اور ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے جس سے حاجت دعا کر مسئین محمد یہ اللہ تعالیٰ کے لئے بھی باعث فخر ہے۔ کیا چھوڑ دو کی صاحب سنا اللہ یہاں بھی اس استحکام کو تسلیم کریں گے؟ (۱) العلماء باللہ مذراغہ کرنے سے یہ بات بھی محسوس آئے گی کہ حضور ﷺ کی امت پر اللہ تعالیٰ کا فخر فرمانا اللہ تعالیٰ ہی کے ملوشان کی دلیل ہے کہ حق سنا۔ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو یہ افضل و شرف عطا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے باعث ملکہ پر فخر فرماتا ہے۔ معلوم ہوا کہ مسئین کریمین اور حضور ﷺ کی باقی امت کا حضور ﷺ کے لئے باعث فخر ہونا حضور سے افضل ہونے کو مستحکم نہیں بلکہ خود حضور ﷺ کی افضلیت کو مستحکم ہے، کیونکہ ان حضرات کا حضور ﷺ کے لئے باعث فخر ہونا حضور ﷺ ہی کے فیض اور بیعت کی وجہ سے ہے، اگر امت کی اضافت حضور ﷺ کی طرف نہ ہوتی یا مسئین کریمین کو حضور ﷺ کا نواسہ ہونے کی نسبت حاصل نہ ہوتی اور وہ حضور ﷺ کے فیض سے محروم ہوتے تو ان میں سے کوئی بھی حضور ﷺ کے لئے باعث فخر نہ ہو سکتا تھا۔ جس سے ظاہر ہوا کہ درحقیقت یہ حضور ﷺ ہی کی افضلیت ہے اور حضور ﷺ کی برافضیت اللہ تعالیٰ کی عفت شان کی دلیل ہے کہ کسی نے اپنے محبوب کو یہ افضلیت عطا فرمائی ہے۔

طاہرہ ازہریہ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہاں "حد الحسن والحسين" کے الفاظ کا محض بطور تکیہ اور ترفیع استعمال ہوئے ہیں جیسے مشہور ہے کہ "قول مبارک" کا ابن عبد المطلب " (صحیح بخاری جلد ۷ ص ۷۷، تلخیص اصح الصحاح کراچی)۔

”حمد الحسن والحسين“ کے الفاظ ہوں یا ”الحمد المطلب“ کے لادری کلمات حضور ﷺ کے لئے حضور سے افضل و شرف کے لئے جتنے کا ان سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔

اس کے بعد آگے چل کر حمد الحسن والحسين کے الفاظ کو پھلوروی صاحب کا لیا نذاہنیت کا الفاظ قرار دے دے ہیں جبکہ حسین کریمین کے تمام فضائل و مناقب کو فخر ادا کر کے ان کے مہاجر و انصار نہ ہونے کا ذکر بھی انما میں پھلوروی صاحب نے کیا ہے۔ وہ خود اہل بیت اطہار کے حق میں ان کی حضرات نہایت کی الفاظی کر رہا ہے۔ (نیا الملاحظ)

پندرہواں اعتراض اور اس کا جواب  
نام بھی رکھنے کی وجہ

پھلوروی صاحب فرماتے ہیں، میں ابھی تک درود تاج کے اصلی مصنف کا نام معلوم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ غالباً نام مخفی رکھنے ہی میں مصیبت ہوئی تاکہ خوش عقیدہ لوگوں میں آسانی سے مقبول ہو کر روئے نہ جائے۔ (انجی)

پھلوروی صاحب اپنی ناکامی کی جھلکا ہٹ میں ایسے برے کرگو یاں کے کان میں کسی نے کہہ دیا کہ درود جن کے مولف نے خود اپنا نام مخفی رکھا ہے۔ بالقرض ایسا ہو سکتا ہے کہ حق میں اس مولف کا کیا جواز ہے کہ انہوں نے خوش عقیدہ لوگوں میں اسے رائج کر دیا مقبول بنانے کے لئے اپنا نام مخفی رکھا ہے۔ کیا ان کے حق میں بعینیت سوئے ہونے کے یہ حسن ظن درست نہیں کہ محض ربا اور سمعہ سے بچنے کے لئے اپنا نام چھپایا ہو؟ کیسی عجیب بات ہے کہ کسی مولف کا نام معلوم نہ ہو سکے تو یہ سمجھا جائے کہ اپنی جانیت کو عوام میں مقبول بنانے کے لئے مولف نے اپنا نام مخفی رکھا ہے۔ درود تاج تو چند طور پر مشتمل ہے۔ خوش مزاجی میں کسی ایسی کتابیں مشہور ہیں۔ مثلاً میزان العرف، شرح مائتہ اعلیٰ، راجح الحج، وغیرہ جن کے مولفین کے نام آج تک متعین ہو کر عام طور پر سب اہل علم کو معلوم نہ ہو سکے۔ تو کیا بقول پھلوروی صاحب یہی کہا جانے کا کہ ان لوگوں نے خوش عقیدہ عوام میں اپنی جانیت کو مقبول اور مروج کرنے کے لئے اپنے ناموں کو مخفی رکھا اور ماسوائے اسے کسی مشککہ خبر بات ہے۔

سولہواں اعتراض اور اس کا جواب

دعا تک ادائیگی زبان کو کنجیا کہ فرماتے ہیں ”ایسا ایسے کی دعا تک عوام میں رائج ہو گئے ہیں جن کا نہ سر ہے نہ حق۔ ان کی عربی زبان بھی نہایت گھٹیا قسم کی ہے، بلکہ محض دعا تک تو سراسر مشرکانہ قسم کے ہیں“ (انجی)۔

میں عرض کروں گا کہ درود تاج اور اس جیسے دعا تک صلائے امت کو کنجیا قسم کی زبان کو بڑا بھائی کنجیا نہایت کا مظاہرہ ہے جیسا کہ ہمارے جہاد سے واضح ہے۔ بے شک جہاد عوام میں بکثرت بے سرو پا مشرکانہ دعا تک و عملیات رائج ہیں جو عمر و جاہ و دولت کے اقتسام سے ہیں۔ صلا امت نے نہ انہیں کسی قبول کیا نہ قبول کرنے کے کوئی ہیں لیکن درود تاج اور اس جیسے دعا تک و دعا کیا کرام کو ان سے کیا نسبت؟ وہ تو عوام صلا امت کے مقبول اور پسندیدہ معمولات میں سے ہیں۔ خود پھلوروی صاحب کے بڑے گوار اور حق و مرشد بھی درود تاج کی کمال عظمت اور مقبولیت کے قائل ہیں۔ ان کے اپنے پہلے ہی یہ معمولات میں یہ مضمون موجود ہے کہ ضروری صاحب نے ایک خط کے ذریعے ان سے پوچھا ”مولانا ہماری شاہ ولیمان پھلوروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”صلو و سلام“ میں لکھا ہے کہ حضرت خلیفہ سید ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے درود تاج نبی کریم ﷺ کی جناب میں زیارت کے وقت پڑھی کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس درود کے لئے حضور ہی عطا فرمائیے کہ یہ ایصال ثواب کے وقت قسم میں پڑھا جائے کہ۔۔۔ حضور ﷺ نے منظور فرمایا۔ (انجی کا ص ۱۳)

پھلوروی صاحب اس کے جواب میں فرماتے ہیں، غلطی بہر حال غلطی ہے خواہ کسی سے اس کا صدور ہو۔ حضرت قبلہ مولانا شاہ ولیمان پھلوروی میرے مرشد بھی ہیں اور پڑ بڑ گوار بھی۔ مجھے ان سے بے حد عقیدت ہے لیکن ایسی ادنیٰ حقیقت بھی نہیں کہ انہیں معصوم عن الخطا کہتے ہوں۔ (انجی کا ص ۱۳)

پھلوروی صاحب کا اپنے مرشد کو مشرک بتانا

پھلوروی صاحب نے اس جواب میں اپنے ”حکام رشید“ مرید سادات اور بے حد عقیدت مند ہونے کا جو مدعا برہا کیا ہے اس کی مثال نہیں۔ بے شک ان کے پڑ بڑ گوار معصوم عن الخطا نہیں لیکن غلطی کے وارث ہیں۔ جس خطا کا صدور ایک مجتہد طالب علم سے بھی حضور نہ ہو، پھلوروی صاحب کا اس میں اپنے پڑ بڑ گوار صاحب فضل و کمال، مرکز عقیدت، مرشد کامل کو مرید بتانا کھٹے مقام حیرت نہیں۔ تو کیا ہے؟ یہی نہیں بلکہ مرید بھی درود تاج کے مشرکانہ ہونے کا بھی علم نہ ہوا، گویا و مشرک، تو حید بھی امتیاز نہ کر سکے، بلکہ ایک غلط سلف مشرکانہ کلام کا بڑا گوارہ رسالت میں مقبول و منظور ہونا بھی انہوں نے تسلیم کر لیا اپنی کتاب ”صلو و سلام“ میں اسے رائج بھی کر دیا۔

بوسلٹ عقل و حیرت کہ میں چہ بولتی است

پہلواروی صاحب نے درود تاج کے علاوہ صالحین صلی علیہ وسلم کے دیگر کئی معمولات کی بھی خدمت کی ہے اور انہیں شکر کا ذکر اور یا ہے اور ان کا مذاق اڑا کر عبادۃ المسلمین کی نظر میں نہیں ہے نہ حقیت کرنے کی نہ کام کو پیش کی ہے۔ مگر یاد رہے کہ ان کی "غفلت و غیوریت کو نقصان پہنچانا پہلواروی صاحب کے کسی کاروبار نہیں۔

اگر تحقیق سراسر یاد کیجیو  
چراغ قدسیاں ہرگز نہ میری

سرخس اعتراف اور اس کا جواب

دلکاٹک اولیاء کو خلاف قرآن و سنت کہنا

پہلواروی صاحب فرماتے ہیں "من دلکاٹک کا مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ اہل توحید کو قرآن و حدیث اور ماثورہ و معصوم سے بھاویا جائے۔" میں عرض کر دوں گا یہ کوئی نئی بات نہیں مگر یہ حدیث بھی سنی کہا کرتے ہیں کہ سادہ عباد کا ذخیرہ گمراہی کے کا مقصد یہی ہے کہ اہل قرآن کو قرآن سے بھاویا جائے۔

الغرض اس اعتراف اور اس کا جواب:

"يا ايها المشركون بئير جهنم"

پہلواروی صاحب فرماتے ہیں "میں ہندی غالب علم کو نہیں معلوم کہ مذاق کا صلہ "کلی" ہوتا ہے "پ" نہیں ہوتا "کلی" بھوڑی بھوڑی قطعاً کوئی اہل علم نہیں کر سکتا"

یہ اعتراف پہلواروی صاحب کی اطمینان دہتی ہے انہیں معلوم نہیں کہ یہاں "العشاقون" "العاشقون" کے معنی کو شخصیت ہے اور "عشاق" کا صلہ "ب" آتا ہے "النسی" نہیں آتا۔ کاموں میں ہے عشق پہ (جلد ۳ ص ۲۶۵) نیز تاج العرب جلد ۳ ص ۱۱۳ اور قرب الموارد جلد ۲ ص ۲۸۶ میں بھی عشق کا صلہ "ب" مذکور ہے۔ شاید پہلواروی صاحب اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جب کوئی لفظ کسی دوسرے لفظ کے معنی کو شخصیت ہوتا اس کے صلہ میں دسی حرف آئے گا حواس دوسرے لفظ کے صلہ میں آتا ہے۔ قرآن و حدیث میں بھی اس کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "احمل لکم ليلۃ الصيام الرثۃ الی لسانکم" (آلایہ پ ۲۵۱ بقرۃ) مگر ہندی غالب علم کو معلوم نہیں کہ دلت کا صلہ "ب" آتا ہے "کلی" نہیں آتا۔ (جلد ۳ ص ۱۵۳)

لسان العرب میں ہے "ولدت ولدت بها" "لغت" "لغت" کے معنی کو شخصیت ہے جس کا صلائی آتا ہے۔ لسان العرب میں ہے "الغصبت الی المرفأ" (جلد ۳ ص ۱۵۳) اس لئے آیت کریمہ میں لغت لغت کا صلائی وارد ہوا۔

حدیث شریف میں وارد ہے "مکتوفہ شریف میں ہے مصروف فلسفی علی طاعتک (ص ۲۱) مگر ہندی غالب علم کو معلوم نہیں کہ صرف کا صلائی آتا ہے "کلی" نہیں آتا مگر چونکہ یہ لفظ جہت کے معنی کو شخصیت ہے جس کا صلائی ہے اس لئے حدیث پاک میں الی کی بجائے "کلی" وارد ہوا۔

کیا پہلواروی صاحب قرآن و حدیث کے الفاظ کو بھی سزا اللہ بھوڑی غلطی اس قرار میں گمراہ کر نہیں تو انہوں نے "عشاقون" کے صلہ کو بھوڑی غلطی قرار دیا ہے، تعلیم کر لیں کہ درود تاج کی بجائے پان کی اپنی بھوڑی غلطی ہے۔

الحمد لله اہم نے درود تاج سے متعلق ان کے ہر اعتراف کا جواب مکمل و مدلل لکھ دیا ہے۔ اور ساتھ ہی پہلواروی صاحب کے اعترافات بھی انہی کے الفاظ میں نقل کر دیے ہیں۔

حاضرین کرام سے انتظار ہے کہ تعصب سے بااثر وہ کریدل و انصاف کی روشنی میں فیصلہ فرمائیں کہ پہلواروی صاحب کے سوا اس میں غالب طاعت استغفار ہے یا دلی تعصب؟

ہمارے جوابات کی روشنی میں آپ پر واضح ہو گیا ہوگا کہ پہلواروی صاحب نے درود تاج میں جن الفاظ کی تکلیف دہی کی ہے وہ اخطا نہیں بلکہ پہلواروی صاحب کی اطمینان دہندہ غفلت کا ثبوت ہے۔

انیسویں اعتراف اور اس کا جواب

غفلت کا انکشاف

پہلواروی صاحب فرماتے ہیں: "یہ کوئی ضروری نہیں کہ آج اگر کوئی بات کسی پر منکشف ہوئی ہو تو لازماً گزشتہ بزرگوں پر بھی منکشف ہو چکی ہو، خود میں بھی اب تک درود تاج کو ایک آسانی اور الہامی قسم کی چیز سمجھتا تھا لیکن جب حقیقت حال منکشف ہو کر سامنے آگئی تو اس سے بعد سا حادہ منہ من العلم! اپنے قدیم خیال پر مجھ رہنے کا کوئی جواز نظر نہیں آیا" (انجی کا مار)۔

پہلواروی صاحب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ درود تاج میں غلطیاں موجود ہونے کے باوجود اگر میرے مرشد اور چند بزرگوار اور مرکز حقیقت شاہ جہاں صاحب پہلواروی پر یہ منکشف نہیں ہوئیں اور مجھ پر اس کا انکشاف ہو گیا تو اس میں توبہ کی کیا بات ہے؟ یہ کوئی ضروری نہیں کہ آج اگر کوئی بات کسی پر منکشف ہوئی ہو تو لازماً گزشتہ بزرگوں پر بھی منکشف ہو چکی ہو۔

میں عرض کروں گا کہ یہ کیا ضروری ہے کہ آج اگر کسی کام میں کوئی غلطی نکالے تو لازماً گزشتہ بزرگوں نے بھی اسے غلطی کہا ہو؟ ممکن ہے کہ اس کام کا خود مرشد دیکھتے اور دیکھنے کے باوجود بھی گزشتہ بزرگوں کے نزدیک وہ چیز غلطی نہ ہو، جسے آج کوئی شخص غلطی کہہ رہا ہے؟ امور خبیثہ اور خلاف صالحہ، غیب اور مسائل وچند کے بارے میں تو پہلواروی صاحب کی یہ بات کسی حد تک حلیم کی جاسکتی ہے کہ ان میں سے کوئی بھی حقیقت یا بہت باریک و دقیق، پوشیدہ بات گزشتہ بزرگوں پر منکشف نہ ہوئی ہو اور بعد میں بذریعہ الہام یا خود غرض کرنے سے کسی پر اس کا انکشاف ہو جائے لیکن جو بات ابتدائی طالب علم اور معمولی عربی دان بھی جانتا ہو۔ وہ گزشتہ علماء و محدثین اور بزرگان دین پر غلطی رہے اور حق تو بعد کسی پر اس کا انکشاف ہو گا قابل فہم نہیں۔ پہلواروی صاحب جن کے سامنے درود تاج رہا اور وہ اب تک اسے آسانی اور الہامی چیز سمجھتے رہے، کیا وہ اپنی عمر کے اس طویل زمانے میں ایک معمولی عربی دان اور مبتدی طالب علم کی استدعا بھی نہ کر سکتے تھے کہ درود تاج کی بھڑکی بھڑکی غلطیاں بھی انہیں نظر نہیں آئیں اور اب ہاں تک ان کے پاس یہ معلوم کہاں سے آیا علم کیا کہ درود تاج کی غلطیاں ان پر منکشف ہو گئیں۔ جس کی وجہ سے انہیں اپنے قدیم خیال پر مجھ رہنے کا کوئی جواز نظر نہ آیا۔

معاذ حق! خود فرمائیں کہ پہلواروی صاحب کی یہ بات کہاں تک قابل فہم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اس بارے میں کلام میں محض غرض سازی سے کام لیا ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

سوال اعتراض اور اس کا جواب

لکھنا احتساب

پہلواروی صاحب فرماتے ہیں: "لکھنا احتساب کی ایک نہیں بڑیوں مثلاً میں موجود ہیں کہ کسی چیز کو مقبول بنانے کے لئے کسی مقبول شخصیت کی طرف منسوب کر دینے کا رواج کوئی نیا نہیں بہت قدیم ہے۔ روحانی اشارات، کھٹک اور خواب وغیرہ اس مقصد کے لئے گھڑ لئے جاتے ہیں۔ مؤثر قیسے بھی تعریف کرنے جاتے ہیں۔" (انجی کا مار)

پہلواروی صاحب کی خدمت میں نہایت ادب سے گزارش ہے کہ سلا امت کے وظائف اور درود تاج آپ کے نزدیک مشرکات اور لکھنا سلا ہیں۔ سب کا مقصد آپ کے نزدیک یہی ہے کہ اہل توحید کو قرآن اور احادیث و روایات سے ہٹایا جائے مگر اسی درود تاج کی مقبولیت کے ثبوت میں یہ قصہ آپ کے چند بزرگوار مرشد کمال اور مرکز حقیقت نے اپنی کتاب "مسئلوہ سام" میں گھر پر فرمایا ہے۔ آپ اس قصے کو جھوٹا اور من گھڑت بتا رہے ہیں۔ لاکھ قصہ آپ اسے جھوٹا اور من گھڑت کہیں مگر اسی بات بتا دیجئے کہ مشرکات، لکھنا سلا اور قرآن وحدیث سے بنائے والے درود تاج کی مقبولیت کے ثبوت میں اس قصے کو لکھنے والا مرشد کمال اور مرکز حقیقت سے ملتا ہے؟ آپ کا صرف یہ کہہ دینا کہ میں انہیں معصوم نہیں لکھتا، کافی نہیں۔ آپ کو یہ یقین ہو گا کہ ان کی یہ غلط کس نوعیت کی ہے؟ کیا مشرکانہ کلام کی ناجائز عقیدہ و توحید کے سامنے نہیں شرک آپ توحید کی تعریف نہیں مانتے؟ شرک کلام کی غلطیت، مقبولیت ثابت کرنا بھی شرک ہے۔

گویا آپ نے اپنے مرکز حقیقت کو غلط شرک سے محفوظ نہیں سمجھا۔ قرآن سے بنائے والے کلام کی مقبولیت و غلطیت کا اثبات قرآن سے ہوا ہے۔ جس کا مرکب گویا آپ نے اپنے چند بزرگوار اور مرکز حقیقت اور مرشد کمال کو غلط فرمایا۔ آپ کے لئے اس الزام سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ آپ نے جو غلط اپنے مرکز حقیقت سے منسوب کی ہے، آپ اس سے رجوع فرمائیں اور نہ اس غلطی کے وبال سے آپ کا حضور پرنا بھی ممکن نہیں کیونکہ اس عظیم غلط اور سے حقیقت رکھنا بھی غلط عقیدہ ہے۔

لکھنا اعتراض اور اس کا جواب

تو اسے صرف غلطی نہیں

اس کے بعد پہلواروی صاحب فرماتے ہیں: "عربی تو اسے صرف غلطی نہیں سمجھتی ہیں۔ اگر ان کو اسے غلط بھی مانتا ہے تو قرآن وحدیث کی

زبان ہی تھی اور مفلوک ہو جاتی ہے۔ (لا اچھی نگاہ)

پہلوار دی صاحب کی یہ بات انتہائی مسخرہ خیر ہے جسے تو اعدا کو دیکھنی کہہ رہے ہیں۔ اہل فن کے شدید اختلافات ان میں پائے جاتے ہیں۔ نحو کی کوئی چھوٹی بڑی کتاب ایسی نہیں جس میں یہ اختلافات مذکور نہ ہوں۔ آخر اہل فن کے اقوال مختلف بالخصوص ان مسائل میں امر میں اور کوٹھن کے اختلافات کثیر سے فن کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ علامہ ابن خلدون نے اس فن کے ملا بالخصوص برحق کوٹھن کے لغوی اختلافات کا ذکر کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں ثم طال الكلام في هذه الصناعة وحدث الخلاف بين هاهنا في التكويف والصرف المصنوعين القديسين للعرب (پھر اس فن میں ان کا کلام بہت طویل ہو گیا۔ کوٹھ اور صرفہ کے ان علماء کے درمیان مسائل میں اختلافات پیدا ہوئے یہ دونوں شیعہ عرب کے قدیم شیعہوں میں سے ہیں) علامہ ابن خلدون اس میں ۳۷ طبع جہات باب نمبر ۷ فصل ۳ میں لکھتے ہیں کہ ان میں اختلافات کے متعلق اسوہ اختلاف کے ساتھ سے پاک ہوتے ہیں۔ وہ اور دو کا چار ہونا چھٹی ہے کسی کو اس میں اختلاف نہیں ہو سکتا۔ پہلوار دی صاحب اگر ان اختلافات سے باخبر ہوتے تو اعد صرف دھوکا دینی کہنے کی کجی ہمارے ذہن مارتے۔

ابان کا کہنا کہ ”اگر ان تو اعد کو قتل کرنا چاہتے تو قرآن وحدیث کی زبان ہی تھی اور مفلوک ہو جاتی ہے“ پہلوار دی صاحب کی بلا علمی چوٹی ہے قرآن کی زبان میں قرآن ہے۔ جس کا حافظہ خود اللہ تعالیٰ ہے۔ ارشاد ہوتا ”انما یحکم لوقا الذکر والا لہ لحاظون“ (لا ۳۱۱) اگر آیت نمبر ۷ نمبر ۱۱ ”ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی اسے محفوظ ہیں۔“ قرآن پاک کا ایک ایک حرف اور ایک ایک حرکت دسکون قطعی اور یقینی ہے۔ ساتوں حروف قرآن تیس یقینی اور قطعی ہیں۔ محض تعداد کی وجہ سے انہیں مختلف کہا جاتا ہے۔ جیسے قرآن مجید کی آیتوں اور سورتوں کو آیات مختلفہ وسورت مختلفہ کہا جاتا ہے۔ ان کے گچے اور یقینی ہونے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔ جس کی دلیل ان کا تو اتر ہے۔ اہل علم سے غلطی نہیں کرتے اور مفید یقین ہوتا ہے۔

تاہم ہوا کہ قرآن کی زبان کا یقینی ہونا قرآن سے ثابت ہے۔ اس کے یقینی ہونے کو صرف دھوکے ایسے تو اعد پہنچا کر ان کا برا اختلاف کثیر کی وجہ سے خود قطعی ہیں۔ قرآن اور اس کی زبان کو قتل کی قرآن دینے کے مترادف ہے۔ پہلوار دی صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن وحدیث تو اعد کا تابع نہیں، بلکہ صرف دھوکے تو اعد قرآن وحدیث کے تابع ہیں۔ تتبع اصل ہوتا ہے اور تابع اس کی فرع۔ فرع کا وجود پیش اصل کے بعد ہوتا ہے۔ قرآن وحدیث کی زبان پہلے سے موجود تھی۔ صرف دھوکے تو اعد نازل قرآن کے بعد تو اعد وضع کئے گئے۔

علامہ ابن خلدون کہتے ہیں کہ جب اسلام آیا اور مسلمانان عرب تو اعد کے لئے ہم کی طرف بڑھے اور ان کے اختلافات کے باعث یہ خطرہ انہیں لاحق ہوا کہ عرب کا فطری لسانی ملک ہم سے جڑا ہو کر قائم ہو جائے گا۔ بلکہ قرآن کے سمجھنے میں بھی سخت دشواری پیش آئے گی۔ اس جہت اہل علم نے کلام عرب کو سامنے رکھ کر ان کے ابتدائی قواعد وضع کئے۔ مختارہ فاعل مرفوع ہوتا ہے اور مفعول منصوب۔ علم فاعل سب سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حضور سے ان کی خلافت کے اوائل میں ابو اسود الدہلی نے نظم اٹھایا۔ (مطالعہ) علامہ ابن خلدون عربی میں ۳۶ طبع جہات باب نمبر ۷ فصل نمبر ۳۔ خلاصہ یہ کہ اس علم نحو کے ابتدائی قواعد کی تدوین کا آغاز رسول اللہ ﷺ کی وفات کے تقریباً تیس ہفتیس سال بعد عمل میں آیا۔ جس پر پہلوار دی صاحب قرآن وحدیث کی زبان کے یقینی ہونے کا انحصار فرما رہے ہیں۔

حاضرین انور فرمائیں کہ پہلوار دی صاحب کی یہ بات کس قدر غلط ہے دیکھنا اور مسخرہ خیر ہے۔

پاکستان اسلام آباد میں اس کا جواب:

دردناج ہر طرح کی غلطی سے ہمراہ ہے

پہلوار دی صاحب فرماتے ہیں ”دردناج اگر انہی بھی ثابت کر دیا جائے تو اس کی لسانی غلطی، غلطی ہی رہے گی اور فطری غلطی کی طرح اعتقاد غلطی بھی غلطی کی جائے گی۔ محض جمہای متوہیبت کسی چیز کی صحت کی ضمانت نہیں (لا اچھی)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مضبوط دلائل کی روشنی میں ہم نے واضح کر دیا کہ دردناج میں کوئی لسانی غلطی نہیں رہی۔ اعتقاد غلطی تو دردناج اس سے بھی پاک ہے۔ دراصل پہلوار دی صاحب کے دل میں ”قاصع البلاء والنساء، والطحط و البصرح والا لہ“ کے الفاظ کا گنے کی طرح پیچہ رہے ہیں۔ جنہیں اب تک دواہمی سمجھتے رہے۔ بھول ان کے ”مس بعد ما جانی من العلم“ (چانک دواہمیں مشرکات سمجھنے لگے مگر یہ بھی علم کی بجائے ان کی غلطی کا نتیجہ ہے۔

کوئی مسلمان حضور ﷺ کو کافر یا حق تعالیٰ سے بددش متعلق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ رسول اکرم ﷺ محض وسیلہ اور واسطہ ہونے کی حیثیت سے داعی مجازی ہیں۔ بائیں طور کہ حضور ﷺ داعی نواب کا سب ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ أَهْلُهُمْ“ (پ)

۹۔ انفال (مکئی) آپ کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ لوگوں کو غلاب نہیں دے گا اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ حضور ﷺ و فی غلاب کا وسیلہ ہیں، نیز فرمایا و ما کان اللہ معکم و ہم یستغفرون (پ۔ ۹) انفال اللہ تعالیٰ لوگوں کے استغفار کی وجہ سے بھی انہیں غلاب نہیں دے گا۔

[illegible]

جب حضور ﷺ نے تشریف لائے، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت ابوالفضلؓ دونوں کو سخت بھاری ہو گیا۔ ام المومنین صدیقہؓ فرماتی ہیں، میں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ میں نے حضور ﷺ کو بتایا حضور ﷺ نے دعا فرمائی "اللهم حسبنا ما وجدنا المصيبة" کھانا مکہ اور اشد حیا و صحبہا و بازگہ لنا فی صاعیہا و ملہا و انقل حیاہا ما جعلہا ما جعلہ" یا اللہ کنے کی طرف سے ہے کہ ہمارا محبوب بنائے بلکہ کنے سے زیادہ اور ہے کنے کی آپ وہاں تھے کہ دست فرمادے اور اس کے صاحب اور وہ بھی خلد اور جہوں میں ہمارے لئے برکت فرما اور ہے کنے کی بتاریخ (سیدہ کی ہستی) گھر کی طرف منتقل کرو۔ (بخاری جلد ۱ ص ۵۵۹)

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے ایک سیاہ قام ہر گندہر عورت کو خواب میں دیکھا، جو کہ بچے سے نکل کر چھ مہینے تک "قدا" و "لت ان و بقاء المعبودہ غفل البھا" میں نے اس کی یہ تصویر کی کہ بچے کی وہ بائیں طرف چلی گئی۔ (بخاری جلد ۲ ص ۱۰۴۲)

۳۔ یزید بن ابی مرثد فرماتے ہیں، میں نے مسکین اور یتیم کی چوڑی میں تلوار کی ضرب کا نشان دیکھا۔ اس نشان کے حلقے میں نے ان سے پوچھا جنہوں نے کہا کہ یہ تلوار کی اس ضرب کا نشان ہے جو مجھے ملتی تھی۔ یا اسکی ضرب تھی کہ لوگ کہنے لگے اس سطراب شہید ہو جائے گا۔ میں حضور ﷺ کی خدمت مقدسہ میں حاضر ہوا تو حضور ﷺ نے اس میں تین ماریں پھرانے سے وقت سے اب تک مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہوئی۔

(بخاری جلد ۱ ص ۷۰۵، مشکوٰۃ ص ۵۳۳)

۳۔ حضرت عبداللہ بن حنبلؒ نے اپنے باوجود یہ سربکاری خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا "بسط وجھک فسط و جلسی۔ المسحجا لیکما لعلہ الم افنت کھا فقط" اچانک اس کیسے تو میں نے اپنا پاؤں پسپا کر دیا۔ حضور علیہ السلام نے میری پنڈلی پر مبارک ہاتھ مجھ پر دیا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی تکلیف بھی پہنچی ہی نہ تھی۔ (بخاری جلد ۸ ص ۷۵)

۵۔ مسلم شریف میں ایک طویل حدیث وارد ہے۔ جس کے آخری حصے کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت حطابہ، حضرت اسماءؓ کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے حضور ﷺ کو کہا: "اگر فرمایا: کُفَّانَ الْيَسْبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُسْهًا فَبِحَنِّ نَفْسِهَا لِلْمَرْضَى لِعَسْتَشْفَى بِهَا" حضور ﷺ اسے پہنچتے تھے اور ہم اس سے بھوک پانی سے دوپٹے ہیں تاکہ اس کے ذریعے اپنے بیماروں کے لئے شفا حاصل کریں۔ (مسلم شریف جلد ۸ ص ۱۹۰)

۶۔ صحیحین و دیگر کتب اعداد میں باسانید کثیرہ و مضمون وارد ہے کہ عہد رسالت میں دینے میں قیلا پالا خطاب جوہ کے موقع پر حضور ﷺ سے ہارن رحمت کی دعا کے لئے عرض کیا گیا۔ حضور ﷺ نے دعا ظرمانی اور فرامانی ہارن رحمت شروع ہوگی اور اس کثرت سے ہارن ہوئی کہ اگلے جوہ کے موقع پر حضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اب تو ہارن کی وجہ سے لوگوں کے مکان گرنے لگے ہیں۔ آپ دعا فرمائیں کہ ہارن رک جائے۔ حضور ﷺ مسکرائے اور آسمان کی طرف اپنے دونوں مہادک چاہہ اٹھا کر چاروں طرف اشارہ فرمایا اور دعا ظرمانی "اللھم حوا الیہا ولا علیہا" حضور ﷺ کے اشارے کے ساتھ ہادل پختہ گئی اور صاب آہن کول دوازے کی طرف نظر آنے لگا۔ دینے میں ہارن رک گئی۔ اس میں جاری رہی۔ (بخاری جلد نمبر ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴) قحط دفع ہوا اور خشک سالی خوشحالی میں بدل گئی۔



کسی لفظ کا قرآن وحدیث میں وارد ہونا اس کے غلط یا غیر عربی ہونے کو مستلزم نہیں اور یہ بات بالکل بدیہی ہے۔ پہلواری صاحب "یا اللہ" کو غلط قرار دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ عربی لٹریچر میں بھی کہیں اس کا ذکر نہیں۔ ان شاء اللہ ہم فکر یہ ثابت کریں گے کہ "یا اللہ" کی ترکیب خالص عربی ہے اور یہ خالص عربی زبان کا کلمہ ہے عرب کے لوگ "یا اللہ" کہتے تھے۔ دیکھئے تفسیر پشادی میں ہے واللہ اصلہ اللہ فحدت اللہ الہیہ و عو عن علیہا الالف والام ولذلك قبل یا اللہ بالقطع "یعنی لفظ اللہ کی اصل الہ ہے الہ کا معنی وحدت کر کے الف لام اس کے عوض میں لایا گیا۔ اسی لئے "یا اللہ" یا تعظیم کیا گیا (تفسیر پشادی ج ۱ ص ۲۸۱ طبع ترکی) یعنی اس حذر کو معزود علی کی طرح ساتھ نہیں کیا گیا بلکہ معزود قطعی قرار دے کر اس کے تلفظ کو برقرار رکھا گیا۔

پشادی کے بعد کافی کی عبارت بھی ملاحظہ فرما لیجئے۔ علامہ ابن حارث فرماتے ہیں قالوا یا اللہ خاصہ (کافی بحث قواعد النہادی) لایا جانی لئے اس کی شرح میں فرمایا ہے لفظ اللہ اصل میں ارتقا۔ الہ کا معزود حذف کر کے الف لام اس کے عوض میں لایا گیا جو اس کے لئے لازم ہے اور یا اللہ کہا گیا۔ لفظ اللہ کے مساوی کوئی ایسا کلمہ نہیں جس کے الف لام میں عوض اور ثرم دونوں باتیں پائی جائیں۔ کسی جگہ عوض ہے تو ثرم نہیں جیسے الہ اس اور کہیں ثرم ہے تو عوض نہیں جیسے اللہ۔ یہ خاص لفظ اللہ کا ہے کہ اس کا الف لام عوض میں بھی ہے اور وہ اس کے لئے لازم بھی ہے۔ اسی لئے خصوصیت کے ساتھ بالقطع "یا اللہ" کہا جاتا ہے۔ (شرح جہاں ص ۱۰۰ طبع حجاز)

پہلواری صاحب عربی زبان میں یا اللہ کا لفظ پائے جانے کے منظر میں حاکم اہل عرب جب اللہ کی ہم کو ساتھ کر دیتے تھے تو کہتے تھے یا اللہ اعمر لی (سان العرب جلد ۳ ص ۷۰ طبع بیروت) بلکہ یا اللہ بھی بعض اہل عرب سے ثابت ہے۔ (جوشا ص ۱) سان العرب میں ہے۔ قال الکساء ی العرب نقول یا اللہ اعمر لی و یا اللہ اعمر لی (سان العرب جلد ۳ ص ۷۰ طبع بیروت)

آخر میں امام اٹھاؤ اور بشر عمرو بن عثمان سے بیان کیا ارشاد بھی سن لیجئے۔ وہ فرماتے ہیں واعلموا انہ لا یحوز لک ان تادعی اسماء فیہ الالف ولئلا یلزم البتہ ال انہم قد قالوا یا اللہ اعمر لنا وذلک من قول امہ اسم یلزم الالف والام لا یلا و قالہ و یکن فی کل اسمہم یعنی جان لو کہ جس اسم پر الف لام ہو (یا فعل) اسے خدا کرنا قطعاً جائز نہیں بلکہ اس کے کہ اہل عرب نے "یا اللہ اعمر لنا" کہا ہے (یا اللہ) میں بخش دے کہ صرف اس لئے کہ لفظ اللہ اس اسم ہے جس کے لئے الف لام لازم ہے لہذا اس سے جدا نہیں ہوتا اور یہ احتمال ان کے کلام میں بہت کثیر ہے۔ (کتاب سیوہ یہ نمبر ۱۹۵ طبع بیروت)

ابن تہام ہمارے سے ثابت ہوا کہ "یا اللہ" عربی لفظ ہے اور یہ صحیح ہے اسے غلط کہنا قطعاً غلط ہے۔ اہل عرب اللہ کی تعظیم کے واسطے یا اللہ بھی کہتے تھے۔ ان کا قول "یا اللہ اعمر لنا" اس کا ثبوت ہے اور احتمال ان کے کلام میں کثیر ہے۔

پہلواری صاحب کی طبی ہے مانگی برائوں ہوتا ہے "کتاب سیوہ" تو درکنار وہ حقوں کی حد اول کتابوں سے بھی واقف نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ذرا بھی تفسیر پشادی دیکھی نہ کہ فیہ و شرح جہاں اللہ سان العرب کا ذکر کیا انہیں نصیب ہوا۔ فوا حسرتنا

چونکہ وہاں معزود اس کا جواب

معرف باللام پر دخول حرف خدا

پہلواری صاحب کہتے ہیں "اگر لفظ معرف باللام ہوتا تو ایسا آئے گا" جیسے "یا بھیا النبی" (اس کے بعد فرماتے ہیں) "صرف اللہ ایک ایسا لفظ ہے جس پر نیسا یا بے اللہ ایسا اور نیسا ایسا آتا ہے۔ اللہ جب منادی ہوتا تو اس کے آخر میں آتا جاتا ہے یعنی اللہ ہو جاتا ہے"۔ (ص ۱۹)

پہلواری صاحب نے اس عبارت میں اپنی طبی ہے مانگی اور مانگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس اسم پر الف لام ہو جیسے اللہ جل اللہ و غیرہ اس کو خدا کرنے کے لئے لفظ کا مصلحتاً لایا جاتا ہے۔ جیسے یا بھیا الرحمن۔ یا بھیا النبی (شرح جہاں وغیرہ کتب نحو) بلکہ لفظ اللہ کے کہ اس کی عباد میں ایسا کے بغیر یا اللہ کہا جائے گا یا اس کے آخر میں ہم معزود ملحقہ شامل کر کے اللہ کہہ کر خدا کی جائے گی۔ یہ دونوں جائز ہیں۔ اہل عرب کے کلام میں مستعمل ہیں جس کا تفصیلی بیان دالکل کے ساتھ ہم ابھی دیا کر چکے ہیں۔



# علمی دنیا کا طویل ترین درود

سید کبیر حسین شاہ ہمدانی

مجموعہ مصلوات الرسول کے علاوہ بھی متعدد کتب رقم فرمائیں۔ ۱۹۴۴ء تا ۱۹۴۶ء تک آپ نے دارغفرانی سے عالم جاہدوں کی طرف کوچ فرمایا۔

مجموعہ صلوات الرسول ۳۰ پاروں پر مشتمل ہے اور ہر پارہ اپنی شجاعت کے اعتبار سے قرآن مجید کے پاروں سے تقریباً دو گنا بڑا ہے۔ ہر پارے میں بھی رحمت ﷺ کے ایک ایک وصف کا ذکر قرآن دست کے مطابق بیان کیا گیا ہے۔ مجموعہ صلوات الرسول کی تکمیل بارہ سال، آٹھ ماہ اور تین دن میں ہوئی۔۔۔۔۔ قصیدہ شریف کی زبان عربی ہے۔۔۔۔۔ ہر پارہ ۳۸ صفحات پر مشتمل ہے اور ہر پارہ کی ابتدا ان کلمات سے ہوتی ہے۔

اللھم انی استسئک بمعط اسم اللہ الرحمن الرحیم . و برھط نسیم اللہ الرحمن الرحیم . و برھط نسیم اللہ الرحمن الرحیم . الحمد للہ رب العالمین . الرحمن الرحیم .... الخ حمداً یفوق حمد الحامدین رب الاولین والاخرین .۔۔۔

علامہ عبدالرحمن چوہدری علیہ الرحمۃ نے ہر پارے میں شقیعۃ البدنین ، رحمت اللعالمین کے ایک ایک وصف کو بیان کیا ہے۔۔۔۔۔ مثلاً ایک پارے کا عنوان فی صلوات رحمت ہے۔۔۔۔۔ اسی طرح ایک اور پارے کا عنوان فی قدرہ و اقتدارہ رکھا۔ مجموعہ صلوات الرسول کے مترادف کچھ اسی طرح ہیں۔۔۔۔۔

فی وصلہ و معینہ . فی نواحیہ . . . . . فی خلقہ و عیالہ . . . . . فی نونہ و رسالہ . . . . . فی تہلیلہ و تسبیحہ . . . . . فی ایاتہ و بشاریہ . . . . . فی حلمہ و خلقہ . . . . . فی شفاعتہ و سینہ . . . . . فی لواء حمیدہ و مقام محمودہ . . . . . فی تحمیدہ و تسبیحہ . . . . . فی قالہ و مقالہ . . . . . فی حبہ و محبوبہ . . . . . فی امرتہ و معراجہ . . . . . فی یدہ و اعتدالہ . . . . . فی اسماء و وصفاتہ . . . . . فی ساداتہ و سیدہ . . . . . فی قدرہ و اقتدارہ . . . . . فی معجزاتہ و حوار قاتہ . . . . . فی شرفہ و شرافتہ . . . . . فی دعواتہ و توسل صلواتہ . . . . . فی عظمتہ و عزتہ . . . . . فی قربہ و قربانہ . . . . . فی شہودہ و مشہودہ . . . . . فی حیرتہ و حیرتہ . . . . . فی صلوتہ و سلامہ . . . . . فی علمہ و علم غیبہ . . . . . فی دعائہ و مستجابہ . . . . .

ان میں سے ہر جز ایک کھل ، حویلی ہے۔۔۔۔۔ یقین نہیں آتا کہ گاؤں میں چلنے پر بیٹھو لا جس نے کجاہری سلیم بھی نہ کھکھے ہوں۔ نے ملی دنیا کا یہ طویل ترین اور انست قصیدہ مبارک لکھا۔ ہر حرف موتی اور ہر لفظ گوہر۔۔۔۔۔ الفاظ کی روانی ، مضامین کا توجہ رحمت افزا کام ، بہار آفریں لڑائی ، ذہن ، جان اور مشق و محنت میں ڈوب کر الہیات ، انجلی ، حقیقت اور دلی غفلت سے کھٹے کئے حضور ﷺ کے محاسن اس قابل ہیں کہ ہر ہر لفظ پر ایک ضخیم کتاب لکھی جائے۔

مختصر یہ کہ مجموعہ صلوات الرسول چھ جہتوں کے احساں ہوتا ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ کا دامن گوہر بڑے شاہوار سے پر ہے۔ آپ نے جو کتب پوری طرح بحث و معنی میں ڈوب کر لکھا۔ قصیدہ میں ملی اور معنوی طور پر عمدہ قصیدوں کی تمام خوبیاں موجود ہیں۔ جس کے باعث ادیب علم و فضل میں انتہائی مقبول بنا۔ آپ نے حضور ﷺ کی عظمت و قدر ، جود و عطا ، علم و علم ، فصاحت و بلاغت ، شب و شب ، کبر و عظمت ذات ، علم و قدر اور آپ کے انسانی ہونے کا حس و اعتماد میں ذکر کیا ہے اور آپ حق کا حامد ہے۔

خسین بیان ملاحظہ ہو:

اللھم صل علی محمد بن الذی لولہ ارجع الحرب میرانا و لوضحیا مینانا و الفصحیا لسانا و انشعبھا ایمانا و اعلاھا مقاماً و احلاھا کلاماً و اولھا زاماً و اصفھا رھماً و اعطی الناس قدراً و اعظمھم محلاً و .... ایک اور مقام پر درود سلام کا ذکر مذکور ہے جس میں فرماتے ہیں:

الصلوۃ والسلام علیک یا بیہا الحلیم و یا بیہا الحکم و یا بیہا الحکیم اور کبھی پس گویا ہوتے ہیں

اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد عدد قطر الاقطار و نورانی الاشجار و عدد مبادی البحار . اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد عدد الرمال و النساء و الرجال اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد عدد حلیک و علیک و کلمتک .

نواہت کے خوف سے انہی حوالوں پر اکتفا کرتے ہوئے دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ عبد الرحمن چوہدری علیہ الرحمۃ کو جزائے داری سے نوازے ، ان کی قبر کو انوار کی آگیاں بنادے اور فیضان درود سلام کو عام فرمادے آمین۔



دورو اسلام کے فوائد و ثمرات محدود و محصور نہ ہوں گے۔ ان تمام فوائد کو جاننے کے لئے زبان میں طاقت ہے نہ قلم میں۔ تاہم ہم میں اور علمائے ربانیت نے اس حد تک طبع و ادراکات سے چند فوائد کو ذکر کیا ہے۔ ہم ان حقیقی موقعوں کو ایک لڑی میں پر دیتے ہیں تاکہ ان حقیقی موقعوں کا حق ادا کیا جاسکے۔

پارہ ہے کہ ان ثمرات میں بعض کا تعلق اصل دور و اسلام سے ہے۔ بعض فوائد ایک خاص دور و اسلام پر مبنی ہیں۔ بعض کا تعلق ایک خاص حالت سے ہے بعض اوقات ممکن ہے کہ بعض فوائد مخصوص کیفیت کو مستلزم ہیں۔ بہر حال دور و اسلام پر مبنی کچھ فوائد و ثمرات ذکر کئے جاتے ہیں۔

(۱)۔ اللہ تعالیٰ شانہ کا اعتقاد امر ہے۔

(۲)۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موافقت ہے۔

(۳)۔ دور و اسلام پر مبنی سے ملانکہ مقررین کی موافقت ہے۔ آپس میں کہ ان اللہ و ملائکہ بصلوں علی النبی یا یا اللہ

اموا صلوا علیہ وسلمو اتصلیہما میں ان امور کی تصریح موجود ہے۔

(۴)۔ دور و شریف پر مبنی والے کوئی نہ کہیم میں رتبہ اپنی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔

(۵)۔ اس کے اس دور جات بلند ہوتے ہیں۔

(۶)۔ اس کے تمام اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(۷)۔ اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(۸)۔ اس کے تمام اعمال کو آزا کرنے کے برابر اجر ملتا ہے

(۹)۔ جس غزوہ میں شرکت کرنے کا ثواب ملتا ہے

(۱۰)۔ دور و شریف پر مبنی والے کی دعا قبول ہوتی ہے

(۱۱)۔ سید الانبیاء و فضیل الملوکین حضور اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوتی ہے۔

(۱۲)۔ حضور انور ﷺ اس کے ایمان کی گواہی دیں گے

(۱۳)۔ سید العالمین ﷺ کا قرب خاص حاصل ہوگا۔

(۱۴)۔ بروز قیامت دوسروں کے مقابلہ میں وہ حضور انور ﷺ کے حضور سب سے پہلے حاضر ہوگا۔

(۱۵)۔ بروز قیامت جنت کے دروازہ پر حضور ﷺ کے مبارک کلمہ سے اس کا کھدکا حلقہ ہوگا۔

(۱۶)۔ قیامت کے شاہد میں حضور سید عالم ﷺ اس کے جملہ امور کے متعلق ہوں گے۔

(۱۷)۔ دور و شریف پر مبنی والے کی تمام مشکلات آسان ہوتی ہیں۔

(۱۸)۔ اس کی ساری حاجتیں برآتی ہیں۔

(۱۹)۔ اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(۲۰)۔ اس کی ساری برائیوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۲۱)۔ تمام ملوثوں جو کسی کفر و مراء جائیں دور و شریف ان کا کفارہ بھی ہے۔

(۲۲)۔ دور و شریف پر مبنی والے کو صدقہ کرنے کے قائم مقام ہے

(۲۳)۔ دور و شریف پر مبنی والے کو صدقہ کرنے سے بھی افضل ہے۔

(۲۴)۔ دور و شریف پر مبنی سے کرب و غم دور ہوتا ہے

(۲۵)۔ بیماری سے شفا نصیب ہوتی ہے۔

(۲۶)۔ خوف و جھجکا دور ہوتا ہے۔

(۲۷)۔ جہت زدہ کی برائیاں نکال دی جاتی ہیں۔

(۲۸)۔ دشمنوں پر فتح نصیب ہوتی ہے۔

(۲۹)۔ دشمنائے الہی نصیب ہوتی ہے۔

(۳۰)۔ محبت الہی دل میں بیج بھرتی ہے۔

(۳۱)۔ فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے ہیں۔

(۳۲)۔ درود شریف کی برکت سے اعمال و افعال میں برکت ہوتی ہے۔

(۳۳)۔ اس کی برکت سے اعمال و افعال پاک ہو جاتے ہیں۔

(۳۴)۔ درود شریف سے قلب کی صفائی حاصل ہوتی ہے

(۳۵)۔ چار رخ الہائی نصیب ہوتی ہے۔

(۳۶)۔ حج امور میں برکت حاصل ہوتی ہے۔

(۳۷)۔ اسباب میں برکت ہو جاتی ہے۔

(۳۸)۔ چار چٹوں تک ادلاؤ میں برکت رہتی ہے۔

(۳۹)۔ احوال کیا مست سے نہایت ملتی ہے۔

(۴۰)۔ سرکرات موت میں آسانی ہوتی ہے۔

(۴۱)۔ مہالک دنیا (جاک کر دینے والی اشیاء سے) خلاص ہوتی ہے۔

(۴۲)۔ معاشی ٹھنڈی دور ہوتی ہے۔

(۴۳)۔ بھولی سری اشیاء یاد آ جاتی ہیں۔

(۴۴)۔ لغز و قاذو چاٹا رہتا ہے۔

(۴۵)۔ حافضیں دور ہوتی ہیں۔

(۴۶)۔ ہر قسم کے نکل سے سلامتی ملتی ہے۔

(۴۷)۔ جنکار دور ہوتی ہے۔

(۴۸)۔ حضور اکرم ﷺ کی پادشاہت منظر ہوتا ہے کیونکہ درود شریف کے تارک کے بارے میں حضور ﷺ نے پادشاہت کو مولا کریم کی پاک جاک میں ملا دیا۔

(۴۹)۔ درود شریف پڑھنے سے مجلس پاک ہو جاتی ہے

(۵۰)۔ مجلس میں حاضرین کو رحمت پروردگار اپنے دامن میں لے لیتی ہے۔

(۵۱)۔ پل صراط پر گزرتے وقت نور بڑھ جاتا ہے۔

(۵۲)۔ پل صراط کے پر آفات حال میں ثابت قدی نصیب ہوتی ہے۔

(۵۳)۔ آنکھ چپکنے میں پل صراط سے گذرنا نصیب ہوگا۔ بخلاف تارک صلوة و سلام کے۔

(۵۴)۔ سب سے بڑا ذکر یہ کہ درود شریف پڑھنے والے کا نام حضور ﷺ کی انگلیں منور ہو جائیگا۔

خوش قسمت درود شریف پڑھنے والے انعامیں اور عیبوں کے باوجود تیرا ذکر اس مقدس و معطر بارگاہ میں ہوتا ہے۔

(۵۵)۔ حضور ﷺ کا نام علیٰ حق تعالیٰ کی محبت بڑھ جاتی ہے۔

(۵۶)۔ محاسن نبوی علی صاحبہ افضل و افضل و اکمل اسلام دل میں برآخ ہو جاتے ہیں۔

(۵۷)۔ حضور ﷺ کا روح عالم ﷺ کا مبارک خیال آنکھ میں متکمل ہو جاتا ہے۔ صفت حضور ﷺ سے ہر لمحے کے درود شریف کو یہ عمل لازم ہے۔

اسے مخاطب اگر یہ ممکن ہو کہ میرے قلب کو تیرا ذکر کر کے تیرے توہینا تجھے نفرا نے کا کہیں ایک سطر میں اے کریم کا اور دوسری سطر میں

اس کے پیار سے حبیب ﷺ کا نام نہائی لکھو ہوگا۔

(۵۸)۔ درود شریف پڑھنے والے سے مسلمان محبت کرتے ہیں۔

(۵۹)۔ حضور ﷺ والاؤ لیکن والاؤ فرین ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۶۰)۔ درود قیامت شافع محشر ﷺ اس سے مصافقہ فرمائیں گے۔

(۶۱)۔ حضور اکرم ﷺ کا جناب آرا جناب میں بھر ہوگا۔

(۶۲)۔ فرشتے اس سے صحبت کرتے ہیں۔

(۶۳)۔ فرشتے اسے مرنا کہتے ہیں۔

(۶۴)۔ فرشتے اس کے در و شریف کو سونے کے قلموں سے چاندی کے اوراق پر لکھتے ہیں۔

(۶۵)۔ فرشتے اس کی فیہریت میں اضافہ کی دعا بھی کرتے ہیں۔

(۶۶)۔ فرشتے اس کی معشرت کی دعا بھی کرتے ہیں۔

(۶۷)۔ ملائکہ یا جن (دنیا کی سر کرنے والے فرشتے) اس کا صلہ و سلام حضور اکرم ﷺ کے دربار گہر بار گہر کار میں اس طور پر پیش کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ! اس کثرین نام خدام مالِ مطہرہ (مٹاؤ فتنے کا دری محمد جلال اللہ میں من میںاں خراج اللہ میں) آپ کے حضور صلوات و سلام عرض کرتا ہے۔

(۶۸)۔ در و شریف کے اتم با عظم فوائد سے یہ ہے کہ سلام پیش کرنے والا آپ ﷺ کی بارگاہ ہے کس بنا سے سلام کے جواب سے شرف ہوتا۔ کیونکہ آپ ﷺ کی عادت کریمہ سلام کے جواب دینے کی تھی۔ اس سے بڑی سعادت کیا ہو سکتی ہے کہ حضور ﷺ کی دعا کے خیر و سعادت اس کے شامل حال ہو جائے۔ اگر تمام عمر میں یہ سعادت ایک بار بھی میسر ہو تو ہزاروں کراتیں اس پر نثار۔

(۶۹)۔ اس سعادت یا کرامت کا حصول یقینی ہے۔ نفی نہیں۔ اس لئے کہ حضور سید عالم ﷺ کی حیات طیبہ مثل حیات عادی کے ثابت ہے اور یہ آپ کی شریعت مطہرہ سے ثابت ہے کہ سلام کا جواب ملتے ہوئے بلکہ فرض ہے اور سلام کے جواب میں آپ کی عادت کریمہ بھی معلوم ہے بلکہ مروی ہے کہ کھان پینا دو مالہ صلوات (آپ سلام کرنے میں مکمل فرماتے تھے)۔

(۷۰)۔ مذکورہ بالا روایت سے یہ نکتہ دیکھ لیجئے معلوم ہوا کہ زائد یہ جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو پہلے حضور طیبہ الصلوٰۃ والسلام کے سلام سے شرف ہوتا ہے اور بعد سلام کرنے کے پھر آپ کے جواب سے نوازا جاتا ہے۔

(۷۱)۔ حضور سید عالم ﷺ کے حضور در و شریف عرض کرنے کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ کراۓ کا تین کو تین روز تک اس کے گناہ گھٹنے سے باز رکھا جاتا ہے۔

(۷۲)۔ در و شریف چار حصے والے کی قیمت کرنے سے لوگوں کو تین روز تک روک دیا جاتا ہے۔

(۷۳)۔ بڑی قیمت عرشِ ہالیم کے سامنے دست تک اسے رکھا جائے گا۔

(۷۴)۔ میزبان عدل پر اس کے اعمال صالحہ کے وزن پر عطا دیئے جائیں گے۔

(۷۵)۔ میدانِ محشر پر اس سے امن میں رہے گا۔

(۷۶)۔ جنت میں بہت سی حور و غلامی اس کے خدام میں شامل ہوں گی۔

(۷۷)۔ دنیا اور آخرت میں رشد و ہدایت پائے گا۔

(۷۸)۔ در و شریف ذکر الہی پر مشتمل پائے گا۔

(۷۹)۔ در و شریف شکر الہی کو متضمن ہوتا ہے۔

(۸۰)۔ در و شریف چار صاف صاف حق کی دلیل ہے (۸۱)۔ در و شریف نعمت الہیہ ہے۔

(۸۲)۔ در و شریف چار صاف صاف خداوندی کا اقرار کرتا ہے۔

(۸۳)۔ در و شریف چار صاف صاف اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ حضور ﷺ کا حق ادا کرنے سے قاصر ہے۔

(۸۴)۔ در و شریف چار صاف صاف شہادت سے سوال کرتا ہے اور بارگاہِ خداوندی میں طلب و سوال محبوب ہے۔

(۸۵)۔ صلوٰۃ و سلام چار صاف صاف صاحبِ اکرم ﷺ کی شاکر کرتا ہے۔

(۸۶)۔ حضور جامع النور علیٰ نور ﷺ کی رفعت شان کا اقرار کرتا ہے۔

(۸۷)۔ بندہ جب اپنی رفعت و طلب اور سوال کو خدا اور رسول کی مرضی کے امور میں صرف کرتا ہے اور اپنی مرضی کے امور پر اس کو غلبہ نہکرتا ہے تو وہ جرمِ جرائے کامل اور فضلِ خاص کا مستحقِ خیرات ہے۔ صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے امور اس سے یہ گنہگار ہے۔

(۸۸)۔ در و شریف سے تمام حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور تمام مہمات میں کفایت نصیب ہوتی ہے۔

(۸۹)۔ ذکر خدا، در و شریف کے ضمن میں مکرر حاصل ہوتا ہے کیونکہ در و شریف کے اکثر صیغے لفظ اللہ پر مشتمل ہیں اور لفظ اللہ

بائع مقامات و اسانے انبیاء کا آئینہ ہے۔

حضرت حسن بصری تامل طیار اور نگار کا براسلاف سے مروی ہے کہ جو شخص حضرت ابی سعیدؓ و حضرت اقدسؓ کو طلبہم سے یاد کرنے تو گویا اس نے تمام انسانہ جنسی سے اسے یاد کیا۔ ہر مومن صادق اور محب مشائخ پر لازم ہے کہ ایسی عمدہ ترین عبادت کو اختیار کرنے میں سعی نہ کرے اور ایک عدد و مخصوص کر کے اس پر مداومت اختیار کرے۔

(۹۰)۔ درود شریف کی طاعت و لذت جب مومن کے لہائی جان میں پہنچتی ہے تو اس سے روح قوت حاصل کر لیتی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ ذکر الطیب للطیبین طیب مرانی کے لئے حبیب کا ذکر بخیر و طیب کے ہے۔

(۹۱)۔ درود شریف شیخ انوار و برکات و مصالح الایمان معج فیرات اور حصول ذریعہ سعادت ہے۔

(۹۲)۔ جس سہائی نے عرض کیا تھا کہ اجعل لک صلواتی کتلہا یعنی میں اپنے تمام فارغ اوقات کو حضور کے صلوات و سلام سے آباد کروں گا۔

اس کے جواب میں سرکارِ ابد قرار دینے فرمایا تھا۔

اور یہ بھی حکم

درود و سلام میری مہمات میں تجھے کفایت کرتے گا۔

(۹۳)۔ سوانے کا کائنات سیدنا حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے اور شاد فرمایا۔

لو لا احمد ما ہی ذکر اللہ لجعلت الصلوة السویة عبادتی کتلہا۔

”اگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کا حکم وادوت نہ ہوتا تو میں اپنی تمام عبادت کو حضور پر درود و شریف پڑھنے کو بنا دیتا۔“

(۹۴)۔ سائیکین کو درود و شریف کے ذریعے حاصل ہونے والی فوائد و تکمیل اور مواہب شریفہ از میں کافی نہیں

(۹۵)۔ مصالح طریقت نے فرمایا ہے کہ جب شیخ کامل و مکمل و متحاب نہ ہو۔ اس وقت درود و شریف کا التزام اس کے لئے حضور تک پہنچنے میں آسانی پیدا کرے گا اور درود و شریف اس کی تہذیب و تربیت فرمادے گا، یہی، نیز خیرات بارگاہِ ایزدی اور حضور رسالت، تاب و تابا کی قربت سے مشرف فرمادے گا۔

(۹۶)۔ مصالح کرام و متہد فرماتے ہیں کہ درود و شریف کی کثرت کرنے سے سوتے اور چمکتے وراثت و یاد مصطفیٰ ﷺ سے ممتاز و ذکر و یاد ہوتا ہے۔

(۹۷)۔ شیخ اہل و اکمل امام علیؓ علیہ السلام رحمہم کبیر میں حضرت امیر بن موسیٰؓ الصوفی سے اور دیگر مصالح سلسلہ شالایہ نقل فرماتے ہیں کہ فقدان اولیائے مرشد و مشرف کے بہت طریق سلوک اور تفصیل معرفت قرب الہی یہ ہے کہ ظاہر و احکام شریعت پر عمل کے ساتھ ساتھ ذکر کی مداومت اور درود و شریف کی کثرت کرے۔ اس کے طالب سالک کے باطن میں ایک عظیم نور پیدا ہوگا جو اسے طریق سلوک کی طرف رہنمائی کرے گا۔ نیز سرکار کے طوہرات تک یہ واسطہ رسائی ہوگی۔

(۹۸)۔ طریقہ شالایہ (جو سلسلہ عالیہ قادریہ کی ایک شاخ ہے) میں التزام متابعت شریعت مطہرہ اور حضور رسالت، تاب و تابا کے ساتھ دروای حضور کی اس واسطہ آنحضرت ﷺ سے استفادہ کرتے ہیں۔





سَلِّمُوا يَا قَوْمِ بِلَ عَمَلِكُمْ عَلَى صِلَى الْأَمِينِ مُصْطَفَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

صلوٰۃ وسلام کی رغبت و عظمت، اہمیت و حیثیت، اتحاد و جلیقہ، محاسن جمیل اور برکات کثیرہ کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا، کیونکہ جتنی بھی عبادات و تسبیحات اور دعوات و اذکار ہیں۔ ان تمام کی عملی قیمت اتنی ہی اور اس شخص کو رحمت اللعالمین جناب احمد یحییٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنن مبارکہ سے ہے، مگر صلوٰۃ وسلام کے بغیر کوہِ طہ میں نے اپنے معمول طہرہ الیاء کو یا کہ یہ عمل مقدس ”ورد وسلام“ حلت الہیہ ہے۔ یہ صلوٰۃ وسلام کو انھوں نے وقت اور جگہ کی قید سے آزاد رکھا، جب کہ مگر جملہ عبادات کے اہمیت اور مقامات مقرر فرمائے۔

ختم! ”کوئی ان الصلوٰۃ کثرت علی المؤمنین کھانا ہو قرآن“ سے خاص فرمایا۔ بہت قبل اور قیام وغیرہ شرائط سے سوکھ گیا۔  
 اور انہوں نے نہ وقت کا تعین اور نہ ہی کسی بہت و مست کی تحدید ہے۔

۲۔ روزہ کا ماہ میام میں فرض قرار پایا اور پھر عمری بہ افطاری کے وقت خاص فرمائے۔ ننگی روزوں کے لئے بھی انسان آزاد ہیں۔ ملتان میں طہارۃ و غروب کی قید ہے۔ نہیں ہو سکتا کہ شب بھر کچھ نہ کھائے اور کچھ صیرا روزہ ہے یا سورج کے غروب ہونے سے پہلے افطار کر کے اسے ختم کر دینا۔ روزہ کی پختہ رات سے نوازہ کیا ہو، بہر حال روزہ قہرذاتی کے ساتھ خاص ہے۔

۳۰۔ فرقہ ۳: اسے جانے اسلام میں مرکزی دگن کی حیثیت حاصل ہے مگر اس عبادت کی سعادت صرف صاحب نصاب ہی کے حصہ میں آتی، جب کہ امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اکثریت مقدار سعید کے نہ ہونے کے باعث محروم رہتی ہے۔ یوں ابھی صاحب ثروت و خصب حال کا یہاں اصول کی سہولت کے پیش نظر ممکن ہے سعادت سے محروم رہ جائے۔

۳۔ حج: اذکار اسلام میں حج عظیم متون کی فکر سے خارج ہے، لیکن من استنطاق الیہ مسیلا کے ساتھ ساتھ احادیث حج، احرام، میقات، عید اور مقامات خاصہ کی شرائط سے عقیدہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔ جہاں طبیہ شاید ہی عالم اسلام کی کل آبادی کا ۱۳ حصہ اس سعادت کو حاصل کر سکے۔ ممکن ہے اس سے بھی تلیل تعداد وہاں حاضر ہوتی ہو۔

نیز جملہ عبادات (نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج) میں بلوغت کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ نماز بالغ پر فرض، روزہ و بالغ بشعور است، تقیم پر فرض، زکوٰۃ صاحب نصاب پر فرض، حج بالغ پر فرض اور دیگر قرآن و احکامات، سنن و مستحبہ کی ک اورانگی میں بھی اکثر و بیشتر بلوغت شرط ہے۔ تاہم بالغ پر ان تمام امور میں بھی کیا آوری فرض نہیں اور پھر طرہ سے کہ فرض از خود ایک قیدی تو ہے اور روزہ و شریف فرض محبت ہے۔

مگر ان جملہ امور کے برعکس "صلوٰۃ و سلام" کے لئے بلوغت شرط نہیں، نہ ہی بلوغت کی قید ہے۔ نہ بلوغت کی تخصیص اور نہ ہی لباس کی۔ یہ سب سے پہلے ہی ہمارے سامنے ہے۔ اسی لئے اگرچہ اسلام کے سوا ہر دین اور ہر قسم کی تقوید و محدودیت سے آزاد و مبرا ہے۔ چنانچہ مسلمان بچہ، بڑا، جوان، مرد، عورت، بیمار، مسکین، غریب، غافل، نادان، سب کے لئے "صلوٰۃ و سلام" کی دعوت ہے۔ یہ دعوت اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عرشِ چنان میں چاہے "صلوٰۃ و سلام" پیش کر کے سنتِ الہیہ کی ادا کی جائے، یا غرضوں کی موافقت اور موافقت کی رفاقت کو پا کر عبادتِ الہیہ کا حق دار بن سکے۔

صلو و سلام بجزایات کی قبولیت کے لئے وسیلہ مطلق ہے۔ دعا جسے رحمت عالم نور مجسم نبی کریم ﷺ نے عبادت کا مطلق قرار دیا۔ اللہ جل جلالہ الصبح لبعادہ ۱۰ اس وقت تک قبولیت کا پورا نہیں لیکن کئی، جب تک اس کے اول و آخر و دو سلام نہ پڑھا جائے، چنانچہ مشکوٰۃ شریف و صاحب الصلوة علی النبی ﷺ میں حضرت افضالؒ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور سید عالم ﷺ شریف فرما تھے کہ کچھ ایک صاحب آئے اور نماز الہامی بجز اس نے اللھم اعظمیٰ و او حمسی کے کلمات سے دعا کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! تو نے جلدی کی ”سن“ جب نماز ادا کرنے لگو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کرو، جیسے کہ اس کی شان کے لائق ہے، پھر مجھ پر درود شریف پڑھو۔ پھر دعا کرو، حضرت افضالؒ بعد فرماتے ہیں اسی اثنا میں ایک اور صاحب آئے انہوں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد پھر نبی کریم ﷺ پر درود و شریف پڑھا تو رسول کریم ﷺ نے اسے فرمایا: اے نمازی! اب دعا کرتی رہا ماقول ہوگی، نیز حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ دعا و شایطان سے ہیں کہ دعا و عین و آجین کے درمیان مطلق رہتی ہے۔ وہ دلجویت حاصل نہیں کر پاتی، یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ پر درود و شریف نہ پڑھا جائے۔

تفسیر روح البیان میں ہے کہ ہر دور اور امتد قہائی کے درمیان کجاب وجہتا ہے یہاں تک کہ حضور سید عالم ﷺ اور آپ کی آل کے درود شریف سے بچنا چاہیے۔ لیکن جب درود و سلام پڑھا جاتا ہے تو کجاب ہٹ جاتے ہیں اور اور مقام قبولیت میں داخل ہو جاتی ہے اور جب تک درود و شریف پڑھا جائے وہ قبول نہیں ہوتی۔

ہے ان کے واسطے کہ خدا کو حکم دے

حاشا فلا، فلا یہ ہوس ہے ہوس کی ہے

یاد فرماتے ہیں کہ ہمارے اس میں اولیت کا شرف حاصل ہے کیونکہ اس کی ابتدا الہی نسبت اور پیدا تعلق خالق کل سے ہے۔ ان اللہ وعلیٰ  
نکلتا یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا اصلو علیہ وسلموا التسلیما نیز جب حضرت آدم علیہ السلام کو حسن تقویم سے مرصع فرما  
کر گشت فی من روی سے شاد کام کیا اور انہی سے حضرت سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تخلیق فرما کر اپنی حکمت ہند کے تحت دونوں میں نسبت کو  
وہ نسبت کیا پھر رفت کی تشکیل کے لئے کائنات کا طریقہ لکھا ہوا ساتھ ہی ساتھ اللہ جل جلالہ کی مہر دس یا بیس مرتبہ باعث تخلیق عالم نئی حکم رسول اعظم  
تم علی کی خدمت میں چہ یہ صلوٰۃ سلام کا امر فرمایا۔ گیا کہ حضرت انسان کی سرشت جبلت میں درود و سلام کا کلمہ ہو یا لہذا جو بھی انسان کہلانے  
کا مستحق ہے اس پر لازم ہے کہ وہ رحمت اللعالمین علیہ السلام کی ذات حسنہ واصل پر درود و سلام پیش کر کے اپنے انسان ہونے کا ثبوت میرا کرے۔

لوگوں میں حقیقتاً ایسا عبادی انسان کہلانے کا حق دار ہے اور جو ایمان کی دولت سے محروم ہے وہ خدا اللہ کا لایعہ عام بل ہم اصل کے  
زمرہ میں آتا ہے، نیز جو صورت انسان ہے مگر وہ محبوب خدا حضور علیہ السلام کا نام نالی سن کر درود شریف نہیں پڑھتا وہ بہت بڑا خیال ہے۔ چنانچہ  
حضرت سیدنا افسانہ سے مروی ہے کہ رسول دو جہاں پہلے نے فرمایا آئیے میں تمہیں بتاؤں کہ کون ہے اور سب سے زیادہ بڑا کون  
کون ہے؟ سب کا ہم رسول اللہ تعالیٰ صلی علیہ وسلم اور میں عرض گزار ہوں۔ ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ من ذکر من عندہ فلیعزل  
علی۔۔۔ وہ شخص بتلے یا عظیم ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ اللہ پروردگار شریف نہ پڑے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں حضور سید عالم علیہ السلام نے فرمایا۔ انہی جلیل الذی من ذکرنا عندہ فلیعزل علی (مشکوٰۃ)  
شریف اور بہت بڑا خیال ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو مگر وہ اللہ پروردگار شریف نہ پڑے۔ یہاں پر حضرت شیخ سعدی کا عام خیال کے  
بارے میں ایک نئی ملاحظہ فرمائیے اور پھر بتلے یا عظیم کی سزا کا خود اندازہ لگائیے آپ فرماتے ہیں۔

یحییٰ از بود ز احمد بحر و بر

بہمنی نہ بماند بحکم عمر

اگر بتلے یا عظیم کی عبادت و ریاضت کا چکا ہو مگر حکم حدیث شریف وہ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ زہد، بکراہ، بختل کی سزا ہے جو بتلے یا عظیم ہوگا  
اس کی سزا کا تو کوئی انداز ہی نہیں لگا سکتا۔ چنانچہ ایسے شخص کے لئے آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ویل لمن لا یراہی یوم القیامت۔ "قیامت  
کے دن ایسے شخص کے لئے خرابی ہے وہ میری زیارت نہ کر سکے گا۔" نیز فرمایا۔ تاویل ہوا وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ  
پر درود و سلام نہ پڑھا۔" نیز فرمایا۔

"ایسے شخص کو جنت کا راستہ سد معانی نہیں دے گا۔ جو میرے سامنے پڑے پروردگار شریف پڑھا بھول گیا۔"

اور جو خدا نہیں پڑھتا۔ بلکہ نہ خدا و ان کو یاد رکھا ہے۔ اس کا کیا حشر ہوگا؟ صلی اللہ علیہ وسلم و اللہ و اصحابہ و

بارک و سلم

ان تہیہ کی نکلات کے بعد چند واقعات عجیب اہل مشرق و غربت کی تذکرہ کرتا ہوں۔ جو نہایت پر اثر و روح پرور اور ایمان افروز ہونے کے  
ساتھ ساتھ عبرت انگیز بھی ہیں۔

جامع المسحور است فی غیر الخیر البریات معلوم مصر میں علامہ محمد باوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے واقعہ معراج میں ایک نہایت سخی آموز روایت بیان  
کی ہے جسے امت اسلام کے ماسور غلبہ سلطان الواسطین حضرت مولانا باطلار "ابوالخیر بنیر آف کوئی لوہاراس" نے "جان ایمان" کے  
عنوان سے نظم کا جامہ پہنایا ہے، چاہیے اور اپنے ایمان و ایمان کی دولت میں اضافہ کیجئے۔

علامہ محمد باوی رحمۃ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ معراج کی وقت عقلی کے کچھ عرصہ بعد حضرت جبریل امین رحمۃ اللہ علیہ کی  
خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئیے ایک عجیب بات عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ یہ آپ کے معراج سے پہلے کا  
واقعہ ہے کہ آسمان پر میں نے ایک بہت عزت و وقار کے مالک فرشتے کو دیکھا جو

اک مرصع تخت پر بیٹھا ہوا تھا ذی وقار

اور فرشتے تخت کے باول تھے ستر ہزار

وہ فرشتہ متقی تھے اور یہ ایمان کا امام

کہ رہے تھے ذکر حق مل کر بھی قہاں کا کام

یا رسول اللہ ﷺ اور فرشتہ ایک دن توشان و شکست اور رفعت و عزت کی بلند یوں پر فائز دیکھا مگر چہان بعد کو مخالف سے میرا گزر ہوا تو  
 نہایت دردناک آواز لائی۔ میں وہاں پہنچا جہاں سے یہ آواز سنائی۔ سے رہی تھی۔ حضور ایش کیا تہاؤں اور کیسے چان کر دیں کہ میں نے کیا دیکھا۔

اللہ اللہ رب کے بھی کیا ہے نمازی کے ہیں کام  
 یا نبی یہ تھا وہی جو تھا فرشتوں کا امام  
 تخت پر دیکھا تھا اس کو ایک دن اللہاک پر  
 اور اس دن دیکھتا ہوں رو رہا ہے خاک پر  
 اس کے غام تھے فرشتے ایک دن ستر ہزار  
 آج یہاں عجا ڈا ہے کوئی حاکم ہے نہ یار  
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں یہ منظر دیکھ کر حیران ہو گیا کہ یہ وہی معزز و عظیم فرشتہ جو ستر ہزار فرشتوں کا امام تھا آج ہے کس دیکھا پہاڑوں میں ڈا ہوا ہے اور کوئی  
 پرمان حال نہیں اور رہا ہے اور زار و قطار رو رہا حق تعالیٰ سے معافی طلب کر رہا ہے۔

مرکا اور جب میں اس کے پاس پہنچا اس سے انتساب کی وجہ پر یافت کی تیز زوال مرتبہ کا سبب پوچھا تو پکارا خدا۔

لیات المہراج کو بیٹھا تھا اپنے تخت پر  
 ذکر حق میں سو تھا اور ماسوئی سے بے خبر  
 سرور وہ کون محبوب خدائے مگر وہ  
 میرے آگے سے ہوا ان کی سواری کا گزر  
 محو ذکر حق میں ہو کر لے رہا تھا رب کا نام  
 بہر تعظیم محمد وہ کیا مجھ سے قیام  
 بس یہی لغزش ہوئی میرے لئے وجہ زوال  
 آگیا اپنی جلالت میں رب ذوالجلال

میں اسے جبریل اچھے سے جو فہمی لغزش واقع ہوئی تو اتھ تھائی اس بات پر اپنے جلال میں آگیا اور میری ساری مہارت کی عدم قبولیت کا  
 اعلان فرما دیا اور حکم فرمایا:

کل جا لے فرشتے پر نور  
 کیوں نہ کی تعظیم آؤ سامنے جب میرا نور  
 یہ عبادت رات ان کی مجھ کو نا حضور ہے  
 دور ہے جو میرے ام سے وہ مجھ سے دور ہے  
 وہ عبادت ہی نہیں جس میں نہ ہو جب رسول  
 جن میں ہو پائی نہیں جاتی وہ ہیں کاند کے پھول

اسے جبریل اسی دن سے اللہ تعالیٰ نے مستحب فرما کر مجھے تخت عزت سے اتار کر یہاں پہنچا دیا ہے۔ اب ہر وقت اس سے معافی  
 مانگ رہا ہوں۔ مگر حال میری تو یہ حضور نہیں ہوئی۔ اسے جبریل اتنی میرے لئے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔

یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بزارم آیا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے بعد مکر و نیاز اس کی معافی کے لئے دعا کی۔ حضور آپ کے صدق میں اللہ تعالیٰ کا  
 دیا بے رحم و کرم بخش میں آیا میری دعا قبول ہوئی اور مجھے ارشاد ہوا، جبریل! اس مستحب فرشتے سے کہو۔

تم اگر یہ چاہت ہو رحمتوں کا ہو درود  
 تو میرے محبوب پر ایک بار پڑھ اٹو درود  
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

میں نے اسے کہا کہ حضور پر درود شریف چڑھتا کہ تجھے معافی ہو جائے چتا تھا اس نے بڑے اذوق و شوق سے آپ پر درود سلام پڑھا  
 شروع کیا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا اور حضور

آئی میں نے پھر اسے دیکھا ہے اپنے وقت پر  
 پڑھتا رہتا ہے روز اب آپ پر وہ بیشتر  
 آخر میں سلطان العاظمین دامت برکاتہم فرماتے ہیں: میرے بزرگواپہ سارا واقعہ میں نے علم میں لکھ کر منتقل میں یہ لکھا ہے کہ:  
 اسے شیر اس واقعہ میں یہ سہلی مسجود ہے  
 کہ بجز حسب نبی ذکر خدا مرود ہے

نبی کو خطاب

حضرت شمس الاموالین شمس الدین سیاحوی رحمت اللہ تعالیٰ کے مکتوبات عالیہ مرات العاظمین "میں مرقوم ہے کہ" ایک دن حضرت خواجہ  
 قطب الدین گھنبرہ کا کی رحمت اللہ علیہ کے ایک مرید نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض دیکھا۔ اس نے چاہا کہ مجھے کے اندر  
 جائے، خواب آیا تو اس قابل نہیں۔ چاہا کہ قطب الدین سے کہہ کہ تم یہاں درود سلام کا تختہ بھیجتے تھے آج کیوں نہ بھیجا؟  
 وہ آدمی اسی وقت حضرت خواجہ قطب الدین رحمت اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا عرض کر دیا۔ آپ رحمہ اللہ علیہ نے  
 فرمایا۔ ہاں ابرار کی کوئیں ہزار مرید درود شریف میرا مقربہ و عزیز تھا۔ آج کلام کے باعث مجھ سے چھوٹے گئے، اسی وجہ سے آپ نے جلدی کو  
 طلاق دے دی۔ اللہ اکبر۔۔۔۔۔

ہاؤ کہیں سے اوصول کر اصناف کی یہ داستان

علامہ یوسف بہانی علیہ الرحمۃ کی گرفتاری اور بہانی

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری علیہ الرحمۃ کے ملت اسلامیہ کی امور شخصیات سے گہرے مراسم تھے، انہی عظیم ترین  
 اکابر میں شہرہ آفاق علمی شخصیت حضرت علامہ الحاج الطائفہ الشیخ الامام یوسف بن اسماعیل الدہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ سابق وزیر انصاف برصغیر  
 ہیں۔ جنہیں سے قطب مدینہ کے عہد و تعلقات تھے، نیز وہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے ہم عصر تھے، امام اہل سنت مولانا سید وحید  
 علی شاہ محدث الہدی علیہ الرحمۃ بہانی حزب الاصناف لاہور نے حج زیارت کے دوران ان سے ملاقات کی نیز علامہ یوسف بہانی صاحب  
 اعلیٰ حضرت بریلوی کی کتاب "الدلائل النکبۃ" پر زور دیا تقریباً تحریر فرما چکے تھے۔ اس نسبت سے بھی مولانا ضیاء الدین احمد قادری کو ان سے  
 خصوصی نسبت تھی۔ جب راقم السطور نے پہلی بار ۱۹۷۷ء میں ہارگاد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والکرام میں حاضری کا شرف پایا تو حضرت مولانا ضیاء  
 الدین احمد قادری کے ہاں مجلس میلاد میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ موقعہ شخصیت جانا اور حضرت سے عالم اسلام کی اہم شخصیات کے  
 بارے میں معلومات تک کرنا باقو آپ نے علامہ یوسف بہانی علیہ الرحمۃ کا ایک کتابت ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا۔ جسے میں نے پہلی  
 مرتبہ اپنی کتاب "انہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں درج کیا، بعد علامہ محمد امجد الحقیم شرف قادری مدظلہ نے علامہ بہانی علیہ الرحمۃ کی  
 کتاب "النسب السوید لان محمد" کے ترجمہ "برکات آل رسول" کے ساتھ فقہ فہم میں شامل کیا پھر "نقدش کے رسول نمبر ۱۲۰ اور  
 قطب مدینہ اور قطب مدینہ کے علاوہ پاک و ہند کے مختلف عربی رسالوں و جرائد نے بڑے اقدار سے شائع کیا، اب بابائے "دلیل راہ" کے اس  
 خاص نمبر کی ذمت چاہا جا رہا ہے۔ قطب مدینہ فرمائے گئے

بعض شریعتوں اور عقائد میں نے سلطان مہد الحید "سلطان ذکی" کے کان بھرے کہ علامہ بہانی علیہ الرحمۃ اپنے عقائد کے ذریعے تہداری  
 رہا میں اشتکار پھیلا رہے ہیں چنانچہ ۱۳۳۷ھ ۱۹۱۷ء میں جب علامہ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہیں نظربند کر دیا گیا علامہ فرماتے ہیں۔ "حسنت علی  
 السلیطہ مدۃ اسوع لیکن ہالا کھولام والا حوام" مجھے ایک ہفتہ کے لئے نظربند کر دیا گیا لیکن عزت و احترام کے ساتھ۔"

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمت اللہ علیہ، خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ جو اس واقعہ کے شاہد ہیں،  
 گرفتاری کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں:

ایک دفعہ سلطان مہد الحید نے مدینہ منورہ کے گورنر مصری پاشا کو علامہ کی گرفتاری کا حکم دیا، گورنر مصری پاشا علامہ کا اچھا بیعتہ تھا۔ وہ  
 آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطانی حکم نامہ پیش کیا۔ علامہ یوسف بہانی ملا جلا فرماتے ہی گویا ہوئے۔ "سمعت و فصول و  
 اصطلح"۔ "میں نے سنا، پڑھا اور اطاعت کی۔"

گورنر مصری پاشا عرض کرنے لگا: حضرت! گرفتاری تو ایک بہانہ ہے گورنر ہاؤس مشرف لایکے۔ آپ میرے ہاں بحیثیت مہمان ہوں  
 گے۔ میں یہاں مجھے میزبانی کا شرف حاصل ہو جائے گا اور جو علماء و مشائخ آپ سے ملاقات کے لئے آئیں گے وہ بھی میرے مہمان ہوں  
 گے۔ آپ کے عقیدت مندوں پر گورنر ہاؤس کے دروازے پر ہدایت کھلے ہیں گے۔ آپ کا گورنر ہاؤس میں قیام مثلاً مجھے مجلس سلطان کے حکم کی

گنجل کے لئے ایک حیلہ ہے۔

حضرت علامہ بہائی عالم اسلام کی ممتاز شخصیت تھی۔ ہم معرعلہ مدوخی کے ان کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ ان کی گرفتاری کی خبر جنگل کی آگ کی طرح بڑی تیزی سے عالم اسلام میں پھیل گئی۔ خاصاً امام سراپا احتجاج بن گئے، مگر علامہ صاحب بالکل مطمئن تھے۔ گھبراہٹ اور پریشانی کا نام تک نہیں تھا۔ ہم علامہ دزمائے طے سے ملاقات کے دوران علامہ سے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کی رہائی کے لئے سلطان سے اجازت کریں، علامہ نے فرمایا اگر آپ کو اپیل کرنے منظور ہے تو سلطان کو بھیج دیں، بارگاہ اقدس میں صلوٰۃ وسلام کے ساتھ یوں استغاثہ کی صورت میں کریں۔

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلاماً علیہک یا رسول اللہ قلت جہلیس انت وسبلیس انت کہی یا مہدی یا رسول اللہ۔

حضرت نقیب مدینہ مولانا فیضیہ الدین احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ تعالیٰ نے فرمایا۔ چنانچہ ہم نے (لمذکورہ) استغاثہ شروع کیا ابھی تین دن تک ہی اس درود شریف کے ساتھ استغاثہ پیش کیا تھا کہ سلطان عبدالحمید کا گورنر بھری پاشا کو پیغام ملا۔ حضرت شیخ یوسف بہائی کو باعزت بری کر دیا جائے، چنانچہ آپ کو بری کر دیا گیا۔ اسے علامہ نے الدعات الاصحہ میں داخل فرما دیا ہے۔

”جب حکومت پر واضح ہوا کہ میں پورے خلوص کے ساتھ دین اسلام کی خدمت اور نبی کریم ﷺ کی طرف سے دفاع کر رہا ہوں تو میری رہائی کا حکم صادر کیا اور حکومت کے امداد و افزائے میری گرفتاری پر معذرت کا اظہار کیا۔“

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلاماً علیہک یا رسول اللہ۔

شہد کی مجلس

نبی کریم ﷺ راف المرحم ﷺ کی رحمت اور ملت صرف نوح بشر پر ہی تھی۔ بلکہ آپ کا لبخاں کائنات کی ہر چیز کو چھو لے ہے اور خالق کمال کی ہر تخلیق خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اور رحمت اللطیفین ﷺ کی محتاج ہے اور جس محتاج کو اپنے آقا کی ملامت گاہ سے دھکا دفر دیا ہو یا ناکادہ بلا شہا پنے انداز میں بطور شکرانہ اظہار رحمت کرے گا۔ اور بیٹ اپنے مومن کے گن گناہ سے گوارہ ہے کہ دین کے داروں سے لے کر آقا و اہل بیت و پیغمبر کی چمک دک چمک آپ کی عطا پر طلب الممان ہیں۔ شہد کی مجلس کو سمجھنے۔ جو خالق ارض و سما کی مخلوق میں ایک بہت ہی چھوٹی ہی تخلیق ہے ایک دن سرکار و عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کئی لباس پر قربان ہوئی، کبھی تیسو سے چھترین کی جاسیں لٹتی، کبھی جسم منور پر شہد حق ہوتی اور کبھی اپنے اقدس کو چوم کر اپنے ذوق کا سامان مہیا کرتی۔ اسی اثناء میں حضور ﷺ اس سے مخاطب ہوئے

اے مجلس اتنی یہ تو تھا! شہد کی طرح تیار کرتی ہے؟ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ ہم چٹائی مویچا، گیندا، کلاب، زمریں اور رنگا رنگ پھولوں کا رس چیں کر جب اپنے جیسے کی طرف آتی ہیں تو اس رس کو دباں اگل دیتی ہیں۔ وہ شہد بن جاتا ہے۔

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔ پھولوں کا رس تو کڑوا دیا ہے اور سب کچھ اٹھ ہوتا ہے جب کہ شہد ٹٹھا؟ اتنی ہی اس کا دے اور سب کچھ اٹھ دے اس میں شیرینی کہاں سے آجاتی ہے تو اس نے عرض کیا۔

گفت چوں خواہم بر احمد درود

ی شد شیریں و شگنی را درود

یا رسول اللہ ﷺ ہمارے منہ یا پید میں تو شیریں دھنسا نہیں بلکہ جب ہم گلشن سے پھولوں کا رس چیں کر اتنی ہوتی اپنے گھر کی طرف آتی ہیں تو آپ پر درود وسلام پڑھتی ہوئی آتی ہیں، جس کی برکت سے شہد، شیریں و خوش ذائقہ بن جاتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔ طیبہ طیبہ و روح حسنیہ۔ ممکن ہے شہد کی مجلس کی نیکی اور بارگاہ و باب المالحین میں پستند آئی ہو اور سودا گھر کو قرآن پاک میں نازل فرما کر اسے نذر دیا ہو یا گایا گیا ہو۔ سبحان اللہ کیا تعجب ہے کہ ہمارے یہ اعمال، درود وسلام پڑھنے کے باعث اچھے ہو جائیں، نیز مگر وسیلہ کو شہد کے استعمال پر بھی حرمت کا حکم لگا دینا چاہئے کیونکہ یہ کبھی درود شریف کے وسیلہ جلیلہ سے ہی شیریں دھنسا جاتا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلاماً علیہک یا رسول اللہ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ

دُرودِ پاک سے اعانت

حبیب گبر اللہ کی کارگاہ ہے کہ پناہ میں غلامانہ درود و سلام پیش کرنا افضل ترین اعمال میں سے ہے اور دین و دنیا میں سب سے بڑا دارِ طبع ہے۔ الامثل - درود شریف چونکہ نور ہے، جس سے ہم اپنی تاریک راہوں کو سمجھ کر نکلتے ہیں۔ اس عظیم عمل سے جو اخروی فضیلتیں میراثی ہیں، ان کا شمار نہیں، لیکن درود پاک کی مدد سے ہم اپنی اجتماعی اور انفرادی دنیاوی زندگی میں بھی کامیاب رہ پا کر نکلتے ہیں۔ مسلمان چوری یا چپا میں جو دولت و برکت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں اس کا ایک حل نئی رحمت اور جہاں تک درود شریف کی کثرت میں ہے۔ پاکستان وطن عزیز جن خطوں اور سمیر مالا سے گذر رہا ہے ان کے پیش آنے والے تمام الناس کے لئے ضروری ہے کہ وہ گھر گھر محافل درود پاک منفقہ کریں اور اس کے فضائل اپنے ملک کی سلامتی کے لئے دعا کریں۔ کوئی شخص نہیں کہ تیار یا بیمار مالک دنیا کے نقشہ پر ایک مضبوط اور طاقتور ملک کے طور پر نگاہ برتے ہو۔۔۔۔۔ ”سوائے مغربی“ کے سوا کسی چند حکایات و نقیصہ رقم ہیں۔ جن سے ہمارے موافق کی تائید ہوگی۔

دو جوان قتل اور چار ملزمان کا قتل کیس پر مقدمہ چلتا۔

اللهم صل على محمد و علي آل محمد

المجلس

”کیا کسی طرح اس کی حیرتیں اٹکیں گے۔“

7700

میں نے کہا "سپین بھائی!"

کہا "عراق والے سچے ہیں"

کہے: ”تم نے اللہ کی معرفت حاصل ہے“

2000

اس نے یہ چاہا۔ "کس طرح معرفت حاصل ہے۔"

میں نے کہا "رات سے دن کا لاق ہے اور دن سے رات۔" اس کے پیچ میں بچے کی صورت پیرا کر رہی ہے۔<sup>1</sup>

— ۱۲۷ —

میں نے کہا: "پھر تو کس طرح بچا ہے۔"

اس نے کہا: ”کسی کام کا پختہ انداز کرنا ہوں۔ اس کو فتح کرنا ہے۔ اور کسی کام کے کرنے کی ضمان لیتا ہوں، مگر نہیں کر سکتا۔ اس سے پہلے کوئی دوسری ہستی ہے۔ جو میرے کاموں کو انجام دیتی ہے۔“

"*Chlorophyll*"  $\sqrt{2} \sqrt{2}$

اس نے کہا۔ حج کے دوران مصری والدہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کا منہ کالا ہو گیا اور پیٹ پھول گیا۔ جس سے اندازہ ہوا کہ کوئی سخت مرض ہوا ہے، پھر اچانک ہال آئے اور اس میں سے ایک شخص ظہر ہوا۔ جس نے مصری والدہ کے منہ پر ہاتھ پھیرا تو وہ روشن ہو گیا اور پھر یہ ہاتھ پھیرا تو وہ دم بالنگں جاتا رہا۔ میں نے ان سے دریافت کیا ”آپ کون ہیں؟“

یہ باتھو بھیرتو اور مرزا لکھن جہاں تار پاشی لے لے اے۔ دریا لے گیا " آپ کون ہیں؟ "

فِيهَا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقْرَأُ

فرق: مجھے پتہ نہیں ہے۔

فرمایا: ”جب کوئی قدم رکھا کرے یا اٹھایا کرے، تو یہ دعا کر اللھم صل علی محمد و علی آل محمد

ایک دینا جس میں اہل ہوا تو ایسا کہیں تھا اور حقہ اللہ علیہ کفر ہو گئے۔ ان سے معاہدہ کیا۔ ان کی چٹائی کو بوسہ دیا۔ اس سے عرض کیا۔ ”اے میرے سردار! آپ کی خدمت میں تو میرا عظیم آئے، آپ بیٹھے رہے، اور شبی دعوت اللہ علیہ جن کو کھانا دیا، خدا کا گلہ نہیں؟ تو آپ نے ان کی بے حد تعظیم کی، کیا ہمارا ہے؟“

جی، اے تو آپ نے تو اس کی تعلیم کی ہے کیا اس کا اجر ہے؟

فرمانے لگے: ”میں نے وہی کام جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیا“

عزیزؔ تو کبھی قریب آجئے۔“

فرمایا: ”غروب میں زیارتِ نبوی کریم ﷺ سے سرفراز ہوا۔ اسی دوران میں علی رضی اللہ عنہ بھی حاضر ہوئے۔ آقا ﷺ کھڑے ہو گئے اور دینی مقامی کو پرسودیا۔ میرے اطفال پر رحمتِ دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ یہ ہر فرضِ نماز کے بعد السّلام جہاں کہیں رسول میں



فلسفہ حکم پر خدا ہے اور اس کے بعد میں مرتب یہ درود شریف پڑھتا ہے "وصلی اللہ علیک یا محمد" ابو بکر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی درود شریف بتایا۔

حضرت احمد بن حنبلہ نے غزنی درود اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات نماز تہجد کے بعد درود شریف پڑھا رہا تھا کہ مجھے اچھوٹائی۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو چڑا ہے ہوئے کھینچتے لے جا رہے ہیں جس کے گلے میں طوق تھا، مگر جب تک کہ لباس جو گتوں تک تھا اور وہ بڑے جسم والا بڑے سرو والا آدمی تھا۔ اس کا چہرہ سیاہ، ناک بڑی اور منہ پر چھچک کے داغ تھے۔ میں نے پوچھا۔ "یہ کون شخص ہے؟" جواب ملا "یہ ابلیس ملعون ہے۔"

تو میں نے اس سے کہا۔ "اے خدا! کے دشمن تیری یہی سزا ہے اور یہ سزا اس کی ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کفر کرے۔" پھر میں نے دعا کی۔

"یا اللہ! یہ تیرا قہر اور میرے پیارے نبی ﷺ کا دشمن! یا اللہ! اب مجھے اپنے حبیب ﷺ کے پیار سے شرف فرما۔۔۔ پھر میں نے دیکھا۔ ایک ایسی جگہ پر ہوں۔ جسے چھپا تا نہیں ہوں۔ اچانک ایک دوست جو کہ عاقی اور جنگ بزدل تھا آیا۔ میں نے اسے سلام کے بعد پوچھا۔ "آپ کہاں جا رہے ہیں؟"

فرمایا "میں رسول اکرم ﷺ کی مسجد میں جا رہا ہوں۔"

میں بھی ساتھ ہو گیا اور چند منٹوں بعد ہم مسجد نبوی میں تھے۔

عرض کی "یہ حضور اکرم ﷺ کی مسجد ہے۔ لیکن مسجد والے آکا کہاں ہیں؟"

فرمایا "ذرا صبر کرو۔ ابھی حضور عظیم ﷺ اسے والے ہیں۔"

پھر شاہ کوئین ﷺ تشریف لے آئے۔ ان کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے میں نے آقا سے دو جہاں ﷺ کے حضور سلام پیش کیا تو حضور نے فرمایا۔ "اللہ کے پیارے ظہیر! براہیم علیہ السلام کو بھی سلام کرو۔"

پھر میں نے ان کی خدمت ہارکت میں بھی سلام عرض کیا اور دلوں سرکاروں سے دعا کی درخواست کی۔ دونوں حضرات نے دعا فرمائی۔

پھر میں نے عرض کی "آپ دونوں میرے ضامن ہو جائیں۔"

تو آقا ﷺ نے فرمایا "میں میرے لئے اس بات کا ضامن ہوں کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔" پھر میں نے عرض کی "مجھے کچھ نصیحت فرمائیے! جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچا کرے۔"

فرمایا "مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو۔"

عرض کی "یا رسول اللہ ﷺ! جب میں درود پاک پڑھتا ہوں۔ تو کیا آپ اسے سنتے ہیں؟"

فرمایا "ہاں! میں سنتا ہوں۔"

پھر میں نے عرض کی "یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرے ضامن بن جائیے؟"

فرمایا "تو میری ضمانت میں ہے۔"

عرض کی "یا رسول اللہ ﷺ! میرے موصوفین کے بھی ضامن ہو جائیں؟"

فرمایا میں ان کا بھی ضامن ہوں۔"

آخر میں پھر ارشاد فرمایا کہ تیرے لئے لازم ہے کہ تو درود پاک کو پڑھے اور کثرت کرے تو پھر تیرے لئے ہر وہ نعمت ہے جس کا تو نے سوال کیا ہے۔"

دوران حج ایک شخص کثرت سے درود پاک پڑھا رہا تھا۔ حرم شریف میں دوران طواف پہنچی میں عرفات میں۔ قدم اٹھاتا ہے تو درود

پاک قدم قدم رکھتا ہے تو درود پاک۔ ایک فرد نے دریافت کیا۔ اسے اللہ کے بندے ایسا ہر مقام کی طلبہ و طلبہ و مائیں ہیں تو اہل ہیں مگر تو

برجگہ درود پاک ہی پڑھتا ہے۔ یہ کیوں؟"

اس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا۔ جب ہم کو فہ پہنچے تو میرا باپ چار ہو گیا اور چارویں دن بدین

بڑھتی گئی تھی کہ وہ فوت ہو گیا۔ انتقال کے بعد میرے والد کا چہرہ بگڑ گیا اور گدھے کی شکل بن گئی۔ میں سخت پریشان ہوا اور اسی غم و اندوہ کی

کیسٹ میں مجھے اچھوٹائی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل اور پاکیزہ صورت میں تشریف لائے اور میرے باپ کے چہرے سے

کپڑا لٹکا کر اٹھ کر اپنے دروازے پر پہنچ کر کھڑے ہو گیا۔

تاریخ کی روشنی میں

مرض کی، "میں فقیر کیوں نہ ہوں، حالانکہ میرے پاس باپ کا یہ حال ہے؟" فرمایا: "اچھے بھارت ہو! اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر فضل، کرم کرو پایا۔"

میں نے عرض کیا آپ کوئی ہیں آپ کا تکریم لانا مارے لئے باعث رحمت ہوا۔ فرمایا میں شفیق مجرباں ہوں۔ میرا نام محمد

مصطفیٰ علیؑ ہے۔ عرض کیا کہ ”اے نبی! اللہ اللہ! کہے گئے یہ تو فرما دینے کو میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہو گیا تھا؟ فرمایا: ”اے باپ سو خود تھا اور قانون قدرت ہے کہ سو خود کا چہرہ دیکر یا جیسے تبدیل ہو جائے گا یا آخرت میں، لیکن میرے باپ کی یہ حالت تھی کہ رات بستر پر لیٹنے سے پہلے سو (بعض کتابوں میں تعین سو بار) تھم پر درود پاک پڑھا کرتا تھا اور جب اس پر یہ مصیبت آئی تو اس نے مجھ سے فریاد کی تھی اور میں ہر اس شخص کا فریاد رس ہوں مجھ پر درود پاک کی اکثریت کرتے۔“

جبرائیل اٹھن چار ماہ و دو سالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ "یا رسول اللہ! میں نے آج ایک عجیب و غریب واقعہ دیکھا ہے۔"

مرض کی۔ ”ایسا رسول اللہ! مجھے کوہِ قاف جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھے وہاں آؤ انھیں اور رونے دھونے کی آوازیں سنائی دیں۔ میں نے تو انہوں کو اس کا رشتہ کیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا۔ جس کو میں نے پہلے آسمان پر دیکھا تھا۔ جب کہ اس وقت بلا عجز و اکرام میں رہتا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا۔ سر ہزار فرشتے اس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ فرشتہ سانس لیتا تھا تو رب کا نکات اس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا۔“ میں نے سرگرداں پریشان فرشتہ سے پوچھا ”تمہارا کیا حال ہے اور تجھے کیا ہو گیا ہے؟“ اس نے بتایا۔ ”میراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا۔ میرے قریب سے اللہ کے سبب بڑا گزرے گا میں نے اس کی تعظیم و تکریم کی اور وہ انکی اور یہ درد کا۔ عالم نے اسی پاداش میں مجھے ذلیل و رسوا کر کے جلدی سے اس بلندی میں پھینک دیا ہے۔“

پھر اس نے کہا: "اے جبرئیل! بارگاہِ مذہبی میں میری سفارش کرو۔ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو عاف فرمائے اور مجھے پھر بحال کر دے۔"

یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اللہ تعالیٰ کے دربارِ باریعاً میں نہایت عاجز و کمزور کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربارِ الٰہی سے ارشاد ہوا:

"اے جبرئیل! اس فرشتہ کو تلامذہ کو عاف فرماتے ہو تو میرے ہی واسطے درود پاک پڑھو۔"

یا رسول اللہ ﷺ! جب میں نے اس فرشتہ کو قرآن الہی سنا تو وہ سخت ہی حضور کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھنا شروع ہو گیا اور پھر  
برسوں دیکھتے دیکھتے اس کے بال ہ پلٹنا شروع ہو گئے اور وہ پھر اپنی مسند اکرام پر چاہیٹھا۔

انقلابات زمانہ نے جب رنگ دکھایا وہ تاریخ جس کا کاروبار مشرق و مغرب میں پہلا ہوتا تھا۔ وہ کوڑی کوڑی کھیتا ج ہو گیا اور قرض کے وجود سے دلچسپی کم ہو گئی۔ قرض خواہ آتے اور اسے ذلیل و رسوا کرتے۔ ایسا ہی قرض خواہ آیا اور اس نے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔ مقررہ قرض نے معذرت کی۔

قرض خواہ نے کہا: ”ہم نے حیرے ساتھ وہاں کا معاملہ کیا تھا مگر قحط میں وہاں انھیں پانی“ مقررہ میں نے کہا ”خدا کے لئے مجھے رسوا نہ کرو۔“

قرض خود لے لیا۔" تجھے ہرگز نہیں چھوڑاں گا، اور حالت میں قاضی کے پاس لے گیا۔ قاضی نے پوچھا، "تو نے اس سے قرض لیا؟"

جواب دیا: "ہاں لپا تھا لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کر سکوں۔" "تقاضی نے کہا: "ضامن دو۔ ورنہ قتل جانا۔۔۔۔۔" مگر کوئی شخص ضمانت دینے کے لئے تیار نہ ہوا۔ مقررہ عرصے نے قرض خواہ سے عرض کی کہ: "خدا کے واسطے مجھے آج رات بچوں میں گزارنے کی ہمت دے۔ بھرے تک قتل بھیج دیجئے۔"

[illegible]

مقررین نے کہا: اسی رات مجھے لئے مہرے خدا میں۔ جے کے اچھا لگا ہوا ہے۔"

قرض خواہوں گی کہ اور ضروری فخر و ادھر پر بھٹان مگر وہاں آپا تو بڑی نے سبب چمچھا۔ تو اس نے سارا کاجرا کہہ دیا۔

بڑی نے کہا، نظم نہ کیا۔ لکری چنداں ضرورت نہیں، جس کے خاص میں رسول بھیجے ہوں۔ وہ کیوں مفہوم پر بھٹان ہوگا۔۔۔۔۔ یہ سن کر اس

کے نظم کا فخر ہو گئے اور کچھ اخباری بندہ لکھی۔ دماغ کو درد، پاک چڑھا شروع کر دیا اور اسی کیفیت میں سو گیا۔ خواب میں رحمت دو جہاں علیہ السلام نے اور تسلی دی اور جنت سنائی۔ ”سہرے وارے امتی کیوں پریشان ہے؟“ فرماتے کہ: ”مجھ بادشاہ کے وزیر کے پاس

جانا اور کہا کہ آجے میرے رسول نے سلام بھیجا ہے اور تم دعا ہے کہ میری طرف سے پانچ سو دینار قرضہ ادا کرو کہ کبھی قاضی نے اس کے بدلے لگے جیل بھیجے گا تم صابر کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی ضمانت ہے آج باہر ہوں اور ناشانی کے طور پر بتا دینا کہ آپ محبوب کبریا علیہ السلام پر دردت ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتے ہیں۔ لیکن گذشتہ رات آپ کو بخلی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پورا ہزار مرتبہ پڑھا کہ نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری ہی تھی۔“

وزیر موصوف باہر جانے کے لئے تیار تھے کہ یہ صاحب پہنچ گئے۔

پوچھا ”تم کون ہو اور کیسے آئے ہو؟“

کہا ”آپ نہیں سمجھا گیا ہوں“

”کیا مطلب“

کہا ”مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے بھیجا ہے۔“

پوچھا ”کس لئے؟“

تو اس شخص نے سارا ماجرا سنا دیا اور کہانی بھی بتادی۔

جب یہ سب سمجھنا تو وزیر کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس صاحب کو مکان کے اندر لے گئے اور تعلیم کے ساتھ نٹھایا اور ایک دفعہ پھر اپنے آقا کا پیغام سن اور پھر اس کی بیانی کو پورا اور خوشی دیو کے بعد تم جیل کرتے ہوئے کہا۔

”یہ پانچ سو دینار آپ کے گمراہوں کے لئے، یہ مزید پانچ سو دینار آپ کے بچوں کے لئے اور یہ پانچ سو دینار خوشخبری لانے کے لئے یہ پانچ سو دینار قرض ادا کرنے کے لئے۔“

مقررہ خوش خوشی کمر لیا اور کل رقم سے پانچ سو دینار گن کر قرض خواہ کے پاس آیا اور کہا کہ ”چلو قاضی کی عدالت میں، جا کر تہہ دار قرض داکا جا ہے۔“ قاضی صاحب اندھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے۔ رات آقا میری خواب میں بھی آئے اور فرمایا کہ ”مقررہ قرض کا قرضہ ادا کرو ورنہ آج اپنے پاس سے وہ قرض خواہ لے گیا میں نے قرض معاف کیا اور پانچ سو دینار بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں۔“

سڑجہا کے دوران ایک جگہ پڑاؤ کیا تو آقا ﷺ نے حکم دیا کہ کہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھا لو۔ اسی کھانا میں ایک شہد کی بھی نے زور زور سے جھننا شروع کر دیا۔ صحابہ نے عرض کی۔ ”یا رسول اللہ یہ کبھی کیوں شرارت کرتی ہے؟“

فرمایا یہ کہہ دی ہے کہ کہیاں ہے قرار ہیں۔ اس وجہ سے کہ صحابہ کرام کے پاس سرائیں نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی چار میں ہم نے شہد کا تھکا لگا ہوا ہے وہ کون لائے کیوں کہ تم تو اسے لائیں نہیں۔“

پھر فرمایا یہاں سے علی علیہ السلام بھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ۔“

چنانچہ حضرت عیدہ ر کرا رہا تھا ایک چوٹی پر نہ کھڑا کراس کے پیچھے ہوئے اور غار میں پہنچ گئے اور شہد معاف حاصل کیا اور وہاں رسالت میں حاضر ہو گئے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے وہ شہد تقسیم فرمایا۔ جب صحابہ کرام کھانا کھانے لگے تو بھی پھر آگئی اور جھننا نے لگی صحابہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ ابھی پھر شرارت کر رہی ہے؟“

فرمایا ”میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ جواب دے رہی ہے۔“

عرض کی ”آپ نے کیا سوال کیا ہے۔“

فرمایا ”چہ چاہے تمہاری خوراک کیا ہے ابھی کتنا ہے پراناں اور پیالہوں میں جو بھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہیں۔“

میں نے پوچھا ”بھول تو کروڑے بھی ہوتے ہیں پیچھے لگی ہو محرومگی، تو میرے منہ میں جا کر تھابت نہیں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ تو کبھی نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ ﷺ ہمارا ایک امیر اور سردار ہے جب ہم پھلوں کا رس پیتی ہیں تو ہمارا امیر آپ کی ذات مقدسہ پر درود پاک پڑھتا ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ مل کر درود پاک پڑھتی ہیں۔ اسی درود پاک کی وجہ سے یہ کڑواں کٹھنا ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے شہد بھلن جاتا ہے۔“

# دردوں کی کہانی

شیخ عہد المسعود محمد صالح

زیر مسودہ ۱۱۳۱ سیرت النبی ص ۱۱۱

فتح محمد منصور عالم لا حولیٰ لا قوۃ الا باللہ ۱۳۹۷ھ میں دہلی میں سرکارِ عشق بی میں گرفتار اس شخص کا نام ہے جسے ہار پادشاہ دہلی ہار  
مسئلے سے نوازا گیا آپ ایک چابی تھے۔ ایک واقعہ ہے آپ کی نگہ بردار دہلی میں ایک مکتبہ پر درود و سلام پڑھتے کاروانی و  
عشق پورا ہوا اور قسمت پاک اٹھی یہی عالم جذبہ ہوا میں آپ سے کتاب اصول الحقیقی علی الصلوٰۃ علی سید العظمیٰ  
سیدنا و مولانا محمد علی گنجی دہلی میں درود پاک کے کتب کتبیں دیکھ بیٹھے تھے۔ وہاں کی عدم دستیابی کے باعث وہ یہ  
کتاب مولیٰ مرتبہ پر لکھی سے آج اسے مولیٰ دردوں کی کہانی کا حصہ بن گئے۔

ان دونوں کا ایک واقعہ ہے خدا کو یہ کہ میرا اس راز کو کھولنے کا ارادہ نہیں تھا کیونکہ مجھے اس سے زیادہ کوئی نہ پسند چاہے۔ لیکن اس کے بعد تعالیٰ کے ان لشکروں کا ایک غیر معروف سپاہی بن جاؤں جو لوگوں میں مشہور ہونے پر خدا کے حضور حاضر ہوں گے کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیونکہ اصل مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب کی طرف لوگوں کو بلانا ہے اور اس کے نبی علیہ السلام اور اس کے دوستوں کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ چاہئے کہ ہم تاریخ کی گزشتہ نصف صدی کی طرف لوٹیں، کیونکہ زمانے کا یہ چیز گردش سے نہیں بدلتا اور جب وہ اسی وقت اور مہلت کے بغیر چلتا ہے تو لوگ بھی زمانے کی سواری میں اسی طرح چلتے ہیں تا کہ اس سفر سے زندگی کا سچی اور دیرپا کی حکمت حاصل کریں۔

تو کئی جلدی سال گزر رہے ہیں اور دونوں کے جھگڑے لپٹ رہے ہیں اور اسی لئے تو مجھے لگتا ہے کہ میں بچہ ہوں کہ کچھ اختصار میں باجکتی دعویٰ نظر آتا ہے اور میں زمانے کے ساتھ ۱۳۳ھ بمطابق ۱۹۱۸ء کے موسم سرما کی سخت طوفان اور بادشہ ولی ٹھٹھی اور اندھیری رات کی طرف لوٹتا ہوں جب کہ میں اس وقت پٹنہ میں سپاہی تھا۔ رات کے پہرے پر شام ۱۱ بجے سے لگجے، جب تک میری ذہنی تھی۔ جب رات گہرے اندھیروں میں عالم وجود کو پلیٹ لیتی تھی تو اسے سخت سردی تھی اور میں آنے والے میں رات کا تپا۔ بیکٹریا، کھٹوں میں ہزار ہست سالوں میں گزرتے اور میں اس سخت طوفانی وقت میں زندگی کے خواب فطرت سے پیدا ہوا اور میں نے اس گڑھی سے زندگی شروع کی اور میں نے ماضی کے حلقوں کو چاٹتا سے چھوڑ دیا اور حال کے حلقوں تدریجی اور مستقبل سے میں غافل تھا اور میں نے اپنے آپ کو خوب محنت میں ڈال کر سوچا کہ میں اس زندگی میں کیا کروں اور یہ ظہری عمر یا بعد اس طویل رات کے کیسے گزاروں۔

تو مجھے وہ گہرے طیب کے پردے سے ایک روحانی آواز ملنے لگا۔ اسے حیران انسان اقرآن پاک کی طرف آقا میرے دل نے اس آواز کو قبول کر لیا اور میں نے ایک جلوہ نور دیکھا کہ میرے اطراف قلب کو روشن کر رہا تھا اور اس وقت سے میں نے قرآن پاک کو اپنی تنہائی کا سانس اور وحشت کا ساتھی بنالیا اور میں نے اللہ تعالیٰ اور قرآن پاک کی طرف راحت و اطمینان محسوس کیا۔ جس میں نے سورج مسجد کو روانی یاد کیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں نے یہ سورج کیسے یاد کیا اور یہ کہ غامض سے میں نے کیوں چنا اور ایک دفعہ میں اسے نماز میں چڑھا رہا تھا کہ مجھے تھا کہ میں سے ایک شخص نے سنا اور مجھے اس وقت تک کے لئے چڑھنے سے روکا جب تک میں کسی فلیپر کو سنا لوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آسانی فرمائی کہ میں نے بعض چھوٹی سورتیں ایک فلیپر سے یاد کر لیں اور میں زبان، دل اور جدائی کیفیت کے ساتھ چڑھتا تھا اور اس وقت میرے دل میں حضور ﷺ پر وہ شریف چڑھنے کا ذوق پیدا ہوا تو میں نے وہ شریف کو تیلید بنالیا اور میں نے کئی کے ساتھ شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کی توفیق و کرم سے ایک ہزار سورج بچ اور اسی قدر شام کو میرا وہ تھا کہ میں گزرتے گئے وہ میرا اپنی فون کے حامل کی حیثیت سے جا رہا ہو گیا۔ اب میرے پاس کافی وسیع دولت تھا تو میرا ایک ہزار سے بڑھ کر ہزار ہو گیا اور میں ہر پندرہ دن میں دونوں آرام کرتا تو ان دونوں میں ۲۲ تھنوں کے دوران میرا سورج ابھرا تک بڑھ گیا۔

اسے چڑھنے والے اگلے میں معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا وہ صیغہ پچھلے چہرے ہیں جس کے ساتھ میں اپنی زیادہ تعداد میں درود شریف چڑھا لیتا تھا آپ کو میرا جواب یہ ہے کہ بڑے سے بڑا درود یہ تھا۔

اللهم صل علی سیدنا محمد النبی الامی و علی آله وصحبه وسلم اور صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور اس مختصر وقت میں اپنی زیادہ تعداد میں نہیں چڑھ سکا تھا اور اسی دور میں مجھ پر عجیب طرز اور الفاظ والے درود شریف غالب آتے اور میں انہیں اپنے دوستوں پر پیش کرتا تو اس سے خوش ہوتے اور جمع کر لیتے اور زبان پاؤ کر لیتے اور ان حالات کے پیش نظر میں اکثر خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتا یہاں تک کہ میں ایک بار سے زیادہ مرتبہ زیارت سے بہرہ ور ہوتا اور میرے نزدیک ان میں سے بعض زیادہ قوی و گہرے فخر کے لئے نہیں بلکہ نصیحت اور عبرت کے لئے بیان کرنے میں کوئی ذرا نہیں اور میری تصدیق کر اور مجھے تصدیق ہی کی یہ ہے کہ میں وہی صورت جان کر سکتا ہوں جو کہ میری رات کے خیال میں محفوظ اور میرے دل کے آئینہ میں محض ہے اور مقام نبوی ﷺ کی میں نے شیطان کے ہاتھ جوڑنے کے بارے میں کوئی جھگڑا نہیں کر سکتا کیونکہ خود یہ عالم ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے برحق سمجھو کہ دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بنا سکتا" تو یہ خواہش اگر کسی چڑ پر دلالت کرتی ہیں تو صرف اسی ایک سر پر اور وہ ہے حق کی جانب میرا طریق اعانت اور اخلاق کی پاکیزگی اور اعتدالیت، ان خوابوں میں سے ایک میں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے چڑھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے تو آپ نے فرمایا کہ افضل الاعمال یہ ہے کہ تمہارا اس کے وقت میں انتظار کرے۔

اور ایک دوسری خواب میں مجھے علم دیا گیا کہ میں نہ سوؤں مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر پر اور انکی دفعہ چار ہوتا ہوں تو آپ تکلیف کی جگہ اپنا دست ساراکہ رکھ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے علم سے غور و غطا ہو جاتی ہے اور مجھ پر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہے کہ میں نے اگلے خاتمے کی نیت سے

حضور ﷺ کے ساتھ مل کر سورہ فاتحہ پڑھی اور ایسا بھی ہوا کہ باقاعدہ طویل تک حضور ﷺ کی زیارت مجھ سے متعلق رہی تو اس کی وجہ سے بہت نصیب ہوا، پھر میں نے آپ کی زیارت کی، آپ فرما رہے ہیں تو کیسے نصیبین ہے حالانکہ میں حیرے ساتھ ہوں یہ میں حیرے ساتھ ہوں اور کئی مرتبہ ایسا فرمایا۔

اور ایک مرتبہ میں نے آپ سے عرض کی، کیا آپ میرے متعلق ہیں؟ فرمایا میں تیرا شفاعت کرنے والا اور ضامن ہوں۔ ایک دفعہ میں نے آپ کو حضرات انبیاء کے کرام علیہ السلام و اہل بیت کے درمیان دیکھا، چونکہ میں ان کے درمیان حضور ﷺ کو پوری طرح پہچان نہ سکا تو میں نے ان سے عرض کی کہ آپ میں میری شفاعت فرمانے والے کہاں ہیں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا میں کہہ کر ”میرے ضامن بن جائیں“۔

اور کئی دفعہ میں شکست اور تنگیوں میں گھر گیا تو آپ ﷺ مجھے حوصلہ دلاتے اور میرے کرنے اور میرے ساتھ مصائب پر غالب آنے اور بے قرار اور بے چین نہ ہونے کی ہدایت فرماتے تھے۔

اور ایک اور خواب میں، میں نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ آپ ہمیشہ کچھ پر اپنی زیارت کا احسان فرماتے رہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اپنے اعمال کے اندازے کے مطابق دیکھئے گا۔

اور ایک دفعہ میں نے آپ ﷺ کو انکی صورت میں دیکھا کہ جو مجھ پر مطہر ہوئی تو میں نے وضاحت کے لئے عرض کی، کیا آپ ﷺ نصیب ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو خود مبداء مقصد نہیں ہے؟ تو مجھے معلوم ہوا کہ اصل میں میں ہی بدلا ہوا ہوں۔

فصل چھترہم میں نے جب بھی حضور ﷺ پر درو شریف کا وسیلہ اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں پیش کیا تو پختہ اور انوری مشکل کشائی، عبادت و ادائی اور توفیق کثیر نصیب ہوئی۔

اور اللہ کا شکر اور اس کی نعمت کا بیان ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک رات اپنے حضور کھڑے ہونے کی عزت عطا فرمائی، جس میں، میں بہت مفہوم و پریشان سویا۔ میں اس کے جلال میں فرق ہو گیا اور اس کے انوار و تجلیات میں خواہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حق سبحانہ کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ اے میرے رب کیا تو مجھ پر راضی ہے؟ تو میں نے یہ عظیم توفیق نکلنا کہ ”میری دی ہوئی مصیبت پر میرا راضی رہتا ہے میری مصیبتیں راضا ہے۔“

اور کئی ایک ایسی حق خواہشیں میں زیارت میں سوئیں کہ میں اس خطرے کی وجہ سے ان کے بیان سے قلم کور کرتا ہوں کہ کہیں ان کے بشر کرنے سے جو میرا مقصد ہے اس کے خلاف کوئی نتیجہ اخذ نہ کر لیا جائے اور وہ مقصد ہے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بیان کرنا ”اپنے رب کی نعمت کو بیان کرنا اور تاکہ اسے نہ جیتنے والے“ تجھے محبت رسول اللہ ﷺ کی طرف لے جاؤں جو کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی محبت تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”تم فرماؤ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، جنہیں اللہ محبوب بنائے گا۔“

اور یہ حال مجھ پر اس طرح رہا یہاں تک کہ ۱۳۳۳ھ تا ۱۹۵۱ء آگیا جس میں مجھے نئی فون مرکز کنگرا زیارت میں بطور عامل بدل دیا گیا اور ایک مدت کے بعد مجھے قلم اہلہ میں بدل دیا گیا، پھر قلم اہلہ حادث میں اور یہ انقطاع کا وقت جاری رہا، بدل اس کے کہ وہاں اطاعات میں کوئی روحانی ذوق نہ تھا اور میں ایک وقت سے دوسرے وقت پر بدل کر درو شریف پر دستار ہوا اور زمانہ پختہ وقف اور مہلت کے پختہ ہے۔

پھر میں مرکز زلفی میں ۱۳۳۵ھ تا ۱۹۵۸ء ملا جو کہ (یعنی) منتقل کر دیا گیا اور ان کئی جلدی اور سال کئی مرحلت سے گزرتے ہیں اور یہ درو شریف میرے دل میں رہے ہوئے اور میرے (یعنی) میں لگے ہوئے ہیں یہاں تک کہ مدطانی ملحقہ کی طرف ۱۳۳۹ھ تا ۱۹۶۹ء میں منتقل ہوا تو میں کافی مدت تک چھوڑ دے رکھنے کے بعد پھر ان دروہوں کی طرف لوٹنے کا جذبہ پاتا ہوں، اٹھک اپنا دروہہ کارہا۔

پس میں ۱۳۳۹ھ تا ۱۹۶۹ء میں حیرے کے اس ادارہ میں منتقل ہوا جو کہ نو عمر بچروں کے لئے اصلاحی اور ترقی ادارہ ہے اور کچھ وقت کے بعد میں بکھرے ہوئے اور ان سے درو شریف متبع کرنے لگا اور جو کچھ میرے حائفہ میں موجود تھا اور اس متبع کرنے کے دوران میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ ایک کھلی جگہ میں لوگوں کو نائیں بائیں جگہ تقسیم فرما رہے ہیں اور میں آپ کے دائیں جانب کھڑا تھا تو آپ نے میری طرف دیکھا کہ گویا وہ کچھ میرے ہی میں تھا آپ نے اسے ہانپ لیا کہ میں دوسروں کی طرح چاہتا ہوں کہ مجھے کچھ عطا ہو تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تجھے ایک دروہہ دے دیا جس میں سب کچھ ہے تو میں نے اس سے کہا کہ یہ ان دروہوں کی طرف اشارہ ہے۔

اور ۱۳۶۰ھ تا ۱۹۶۹ء میں نے آپ ﷺ کو ایک طویل خواب میں دیکھا کہ اس کے دوران آپ مجھے فرما رہے ہیں کہ تو کیا چاہتا ہے؟ تو میں نے عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ان دروہوں پر بکھر فرمائیں تو آپ نے قبول فرمایا اور فرمایا کہ میں نے انہیں دیکھ لیا۔

پھر میں ان کی موجودہ حالت پر انہیں کہنے لگا کہ دروہہ ایک اور چند شخصوں کے بعد ایک اور خواب میں میں نے آپ کی



نہیں اسوہ کی طرف جہالت فرماتے ہیں جن میں ان کی انہنی اور آخری عادت ہو تو ہر سادگی غاسوس ہو گیا اور مجھ سے مزید بڑھنا نہ ہو  
میں نے اس سے کہا کہ آپ مجھے اسرار چھپانے کا کیسے علم دیتے ہیں حالانکہ آپ مجھ سے مزید بات چیت میں تو اس نے طلب میں سبالت کیا تو میں  
نے کہا اس گفتگو کو بصیرت و ذوق اور انوار و اسرار والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔

یہاں میں نے اپنے ساتھی کو جنسی لطافت کے بعد سے ہر چھوڑ دیا وہ آیا اور اس نے متعلق گفتگو کو ملانے کا مطالبہ کیا اور کافی بحث و جمیع  
کے بعد میں نے اسے کہا کہ جب جنائی کو چھپانے کا معاملہ طویل ہو چکا تو ایک دن ان کا ظہر ضرور ہوگا اور جبکہ میرا دست کلام کو پانے  
والوں میں سے تھا، میں نے اس سے کہا کہ ہمیں اعمال کی ضرورت ہے اقوال کی نہیں تو اس نے کہا مجھے مزید معرفت عطا کریں۔ میں نے کہا  
کہ ہمارے پاس معرفت قرآن پاک کے رامت کے بغیر نہیں آ سکتی تو اس نے کہا کہ یہ تو کافی نہیں۔ میں نے کہا ہمارے پاس حکمت و دانشی  
شب بیداری درود رکھنے، نیکی کرنے اور فقیروں، یتیموں اور یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے آتی ہے اور دوسری پار میں جتنے عمل کی  
وہ بے مقصد گفتگو ترک کرنے کی تاکید کرتا ہوں۔

اس نے کہا مجھے کچھ اور بھی بتائیں تو میں نے کہا اپنے لئے قرآن پاک سے درود و ستر کر اور رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھ جتنا ہو سکے  
وہ سب سے پہلے مساکین پر صدقہ کر اگر چہ آدمی روٹی ہو اور بات ختم ہوگئی لیکن میرا دست اپنی عادت کے مطابق معرفت کا چاہتا ہے اور مزید  
بات چیت میں نے اسے کہا معرفت کا سب کچھ کچھ بھی نہیں چاہتا کہ وہ یہ کہ جو کچھ کہا جائے اس کا وقت بھی آ گیا ہو اس کا مستحق موجود ہو اور میں  
نے اس سے قرآن پاک کی تلاوت کا مطالبہ کیا اور یہ کہ خیرات کرے اگر چہ آدمی روٹی ہو اور اس کے بعد وہ ساتویں اشاعت میں باقی بات  
پوری کرنے کے لئے آئے اور نیچے یہ ساتویں اشاعت ہے اور ہر ساتویں باقی بات کو پورا کرنے کے لئے ابھی تک نہیں آیا۔

جب ہے کہ دست لمبی ہوگئی اور غالب گمان یہ ہے کہ وہ ہرگز نہیں لوٹے گا، کس لئے بھٹکا ہے، کیا راہی میں سے نصیب روٹی کی وجہ  
سے کہ اسے مسکین یا یتیم پر خیرات کرے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیرات کرنے والوں کے دفتر میں نکلا جائے یا اس تکلیف کی وجہ سے جو  
میں نے اسے قرآن پاک بعض آیات کی تلاوت کے لئے دی ہے کہ وہ ذکروں کے دفتر میں نکلا جائے۔ بے شک خیرات ایک سواری ہے جو  
کہ سفر فریق کو آخر تک پہنچاتی ہے اور اللہ کریم ہے احکامات اور اچھے اخلاق کو پسند فرماتا ہے اور اسی طرح ہر شخص کو ہماری کتابوں کا دیکھنا  
حرام ہے جسے ہمارے جبرائیل نہیں کیونکہ جب تک وہ امن و امان میں ہے اس کا یقین میں کوئی حسد نہیں۔ کیا میرا ساتھی بھول گیا کہ اللہ تعالیٰ  
نے فرمایا "صلواتیٰ علیٰ اہل کمال" نہ کہ ان کے ضمیر اور گفتگو کا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی حکمتی نظیریں سونے والوں کو نہیں دی جائیں اور ہر دی خرابی  
ہے اسے جو غفلتوں کی صحبت اختیار کرتا ہے وہ بے شک میرا ساتھی جانے والوں کے ساتھ چلا گیا اور اسی وجہ سے اسرار و انصاف والے بہتر لوگوں  
کے سوا کسی کے لئے یہاں نہیں اور یہاں تک کہ میرا ہوا جس کا کہنا اللہ تعالیٰ نے ہم پر آسان فرمایا یہاں تک کہ سب آخو میں اشاعت میں  
نکا، اللہ تعالیٰ عظیم ملاقات کا احسان فرمائے گا اور یہاں بھی اشاعت ہے۔

پھر مجھ سے متعلق گفتگو کو ملانے کا مطالبہ کیا گیا تو میں نے اپنے حائلے میں کسی ایسی چیز کو کریدنے گھسوں لیکن کھینے کو کچھ نہ ملتا اور قسم نے  
فرمائی کہ حالانکہ اس کی بیعت میرے ساتھ لطافت کی عادت ہے پھر مجھے الٹگی آگئی، میں نے ایک شکل آتی ہوئی دیکھی تو میں نے کہا تو  
کون ہے اس نے کہا میں جبریل روح ہوں جو میرے دونوں پیلوں کے درمیان ہے۔ میں نے کہا تجھ پر اللہ کا سلام ہوا ہے وہ جو میں ہوں  
وہ میں ہوں۔

تجھ پر سلام ہوا ہے وہ ذات کہ تو جو کہ لئے ظاہر ہو ادب ظاہر ہوا، مجھے وہ دکھا جو میں نہیں جانتا اور مجھے وہ دکھا جو میں نے نہیں دیکھا  
میں نے اس پر وہ چھپنے والی روح مجھے افس عطا کر پھر میں خوب رو دیا اور وہ نے میں کئی راحت اور فرحت سے تو اس نے مجھ پر سلام لونا یا پھر کہا تو  
کیوں روتا ہے کیا تجھے ۵۵ برسوں کے درمیان رہنا کافی نہ ہوا، دل کی پاکیزگی اور نفس کی صفائی کو اپنے اوپر لازم کر، اور جو کچھ کھو گیا، دنیا لوگوں  
میں اس کے پیچھے نہ گنوارا اپنے دل کو اتنے دلے کے متعلق مصروف نہ کر اور دعویٰ مطالبہ کا اہتمام نہ کر اور مسکرا، میرے ساتھ زندگی مسکرائے گی  
اور اگر تو روتا ہے تو میرے سوا میرے ساتھ ہرگز کوئی نہیں روئے گا اور جب تو چاہے کہ اللہ کے ہاں اپنا مرجع بچانے تو دیکھ کہ خدا کا مرجع  
میرے نزدیک کیا ہے اور جب تو لوگوں کے نزدیک اپنا مقام بچانا چاہے تو دیکھ کتنے لوگ بھڑکی حاجت کے حیرت ملاقات کرتے ہیں اور  
رسول اللہ ﷺ کا قول مبارک حق ہے کہ "لوگ سوالات کی طرف ہیں مثلاً یہ تجھے اس میں کوئی سواری کے مقابل ملے" اور میں نے اس سے سخت  
اور نکل خطاب کی طلب کی تو اس نے کہا ابھی ہم اس سے پردہ نہیں اٹھاتے اور ابھی ہم انہیں غصوں میں پردہ نہیں رہنے دیتے ہیں، ابھی تو  
نہایت پر مشاہدہ کرے گا تو جو بیخود و بادر ہو گیا۔ جڑا میں بیست بندہ اپنے رب کو اسی وقت پہنچنے کا جب اپنے دل میں کسی دوسرے کی جگہ نہ  
ہائے اور زندگی رمل کا بازی کے مشاہدہ ہے جس کے مختلف درجوں والے ہے شہر آپ ہوں اور آخر کار سب کے سب سطر کے اہتمام پر پہنچ



جاتے ہیں اور زندگی اپنے اندر کی مشقتوں اور سوزوں کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے۔ تو اس میں سے اپنے قصہ پر راضی ہو جا، تجھ پر بھیجیں اور خطرات آسمان ہو جائیں گے اور ان لوگوں پر سختی مٹائیں آسمان ہو گئیں جو کہ تھا، وہ قدر کی حکمت پر ایمان لائے اور میں نے اس سے حریہ طلب کیا تو اس نے بات چلاتے ہوئے کہا اے اسرار کے طالب! قدر اور گہری نظر سے قرآن پڑھ، پڑے اندھ جائیں گے اور تو انوار سے محفوظ ہوگا اور پھر یہ کہتے ہوئے آواز بلند کی کہ میرے قریب آ، اے میرے جسم اور میری زندگی کی صورت میں تجھے غیب عید کے کتابوں سے خطاب کر رہا ہوں اور میں تجھ سے عقل کو خطاب کرتا ہوں اور جان کو خوابوں کے مشاہدات اور خدائی کھتیس طاقت بشری کے مطابق ہی ہوتی ہیں اور شرع کی حد میں پر ظہر ہانا زیادہ بہتر اور مستحقِ والا ہے۔ تو اللہ کی عبادت کر، خاص اسی کا جو کہ خیر و برکت ہی کے لئے خاص، زندگی ہے اور جان کہ اس عبادت میں بہتری نہیں جس میں ظلم نہیں اور اس ظلم میں کوئی بہتری نہیں جس میں ظلم نہیں اور بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پست نہ کرے اسے غفلت اور لمبی غیبت سے بھارت دیتا ہے تو اسے میرے جسم کی غیبت اور جہاد سے شک بھیان فرماتے تھے اور گرو تیار رہے ہیں اور ساری کائنات حرکت ہے اور یہ کہہ کر پکار دی ہے کہ قریب ہو گئی اور فرما رہے تو اسے روک دین ہو گئی اور چپک چپ جی تو طرف انداز کی طرف آ۔

یہاں مجھے جاگ آئی تو مؤذن کہہ رہا تھی علی الفلاح حسنی علی الفلاح (فلاح کی طرف آؤ، صلاح کی طرف آؤ) الصلوٰۃ بعدہ من الصوم الصلوٰۃ خیر من الصوم (نماز خیر سے بہتر ہے نماز خیر سے بہتر ہے اور باقی بات کو پورا کرنے کے لئے نویں اشاعت میں عبادت ہو گئی فاتحہ احمد صریح۔

اس کے بعد نویں اشاعت کے مقدمہ کو جلد پڑا کر نے کا مطالبہ کیا گیا اور اللہ جانتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں کیا کہوں اور نہ یہ کہ کس گوشے سے شروع کریں اور اپنی عبادت کے خلاف گہری غیبت میں رہ گیا اور ہنسی میں نے ایک جسم کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اور صاف ظاہر نہیں اور ہاتھ اور اس سے گھبرا گیا کیونکہ وہ میری زندگی سے ایک صورت ہے، وہ میں نے عالم بالا کی روح کا دم کا سامنا کیا کہ اور میں نے ایک ہزموں دیکھا جس کی مٹی سے زمین کی مٹک آ رہی تھی اور میں نے ایک نور اٹھایا اور دیکھا جس سے اندر سے روشنی ہو گئی اور میں نے ایک ہاتھ اور پر سکون آواز سنی، کہنے والے نے کہا کہ تجھے ممکن ہے سلام ہو جو تو قرآن کریم کا خادم ہے، کیا وہ ہے کہ میں تجھے غم اور پریشانی میں دیکھ رہا ہوں، مجھے کچھ خبر دے، ہو سکتا ہے کہ تکلیف کی تخفیف ممکن ہو تو میں نے اپنی محبت کی زبان سے اپنے دل سے کہا کہ اس کا میرے حال کو جانتا مجھے جانتے سے بہ نیاز کرو چاہے تو اس نے مجھے کہا کیا تجھے پسند نہیں ہے کہ تو فی ملکوت اللہ (اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں) انوار الحق کے ساتھ انوار الحقین کو پہنچے۔

یہاں میں نے جھول میں بندھتے کی طلب کی طرف اپنی ہمت کے مطابق پرواز کی تو میں نے وہاں اسرار کے عالموں کا کافی جھوم دیکھا، اس سبز دارہ جہنم نہیں دیکھا اور کہا گیا چوتھ کتہاں ہے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے میری محبت (یہی چوتھ ہے)۔ جب بحث طویل ہوئی تو مجھے کہا گیا کہ تو اسرار چھپانے کا آسمان سے لیا ہوا ہے اور جب اس نے گفتگو کا ارادہ کیا تو بغیر ارادہ کے مجھے جاگ آگئی، میرے دل میں انوار الحق کے ساتھ انوار الحقین مل چکے تھے۔ حمایت رہائی چاہتی ہے کہ کتاب انوار الحق کی نویں مرتبہ اشاعت کی جائے اور اس کے انوار چمک رہے ہیں۔

پس مجھے شرح صدر ہوئی اور میری روح کو ایسی طاقت ملی کہ پہلے کبھی نہیں ملی اور اس کا اثر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کتاب کو نکالنے کی توفیق دی جو کہ سالہا سال پر دے میں دبی یاد جو یہ کہ اس کی اشاعت کا ان نئی جگہ کی طرف سے پہلے ہی ہو چکا تھا اور وہ کتاب "حسی سلکوت اللہ مع اسماء اللہ" ہے اور اسی کے ساتھ انوار الحق، انوار الحقین کے ساتھ ملے، انوار اللہ کے ذکر اور رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی طرف حیات دیتے ہیں اور یہ دوسری اشاعت ہے اور میں ظلم روکتا ہوں، مجھے خیالات ہی خیالات سمجھ رہے ہیں، معلوم نہیں کون سے لکھوں اور کون سے چھوڑوں، ابھر میرا نفس سکون نہیں پاتا مگر اس صورت میں کہ میں اپنے پڑھنے والوں کو حسی و قیوم کی طرف توجہ کرنے کی طبیعت کروں وہ جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، جس نے اپنی حکمت و مراہ کے مطابق اپنے بندوں کے افعال جاری فرمائے تو اس نے جو چاہا ہو گیا اور جو نہ چاہا نہ ہوا یہ کہ لوگ اپنی جانوں کو راحت دیں اور اسی کے حکم کو تسلیم کر کے اور انھیں عبادت سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر اپنے دلوں کا طمانی کریں اور یہ کہ لا الہ الا اللہ سے واقعی حاصل کریں، کیونکہ یہ اللہ سبحانہ کے ہاں سب سے پر امید جگہ ہے اور یہاں میرے ساتھی نے مجھے کہا تو کب تک کہے گا؟ کیا جو کچھ کہو چکا وہ کافی نہیں؟ میں نے کہا کہوں گا اور کہوں گا، شاید جو بات مجھے اور پڑھنے والوں کو ملے، میں نے ابھی کبھی ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ کی برکت سے اور اس کے نام "علی قدس" کے ساتھ

آئندہ مطاعت میں اللہ تعالیٰ کے عظم سے ان کی زیادت خبر کے ساتھ کروں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

اب عز بن قاری یا بحریم نے کیا رویہ اشاعت موجودہ طرفوں میں فطی کی جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے صبر کی حدود اس پر ہمارے ایمان کی وجہ سے لی اور واقعہ ہمارا استحسان ہے اور ہمیں بات کو ان طرف تک ملانے کی گنجائش نہیں لیکن ہم لی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مانگتے ہوئے صحیح ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اس پر دے کہ اپنے مسلمان بندوں سے اٹھائے اور ہمارے دشمنوں کو اس کے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرمائے اور یہ کہ اگر فراموشی سے ہماری سر زمین کو پاک فرمانے اور پارہوں اشاعت پر ملاقات تک۔

بحریم سے پارہوں اشاعت کے خطبہ کا مطالبہ کیا گیا اور دو ہفتہ تک میں لکھنے کا ارادہ کرتا رہا لیکن لکھ نہ سکا اور میں نے آج کے آنے والے سے یہ چھاپیں غم والی سمجھ کرے تو اس نے کہا کہ اللہ سے ڈرنا جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ میں نے کہا یہ تو مشکل اور محال ہے کہ اس نے کہا اللہ سے ڈرنا جتنا تم سے ہو سکے۔ میں نے کہا یا بحریم کہ میں نے کہا اللہ سے ڈرنا اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور بات ملانے سے کہتا ہے چاہنے کے مقام کے مطابق بات کی جائے۔ حکام کو کہا کرنے میں اس میں بارہا جاتی ہیں اور بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جب تو حاصل ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو آئیں تجھے خبر دیتا ہوں کہ وہاں کیا ہے اور حیرت لئے بیان کرتا ہوں کہ یہ طریقے ہو گا اور تجھے خبر داری کی طرح کوئی خبر لینے والا نہیں ہے بلکہ یہ کچھ نہیں سوائے اس کے کہ تو قیمت کو خالص کرے۔

اور جان لے کہ حضور ﷺ پر وہ و شریف بن صہارہ بھڑی کی گئی، ہر روز کی کاہ اور ازادہ ہر روز وہ کے لئے اس لئے ہر مضمون کے لئے راحت ہے اور آپ ﷺ پر وہ و شریف بن سننے سے بیکار اور خواب میں آپ کی زیارت کی خوشخبری ثابت ہو جاتی ہے، پس اور و شریف کے چشمہ جاری سے پانی لی اور سیرابی حاصل کر اور اس کی علامت میں لکھ جا اور اس کے حقوں کو کچھ اور اپنے دل کو بھرت اور نور سے مہر لے اور ایت وسعادت حاصل کر لے گا اور میرا میں اشاعت ہمارے ان اوقات میں ظاہر ہوئی جن کے ہر دے غرضے نہیں اور بادل چھٹے نہیں لیکن وہ وفد جس میں یہ اشاعت ظاہر ہوئی، ایک غی مادت کے ساتھ ممتاز ہے کہ جس میں امید کو امانت ہے اور اہم و قریب کی بشارت دیتا ہے پس ایسا ہی دعوت عام طور پر بند ہو گئی کہ طرف عالم اس کا جواب دیتے ہیں، رہا نہیں اس کے ذکر میں مصروف ہیں اور وہ ایک ملاست ہیں گئی جو کہ شہر ظلم کی طرف بلند ہے اور ایک روحانی تھیما راجہ کی جنگی تھیما راجہ سے آگے ہے، یہ وہ ہے جو حق طور پر ہمارے دل میں ڈال گیا اور کچھ حکام باقی ہے جو آئندہ اشاعت میں مذکور ہو گا خداوند قادر بن اور اب جو میں اشاعت آتی ہے، جس کچھ سے منتقل ہو گا کھانے کا مطالبہ کیا گیا اور میں حاضر ہوں۔

اسے میرے سردار بن سننے والے میں میری ملاقات کروں گا گو یا کہ ہم تقاضا اور وفد کے ساتھ ایک وفد پر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دعا کو قبول فرمایا اور امید کو ثابت فرمایا اور مسلمانوں اور عرب میں اپنی روح پھونکی، پس ان کی بھری قوتوں کو جمع فرمایا اور ان کی صفت کو ایک کیا، ان کا نشانہ بھر کیا، پس وہ اپنی خودگی سے بیدار ہوئے اور اپنی عظمت سے اٹھئے اور عظمتوں میں داخل ہوئے تاکہ شہر کو پاک کریں۔

اللہ کی عزت سے وہ ان کی اختیار کرتے ہوئے اللہ کی عزت کا ان پر سایہ اور اس کی رحمت ان کی حفاظت فرمانے اور ان کے دل پر امید میں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے مدد ثابت فرمائے اور ان میں باقی ہر کی ہی عزت عطا فرمائے اور ان کی وجہ سے مسجد انصاف کو پاک فرمانے جبکہ ان کے سلاف کی بدولت فتح کہ میں مسجد حرام کو پاک فرمایا اور یہ اللہ اللہ کے ساتھ ان کے لئے فیضات، اس کی طرف لئے اور اس پر مجرب و سعادہ ان کے بغیر حاصل نہیں ہوتی کیونکہ جو کچھ اللہ کے دربار میں ہے اس کی مطاعت کے بغیر نہیں مل سکتا اور نہیں ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ نعمت کو چہ راہ امید کو اور جو کچھ کہ اپنے مومن بندوں کے ساتھ نصرت کا سامانی اور فتح قریب کا وعدہ فرمایا ہے سچا فرمانے اور اسلام کے پر نام کو بلند فرمانے اور سلام جہانوں میں بلند مروج اور خوب خرمک ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے عظم سے چند و حویں اشاعت میں کچھ سے ملیں گے۔ تاکہ ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے گناہ اور ہمارے معاملہ میں ہماری زیادتیوں کو بخش دے اور ہمیں ثابت قدم ملے اور کاروں پر ہمیں فتح و نصرت عطا فرمائے۔

اور دور و د شریف کے اثرات



نور محمد شہناز

مکتوبوں پادھا، چنگور کے بندو باندی کا پروہت تھا۔ سکھ ہندو مسلمان سبھی اس سے اپنے بچوں کی ختم پڑیاں بخواتے تھے۔ نجوم اور مٹی میں مہارت کے باعث سارے گاؤں میں شادی بیاہ کی تاریخی وسط پر روانہ ہونے کی مساحت اور مرگ و حیات کی جملہ رسومات کا پروہت اور مہم ہوتے کرتا تھا۔ عام پیاریوں کا علاج تو حکیم بسنت رام کے سپرد تھا لیکن چنگی، دھسرو، چنگی اور پیڑھ جیسے موٹی امراض پر مسکودوں پادھا کا کنٹرول تھا۔ لڑائی کی آواز پر وہ خالی نہیں بھاگنا شروع کرو جتا تھا، تاکہ بول سنائی نہ دیں۔ درود شریف میں کروڑوں کا نوس میں اگلیاں ٹھونس لیتا تھا۔ سب کبھی وہ تار سے پھلے سے گزرتا تھا، تو مسلمان بچے زور زور سے درود شریف پڑھ کر اس کے پیچھے ہو لیتے تھے۔ یہ سن کر مسکودوں پادھا کا نوس میں اگلیاں دے بچے اتنی تیزی سے بھاگنا شروع کرو جتا تھا کہ ہم لوگ بھی اس کے تعاقب سے بری طرح ہاپٹے نکلتے تھے۔

مکتوبوں پر اوروں کا معمول تھا، کہ وہ صبح قین چار بجے اٹھ کر نہ نہر سے ”ہری اوم، ہری اوم، رام رام ست“ ہے“ کی مہارتی کرتا ہوا سر پہ جاتا تھا اور گرمی ہو جا کر اسے کی سردی ٹھنڈے پانی سے نشان کر کے اچھے پوچھا پتہ شروع کرتا تھا۔ اس کے معمول میں ایسی باقاعدگی تھی، کہ اس کے شہر پہ جانے اور واپس آنے کی آواز لوگوں کے لئے لازم بات نہیں کا کام دیتی تھی۔

مصر نے فریپ سے گزرا کر سکودون یا وحاحب بندرہوں کے پاس پہنچا تو ان کا ایک حجم غنیمت اس کے گرد جمع ہو گیا۔ جنو مان جی کو حصار کا دروازہ کے سکودون نے ایک چوگی سکولی اور بہت سی چور یاں بندرہوں کے سامنے ڈال دیں، چمرو و دھبر کے کنارے ایک چمڑکی مٹل چ پھیند گیا اور پانی کی گند و باس سر پہ ڈال ڈال کر یہاں صوبہ قبائلیہ لگا۔

ایک سالہ ستر برس کے دلچسپ شخصیت سے پر امن کی یہ پیش مراد تھی کہ کچھ کچھ عرصے اسلام کی رنگ و صورت بھی کسی قدر چمکے گی۔ میں چھاتی نکال کر اٹھی گھر کا سبز سے آرام سے ہندوؤں کے پاس سے اگل آفا میں کی توجہ بہر حال چوراس پر مرکوز تھی اور سکون پاؤں سے کچھ دور رک کر میں کی رام رام کے جواب میں روزہ روزہ سے درود شریف پڑھنے لگا۔ سکون پاؤں سے پہلے تو میں نے اٹھا اٹھا کر آواز کی سمت کان کھینچ لگا پاؤں پھر درود شریف کے الفاظ سن کر اس نے جب لخت و پلوں کا لوں میں اٹھ گیاں ٹھونس لیں۔ میں درود شریف بند کرنا تھا تو وہ کان کھول دیا تھا اور جب دوبارہ پڑھنے لگا تو پھر اٹھ گیاں ٹھونس لیتا۔ جی تو بہت چاہا کہ ہری نام ہری نام اور درود شریف کی آنکھ کھولی کا یہ کیل جہادی رکوں۔ لیکن میری منزل کھوٹی ہوتی تھی۔ اس لئے میں با آواز بلند درود شریف کا ورد کرتا آگے بڑھ گیا۔ درود شریف پڑھتے پڑھتے آہستہ آہستہ میری رگوں میں بھی ہوتی رات تھپکنے لگی، پھر جسم پر بھی بجلی حرارت کی نگہ سونے لگی اور اس کے بعد ایسا محسوس ہوا جیسے میں نے الیکٹریک ہولڈر کا ہاتھ پکڑ لیا۔ تین سو اچھین گھٹنے کے بعد جب میں اس حلقے کے بال میں پہنچا تو خاموشی سے آباؤ اجداد۔ میں نے آرام سے پڑ جائے اور پھر بال سے اٹھ کر درود شریف پڑھنا ہوا اور اس فرماں شام تک گھر پہنچ گیا۔

احسان کے باقی آٹھ دن بھی میں اسی لاکھ ٹکڑوں پر پڑی پابندی سے کار بند رہا۔ جب نتیجہ نکلا تو وہ ٹیکسٹ فارمائل کا وغیرہ تو مجھے صرف دو برس کے لئے ملا، لیکن دوا و شریف کا دھنیں سرے نام کا حیات لگ گیا۔

یہ ایک ایسی نعمت مجھے نصیب ہوئی، جس کے سامنے کرم بخش کے سامنے "اجنبی" ہونے کے لئے نہ پرانی باہولی کے نیلی میں دانت کو دوہرا ہوا ایک ڈانگ پر کھڑا ہونا چاہئے تھا نہ کونٹوں میں اٹنا لنگ کر چلے مکھوں کھینچنے کی ضرورت تھی، نہ سرگامازی میں وصول کی جال پر کئی کئی کھینے "جال" کھینچنے کی حاجت تھی، نہ مراقبہ کی شدت تھی، نہ چاہو ہے کی حدت تھی، نہ ترک حیا بات، نہ ترک لذات، نہ تعطل کلام، نہ تعطل کلام، نہ تعطل افتخار و تاج و نام، نہ رجعت کا زور، نہ وسوس کی فکر، نہ غفلت کا خوف۔ یہ تو بس ایک تخت ملاؤں تھا، جو ان دیکھی بہروں کے دوش پر سوار آگے ہی آگے اوپر ہی اوپر رواں دواں رہتا تھا۔ دو دوشریف نے میرے جھوکے سامنے کے سامنے اقلوں کو قوس و قزح کی عقیقہ رواؤں میں لپیٹ دیا۔ گھپ اندھروں میں ممکن ممکن ہی شعاعیں دینی لگیں۔ جنہیں نہ خوف و ہراس کی آنسوئیاں بھجاسکتی تھیں نہ غور و حواوت کے جھوکے ڈانگہ کھینچتے تھے۔ تنہائی میں الجھن آرائی ہونے لگی، بھری محفل میں جھروں کی غلط سناکتی، دل شاد و روح تاباں، جسم یوں گویا کششِ فضا سے بھی آزاد۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ دو دوشریف کی برکت سے پروہ خیال پر ایک ایسی بارگست ذات کے ساتھ قرابت کا احساس چا رہی، دوساری رہتا تھا۔ جس کے پاؤں کی خاک انوار ہو، انقباب ہو، ادا و ادا کی آگے کا سرمہ جس کے قدموں میں نیا کا سران اور مٹتی بھی باسراں، جس کے ذکر کے ذوق سے عرش بھی سر بلند اور فرش بھی سر فراز، جس کا تانی نہ پہلے پیدا ہوا نہ آگے بھی ہو گا۔۔۔ اور جس کی آفرینش پر رب البصیر والحق الباری المصور نے اپنی منائی کی جو، بی شان تمام کر دی۔

المجلس الأعلى للمعاشرة

المجلس الأعلى للدراسات والبحوث

المجلس

دو برس بعد میں نے ہینرک لیٹن کا امتحان بھی بائبل اسی طرح درود شریف کا دورہ کرتے کرتے پاس کر لیا۔

ساری کائنات میں ایک اور صرف ایک ایسا عمل ہے جو اللہ تعالیٰ مفرقوں اور انسان کے درمیان یکساں طور پر مشترک ہے۔ قرآن کریم کے پارہ ۲۲ میں سورہ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۶ کے الفاظ میں دراصل یہ ہے

”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے ہی پروردگار ہیجئے ہیں۔ اسے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و خوب سلام بھیجا کرو۔“

یوں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات نازل فرمائے ہیں، جن کا بھلا نا ہر اہل ایمان کا فرض ہے۔ بہت سے انبیاء و کرام کی توصیفیں بھی کی ہیں اور ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی بیان فرمائے ہیں لیکن کسی بھی ایسا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا، کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف ہمارے رسول مقبول ﷺ کے لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے درود کی نسبت اول و اولیٰ طرف ہمارے فرشتوں کی طرف کر کے مسلمانوں کو خطاب کیا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اسے مستحکم بھی درود دیکھو۔ یہی ایک واحد امر ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے صرف ہم دے کر اس کی تعمیل کا مطالبہ نہیں کیا، بلکہ خود اپنے ایک عمل کی مثال دے کر اس کی تقلید کی فراہم کی ہے۔ ایک مبدیٰ کی فضیلت کا اس سے بڑھ کر کوئی اور نہ بد تصور میں بھی لانا محال ہے۔

درود شریف میں صاحب درود کا اعزاز تو ہے، لیکن اس میں درود شریف پڑھنے والے کی سعادت اور اکرام بھی ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ درود شریف پڑھ کر ہم ان احسانات عظیم کا تصور اسحق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جس ضمن اعظم کا اپنی امت کے بزرگ و بزرگ ہیں۔ دوسرے یہ کہ درود شریف پڑھنے والے کو اپنی استعداد اور غلوں کے مطابق صاحب درود کی توجہ کا شرف ضرور حاصل ہوتا ہے۔ خاص طور پر ان احسان کی توجہ کا جنہوں نے قرآن شریف میں رکوع المرحم اور رخصۃ للمعاہنین کے خطاب سے تہنیز کیا ہے۔ اگرچہ بزرگوں افراد بزرگوں مختلف مقامات پر ایک ہی وقت درود شریف پڑھ رہے ہوں، ہاں سب پر فرد افراد ایک آن صاحب درود کی توجہ کا متکس ہونا کوئی عجیب بات نہ ہوتی۔ کوئی مشکل امر ہے۔ چنانچہ اگر چہ انہوں نے روشنی پھیلانے کے لئے اسے ایک کمرے سے اٹھا کر دوسرے کمرے میں پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن سورج کی شعاعیں ہر جگہ ایک وقت یکساں طور پر پکائی جاتی ہیں۔ شرط صرف اتنی ہے کہ رخ سورج کی جانب ہو۔ نازن اصطلاح میں یہ ساری بات Frequency یعنی برقی لہروں کے ارتعاش کا معاملہ ہے۔ اگر انسان موج Wave Length (دائری شعاعوں کے طول) کے ساتھ Tune In (تم آجک) ہو جائے تو کسی کواں یا گھر میں استقبال ہونے والی Morse key سن جاتا ہے۔ کسی کواں بڑی طاقت والا شارٹ ویو ریسیوٹ سن جاتا ہے کسی کواں لمبی ڈون اور کسی کارٹینک لمبی ڈون سن جاتا ہے۔ Wave Length کی ہم آہنگی احوال اور اطاعت سے ہوتی ہے اور اگر کسی کے ساتھ موج مرکز کا ٹکڑا صرف درود شریف کے ذریعہ قائم ہوتا ہے۔

یہی توجہ ہے کہ حقیقت محمدیہ کا اصلی دار حقیقت آدمیہ ہی میں مضمر ہے۔ ہمارے اصطلاحات میں وجود کے تین مرتبے تھیں کئے جاتے ہیں۔ احدیت، وحدت اور اودایت، احدیت تو غیب انبیاء ہمارے ذات الہی کو کہتے ہیں۔ وحدت صفات افعال کا نام ہے جسے حقیقت محمدیہ یا کہا جاتا ہے اور واحد سے صفات کھیلے کا وہج ہے۔ جسے ایمان چاہیے اور حقیقت آدمیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ تینوں درجے ازلی الہی ہیں، ہر ان میں آپس میں ایک دوسرے پر مقدم و لاحق ہے، چونکہ انسان صفات حق کا مظہر ہے اور حضور رسول مقبول ﷺ ہر سب میں مظہر حق میں مکمل علی ہیں اس لئے وہ صفات اعلیٰ یعنی حقیقت محمدیہ وہ صفات تحصیل یعنی حقیقت آدمیہ سے مقدم ہے۔ وحدت کی غایت مقصود مکمل انسانیت کی غایت مقصود تکمیل انسانیت ہے۔ جس طرح مکمل کے وجود ازلی کو وحدت کے وجود آدمی پر مقدم اور تفصل حاصل ہے۔ اس باریک کئے کو اس سے زیادہ جان کرنا ضرور ہے کہ اگر وہ کسی کی طرح یہ علم کا مسئلہ ہے، نہ علم انہیں کا اس کی طرح تخریق توحید و حق صبر حضرت کر سکتے ہیں۔ جنہیں میں انہیں اور حق انہیں کی امت حاصل ہے۔ میرے جیسے کہ ہمارے ہاں مانی کے نزدیک تو اس بات کے لئے اتنا یقین کافی ہے۔

بعد از خدا بزرگ توفیق قدس حق

بعض لوگ دریافت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرنے سے پہلے اور آخر میں درود شریف پڑھنا کیوں لازمی ہے؟ دراصل ایسا کرنا لازمی تو بالکل نہیں، البتہ سب سے ضرور حاجت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جس طرح بھی دعا کی جائے وہ پہنچ تو ضرور جاتی ہے لیکن دنیاوی اصطلاح میں درود شریف کی مثال شاہی ڈسپاچ بکس Despatch Box کی ہی ہے جو دعا میں ڈسپاچ بکس میں بند ہو کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچے، اس کی جانب خصوصی اور فوری توجہ کا تحفظ ہوتا زیادہ فرین قیاس ہے۔ درود شریف کی طرح کے دلائل ہیں لیکن دعا اس کے اول و آخر نازل اور درود شریف پڑھنا دعا ہی کافی ہے۔

# فضائل درود شریف

مولانا محمد زکریا کاندھلوی

رسول اکرم ﷺ کی ذات مسرورہ شرف جلال ہے۔ آپ کی طرف اللہ تعالیٰ سے  
 پہلے وہی کلمات نے ہر زمانے کے ہر زمانے سے انسانی فکریات کو متاثر کیا۔ یہی  
 نکتہ کہ ہمارا سماجیت سے روزی رنگہ شکر کے بھی آپ ﷺ کے درود میں ہے۔  
 انسانی مخلوق میں ہر نکتہ و مسلک کے لوگوں نے کسی نہ کسی طرح حضور ﷺ سے  
 اظہار عقیدت کیا۔ مولانا محمد زکریا کاندھلوی سہارنپوری ترقی یافتہ مسلمانوں کے امیر  
 و بچہ بچہ ہر ان کا تعلق حکمران و رعایا سے تھا لیکن آپ ﷺ کی ذات پر ہر دور  
 و مقام پر مٹنے کی اہمیت کو انہوں نے اہلیت و اہلیت سے قلم بند کیا۔ کتاب میں چنانچہ  
 مولانا نے دہشتا آپ ﷺ کے لئے خطاب کے سببے استعمال کیے اس لئے مسعودی  
 حکومت کے اعتراضات کی وجہ سے ترقی یافتہ مسلمانوں نے "فضائل درود شریف" کو  
 اپنے نصاب سے خارج کر دیا۔ مولانا محمد زکریا کاندھلوی نے اس کی تائید کرنے کا کوئی  
 اثر و اثر نہیں۔ "کونسل برائے اسلامی مکتبوں میں انجیل پڑھانے کو اجازت دینے کے لئے  
 "فضائل درود شریف" کو ہر مکتبہ شریف کو دیا ہے۔

درو شریف کے فضل میں سب سے اہم اور سب سے مقدّم تو خود حق تعالیٰ شانہ، جل جلالہ، ہم کو اہل کمال کا پاک در شاہ اور عظم ہے، چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

(۱) اِن اللّٰهَ وَمَلَائِكَتُهٗ يَصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّیْہِیْہِ الذِّیْنَ اٰمَنُوْا صَلٰوٰتُہٗ عَلَیْہِ وَسَلٰمٌ اٰتِیًّاۙ (۲۲ ع ۳)

”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبروں پر۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔“ (بیان القرآن)

حق تعالیٰ شانہ نے قرآن پاک میں بہت سے انکادات ارشاد فرمائے، نماز، روزہ، حج و عمرہ اور بہت سے انبیاء و کرام کی توصیفیں اور حق تعالیٰ بھی فرمائیں ان کے بہت سے اعزاز و کرام بھی فرمائے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدائش فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو بوجہ کیا جائے لیکن کسی تکبر یا کسی اعزاز و کرام میں پیش فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف سید الملوٰئین خیر عالم علیہ السلام کے لئے ہے کہ اللہ جل شانہ نے صلوٰۃ کا نسبت و افادتی طرف، اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اے مسلمان! تم بھی درود بھیجو، اس سے بڑھ کر اللہ کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مومنین کی شرکت ہے، پھر مرنے والے حضرات جانتے ہیں کہ آیت شریفہ کا لفظ ”ہیں“ کے ساتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے اور صیغہ مضارع کے ساتھ ذکر فرمایا جو احترام اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی ﷺ پر۔ علامہ شافعی لکھتے ہیں کہ آیت شریفہ مضارع کے صیغہ کے ساتھ جو دلالت کرتے والا ہے احترام اور دوام پر دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں، نبی کریم ﷺ پر۔ صاحب درجہ الامکان لکھتے ہیں بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس ﷺ کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت ہے اور ملائکہ کے درود کا مطلب ان کی دعا کرنا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی زیادتی مرتبہ کے لئے اور حضور ﷺ کی امت کے لئے استفادہ اور مومنین کے درود کا مطلب حضور کا اجتماع اور حضور اقدس ﷺ کے ساتھ محبت اور حضور ﷺ کے اوصاف جلیلہ کا تذکرہ اور تحریف۔ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اعزاز و کرام جو اللہ جل شانہ نے حضور ﷺ کو عطا فرمایا ہے اس اعزاز سے بہت بڑا عطا ہوا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے بڑھ کر عطا فرمایا تھا اس لئے کہ حضور اقدس ﷺ کو اس اعزاز و کرام میں اللہ جل شانہ خود بھی شریک ہیں، بخلاف حضرت آدم کے اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا۔

مصلیٰ درود اعلیٰ مصلیٰ مبداء کو تشریف بخش

پہنچا دینا پرہیز غلبہ و چنگ و نظیر غایت

بصلیٰ علیہ اللہ حل جلالہ

بہذا ابدا للہ العالیٰ کمالہ النہی

علماء نے لکھا ہے کہ آیت شریفہ میں حضور ﷺ کو ”نبی“ کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا: ”نہی“ کے لفظ سے تعبیر نہیں کیا جیسا کہ اور انبیاء کو ان کے اہل کمال کے ساتھ ذکر فرمایا ہے، یہ حضور اقدس ﷺ کی غایت عظمت اور غایت شرافت کی وجہ سے ہے اور ایک جگہ جب حضور ﷺ کا ذکر حضرت عیسا علیہ السلام اور علیہ السلام کے ساتھ آیا تو ان کو تو ہم کے ساتھ ذکر کیا اور آپ ﷺ کو ”نبی“ کے لفظ سے جیسا کہ ان اولیٰی الناس بالامر اہم لکن الامور و هذا النہی میں ہے اور جہاں کہیں نام لیا گیا ہے وہ خصوصاً مصلحت کی وجہ سے لیا گیا ہے۔ علامہ شافعی نے اس مضمون کو تفصیل سے لکھا ہے۔

یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ جو آیت شریفہ میں وارد ہوا ہے اور اس کی نسبت اللہ جل شانہ کی طرف اور اس کے فرشتوں کی طرف اور مومنین کی طرف کی گئی ہے اور ایک مشترک لفظ ہے جو کئی حق میں مشتمل ہوتا ہے اور کئی مقاصد اس سے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ صاحب درجہ الامکان کے کلام میں بھی گزر چکا۔ علماء نے اس جگہ صلوٰۃ کے بہت سے معنی لکھے ہیں۔ ہر جگہ جو حق تعالیٰ جل شانہ اور فرشتوں اور مومنین کے حال کے مناسب ہوں گے وہ مراد ہوں گے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ علی النبی کا مطلب نبی کی شان و تعظیم رحمت و صلوات کے ساتھ ہے، پھر جس کی طرف یہ صلوٰۃ منسوب ہوگی اسی کے شان و مرتبہ کے لائق ثناء و تعظیم مراد لی جائے گی جیسا کہ کہتے ہیں کہ باپ بیٹے پر، چچا باپ پر، بھائی بھائی پر، صہران پر تو ظاہر ہے کہ جس طرح کی میرانی باپ کی بیٹے پر ہے اس طرح کی بیٹے کی باپ پر نہیں اور بھائی کی بھائی پر دونوں سے جدا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی اللہ جل شانہ ہی نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہے۔ یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی ثناء و اعزاز و کرام ہوتا ہے اور فرشتے بھی بھیجتے ہیں مگر ہر ایک کی صلوٰۃ اور رحمت و بکرم ہائی شان و مرتبہ کے مطابق ہوگی۔ آگے مومنین کو حکم ہے کہ تم بھی صلوٰۃ اور رحمت بھیجو۔ امام بخاری نے ابو اسحاق سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے درود کا مطلب اس کا آپ ﷺ کی تحریف

کرنا ہے فرشتوں کے سامنے اور فرشتوں کا اردو ان کا دعا کرنا ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ سے یہ مسئلہ کی تفسیر ہو تو ان کی گئی ہے۔ شیخ برکت کی دعا کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں یہ قول ابو العالیہ کے موافق ہے بابت اس سے خاص ہے۔ حافظ نے دوسری جگہ صلوٰۃ کے کئی معنی لکھ کر لکھا ہے کہ ابو العالیہ کا معنی میرے نزدیک زیادہ اولیٰ ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ سے مراد اللہ کی تعریف ہے۔ حضور ﷺ پر ملائکہ وغیرہ کی صلوٰۃ اس کی مانند سے طلب ہے اور طلب سے مراد ازادانی کے طلب ہے نہ کہ اصل کی طلب۔ حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا یعنی اقیات میں جو پڑھا جاتا ہے۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے، آپ ﷺ نے یہ درود شریف ارشاد فرمایا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد فصل ثانی کی حدیث نمبر ۱ پر یہ درود مفصل آ رہا ہے یعنی اللہ جل شانہ نے مؤمنین کو نعم و انعام کی تم بھی نبی ﷺ پر صلوٰۃ بھیجی۔ نبی نے اس کا طریقہ بتا دیا کہ تم ہمارا بھیجنا یہی ہے کہ تم اللہ ہی سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں اب الہا پاک نبی ﷺ پر نازل فرما تا رہے۔ کیونکہ اس کی رحمتوں کی کوئی حد نہایت نہیں۔ یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ اس درود خواست پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز و ناتجربہ بندوں کی طرف منسوب کر دی جائیں۔ گو یا ہم نے بھیجی ہیں حالانکہ ہر حال میں رحمت بھیجے والا وہی اکیلا ہے۔ کسی بندے کی کیا طاقت تھی کہ سید الانبیاء ﷺ کی بارگاہ میں ان کے درجے کی حق تعالیٰ کر سکے۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب زادہ مرقدہ لکھتے ہیں۔

”اللہ سے رحمت مانگنی اپنے غیور پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے۔ ان پر ان کے لائق رحمت اتنی ہے اور ایک دفعہ مانگنے سے اس رحمتیں اتنی ہیں۔ مانگنے والے یہ سب جس کا جتنا بھی چاہے اس کا حاصل کر لے۔“ گھرانہ پر حدیث جس کی طرف شاہ صاحب نے اشارہ فرمایا، مغرب نمبر ۳ پر آ رہی ہے۔ اس مضمون سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض جاہلوں کا یہ اعتراض کہ آیت شریفہ میں مسلمانوں کو حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم ہے اور اس پر مسلمانوں کا ”اللھم صل علی محمد“ کہہنا تو درود و تحمید ہے۔ یعنی جس چیز کا حکم دیا تو اللہ نے بندوں کو وہی چیز اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف موجودی بندوں نے چونکہ اول تو خود حضور اقدس ﷺ نے آیت شریفہ کے نازل ہونے پر جب صحابہ کرام نے اس کی تعمیل کی صورت دریافت کی تو حضور اقدس ﷺ نے بھی تعلیم فرمائی جیسا کہ اوپر گزرا، نیز جیسا کہ فصل ثانی کی حدیث نمبر ۱ پر مفصل آ رہا ہے۔ درود اس وجہ سے کہ دعا دینے کا اللہ جل شانہ سے کثرتی رحمت خاص نازل کر، یا اس سے بہت سی زیادہ اور انہما کے ہم اپنی طرف سے کوئی پوہ یہ حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجیں۔ علامہ عسکری قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں، علامہ میر امیر مصطفیٰ زکامانی نے حنفی کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کیا جائے کہ اس میں کیا تحکیم ہے کہ اللہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا ہے اور ہم یوں کہہ کر کہ اللھم صل علی محمد خود اللہ جل شانہ سے ان سوال کریں کہ وہ درود بھیجے یعنی نازل میں ہم صلے علی محمد کی جگہ اللھم صل علی محمد پڑھیں اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں اور ہم سرایا محبوب و مقصود ہیں۔ کیا جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا گناہ کرے جو پاک ہے۔ اس لئے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ ب ظاہر کی طرف سے بھی ظاہر پر صلوٰۃ ہو۔ ایسے ہی علامہ نیشاپوری نے بھی نقل کیا ہے کہ ان کی کتاب کی جگہ تک و حکم میں لکھا ہے کہ آدمی کو گناہ میں مصلحت علی محمد نہ پڑ جانا چاہئے۔ اس واسطے کہ بندہ کامر جیسا ہے قاصر ہے۔ اس لئے اپنے رب ہی سے سوال کرے کہ وہ حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجے تو اس صورت میں رحمت بھیجے والا تو حقیقت میں اللہ جل شانہ ہی ہے اور نہ ہی طرف اس کی نسبت گناہ انکسیت، دعا کے ہے۔ دین الی اللہ نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی ہے۔ کہتے ہیں کہ جب اللہ جل شانہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا اور ہمارا درود حق واجب نہیں اٹھنے لگا تو اس لئے ہم نے اللہ جل شانہ ہی سے درخواست کی کہ وہی زیادہ اکت ہے اس بات سے کہ حضور ﷺ کے درجہ کے موافق کیا چیز ہے۔ یا ایسا ہی ہے جیسا دوسری جگہ لا احصی لہا علیک انت کما التبت علی طمسک حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں۔ آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے خود ثابت فرمائی ہے۔ علامہ عسکری فرماتے ہیں کہ جب یہ بات معلوم ہو گئی تو جس طرح حضور ﷺ نے تلقین فرمایا ہے، اسی طرح تیرا درود پورا چاہیے کہ ان سے تیرا مرتبہ بلند ہو گا اور نہایت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے اور اس کا بہت اجتماع اور اس پر مداومت چاہئے۔ اس لئے کہ کثرت درود محبت کی علامات میں سے ہے۔ ”فمن احب شیعنا اکلوا من ذکرہ“ اس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے۔

علامہ عسکری نے امام زین العابدین ؑ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی علامت ہے (یعنی سنی ہونے کی)

علامہ ذوقانی شروع سواہب میں نقل کرتے ہیں کہ حضور درود شریف سے اللہ تعالیٰ شانہ کی بارگاہ میں اس کے اعتکال نعم سے مغرب حاصل کرتا ہے اور حضور اقدس ﷺ کے حقوق جو ہم پر ہیں ان میں سے کچھ کو ادا کیجئے۔ ساتھ عز الدین ابن عبدالسلام کہتے ہیں کہ علامہ درود



حضور ﷺ کے لئے سفارش نہیں ہے اس لئے کہ ہم جیسا حضور ﷺ کے لئے سفارش کیا کر سکتے ہیں بلکہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں  
 ہمیں کے احسان کا جلد دینے کا حکم دیا ہے اور حضور ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص اعظم نہیں۔ ہم چونکہ حضور ﷺ کے احسانات کے بدلے عاجز  
 تھے اللہ جل شانہ نے ہمارا بھروسہ کریم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ وہ بڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اس لئے ہم نے  
 اللہ جل شانہ سے درخواست کی کہ قرآنی شان کے موافق مکافات فرما۔  
 چونکہ قرآن کریم کی آیت بالا میں درود شریف کا حکم ہے اس لئے علماء نے درود شریف پڑھنے کو واجب لکھا ہے جس کی تفصیل چوتھی فصل  
 میں نمبر ۱ پر آئے گی۔  
 یہاں ایک اشکال پیش آتا ہے جس کو سلام دعاؤں نے تقبیر کبیر میں لکھا ہے کہ جب اللہ جل شانہ اور اس کے عاقل حضور ﷺ پر درود بھیجتے  
 ہیں تو پھر عاقل سے درود کی کیا ضرورت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ عاقل حضور ﷺ پر درود حضور ﷺ کی احتیاتی کی وجہ سے نہیں، اگر ایسا ہوتا تو  
 اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہ رہتی بلکہ عاقل اور درود حضور اقدس ﷺ کی اعتبار و عظمت کے واسطے ہے جیسا کہ اعلیٰ  
 جل شانہ نے اپنے پاک ذکر کا بندوں کو حکم کیا، حالانکہ اللہ جل شانہ کو اس کے پاک ذکر کی بالکل ضرورت نہیں اور حضور ﷺ۔  
 حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ کچھ سے بعض لوگوں نے پاشاہی کیا کہ آیت شریفہ میں صلوٰۃ کی نسبت تو اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے سلام کی  
 نہیں کی گئی۔ میں نے اس کی وجہ بتائی کہ شاید اس وجہ سے کہ سلام دو سنی میں مستعمل ہوتا ہے ایک دعائیں دوسرے فقہاء و اجازتیں۔ مومنین  
 کے حق میں دونوں سنی صحیح ہو سکتے تھے اس لئے اس کی نسبت نہیں کی گئی، اس آیت شریفہ کے معلق عاقل و عاقلی نے ایک بہت سی ہیر تاک  
 تھے لکھا ہے و احوال پرانی سے نقل کرتے ہیں کہ میں معاذ میں تھا، میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے گرد بڑا مجمع ہوا ہے۔ میں نے پوچھا کیا  
 بات ہے، لوگوں نے بتایا یہ شخص بڑی باجھی آواز سے قرآن پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پڑھتے ہوئے جب اس آیت پڑھتا تو بصلوں علی السی  
 کے کہنا بصلوں علی السی علی السی پڑھتا۔ جس کا ترجمہ یہ ہوا کہ اللہ اور اس کے فرشتے حضرت علیؑ ہیں، یہ درود بھیجتے ہیں جہاں ہیں۔  
 (نابا پڑھنے والا انھیں ہونگا اس کے پڑھنے کی کوٹا ہو گیا، ہر میں اور چند امیٹوں کوڑھ کی ناری میں جلا ہو گیا اور عاقل و عاقلی ہو گیا۔ بڑی  
 ہیرت کا مقام ہے اللہ ہی حضور ﷺ کے اپنی پاک بارگاہ میں اور اپنے پاک حکام اور پاک رسولوں کی شان میں ہے ہر لی سے ہم لوگ اپنی جہالت  
 اور پرہیزی سے اس کی بالکل پروا نہیں کرتے کہ ناری زبان سے کیا نکل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی بکارت محفوظ رکھے۔  
 (۲) قل الحمد و سلام علی عبادہ الدین اصطفیٰ (پ ۲۰-۱۸)  
 ”آپ کیجئے کہ تمام قرطیں اللہ ہی کے لئے سرور ہیں اور اس کے ان بندوں پر سلام ہو جن کو اس نے منتخب فرمایا ہے۔“ (پان القرآن)  
 علماء نے لکھا ہے کہ یہ آیت شریفہ اگلے مضمون کے لئے بطور طلب کے لکھا ہے اس آیت شریفہ میں حضور اقدس ﷺ کو اللہ کی طرف اور  
 اللہ کے منتخب بندوں پر سلام کا حکم کیا گیا ہے۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنے رسول کو عظم فرمایا ہے کہ سلام  
 بھیجیں اللہ کے عاقل بندوں پر اور وہ اس کے رسول اور انبیاء کرام ہیں، جیسا کہ مہاجرین بن زید بن سلمہؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ عہدہ  
 لدین اصطفیٰ سے مراد انبیاء ہیں جیسا کہ دوسری جگہ اللہ کے پاک ارشاد سبحان و رب العزت عباد بصلوں و سلام علی  
 لیسر سلین و الحمد لله رب العالمین میں ارشاد ہے اور ابامؤثری دوسری دغیرہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد صحابہ کرام ہیں۔  
 اور ابن عباسؓ سے بھی یہ قول نقل کیا گیا ہے اور ان دونوں میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر صحابہ کرام ہیں اس کے مصداق ہیں تو انبیاء کرام اس  
 میں المرقی ادنیٰ داخل ہیں۔  
 (۳) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال من صلی علی صلوٰۃ واحده صلی اللہ علیہ عسرا رواہ مسلم و ابو  
 داؤد و ابن حبان فی صحیحہ و طبرہم کذا فی التوطی  
 حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔  
 اللہ جل شانہ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ جل شانہ  
 کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت درود شریف کی ہوگی کہ اس کے ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ جل شانہ کی  
 طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوں، بلکہ کتنے خوش قسمت ہیں وہاں کہ جن کے معمولات میں روزانہ سوالات درود شریف کا معمول ہو جیسا کہ  
 میں نے اپنے بعض خاندانی اکابر کے معلق شاہ۔  
 علامہ حواہی نے عامر بن ربیعؓ سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ  
 درود بھیجتا ہے، انھیں احتیاط ہے جتنا چاہے کہ بھیجے جتنا چاہے زیادہ اور بھی مضمون مہد اللہ ہی عروہ سے بھی نقل کیا گیا اور اس میں جو اضافہ

ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے اس دلدرد کو بھیجتے ہیں اور انکی متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے علامہ غلامی نے یہ مضمون نقل کیا ہے اور ایک جگہ لکھتے ہیں  
کہ جب اللہ جل شانہ نے حضور اقدس ﷺ کے پاک نام کو اپنے پاک ہام کے ساتھ کلمہ شہادت میں شریک کیا اور آپ ﷺ کی اعانت کو اپنی  
اعانت آپ ﷺ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا۔ ایسے ہی آپ ﷺ پروردگار کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا۔ پس جس کا اپنے ذکر کے حقائق  
فرمایا ان کو وہی ان کو کھولے ایسے ہی درود کے بارے میں ارشاد فرمایا جو آپ پر ایک دلدرد اور بھیجتا ہے اللہ اس پر دس دلدرد بھیجتا ہے۔  
ترغیب کی ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص حضور ﷺ پر ایک دلدرد بھیجے، اللہ تعالیٰ جل شانہ  
اور اس کے فرشتے اس پر ستر دلدرد (دست) بھیجتے ہیں، یہاں ایک بات کچھ لکھا چاہئے کہ کسی عمل کے حقائق اگر ثواب کے حقائق کی زیادتی  
ہو جیسا یہاں ایک حدیث میں دی اور ایک میں ستر آیا ہے تو اس کے حقائق بعض علماء کی رائے ہے کہ چونکہ اللہ جل شانہ کے احسانات امت  
محمد پر ﷺ پروردگاروں ہوئے ہیں۔ اس لئے جن درود اللہ جل شانہ میں ثواب کی زیادتی ہے وہ عید کی ہیں گو یا اولاد حق تعالیٰ شانہ نے اس کا وعدہ فرمایا  
یہ درود ستر کا اور بعض علماء نے اس کو انکشاف اور احوال اور واقعات کے اظہار سے کم و بیش بتایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ ستر و اربع روایت کے حقائق  
لکھا ہے کہ شاید یہ جو کے دن کے ساتھ مخصوص ہے اس لئے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نیکوں کا ثواب جو کہ دن ستر گنا ہوتا ہے۔  
(۳) وعن انس بن النضر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على مائة من المسلمين في يوم واحد صلى الله عليه عشر صلوات وحط عنه عشر سيئات وولعه بها عشر درجات  
رواه احمد والبيهقي واللفظ له وان ابن حبان في صحيحه كذلك في الترمذي .  
حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آئے اس کو چاہئے کہ کچھ پروردگار بھیجتے اور جو کچھ پر ایک دلدرد بھیجے گا اللہ  
جل شانہ اس پر دس دلدرد بھیجے گا اور اس کی اس خطائیں معاف کرے گا اور اس کے دن اور بے بدلہ کرے گا۔ علامہ غلامی نے ترغیب میں  
حضرت برادر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے بقدر ہو گا اور  
طبرانی کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو کچھ پر ایک دلدرد بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دلدرد بھیجتا ہے اور جو کچھ پر دس دلدرد  
بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس کی بیستانی پر ہزار ہا من النفاق و براء ذم اللہ لکھ دیتے ہیں یعنی یہ شخص خالق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی  
بری ہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے، علامہ غلامی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ پر ارشاد نقل کیا  
ہے کہ جو کچھ پر دس دلدرد بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دلدرد بھیجے گا اور جو کچھ پر سو دلدرد بھیجے گا اس پر ہزار دلدرد بھیجے گا اور جو شخص  
شوق میں اس پر زیادتی کرے گا میں اس کے لئے قیامت کے دن سفارشی ہوں گا اور گو کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مختلف الفاظ  
کے ساتھ یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ ہم چار پانچ آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی شخص حضور اقدس ﷺ کے ساتھ رہتا تھا تا کہ کوئی ضرورت نہ آکر  
حضور اقدس ﷺ کو کوئی آئے تو اس کی تسلی کی جائے۔ ایک دفعہ حضور اقدس ﷺ کسی باغ میں تشریف لے گئے، میں بھی پیچھے پیچھے حاضر ہو  
کیا۔ حضور اقدس ﷺ نے وہاں جا کر نماز پڑھی اور اتنا طویل سجدہ کیا، مجھے اندیشہ ہوا کہ حضور اقدس ﷺ کی روح پر واز کر گئی، میں اس تصور  
سے رونے لگا، حضور ﷺ کے قریب جا کر حضور ﷺ کو دیکھا، حضور ﷺ نے مجھ سے مارغا ہو کر دریافت فرمایا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کیا بات ہے۔  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں (خدا خواست) آپ ﷺ کی روح تو ہوا نہیں کر گئی۔  
حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے میری امت کے بارے میں کچھ پر ایک انعام فرمایا ہے اس کے خیرات میں اتنا طویل  
سجدہ کیا۔ دو انعام یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے اس پر ایک دلدرد بھیجے گا اور اللہ جل شانہ اس کے لئے دس نیکوئیاں بھیجے گی  
اور دس گناہ معاف فرمائیں گے، ایک روایت میں اس قصہ میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے دریافت فرمایا کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کیا بات ہے میں  
نے اپنا اندیشہ ظاہر کیا، حضور ﷺ نے فرمایا ابھی جبریل میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہیں اس سے خوشی نہیں ہو گی کہ اللہ  
جل شانہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے جو تم پروردگار بھیجے گا میں اس پر دس نیکوئیاں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا (کنز الدقائق الترغیب)  
حضرت علامہ غلامی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون نقل کیا ہے۔  
حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ بہت ہی بدشاہت تشریف لائے۔ چروانہ پر بدشاہت کے اثرات تھے،  
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے چروانہ پر آئی بہت ہی بدشاہت ظاہر ہو رہی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کچھ ہے، میرے پاس  
میرے رب کا پیام آیا ہے، جس میں اللہ جل شانہ نے بیان فرمایا ہے کہ میری امت میں سے جو شخص ایک دلدرد بھیجے گا اللہ جل شانہ اس کے  
لئے دس نیکوئیاں بھیجے گا اور دس سیئات اس سے معاف کریں گے، اور اس درجے اس کے بدلہ کریں گے۔ ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ ایک  
لڑکی کی کریم اللہ کا چہرہ بدشاہت سے بہت ہی چمک، ہاتھ اور خوشی کے انوار چہرہ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا

رسول اللہ ﷺ کو غشی آئی چہرہ انور پر محسوس ہو رہی ہے جتنی تو پہلے محسوس نہیں ہوتی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے کیوں نہ غشی ہو؟ انہیں جبریلؑ میرے پاس سے گئے ہیں اور وہوں کہتے تھے کہ آپ ﷺ کی امت میں سے جو شخص ایک وفد بھی درود پڑھے گا اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے اس نیکیاں اس کے پاس اقبال میں لکھیں گے اور وہی گناہ معاف فرمائیں گے اور وہی درجے بلند کریں گے اور آپ ﷺ فرشتوں سے وہی کہے گا جو اس نے کہا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ فرشتہ کیا تو جبریلؑ نے کہا کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ کو قیامت تک کے لئے مقرر کر دیا ہے کہ جب آپ ﷺ پر درود بھیجے وہ اس کے لئے واہت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کرے۔ (کلمہ بھی الغریب)۔

علامہ ستاوی نے ایک اقبال کیا ہے کہ جب قرآن پاک کی آیت میں جہاد، الجہاد، اللہ، عشر، اعتدال، ان کی بناء پر، جنگی کا ثواب دس نکاحا ملتا ہے تو پھر درود شریف کی کیا خصوصیت رہی۔ ہندہ کے نزدیک تو اس کا جواب آسان ہے اور وہ یہ کہ حسب ضابطہ اس کی دس نیکیاں ملے گی ہیں اور اللہ جل شانہ کا دس اور درود بھیجتا مستقل مزاجی انعام ہے اور خود علامہ ستاوی نے اس کا جواب یہ نقل کیا ہے کہ اول تو اللہ جل شانہ کا دس اور درود بھیجتا اس کی اپنی نیکی کے دس گنا ثواب سے کہیں زیادہ ہے اس کے علاوہ دس مرتبہ درود کے ساتھ دس درجوں کا پلندہ ہونا دس گنا ہوں گا معاف کرنا دس نیکیوں کا اس کے علاوہ اقبال میں لکھتا اور دس ناموں کے آراؤ کرنے کے بقدر ثواب ملنا مزاجی برائے۔

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے ذوالسعد میں تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار درود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اسی طرح قرآن شریف کے ساتھ دس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی شان ارفع میں ایک گشت فی کرنے سے نفوذ باللہ معہ اس شخص پر ثواب اللہ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ ولید بن مغیرہ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے سزا، استغوا یہ دس نکاحات ارشاد فرمائے، اطلاق، یعنی، اعزاز، مشابہت، ممانعت، التخلیر، مستحکم، جعل، بزم، تکذیب، الامارات، بدالست، نور اللہ تعالیٰ اذا اتصلت علیہ اہلنا قال اساطیر الاولین فقط۔ یہ الفاظ جو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے تحریر فرمائے ہیں یہ سب کتب ۲۹ پارے میں سورہ لون کی اس آیت میں وارد ہوئے ہیں، ولا تطع کل حلاف مہین، ہماز، مشاء، بنعم، معاذ، للحجر، بعد الیم، علی، بعد، ذلک، ولیم، ان، شان، ذہ، حال، ومن، اذا، اتلی، علیہ، اہلنا، قال، اساطیر، الاولین۔ ترجمہ اور آپ ﷺ کی ایسے شخص کا کہنا دسائیں جو بہت قسمیں کھائے والا ہو، بے وقت، ہو، غفلت رہے والا ہو، پتیلیاں کا نا بکرتا ہو، نیک کام سے دور رکھے والا ہو، حد سے گزرنے والا ہو، گناہوں کا کرنے والا ہو، سخت حرائی ہوا اس کے علاوہ حرام زاد ہو اس سب سے کہ خیال والا والا والا ہو، جب داری آجئیں اس کے سامنے چڑھ کر بنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ سب ہائیں ہیں جو انگوٹوں سے متغول چلی آتی ہیں (جہاں القرآن)

(ذہبی ابن مسعود قال رسول اللہ ﷺ ان اولی الناس ہی یوم القیامۃ اکثر ہم علی صلوۃ۔ رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ کلاهما من رواہ موسیٰ بن یعقوب کتبا فی الغریب، وبسط السخاوی فی القول البدیع الکلام علی تحریرہ۔)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر ایک قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔ علامہ ستاوی نے قول بدیع میں الدعا حکم سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم میں سے کڑے سے درود پڑھنے والا کس قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت میں ہر سوچنے والا مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کڑے سے درود پڑھنے والا ہوگا۔ فصل دوم میں حدیث نمبر ۲۳ میں بھی یہ مضمون آ رہا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر کڑے سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ قبر میں اللہ اتم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ ایک دوسری حدیث میں نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن فی صراط کے اندر میرے میں نور ہے اور جو یہ چاہے کہ اس کے اعمال بہت بڑی ترازو میں تھیں اس کو پانچ کچھ کے کڑے سے درود بھیجا کرے۔ ایک اور حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے سب سے زیادہ بھات والا قیامت کے دن اس کے ہاتھوں سے اور اس کے مقامات سے وہ شخص ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہو۔ ذوالسعد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے درود بھیجے کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود کی کڑے سے گناہ و غش کے سایہ میں ہوگا۔ علامہ ستاوی نے ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک اور شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت جٹا کر دوسرا جو میری صحت کو زندہ کرے، دوسرا جو میرے ہاں سے کڑے سے درود بھیجے۔ ایک اور حدیث میں علامہ ستاوی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے واسطے سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اپنی جہاں کو درود شریف کے ساتھ حرائی کیا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔ علامہ ستاوی نے قوت اختلاط سے نقل کیا ہے کہ کڑے کی تم سے کم مقدار میں دوسرا ہے اور حضرت اقدس کی گنگوئی ہندو بھی اپنے احوال میں کو قیامت میں دیکھتا کرتے تھے۔ جیسا کہ کلمہ فصل سوم حدیث نمبر

حاضر ہادی نے قول بدلتی میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس میں اضافہ فرما دیا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بھلا اللہ جل شانہ اس کے درود کو جسے بدلتے ہیں اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں ایک اور حدیث سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر مطمئن رہے گا جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ اس شخص کا اور اس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ شانہ نے مجھ سے یہ نام لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر اس کا درود بھیجیں گے۔ ایک اور حدیث سے بھی یہی فرشتہ وہ مضمون نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے اور حق تعالیٰ شانہ نے میری درخواست قبول فرمائی۔ حضرت ابو حامد غزالی کے واسطے سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور ایک فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے جو اس درود کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔ ایک جگہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جو کہ دن یا رات کی شب میں درود بھیجے اللہ جل شانہ اس کی سو سالہ عمر دے دی کرتے ہیں اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر

دیتے ہیں جہاں کو میری قبر میں رکھوں گا اسی طرح پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس دیا جیسے جاتے ہیں۔

اس حدیث پر یہ افکار نہ کیا جائے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو قبر اطہر پر تحقیق ہے جو ساری دنیا کے صلوة و سلام حضور ﷺ پہنچاتا ہے اور اس سے پہلی حدیث میں آیا تھا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین میں بھرتے رہتے ہیں جو حضور ﷺ امت کا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ اس لئے کہ جو قبر اطہر پر تحقیق ہے اس کا کام صرف یہی ہے کہ حضور ﷺ امت کا سلام پہنچاتا رہے اور یہ فرشتے جو یا مہین ہیں یہ ذکر کے علقوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں اور جہاں انھیں درود ملتا ہے اس کو حضور اقدس ﷺ پہنچاتے ہیں اور یہ عام مشاہدہ ہے کہ کسی بڑے کی خدمت میں اگر کوئی پیام بھیجا جاتا ہے اور مجمع میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے تو ہر شخص اس میں فخر اور تقرب سمجھتا ہے۔ یہ دو پیام پہنچانے اپنے اکابر اور بزرگوں کے یہاں یہ خطر بار بار دہرائے گئے کہ فوت آئی، ہمارے اہلکونین فخر اراکمل ﷺ کی پاک بارگاہ کا تو ہم چہاں کی کیا۔ اس لئے جتنے بھی فرشتے پہنچائیں ہر محل ہے۔

(۸) **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی عبد قبری سمعہ ومن صلی علی ذانیہ المصلی رواہ الترمذی فی شعب الايمان** کذا فی المثل کوفۃ بسط السجادی فی تہذیبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور خود اس سے مجھے پروردگار پہنچاتا ہے اور مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

علامہ صفائی نے قول بدلی میں متعدد روایات سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ جو شخص درود سے درود بھیجے فرشتوں اس پر تحقیق ہے کہ حضور ﷺ پہنچانے اور جو شخص قریب سے چلتا ہے حضور اقدس ﷺ اس کو خود سنتے ہیں، جو شخص درود سے درود بھیجے اس کے تحقیق تو پہلی روایات میں تفصیل سے گزری چکا ہے کہ فرشتے اس پر تحقیق ہیں کہ حضور اقدس ﷺ پر جو شخص درود بھیجے اس کو حضور ﷺ پہنچا دیں۔ اس حدیث پاک میں دوسرا مضمون کہ جو قبر اطہر کے قریب درود پڑھے اس کو حضور اقدس ﷺ حاضر نہیں خود سنتے ہیں، بہت ہی قابل فخر، قابل عزت اور قابل مذمت چیز ہے۔ علامہ صفائی نے قول بدلی میں مسلمان بن حکم سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی۔ میں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ ﷺ یہ جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور آپ پر سلام کرتے ہیں، آپ اس کو کبھی ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہاں سمجھتا ہوں اور ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ امیر المومنین شیخ ابن کثیر نے فرماتے ہیں کہ میں نے فرما دیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا، ہاں سمجھتا ہوں کہ میں جاکر سلام عرض کیا تو میں نے جبرہ شریف کے اندر سے دیکھا کہ سلام کی آواز سنئی۔ داخل قادی کیجئے ہیں کہ اس میں جگ نہیں کہ وہ شریف قبر اطہر کے قریب چڑھتا افضل ہے درود سے چڑھنے سے۔ اس لئے کہ قرب میں جو طیارے حضور ﷺ کو حضور رکب حاصل ہوتا ہے وہ درود میں نہیں ہوتا۔ صاحب مظاہر حق اس حدیث پر لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے والد کا درود درود لے کر دیکھا کہ یہ مہین پہنچاتے ہیں اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہوں اس سے معلوم ہو گیا کہ حضور ﷺ پر سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہے اور حضور ﷺ پر سلام بھیجنے والے کو حضور ﷺ سامنے بھیجے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اگر تمام عمر کے مسلمان کا ایک جواب آئے، معاوضہ ہے چڑھانے پر سلام کا جواب آئے۔

بہر سلام کن رنجہ در جواب اہی لب

کہ صد سلام مراد میں کیے جواب از تو

اس مضمون کو علامہ صفائی نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ کسی بندے کی شرافت کے لئے یہ کافی ہے کہ اس کا نام فجر کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی مجلس میں آجائے۔ اسی دلیل میں یہ شعر بھی کہا گیا ہے۔

ومن حظرت منه مالک حظرة

حلیق یان یسمو وان یصلدا

جس خوش قسمت کا خیال بھی میرے دل میں گزر جائے وہ اس کا مستحق ہے کہ جتنا بھی چاہے فجر کرے اور غشی قادی کرے (اپنے گودے)۔

ذکر میرا مجھ سے بھرتے ہے کہ اس محفل میں ہے

اس روایت میں حضور اقدس ﷺ کے خود سننے میں کوئی اشکال نہیں اس لئے کہ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قیود میں زندہ ہیں۔ علامہ صفائی نے قول بدلی میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ زندہ ہیں، اپنی قبر شریف میں اور آپ ﷺ کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھاسکتی اور اس پر ہمارے ہے۔ امام بیہقی نے انبیاء کی حیات پر ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لایعنیہ، حبیبہ طیبی قبور ہم یصلون کا انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ علامہ

صحابی نے اس کی مختلف طرق سے ترویج کی ہے اور امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ورد شائع کیا ہے کہ میں شب معراج میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزر رہا تھا قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے۔ نیز مسلم ہی کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا یہ اور شائع کیا ہے کہ میں نے حضرات انبیاء کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے آپ کو دیکھا تو میں حضرت یحییٰ اور حضرت ابراہیم علی نبیہما السلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ حضور اقدس ﷺ کے احوال کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب فاش مبارک کے قریب حاضر ہوئے تو حضور اقدس ﷺ کے چہرہ انور کو جو پاؤں سے ڈھکا ہوا تھا دکھوا اور اس کے بعد حضور اقدس ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان اسے اللہ کے نبی، اللہ جل شانہ آپ پر دو موشیں بھیج نہ کریں۔ ایک موت نہ آپ کے لئے مقدر تھی وہ آپ ﷺ پر پڑی کر چکے (بخاری) علامہ سیوطی نے حیات انبیاء پر مستقل ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ پیچہ حرام کر رکھا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔ علامہ صدیقی قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں کہ مقرب یہ ہے کہ جب مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ پر لکھ پڑے تو درود شریف کثرت سے پڑھے اور جتنا قریب ہوتا جائے اتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے اس لئے کہ یہ مواقع وحی اور قرآن پاک کے نزول سے معمور ہیں۔ حضرت جبریل حضرت میکائیل کی بار بار یہاں آمد ہوئی ہے اور اس کی منی سید البشر ﷺ پر مشتمل ہے۔ اسی جگہ سے اللہ کے دین اور اس کے پاک رسول کی سنتوں کی اشاعت ہوتی ہے یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں۔ یہاں بھی کر اپنے قلب کو نہایت صیحت اور تعظیم سے ہمراہ کر لے۔ گویا کہ وہ حضور ﷺ کی زیارت کر رہا ہے اور یہ تو ممکن ہے کہ حضور ﷺ اس کا سلام سن رہے ہیں۔ آئیں کے ٹکڑے اور فضول باتوں سے احتراز کر کے اس کے بعد قیلولہ کی جانب سے قبر شریف پر حاضر ہو اور بقدر پار ہاتھ دھو صلے کھڑا ہوا اور بچی نظارہ کھتے ہوئے نہایت خوش و خرم اور اب و احترام کے ساتھ یہ پڑھے:

السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا صلی اللہ السلام علیک یا حمید اللہ ، السلام علیک یا حیر  
خلق اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا سید المرسلین السلام علیک یا حاتم المبین السلام  
علیک یا رسول رب العالمین السلام علیک یا قائد الغر المحجلین السلام علیک یا بشیر السلام علیک یا  
صلیہ السلام علیک وعلی اهل بیتک الطاهرین السلام علیک وعلی ازواجک الطاهرات امہات المومنین  
السلام علیک وعلی اصحابک اجمعین السلام علیک وعلی سائر الانبیاء والمرسلین وسانو عباد اللہ  
الصالحین جزاک اللہ عما یا رسول اللہ الفضل ما حزی نبیا عن قومہ ورسولاً عن امہ وصلی اللہ علیک کلما  
ذکرک الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک العافلون وصلی علیک فی الاولین وصلی علیک فی الاخرین  
الفضل واکمل واطیب ما صلی علی احد من المخلوق اجمعین کما استغفد ناسک من الصلوة وعلما یک من العسی  
والجہالة اشہدان لا الہ الا اللہ واشہد انک عبدہ ورسولہ وامیہ وخیرہ من خلقہ واشہد انک قد بلغت الرسلۃ  
واہیت الامالۃ وصبحت الامیہ وحادثت فی اللہ حق حیادہ التلم الہ بھا یہ ما ینعی ان یا ملہ الاعلون . قلت  
و ذکرہ الخروی فی مناسکہ ما کفر منہ

آپ ﷺ پر سلام اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر سلام اے اللہ کے نبی ﷺ آپ پر سلام اے اللہ کی برگزیدہ ممتی، آپ پر سلام اے اللہ  
کی مخلوق میں سب سے بھڑکات، آپ پر سلام اے اللہ کے حبیب، آپ پر سلام اے رسولوں کے سردار، آپ پر سلام اے خاتم النبیین، آپ  
پر سلام اے رب العالمین کے رسول، آپ پر سلام اے سرداران لوگوں کے جو قیامت میں روشن چہرے والے اور روشن ہاتھ پاؤں والے  
ہو گئے (یہ مسلمانوں کی خاص علامت ہے کہ دنیا میں جن اعضاء کو وہ مخصوص دھرتے رہے ہیں وہ قیامت کے دن نہایت روشن ہوں گے)  
آپ پر سلام اے جنت کی بشارت دینے والے، آپ پر سلام اے جہنم سے ڈرانے والے، آپ اور آپ کے اہل بیت پر سلام جو ظاہر ہیں۔  
سلام آپ پر اور آپ کی ازواج مطہرات پر جو سارے مومنوں کی مائیں ہیں، سلام آپ پر اور آپ کے تمام صحابہ کرام پر سلام آپ پر اور تمام  
رسولوں پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر یا رسول اللہ ﷺ جل شانہ آپ کو ہم لوگوں کی طرف سے ان سب سے بڑھ کر پڑے خیر عطا  
فرمائے جتنی کہ کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے جب  
بھی انکر کرے والے آپ کا ذکر کریں اور جب بھی کہ غافل ہوگا آپ کے ذکر سے غافل ہوں اللہ تعالیٰ شافع آپ پر اور میں میں درود بھیجے اللہ  
تعالیٰ شافع آپ پر آخر میں میں درود بھیجے۔ اس سب سے افضل اور اکمل اور پاکیزہ حمد اللہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے کسی پر لگی بھیجا جو جیسا  
کہ اس سے نہایت دینی نعم کو آپ کی برکت سے گمراہی سے اور آپ ﷺ کی وجہ سے جہالت اور اندھیرے میں سے کسی سے بھیرت عطا فرمائی۔ میں  
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی دینا ہوں اس بات کی کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں اور اس کے

لیکن ہیں اور ساری مخلوق میں سے اس کی برکات و اوقات ہیں اور اس کی کوکبی و پناہوں کو آپ نے اللہ کی رسالت کو پہنچا دیا اس کی امانت کو ادا کروایا امت کے ساتھ پوری پوری خیر خواہی فرمائی اور اللہ کے بارے میں کوشش کا حق ادا فرما دیا۔ یا اللہ آپ کو اس سے بڑا دودھ دے دے  
فرمائیں کی امید کرنے والے امید کر سکتے ہیں۔ (یہاں تک سلام کا ترجمہ ہوا)۔

اس کے بعد اپنے نفس کے لئے اور سارے مومنین اور مومنات کے لئے دعا کر کے اس کے بعد حضرت شیخین حضرات ابو بکر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سلام پڑھے اور ان کے لئے بھی دعا کر کے اور اللہ سے اس کی بھی دعا کر کے کہ اللہ جل شانہ ان دونوں حضرات کو بھی ان کی مساعی جیلہ جبرائیل نے حضور اقدس ﷺ کی دعا میں طرح کی ہیں اور جو حضور اقدس ﷺ کی حق دانگی میں طرح کی ہیں ان پر بہتر سے بہتر بڑے خیر خواہانے اور یہ کچھ لکھا جائے کہ نبی کریم ﷺ کی قبر طبر کے پاس کھڑے ہو کر سلام پڑھنا اور دینے سے بڑا دھنسل ہے (یعنی السلام علیک یا رسول اللہ افضل ہے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ سے) خاصہ بات یہ کہ رائے ہے کہ روایا افضل ہے۔ سلام بخاری کہتے ہیں کہ پیلا ہی قول زیادہ صحیح ہے جیسا کہ علامہ محمد بن صاحب قاسم کی رائے ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں مسلمان مسلم مسلم علی عند فری آیا ہے۔ انہی علامہ بخاری کا اشارہ اس حدیث پاک کی طرف ہے جو ابوداؤد شریف وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام کرتا ہے تو اللہ جل شانہ مجھ پر میری روح نواہ دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں لیکن اس ناکارہ کے نزدیک صلوٰۃ کا لفظ (یعنی درود) بھی کثرت سے روایات میں ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ اسی روایت میں ابوہریرہؓ کی خبر پر گزری ہے۔ اس میں یہ ہے کہ جو شخص میری قبر کے قریب درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں۔ اسی طرح بہت سی روایات میں یہ مضمون آیا ہے۔ اس لئے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا مہی اللہ وغیرہ کے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا مہی اللہ ای طرح آخر تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ لکھا بھی جڑا جائے تو زیادہ اچھا ہے۔ اس صورت میں سلام باقی اور علامہ بخاری دونوں کے قول پر عمل ہو جائے گا۔ دوا الوفا میں لکھا ہے کہ ابوہریرہؓ نے منہ ہذا میں کہیں سامری غلطی دینی کتاب مستوف میں زبارة فقیر النبی ﷺ کے باب میں آداب زیارت ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں پھر قبر شریف کے قریب آئے اور قبر شریف کی طرف منہ کر کے اور منبر کو اپنی دائیں طرف کر کے کھڑا ہوا اور اس کے بعد دعا سامری غلطی نے سلام اور دعا کی کیفیت لکھی ہے اور جملہ اس کے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ پڑھے اللھم انک قلت فی کتابک تبیک علیہ السلام ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاء وک فاستغفروا اللھ و استغفر لھم الرسول لوحدوا اللھ توہباً ورحیماً۔ و ابی قد اثبت بیک مستغفر آفاستلک ان لو حب فی المصنوع کما اوجبتھا لمن اتاہ فی حیاته اللھم انی اتوجه انیک بیک صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ اسے اللہ تو نے اپنے پاک کلام میں اپنے نبی ﷺ سے ہیں ارشاد فرمایا کہ اگر وہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور پھر اللہ جل شانہ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ ان کو بکافور کرنے والا رحمت کرنے والا پاتے اور میں میرے نبی کے پاس حاضر ہوا ہوں اس حال میں کہ استغفار کرنے والا ہوں۔ تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو میرے لئے مغفرت کو واجب کر دے جیسا کہ تو نے مغفرت واجب کی تھی اس شخص کے لئے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ان کی زندگی میں آیا ہو۔ اسے اللہ میں حیرت کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، حیرت نبی ﷺ کے واسطے سے (اس کے بعد وہ کسی چڑی دعا میں ذکر کریں)۔

(۹) من یسب قال قلت یا رسول اللہ انی اکثر الصلوٰۃ علیک فکم اجعل لک من صلوٰتی فقال ما ضلت قال ما ضلت فان زدت فهو خیر لک قلت فافضل قال ما ضلت فان زدت فهو خیر لک قلت اجعل لک من صلوٰتی کلھا قال ادا نکمی ھبک و ینکفر لک ھبک رواہ الترمذی زائد المتروی فی الترمذی احمد والحاکم وفان صحیحہ ووسط المسعودی فی تخریجہ۔

حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ پر درود کثرت سے بھیجتا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات دعا میں سے کتنی مقرر کروں۔ حضور ﷺ نے فرمایا جتنا حیرانی چاہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک پڑھتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھادے تو میرے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ نصف کروں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھادے تو میرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو پڑھتا ہوں کروں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھادے تو میرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر میں اپنے ساتھ وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تو اس صورت میں میرے ساتھ ہر گزوں کی گلاہ کی جائے گی اور میرے گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔

مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لئے دعاؤں کا مقررہ کر رکھا ہے اور چاہتا ہوں کہ وہ درخرفہ کثرت سے پڑھا کروں تو اپنے اس محسن وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت توجہ کروں۔ مثلاً میں نے اپنے اور والدین کے لئے دو گھنٹے مقرر کر رکھے ہیں تو اس میں سے کتنا وقت درود شریف کے لئے توجہ کروں۔ علامہ ستادی نے امام احمد کی ایک روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کے لئے مقرر کر دوں تو کیسا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا یہی صورت میں حق تعالیٰ شانہ تیرے دین اور آخرت کے سارے غمروں کی کفایت فرمائے گا۔ علامہ ستادی نے جہاد و صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جہاد و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس قسم کی درخواستیں کی ہوں۔ علامہ ستادی کہتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ کے ذکر پر درود حضور اکرم ﷺ کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث میں اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دعا مانگتے ہیں یا میں مانگتا ہوں وہ اس کو دعا مانگنے والا ہوں۔ علامہ ستادی نے لکھا ہے کہ صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ سب اس کا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز میں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لیتا ہے اپنے مطالب پر توجہ و کفایت کرتا ہے اس کے سبب سہادت کی حسن کتاب اللہ کتاب اللہ یعنی جو اللہ کا دور چاہتا ہے وہ کفایت کرتا ہے اس کو۔ جب شیخ بزرگوار عبد الوہاب متقی نے اس ممکن کو یعنی شیخ عبدالحق کو اسلئے زیارت دینے سے منع فرمایا کہ اس کا نام لے کر دعا مانگا جائے جو کہ نہیں ہے اس روا میں کوئی عبادت بعد از افراس کے مانند درود کے اوپر سید کا کائنات کے چاہنے کو تمام اوقات اپنے کو اس میں صرف کرنا اور چیز میں مشغول نہ ہونا۔ عرض کیا گیا کہ اس کے لئے کچھ دعا ممکن ہو۔ فرمایا یہاں ممکن نہ تھا بعد کا شرط نہیں اتنا جو کہ ساتھ اس کے وہ طلب اللہ ہو اور اس کے رنگ میں رہیں جو اور مستغرق ہو اس میں اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ درود شریف سب اور دعا کا کف ہے جو اپنے چاہنا یا وہ مشیہ ہے اس لئے کہ ہر قول تو خود اس حدیث پاک کے درمیان میں باشارہ ہے کہ انہوں نے یہ وقت اپنی ذات کے لئے دعاؤں کا مقررہ کر رکھا تھا۔ اس میں سے درود شریف کے لئے مقررہ کرنے کا ارادہ فرما رہے تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ چیز لوگوں کے احوال کے اعتبار سے مختلف ہو کرتی ہے۔ جیسا کہ فضائل ذکر کے باب دوم حدیث نمبر ۳۰ کے ذیل میں گزرا ہے کہ بعض روایات میں الحمد للہ کو افضل الدعاء کہا گیا ہے اور بعض روایات میں استغفر اللہ کہا گیا ہے۔ اسی طرح سے ہر حال کے درمیان میں بھی مختلف احوال کے سب سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ یہ اختلاف لوگوں کے حالات کے اختلاف کے اعتبار سے اور اوقات کے اعتبار سے ہوا کرتا ہے جیسا کہ ابھی مظاہر حق سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ عبدالحق محدث نورا رحمہ اللہ مرقدہ کو ان کے شیخ نے دعا دینے کے سفر میں یہ وصیت کی کہ تمام اوقات درود شریف ہی میں غرق کریں۔ اپنے اکابر کا بھی یہی معمول ہے کہ وہ دعا دینے کے سفر میں درود شریف کی بہت تاکید کرتے ہیں۔

جلاوسہ مندر دی نے ترمیم میں حضرت امی بن کعبؓ کی حدیث بالا میں ان کے سوال سے پہلے ایک مضمون اور بھی نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب چوتھی رات گزر جاتی تو حضور اقدس ﷺ کمرے سے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے : اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ (یعنی بار بار فرماتے) اور پھر آگئی اور ارشاد فرمایا ہے موت ان سب چیزوں کے ساتھ جو اس کے ساتھ لاحق ہیں، آ رہی ہے۔ اس کو دوسرے فرماتے : دلیل اور اذنی قرآن پاک کی آیت جو سورہ الطہارات میں ہے کہ طرف اشارہ ہے۔ جس میں اللہ پاک کا ارشاد ہے یومئذ یخرج الصف الصفات تبیعھا المراد ذلک قلوب یومئذ واجلہ البصاواھا عیاشیة جس کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ اوپر چند چیزوں کی قسم کیا کر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، یہی موت ضرور آئے گی جس دن ہمارے دلیں چیز سب کو جلا ڈالے گی اس سے مراد ہے پہلا صبر ہے اس کے بعد ایک۔ پہلے آنے والی چیز آئے گی اسے مراد دوسرا صبر ہے بہت سے دل اس روز عارف کے مارے دھڑک رہے ہوں گے شرم کی وجہ سے ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گے۔ (ایمان القرآن میں مزید یاد دہانی)

(۱۰) عن ابی ہریرہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلى على حين يصبح عشرا وحين يمسي عشرا ادر كتبه شفاعتي يوم القيمة ورواه الطبراني باسنادين احدهما صحيح لكن فيه انقطاع كنهنا في القول بالبدیع۔  
حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود پڑھے جس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچی کر دے گی۔

حکامہ سکھائی سے متعلقہ دوا جانو بیٹے سے دور دور کرنا چاہئے۔ دوائے کوسمہ اور کھجور کی خشکاست جاسن ہو سے کاسختر دوا میں کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اس حدیث کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: جو کچھ پروردگار نے مجھے قیامت کے دن میں اس کا سطرش جوں کا۔ اس حدیث کا کہ میں کسی مقداد کی بھی قید نہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی ایک اور حدیث سے دور دور کرنا کہ بعد بھی یہ لفظ نقل کیا ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی



گوای دوں گا اور اس کے لئے سفارش کروں گا۔ حضرت ریشیہ بن ثابتؓ نے روایات سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص روز و شریف پڑھے اللھم صل علی محمد و آلہ الطہ الطہ الطہ عیدک یوم القیامہ کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔ علامہ شافعی نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں اس کو شفا ہوں اور جو شخص درود سے کچھ پر درود پڑھتا ہے اللہ جل شانہ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو تھوٹک درود کو پہنچائے گا اور اس کے دنیاوی و آخرت کے کاموں کی کفایت کر دی جاتی ہے اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا سفارشی ہوں گا۔ ”یا“ کا مطلب یہ ہے کہ بعض کے لئے سفارشی اور بعض کے لئے گواہ، مثلاً اہل مدینہ کے لئے گواہ و دوسروں کے لئے سفارشی یا فرمانبرداروں کے لئے گواہ اور گناہگاروں کے لئے سفارشی، وغیرہ۔ لکن کتب فائدہ السحاری۔

(۱۱) عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ ما من عبد صلی علی صلوۃ الا عرج بہا ملک حتی یحییٰ بہا و حدہ بالمرحمن عز وجل لیلول و ما تملک و تعالیٰ اذہو بہا الی قبر عدی یتستغفر لہا لہا و تغفر بہا عنہ اخر حدہ ابو علی من النہاء و الدلیلی فی مسند العبد و من وطی مسندہ عمر من حبیب ضعیفہ النسانی و غیرہ کذلکی القول البلیغ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود کو لے جا کر اللہ جل شانہ کی پاک بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ وہاں سے ارشاد جالی ہوتا ہے کہ اس درود کو میرے بندہ کی قبر کے پاس لے جاؤ یہ اس کے لئے استغفار کرے گا اور اس کی وجہ سے آگہ شرفی ہوگی۔

ازاد السعید میں موصوفہ بعدیہ سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو رسول اللہ ﷺ ایک پرچہ سر رکھتے کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ بڑی ہو جائے گا وہ مومن کہہ گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کو ان چیز آپ کی صورت و میرت کبھی اچھی ہے آپ فرمائیں گے میں تجاری ﷺ ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر یا عاتقہ تجری عاتقہ کے وقت میں نے اس کو یاد کروایا۔ اس پر یا شعلہ نہ کیا جائے گا ایک پرچہ سر رکھتے کے برابر میزان کے چلارے کو کیجئے جہاں سے لگا اس لئے کہ اللہ جل شانہ کے یہاں اخلاص کی قدر ہے اور جتنا بھی اخلاص زیادہ ہوگا اتنا ہی وزن زیادہ ہوگا۔ حدیث لطیفہ یعنی ایک ٹکڑا کا خدا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوا تھا وہاں سے دفنوں کے مقابلہ میں اور ہر دفن کا بڑا کر منہا نے نظر تک: امیر لکھا ہوا تھا غائب آگیا۔ یہ حدیث متصل اس کا ذکر کے رسالہ لفظی ذکر باب دوم فصل مومن کی نمبر ۱۳ پر گزر چکی ہے۔ جس کا نقلی چاہے متصل، وہاں دیکھیے۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔ اور بھی اس رسالہ میں متعدد روایات اسی مضمون کی گزری ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں وزن اخلاص کا ہے۔ فصل پنجم حکایات کے ذیل میں حکایت نمبر ۱۰ پر بھی اس کے متعلق کلمہ مضمون آ رہا ہے۔

(۱۲) عن ابی سعید الخدری عن رسول الله ﷺ انہ قال ایما وحل مسلم لم یکن عندہ صدقۃ لیلول فی دعاتہ اللھم صل علی محمد عبدک و رسولک و صل علی المومنین و المومنات و المسلمات فانہا زکوة و قال لا یبشع المومن عزرا حتی یتکون منہا الجنۃ و واداس حبان فی صحیحہ کذلکی الشرعیب و بسط السحاری صحیحہ و عزراء السیوطی فی التوالی الادب المنفردہ للسحاری۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہاں دعا مانگا کر سے اللھم صل علی محمد عبدک و رسولک و صل علی المومنین و المومنات و المسلمات صحیح صحیح مخرج مومن مراد مومن عورتوں پر مسلمان مراد اور مسلمان عورتوں پر پس یہ دعا اس کے لئے زکوٰۃ یعنی صدقہ ہونے کے قائم مقام ہے اور مومن کا یہ نہ کسی خبر سے کبھی نہیں بھرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔

علامہ شافعی نے لکھا ہے کہ ماخوذ ان مقامان نے اس حدیث پر یہ فصل بانٹ دی ہے اس چیز کا بیان کہ حضور اقدس ﷺ پر درود پڑھنا صدقہ نہ ہونے کی صورت میں صدقہ کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ علماء میں اس بات میں اختلاف ہے کہ صدقہ افضل ہے یا حضور اقدس ﷺ پر درود۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور ﷺ پر درود صدقہ سے بھی افضل ہے اس لئے کہ صدقہ صرف ایک ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر ہے اور درود شریف ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر فرض ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ شایع اور اس کے فرشتے بھی اس عمل کو کرتے ہیں مگر چہ علامہ شافعی خود اس کے موافق نہیں ہیں۔ علامہ شافعی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) کے علم میں ہے۔ ایک اور حدیث سے نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) ہے۔ نیز حضرت علیؓ کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر تمہارا درود بھیجنو تمہارا دعاؤں کو کھنڈا کر کے ڈالا

ہے۔ جہاد سے دیک کر رضا کا سبب ہے اور جہاد سے اعمال کی ذکوہ ہے یعنی ان کو جو حمانے والا اور پاک کرنے والا ہے) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود جہاد ہے لئے (گناہوں کا) کفارہ ہے اور ذکوہ (یعنی صاف) ہے اور حدیث پاک کا آخری ٹکڑا کہ مومن کا بیت نہیں بھرتا اس کو صاحب منکھو نے لفظائے علم میں نقل کیا ہے اور صاحب مرقاۃ فی خبروں نے خبر سے علم مراد لیا ہے مگر چرخہ کا لفظ عام ہے اور ہر خبر کی چیز اور ہر شئی کو شامل ہے اور مطلب کا یہ ہے کہ مومن کا بیت نکلیاں نکالنے سے کبھی نہیں بھرتا۔ وہ ہر وقت اس کو شش میں رہتا ہے کہ جو تنگی بھی جس طرح اس کو مل جائے وہ حاصل ہو جائے۔ اگر اس کے پاس مالی صدقہ نہیں ہے تو اور شریف ہی سے صدقہ کی فضیلت حاصل کرے۔ اس کا کارہ کہ سزا دیکھ کر لفظ علیٰ اعموم ہی زیادہ بہتر ہے کہ وہ علم اور ساری چیزوں کو شامل ہے۔ لیکن صاحب مظاہر حق نے بھی صاحب مرقاۃ وغیرہ کے اجتہاد میں خبر سے علم ہی مراد لیا ہے اس لئے وہ تحریر فرماتے ہیں: ”بزرگ نہیں میرا ہوتا مومن خبر سے یعنی علم سے یعنی اخیر مرتبہ طلب علم میں رہتا ہے اور اس کی برکت سے بخشہ میں جاتا ہے۔“ اس حدیث میں خوشخبری ہے طالب علم کو کہ دنیا سے بالکل اٹھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس وجہ کو حاصل کرنے کے لئے بعض اہل اللہ اخیر مرتبہ تک تعلیم علم میں مشغول ہو رہے ہیں، ہر وجہ حاصل کرنے بہت سے علم کے اور دائرہ علم کا وسیع ہے جو کہ مشغول ہو سارا علم کے گرچہ تعلیم و تہذیب کے جو فضیلت میں ثواب طلب علم اور تحصیل علم سے اس کو (یعنی)

(تکملہ) اس فعل کو قرآن پاک کی دو آیتوں اور اس احادیث شریفہ پر اقتصاد را فہم کرتا ہوں کہ فضا کی روایات بہت کثرت سے ہیں ان کا احصاء بھی اس مختصر رسالہ میں دشوار ہے اور سہادت کی بات یہ ہے کہ اگر ایک بھی فضیلت نہ ہوتی تب بھی حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محبوب و احباب و بارگاہ عالم کے امت پر اس قدر احسانات ہیں کہ ان کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ ان کی حق اور ان کی جو کچھ ہے اس کا پر ہتتا بھی زیادہ سے زیادہ آملی اور دو پاک میں مطلب اللہ ان دیتا ہو کہ تم قہار جاکو اللہ جل شانہ نے اپنے لطف و کرم سے اس حق اور ان کی کے ہر بھی تنگروں اور ثواب اور احسانات فرما دیئے۔ علامہ گلاوی نے قول نمونہ ان اقوال کی طرف اشارہ کیا ہے جہاد و شریف پر مرعوب ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں: ”اب ثانی درود شریف کے ثواب میں اللہ جل شانہ کا بندہ ہر درود بھیجتا اس کے فضیلتوں کا درود بھیجتا اور حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجتا اور درود چھنے والوں کی خطاؤں کا کفارہ ہونا اور ان کے اعمال کو پاکیزہ بنا دینا اور ان کے درجہ کا بلند ہونا اور ان کے احوال کا تحفہ ہونا اور خود رو کا حضرت طلب کرنا اور درود چھنے والے کے لئے اور اس کے ہر احوال میں ایک قیراط کے برابر ثواب کا کھانا ہونا اور قیراط بھی جو احد پیرائے کے برابر ہو اور اس کے اعمال کا بہت بڑی ترازو میں تھکا اور جو شخص اپنی ساری دنیاؤں کو درود دینا دے اس کے دینا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت جیسا کہ قریب ہی فقیر پر حضرت ابی بکر کی حدیث میں مذکور ہے اور خطاؤں کو مٹا دینا اور اس کے ثواب کا کھانوں کے آکر کر کے سے زیادہ ہونا اور اس کی وجہ سے فطرات سے نہایت پناہ اور نبی کریم ﷺ کا قیامت کے دن اس کے لئے شاہد و گواہ ہونا اور آپ کی فضا کے کا واجب ہونا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی رحمت کا نازل ہونا اور اس کی تائید و تائید سے اس کا حاصل ہونا اور قیامت کے دن عرش کے سایہ میں داخل ہونا اور احوال کے لئے کے وقت تک اعمال کے چلنے کا ہونا اور احوال کو حاضری کا نصب ہونا اور قیامت کے دن کی پیاس سے امن نصیب ہونا اور جہنم کی آگ سے خلاصی کا نصیب ہونا اور علیٰ صراط پر سہولت سے گزرنا اور مرنے سے پہلے اپنا مقرب ٹھکانہ جنت میں رکھ لینا اور جنت میں بہت ساری چیزیں کا کھانا اور اس کے ثواب کا بیس جہادوں سے زیادہ ہونا اور ان کے لئے صدقہ کے قائم مقام ہونا اور درود شریف ذکوہ ہے اور لہذا ہے اور اس کی وجہ سے اہل میں برکت ہوتی ہے اور اس کی برکت سے سواما جیں بلکہ اس سے بھی زیادہ و بڑی ہوتی ہیں اور ہر امت تو ہے ہی اور اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور جہاں کے لئے زینت اور نفرت و رنگی معشیت کو دور کرتا ہے اور اس کے ذریعہ سے اسباب خیر تلاش کیے جاتے ہیں اور یہ کہ درود چھنے والا قیامت کے دن حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ قریب ہوگا اور اس کی برکات سے خود درود چھنے والا اور اس کے بیٹے اور چھنے والے جتنے بھی مستحق ہوتے ہیں اور وہ بھی مستحق ہوتا ہے کہ جس کو درود شریف کا ایصال ثواب کیا جائے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں مقرب حاصل ہوتا ہے اور دیکھنا نور ہے اور شخص پر غلبہ حاصل ہونے کا ذریعہ ہے اور دلوں کو نفاق سے اور نہ جگہ سے پاک کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں بہت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے اور خواب میں حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا ذریعہ ہے اور اس کا چھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں۔ درود بہت زیادہ برکت اعمال میں ہے اور افضل ترین اعمال میں سے ہے اور دین دنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا مکمل ہے اور اس کے ہر وجہ بہت سے ثواب جو کھوار کے لئے اس میں رحمت پیدا کرنے والے ہیں جیسا کھوار جو اعمال کے نتیجوں کے نتیجے کرنے پر جہاں میں ہوا اور نافر اعمال کے ثمرات حاصل کرنا چاہتا ہو۔ علامہ گلاوی نے باب کے شروع میں یہ اجمالی مضمون ذکر کرنے کے بعد بھران مظاہرین کی روایات کو تفصیل سے ذکر کیا ہے جن میں سے بعض فصل اول میں گزر چکی ہیں اور بعض فصل ثانی میں آ رہی ہیں۔ اور ان روایات کو ذکر کرنے



خود مت میں حاضر ہونے اور حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے۔ ہم لوگ بھی اس میں حاضر تھے ان صاحب کے سوال کیا کہ رسول اللہ! سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا جب ہم نماز پڑھا کریں تو اس میں آپ ﷺ پر دو رکعت پڑھا کریں۔ حضور ﷺ نے انکا حکمت فرمایا کہ ہم لوگوں کی یہ خواہش ہونے لگی کہ یہ شخص سوال ہی نہ کرتا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھا کر دو رکعت پڑھو پڑھا کرو۔ اللھم صل علی محمد و آلہ۔ ایک اور روایت میں عبد الرحمن بن شبر ﷺ سے نقل کیا ہے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ نے ہمیں صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا ہے، سلام تو ہمیں معلوم ہو گیا آپ پر دو رکعت پڑھا کر میں تو حضور ﷺ نے فرمایا میں پڑھا کرو اللھم صل علی ال محمد و آلہ، ترمذی بخاری وغیرہ کی روایات میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب آیت شریفہ ان اللہ و ملتہ بصلوں علی النبی الا یہ نازل ہوئی تو ایک صاحب نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ! سلام تو ہمیں معلوم ہے، آپ پر دو رکعت پڑھا کر میں تو حضور ﷺ نے ان کو درود تحقیق فرمایا۔ اور بھی بہت سی روایات میں اس قسم کے مضمون ذکر کئے گئے ہیں اور درودوں کے الفاظ میں اختلاف بھی ہے جو اختلاف روایت میں ہوا حق کرتا ہے جس کی تکلف وجہ ہوتی ہیں۔ اس جگہ ظاہر یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے تکلف صحابہ کو تکلف الفاظ ارشاد فرمائے تاکہ کوئی لفظ خاص طور سے واجب نہ بن جائے۔ نفس درود شریف کا وجوب ٹیحدہ چیز ہے اور درود شریف کے کسی خاص لفظ کا وجوب ٹیحدہ چیز ہے کوئی خاص لفظ واجب نہیں۔ یہ درود شریف جو اس فصل کے شروع میں فرمایا لکھا گیا ہے۔ یہ بخاری شریف کی روایت ہے جو سب سے زیادہ صحیح ہے اور حنفیہ کے نزدیک نماز میں اسی کا پڑھنا اولیٰ ہے جبکہ علامہ شامی نے لکھا ہے کہ حضرت امام محمد رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ حضور ﷺ پر دو رکعت شریف کن الفاظ سے پڑھتے تھے انہوں نے یہی درود شریف و شاد فرمایا جو فصل کے شروع میں لکھا گیا اور یہ درود صحافی ہے اس کے جو بھیجین (بخاری و مسلم) وغیرہ میں ہے۔ علامہ شامی نے یہ عبارت شروع میں سے نقل کی ہے۔ شروع میں یہ عبارت ہے کہ یہ درود صحافی ہے اس کے جو بھیجین میں کتب ابن کثیر و غیرہ سے نقل کیا گیا ہے اسی اور کتب ابن کثیر کی یہ روایت ہے جو اوپر گزری۔ علامہ حنفی کہتے ہیں کہ حضرت کعب ﷺ وغیرہ کی حدیث سے ان الفاظ کی حین ہوتی ہے جو حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کو آیت شریفہ کے احتیال امر میں سکھائے اور بھی بہت سے ائمہ کا یہی ہے اس کا افضل ہونا نقل کیا گیا ہے۔ ایک جگہ علامہ حنفی کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کے اس سوال پر کہ ہم لوگوں کو اللہ جل شانہ نے صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا ہے تو کون سا درود پڑھیں۔ حضور ﷺ نے تعلیم فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب سے افضل ہے۔ امام نووی نے اپنی کتاب درود میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب سے افضل درود پڑھوں گا تو اس درود کے چمکنے سے قسم پوری ہو جائے گی۔ حسن یحییٰ کے شاہیہ پر حرمین سے نقل کیا ہے کہ یہ درود شریف سب سے زیادہ صحیح ہے اور سب سے زیادہ افضل ہے۔ نماز میں اور بغیر نماز کے اسی کا اہتمام کرنا چاہئے۔ یہاں ایک بات قابلِ توجہ یہ ہے کہ زوائد سعید کے بعض نسخوں میں کاتب کی غلطی سے حرمین کی یہ عبارت بجائے اس درود شریف کے ایک دوسرے درود کے نسخہ لکھ دی گئی اس کا کمال ہر ہے۔ اس کے بعد اس حدیث شریفہ میں چند فوائد قابلِ ذکر ہیں۔ اول یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ عرض کرنا کہ سلام ہم چاہتے ہیں اس سے مراد اقیات کے ائد السلام سلام علیک ایہا النبی ورحمت اللہ وبرکاتہ ہے۔ علامہ حنفی کہتے ہیں کہ انار سے شیخ نجی حافظ ابن حجر کے نزدیک یہی مطلب زیادہ ظاہر ہے۔ اور ج میں امام بخاری سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے۔

اور اس میں بھی متعدد علماء سے یہی مطلب نقل کیا گیا ہے۔ (۲)۔ ایک مشہور سوال کیا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کے ساتھ تھوہیر دینی جائی ہے مثلاً یوں کہا جائے کہ فلاں شخص حاتم طائی جیسا تھی ہے تو سخاوت میں حاتم کا زیادہ کی ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اس حدیث پاک میں حضرت ابراہیم علی نبیہ وسلم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درود کا افضل ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بھی اوپر اس کی جواب دینے گئے اور حافظہ الکن جرنے فقہ الباری میں اس جواب دینے ہیں۔ کوئی عالم ہوتا خود بخود، غیر عالم ہوتا کسی عالم سے دل چاہے تو وہ ریاست کر لے۔ سب سے آسان جواب یہ ہے کہ حدود و کفر یہ تو وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن بسا اوقات بعض مصنفات سے اس کا التزام ہوتا ہے جیسے قرآن پاک کے درمیان میں اللہ جل شانہ کے لئے کے متعلق ارشاد ہے "مصل نورہ کھمد شکوۃ لیہا مصباح الایمانہ" ترجمہ "اس کے نور کی مثال اس طاق کی ہی ہے جس میں چراغ ہو، اخیر آیت تک۔ حالانکہ اللہ جل شانہ کے نور کو چاروں کے نور کے ساتھ کیا مناسبت۔ (۳)۔ یہ بھی مشہور اشکال ہے کہ سارے انبیاء کرام علی نبیہ وسلم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے درود کو کیوں ذکر کیا۔ اس کے بھی اوپر اس کی جواب دینے گئے ہیں۔ حضرت اقدس قاضی نور اللہ سرقدو نے بھی زبد السید میں کئی جواب ارشاد فرمائے ہیں۔ بندے کے نزدیک تو نو یا دہ پندرہ و یہ جواب ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبیہ وسلم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ جل شانہ نے اپنا افضل قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد ہے "واقبلہ اللہ الصواہیم صلیلاً" لہذا جو روئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوگا، وہ محبت کی لائن کا ہوگا اور محبت کی لائن کی ساری چیزیں سب سے اونچی ہوتی ہیں، البتہ جو روئے محبت کی لائن کا ہوگا وہ سب سے زیادہ اونچے اور اونچا ہوگا۔ چنانچہ ہمارے حضور اقدس ﷺ کو اللہ جل شانہ نے

پناہ صیب فرمادیا اور صیب اللہ علیہ السلام کی لئے دونوں کا درد ایک دوسرے کے مشابہ ہوا۔ مفلوکا کلمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے اللہ تعالیٰ کی کیا گیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت انبیاء کرام علیہ السلام کا جنازہ کرو کر رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو مضمحل بنا دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ نور روح میں اور حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا صفی قرار دیا ہے اس لئے میں حضور ﷺ کو پہلے لائے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تمہاری ہانکھوتی، پر فلک امیر المومنین علیہ السلام مضمحل اللہ میں اور موسیٰ علیہ السلام میں (یعنی کلیم اللہ) اور ایسے ہی مضمحل اللہ کا کلمہ نور روح میں اور آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے صفی میں لیکن بات یہ ہے نور سے سنو کہ میں اللہ تعالیٰ کا صیب ہوں اور اس پر فقر نہیں کرتا اور قیامت کے دن تمہارا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور اس جھنڈے کے نیچے آدم علیہ السلام اور سارے انبیاء ہوں گے اور اس پر فقر نہیں کرتا اور قیامت کے دن سب سے پہلے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی وہ میں ہوں گا اور اس پر بھی میں کوئی فقر نہیں کرتا اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوانے والا ہوں گا اور سب سے پہلے جنت میں میں اور میری امت کے فقر اور اہل ہوں گے اور اس پر بھی کوئی فقر نہیں کرتا اور میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرّم ہوں اور لیکن اور آخرین میں اور کوئی فقر نہیں کرتا اور بھی متعدد روایات سے حضور ﷺ کا صیب اللہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ محبت اور غلت میں جو مٹا بہت ہے وہ ظاہر ہے اسی لئے ایک کے در، دو کو دوسرے کے در کے ساتھ تھمیر دی اور چونکہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام اصلوکارہ اللہ حضور اللہ کے آباء میں ہیں اس لئے بھی میں اللہ علیہ السلام، فضا ظلم آباء و اجداد کے ساتھ مشابہت بہت نمودار ہے۔ مفلوکہ کے مٹا بہت ہے لہذا اس میں ایک کلمہ بھی لکھا ہے وہ یہ کہ صیب اللہ کا لقب سب سے اوجھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ صیب اللہ جامع ہے غلت کو بھی اور کلیم اللہ ہونے کو بھی اور صفی اللہ ہونے کو بھی بلکہ ان سے زائد چیزیں ہیں کو بھی جو دیگر انبیاء کے لئے ثابت نہیں اور وہ اللہ کا محبوب ہونا ہے ایک خاص محبت کے ساتھ میں جو حضور اللہ صیب اللہ ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔



بجھا کر اس لئے کہ قبہ دارانہ دھجھ پر فوجیں ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دعا اور استغفار کرتا ہوں۔ اسی طرح حضرت ابن عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کو بھیج دیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو کہ جس کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ سلیمان بن جهم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں، اور میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ ابو القحیم بن شیمان کہتے ہیں کہ جب میں نے حج کیا اور یہ پاک حاضری ہوئی اور میں نے قبر اطہر کی طرف بڑھ کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے رؤف اطہر سے علیک السلام کی آواز سنی۔ بلوغ الحسرات میں حافظہ ابن قیمؒ نے یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو کہ جس کے دن اوشریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جو کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور حضور اقدس ﷺ کی ذات اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے اس لئے اس دن کو حضور اقدس ﷺ پر درود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضور اقدس ﷺ باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں اسی دن تخریف ہوئے۔

علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ جو کہ روزِ زور و شریف کی فضیلت حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت انسؓ، ادا بن اوسؓ، ابو امامہؓ، ابو الدرداءؓ، ابو مسعودؓ، حضرت عمرؓ اور ان کے صاحبزادے محمدؓ وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے جن کی روایات علامہ سخاویؒ سے نقل کی ہیں۔

بِأُذُنِ صَاحِبِهِ صَلَواتُ اللہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَم

علی حبیبک حبر الخلق کلہم

(۴) یو عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ الصلوۃ علی مور علی الصراط ومن صلی علی یوم الجمعة لثمانین مرة عسرت له ذنوب ثمانین عاماً۔ (ذاکرہ السنن ابی یوسفؒ، دارالایات لعلوم القرآن، بیروت)

ابو ہریرہؓ، حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر درود پڑھنا میرا طریقہ گزرنے کے وقت نور ہے اور جو شخص جو کہ جس کے دن

ای (۹۰) کو مجھ پر درود بھیجے اس کے اسی (۹۰) سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

علامہ سخاویؒ نے قول بدلنے میں اس حدیث کو متعدد روایات سے جن پر ضعیف کا حکم بھی آیا ہے نقل کیا اور صاحب احتیاف نے بھی شرح

ادیا، میں اس حدیث کو مختلف طرق سے نقل کیا ہے اور محمد شین کا قاعدہ ہے ضعیف روایت بالخصوص جبکہ متعدد طرق سے نقل کی جائے۔ انہماک

میں مستحکم ہوتی ہے۔ لہذا اسی وجہ سے جامع الصغیر میں ابو ہریرہؓ کی اس حدیث پر حسن کی حاست لگائی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے شرح شفاء میں

جامع الصغیر کے حوالہ سے بروایت طبرانی و دارقطنی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ، ابو ہریرہؓ کی روایت

سے بھی نقل کی جاتی ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جو کہ جس کے دن عمر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے

نٹنے سے پہلے اسی (۹۰) مرتبہ درود شریف پڑھے اللہم صلی علی محمد النبی الامی وعلی الہ وسلم تسلیماً۔ اس کے

ای (۹۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی (۹۰) سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا۔ دارقطنی کی ایک روایت میں

حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا کہ جو شخص جو کہ جس کے دن اسی (۹۰) سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ کسی

نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور کس طرح پڑھا جائے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہم صلی علی محمد عبدک ورسولک النبی الامی اور یہ پڑھ کر ایک انگلی بند کر لے۔ انگلی بند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں پر شمار کیا جائے۔ نبی کریم ﷺ سے

انگلیوں پر گھٹنے کی ترغیب اور دہوئی ہے اور شامہا کی انگلیوں پر گنا کر اس لئے کہ قیامت میں ان کو کوئی دہائی دے گی۔ ان سے پوچھا جائے

گا جیسا کہ فضائل ذکر کی فصل دوم کی حدیث نمبر ۱۸ میں یہ مضمون تفصیل سے ذکر کیا جا چکا ہے۔ ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے سکھوں گناہ کرتے

ہیں۔ جب قیامت کے دن ڈنکی کے وقت میں ہاتھ اور انگلیاں وہ ہزاروں گناہ گواہیں جو ان سے زندگی میں کئے گئے ہیں ان کے ساتھ کچھ

لکھیں بھی نکھائیں۔ ان سے کہی گئی ہیں یا ان سے کہی گئی ہیں۔ دارقطنی کی اس روایت کو حافظہ عراقی نے حسن قرار دیا ہے۔ حضرت علیؓ سے

حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جو کہ جس کے دن اسی (۹۰) سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ کسی

کی کہ اگر اس روٹی کو ساری مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔ حضرت علیؓ بن محمدؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جو کہ جس کے

دن عمر کی نماز کے بعد اللہم صلی علی محمد النبی الامی وعلی الہ وسلم اسی (۹۰) کو مجھ پر سے اس کے اسی سال کے گناہ

معاف ہوں۔ علامہ سخاویؒ نے ایک دوسری جگہ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود

بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ حضرت قتادہؓ بن نوحؓ اور ابن عمرؓ نے زاد المسید میں بحوالہ درخت

الصحنہ سے بھی حضرت انسؓ کی اس حدیث کو نقل فرمایا ہے۔ علامہ شامیؒ نے اس میں طویل بحث کی ہے کہ درود شریف میں بھی منہول

اور غیر مقبول ہوتے ہیں یا نہیں۔ شیخ الاسلام امامانی سے نقل کیا ہے کہ سادی عبادتوں میں مقبول اور مردود ہونے کا احتمال ہے لیکن حضور اقدس ﷺ پر تو درود شریف قبول ہی ہوتا ہے اور بھی بعض موفی سے سبکی نقل کیا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَلِي حَبِيبِك حَبِيرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

(۵) : عَنْ رُوَيْبَعٍ مِّنْ ثَابِتٍ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ السَّعْدُ الْمَقْرَبِ عَدَدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَحَسَنَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. (رواہ الطبرانی فی الاوسط و بعض اسانید ہم حسن کذا فی الترتیب)

حضرت روثیع رحمہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص اس طرح کے اللہم صل علی محمد وآلہ السعد المقرب ععدک یوم القیمۃ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

درو شریف کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے "اے اللہ! آپ محمد پر درود بھیجئے اور اس کو قیامت کے دن ایسے مبارک ٹھکانے پر پہنچائیے جو آپ کے نزدیک مقرب ہو"۔ علماء کے متعدد مقرب یعنی مقرب ٹھکانے میں مختلف اقوال ہیں۔ علماء صحابی کہتے ہیں کہ مکمل ہے کہ اس سے وسیلہ مراد ہو یا مقام محمود یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عرش پر تشریف رکھنا یا آپ ﷺ کا وہ مقام عالی جو سب سے اعلیٰ و رفیع ہے۔ حجاز میں لکھا ہے کہ مقدس کو مقرب کے ساتھ اس لئے موصوف کیا ہے کہ جو شخص اس میں ہوتا ہے وہ مقرب ہوتا ہے جس وجہ سے کو یا اس مکان میں کو مقرب قرار دیا اور اس کے بعد ان میں علماء ان اقوال کے جو صحابی سے گز رہے ہیں کسی پر تشریف لے کر یا ہونے کا اضافہ کیا ہے۔ علامہ قاری کہتے ہیں کہ متعدد مقرب سے مراد مقام محمود ہے اس لئے کہ روایت میں "یوم القیمۃ" کا لفظ ذکر کیا گیا ہے اور بعض روایات میں

"المقرب ععدک یوم القیمۃ" کا لفظ آیا ہے لیکن وہ ٹھکانہ جو جنت میں مقرب ہوا اس مقام اس سے مراد وسیلہ ہو گا جو جنت کے درجہات میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے لئے دو مقام علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ایک مقام نور ہے جبکہ حضور اقدس ﷺ

شفاعت کے میدان میں عرش معلیٰ کے دائیں جانب ہوں گے جس پر اولین و آخرین سب کو رشک ہو گا اور وہ اس آپ ﷺ کا مقام جنت میں جس کے اوپر کوئی وجہ نہیں۔ بخاری شریف کی ایک بہت طویل حدیث میں جس میں نبی کریم ﷺ کا بہت طویل خواب جس میں حضور اقدس ﷺ نے

دورنیا، جنت و غیرہ اور دنیا کا، سود خور و غیرہ لوگوں کے ٹھکانے دیکھے اس کے اطل میں ہے کہ ہر درود دون فرشتے مجھے ایک گھر میں لے گئے جس سے زیادہ حسین اور مجتہر مکان میں نے نہیں دیکھا تھا اس میں بہت سے بڑے اور جوان عورتیں اور بچے تھے اس کے بعد وہاں سے نکال کر مجھے دو ایک درخت پر لے گئے وہاں ایک مکان پہلے سے بھی جو سیا تھا۔ میرے چومنے پر انہوں نے بتایا کہ پہلا مکان عام مسلمانوں

کا ہے اور یہ شہداء کا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ را او پر سرائی ہے تو میں نے سرائی کو دیکھا تو ایک برساتی گھر آیا۔ میں نے کہا کہ میں اس کو دیکھ لوں۔ ان دونوں فرشتوں نے کہا کہ ابھی آپ کی سرائی ہے جب پوری ہو جائے گی، آپ اس میں تشریف لے جائیں گے۔

درو شریف کی مختلف احادیث میں مختلف الفاظ پر شفاعت واجب ہونے کا وعدہ پہلے ہی گزر چکا، آنکھ ابھی آ رہا ہے۔ کسی قیدی یا مجرم کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ حاکم کے یہاں قلائد شخص کاڑھے اور اس کی سفارش حاکم کے یہاں جانی واقع ہوتی ہے تو اس سفارشی کی خوشامد میں

سکتی دودھ چھپ کی جاتی ہے۔ ہم میں سے کون سا ایسا ہے جو بے بے گناہ و مجرم نہیں اور حضور اقدس ﷺ جیسا سفارشی جو اللہ تعالیٰ کا محبوب سارے مردوں اور تمام مخلوق کا سردار وہ کسی آسان چیز پر اپنی سفارش کا وعدہ اور وعدہ بھی ایسا منو کہ کہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر اس کی سفارش واجب ہے، ہر گھر کی اگر کوئی شخص اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو کسی قدر خسارہ کی بات ہے۔ انبیاء میں حالت ضائع کرتے ہیں، انمول

واقوں پاکشہد و غیرہ کیا ہوں میں قیمتی اوقات کو بہرہ دار کرتے ہیں۔ ان واقعات کو درود شریف میں اگر خرچ کیا جائے تو کتنے فوائد حاصل ہوں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَلِي حَبِيبِك حَبِيرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

(۶) : عَنْ ابْنِ عُلَاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ جِزَى اللَّهِ عَمَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ الْعَبَّ سَعَى كِتَابُ الْكَفِّ صَبَاحَ (رواہ الطبرانی فی المعجم والاوسط کذا فی الترتیب و وسط السنن و فی تخریجہ و الفاظ اصحب سبعین و کثرت مباح)

حضرت ابن عباس رحمہما حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص یہ دعا کرے جزی اللہ عما محمداً ما هو اھلہ العب سعی کتاب الکف صبح (ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کل شانہ آراء سے بچے کہ ہم لوگوں کی طرف سے جس بولے کے وہ مستحق ہیں" تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار

دن شفاعت میں لے لے گا۔

نیزہ الجاسس میں بروایت الطبرانی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح و شام یہ درود پڑھا کرے



الھم رب محمد صلی علی محمد وعلی آل محمد و آخرہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما ہو اھلہ و اس کا تو آپ  
 لکھنے والوں کو ایک جزیرہ تک شفقت میں ڈالے رکھے گا۔ "شفقت میں ڈالے گا" کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک جزیرہ تک اس کا ثواب  
 لکھنے لکھتے تھک جائیں گے۔ بعض علماء نے "اس بدلے کے وہ مستحق ہیں" کی جگہ "جو بدلہ اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب ہے" لکھا ہے۔ یعنی  
 جتنا بدلہ عطا کرنا حیرتی شانیں شان ہو وہ عطا فرما، اور اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب بالخصوص اپنے محبوب کے لئے ظاہر ہے کہ جتنا عطا ہو گا۔  
 حضرت حسن البصری سے ایک طریقہ درود شریف کے ذیل میں نقل کیا گیا ہے کہ وہ اپنے درود شریف میں یہ الفاظ بھی پڑھا کرتے تھے و آخرہ عا  
 صبراً و محرمات لیساً عن امہ "ابن ابی نعیم" نے حضور ﷺ کو ہر طرف سے اس سے زیادہ بختہ عطا فرماتے جتنا کہ نبی کو اس کی امت کے طرف  
 سے عطا فرمایا۔ "ایک اور حدیث میں نقل کیا گیا ہے جو شخص یہ الفاظ پڑھے اللھم صل علی محمد و علی آل محمد صلوا لہ لکون  
 لک وصداً و الحقہ اداء و اعطہ الوسیلۃ و المقام المحمود الذی وعدہ و اجرہ عا ما ہو اھلہ و آخرہ عاصم الفضل  
 و اجزت ما عن امہ و صل علی جمیع اخوانہ من النبی و الصالحین یا ارحم الراحمین۔

جو شخص سات صوموں تک ہر جمعہ کو سات مرتباً اس درود کو پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔ ایک عالم جو ابن ابی شیبہ کے  
 نام سے مشہور ہیں ان کہتے ہیں کہ جو شخص یہ پڑھتا ہو کہ اللہ جل شانہ کی اس قدر کسے جو اسے سب سے زیادہ افضل ہو، جواب تک اس کی حقوق  
 میں سے کسی نے نہ کی ہو، اولین و آخرین اور مانگہ مقررین، آسمان والوں اور زمین والوں سے بھی افضل ہو اور اسی طرح یہ چاہیے کہ حضور  
 اقدس ﷺ پر یا یہ درود پڑھے جو اس سب سے افضل ہو جتنے درود کسی نے پڑھے ہیں اور اسی طرح یہ بھی پڑھتا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ شانہ سے کوئی  
 ایسی چیز مانگے جو اس سب سے افضل ہو جو کسی نے مانگی ہو تو وہ پڑھا کرے اللھم لک الحمد کما انت اھلہ فصل علی محمد  
 کما انت اھلہ و اھلہ یا ما انت اھلہ فانک انت اھل الطیور و اھل المظفرۃ

"اللہ تعالیٰ میرے ہی لئے تم ہے جو میری شان کے مناسب ہے، پس تو محمد ﷺ پر درود بھیج جو میری شان کے مناسب ہے اور میرے  
 ساتھ بھی وہ معاملہ کہ جو میرے شانیں شان ہو ہے لک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور تو ہی مظفر کرے وہ ہے۔"  
 ابو الفضل تو اپنی کہتے ہی کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا اور اس نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ پاک میں تھا، میں نے حضور  
 اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو حضور ﷺ نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا۔ جب تو وہاں جائے تو ابو الفضل بن زبیر کو میری طرف سے  
 سلام کہہ دینا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا بات؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پر درود اندوس مرتباً پاس سے بھی نہ زیادہ پڑا تو  
 پڑھا کرتا ہے اللھم صل علی محمد النبی و علی آل محمد و علی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم عا ما ہو  
 اھلہ یا ابو الفضل کہتے ہیں کہ اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے باپ پرے تمام حضور اقدس ﷺ کے خواب کے بتانے سے پہلے نہیں جانتا تھا۔  
 ابو الفضل کہتے ہیں کہ میں نے اس کو کچھ قلم پڑھا تو اس نے یہ کہا کہ انکار کرو یا کہ میں حضور اقدس ﷺ کے پیغام کو پہنچا نہیں (یعنی اس کا کوئی  
 سوا نہ نہیں لیتا) ابو الفضل کہتے ہیں کہ اس کے بعد میر میں نے اس شخص کو نہیں دیکھا (بدلی)

یا رب صل وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک حبیب الخلق کلہم

(نہ) دع عبد اللہ بن عمرو من العاص الہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل  
 ما یقول ثم صلوا علی فہ من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ عشر الہ صلوا اللہ فی الوسیلۃ فافلھا من لہ فی  
 الحسنۃ لا یبغی الا تعد من عا اللہ و ارجو ان اكون انا هو فمن سال فی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ  
 (رواہ مسلم و ابوداؤد و الترمذی کذا فی الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم اذان سنا کرو تو جو الفاظ سنانا کہے وہی تم کہا کرو اس کے  
 بعد مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میں شانہ اس پر اس درود کو پہنچے ہیں پھر اللہ جل شانہ سے  
 میرے لئے وسیلہ کی دعا کیا کرو۔ وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں پس  
 جو شخص میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس پر میری شفاعت اتر پڑے گی۔

"اتر پڑے گی" کا مطلب یہ ہے کہ تحقق ہو جائے گی۔ اس لئے کہ بعض روایات میں اس کی جگہ یہ ارشاد ہے کہ اس کے لئے میری  
 شفاعت واجب ہو جائے گی۔ بخاری شریف کی ایک حدیث میں یہ ہے کہ جو شخص دعا اللہ سے ادریہ حاجت اللھم رب ہذہ الدعویۃ  
 العاۃ و الصلوۃ القاۃ انت محمود من الوسیلۃ و القضاۃ و ابعہ مفعلاً محمود من الذی وعدہ انت کے لئے میری شفاعت

تر جاتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ ان سنتے تو خود بھی یہ عاجز رہتے۔ اللہم رب هذه الدعوة  
 النابعة والصلوة الفاتحة صل علی محمد وآلہ صلوہ يوم القیامة اور حضور اعلیٰ آواز سے پڑھا کرتے تھے کہ پاس والے اس کو  
 سنتے تھے اور بھی حضور اعلیٰ سے ملا رہتے تھے۔ علامہ چوہدری نے یہ مضمون نقل کیا ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جب تم  
 مجھ پر درود پڑھا کرو تو میرے لئے وسیلہ بھی بنا کر دو۔ کسی نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ وسیلہ کیا چیز ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے لئے  
 عملی وجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے یہ امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔ علامہ نقوی کہتے ہیں کہ وسیلہ کے اصل معنی صلت  
 میں خود درود چڑھنے کی وجہ سے کسی پادشاہ یا کسی بڑے آدمی کی بارگاہ میں تقرب حاصل کیا جائے، لیکن اس جگہ ایک عاملی اور مجرا ہے جیسا  
 کہ خود حدیث میں درج ہے کہ وہ صلت کا ایک وجہ ہے اور قرآن پاک کی آیت و استعوا الیہ الوسیلة میں اس تفسیر کے دوقول ہیں ایک تو یہ  
 کہ اس سے تقرب حاصل ہے جو اوپر گزرا۔ حضرت ابن عباسؓ جب مدینہ مدینہ و غیرہ سے یہی قول نقل کیا گیا ہے۔ فتاویٰ کہتے ہیں کہ اللہ  
 تعالیٰ کی طرف تقرب حاصل کرنا اس چیز کے ساتھ جو اس کو راضی کر دے۔ دوسری، یعنی ازخسری سے بھی یہی قول کیا گیا ہے کہ وسیلہ ہر وہ چیز  
 ہے جس سے تقرب حاصل کیا جاتا ہو۔ اہم ہو یا کوئی عمل اور اس قول میں نبی کریم ﷺ کے ذریعہ سے توسل حاصل کرنا بھی داخل ہے۔  
 علامہ جزیری نے حصن حصین میں آداب دعا میں لکھا ہے وان یوصل الی اللہ تعالیٰ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم والصالحین من عباده یعنی توسل  
 حاصل کر کے اللہ جل شانہ کی طرف اس کے انبیاء کے ساتھ جیسا کہ بخاری، مسند و بزار اور احادیث کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور اللہ کے ایک  
 بندوں کے ساتھ جیسا کہ بخاری سے معلوم ہوتا ہے۔ علامہ نقوی کہتے ہیں اور دوسرا قول آیت شریفہ میں یہ ہے کہ اس سے مراد محبت ہے یعنی  
 اللہ کے محبوب جو جیسا کہ دوسری وغیرہ نے لکھا ہے۔ توسل سے نقل کیا ہے اور حدیث پاک میں نصیحت سے مراد وہ مرتبہ عالیہ ہے جو ساری مخلوق  
 سے اونچا ہو اور احوال بے کوئی اور مرتبہ مراد ہو یا وسیلہ کی تفسیر ہو اور مقام محمود وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی پاک کلام میں سورہ نبی  
 اسرا نکل میں ارشاد فرمایا ہے عسیٰ ان یمکنک ذلک مقام محمود اتریم۔ امید ہے کہ پہچانیں گے آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے آپ  
 مقام محمود میں۔ مقام محمود کی تفسیر میں علامہ کے چند اقوال ہیں یہ کہ حضور اقدس ﷺ کا اپنی امت کے اوپر گواہی دینا ہے بلکہ کہا گیا ہے کہ تمہارا  
 بیعت اجماعی امت کے ہاں آپ ﷺ کو لایا جائے گا مراد ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اللہ جل شانہ آپ ﷺ کو قیامت کے دن عرش پر اور بعض نے  
 کرسی پر بٹھائے گا کہا ہے۔ ابن جزیری نے ان دونوں قولوں کو بڑی فصاحت سے نقل کیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اس سے مراد شفاعت سے  
 اس لئے کہ وہ ایسا مقام ہے کہ اس میں اولین و آخرین سب ہی آپ کی تعریف کریں گے۔ علامہ نقوی استدلالاً ابن حجر کے اجماع میں کہتے  
 ہیں، ابن اقول میں کوئی منافات نہیں اس واسطے کہ احوال ہے کہ عرش و کرسی پر بٹھا شفاعت کی اجازت کی علامت ہو اور جب حضور ﷺ ہاں  
 تشریف فرما ہو جائیں تو اللہ جل شانہ اس کو ہر کام میں اعلیٰ مقام پر لے کر آئے گا اور اس کے بعد حضور اقدس ﷺ اپنی امت پر گواہی دیں۔ ابن حبان کی ایک  
 حدیث میں حضرت کعب بن مالکؓ سے حضور کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اللہ جل شانہ قیامت کے دن لوگوں کو اٹھائیں گے پھر مجھے ایک سبز  
 جوارچہ پائیں گے پھر میں دو کیوں گا جو اللہ تعالیٰ چاہیں۔ پس یہی مقام محمود ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ ”پھر میں دو کیوں گا“ سے مراد وہ  
 رتھ ہے جو حضور اقدس ﷺ شفاعت سے پہلے کہیں گے اور مقام محمود ان سب چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے جو اس وقت میں پیش آئیں گی  
 بھی۔ حضور ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب کہ میں دو کیوں گا جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے حدیث کی کتابوں بخاری، مسلم، شریف وغیرہ میں شفاعت کی  
 طرح حدیث میں حضرت انسؓ سے نقل کیا گیا ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا۔  
 اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوگا۔ محمد سرافندہ اور کون جہاڑی بات سنی جائے گی۔ سفارش کرو تو ان کی جائے گی ساتھ ساتھ ہر سوال پیدا کیا جائے گا۔ حضور  
 اقدس ﷺ فرماتے ہیں اس پر میں سجدہ سے سرافندہ کا، پھر اپنے رب کی وہ حمد و ثناء کروں گا جو اس وقت میرے رب کے اہتمام کرے گا پھر  
 میں امت کے لیے سفارش کروں گا بہت لمبی حدیث سفارش کی ہے جو مکتوبات میں بھی مذکور ہے۔

ہاں ہاں ابازت ہے تجھے، آ، آج حرات ہے

تجھے زینا شفاعت ہے تجھے ہے شک یہ ہے حمد ترا

یہاں ایک بات قابل ملاحظہ ہے کہ اگر ہر کسی دعا میں الوسيلة والفضليلة کے بعد الصلوة الربیعة کا لفظ مشہور ہے۔ محدثین فرماتے  
 ہیں کہ یہ لفظ اس حدیث میں ثابت نہیں، البتہ بعض روایات میں جیسا کہ حصن حصین میں بھی ہے، اس کے اخیر میں الذک لا یختلف  
 التبعاد کا اضافہ ہے۔

بسم رب صلی وسلم والحمد للہ

علیٰ حبیبک صبر الخلق کلہم

(۸) : یعنی اے حمید اوابی اسید اعلیٰ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا دخل المسجد فليسلم على

نفسی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل اللہم افتح لی ابواب رحمتک و اذا خرج من المسجد فلیسلم علی نفسی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل اللہم افتح لی ابواب فضلک۔

(اگرچہ ابواب اللہ فی سبب واکورادو اذہمائی واین خرم و این مہان فی مجتہما کذا فی الہدی)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا کرے تو یہی (کریم) ﷺ پر سلام بھیجا کرے پھر یوں کہا کرے اللہم افتح لی ابواب رحمتک "اے میرے اللہ تعالیٰ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے نکلا کرے تو یہی (کریم) ﷺ پر سلام بھیجا کرے اور یوں کہا کرے اللہم افتح لی ابواب فضلک "اللہ تعالیٰ میرے لیے اپنے فضل (یعنی درازی) کے دروازے کھول دے۔"

مسجد میں جانے کے وقت رحمت کے دروازے کھلنے کی وجہ یہ ہے کہ جو مسجد میں جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہونے کے لئے جاتا ہے وہ اللہ کی رحمت کا ناز و نعمت ہے کہ وہ اپنی رحمت سے عبادت کی توفیق عطا فرمائے پھر اس کی قبول فرمائے۔ مظاہر حق میں لکھا ہے، اور دروازے رحمت کے کھول سبب برکت اس مکان شریف کے یا سبب توفیق دینے نماز کی اس میں یا سبب کھولنے خالق نفاذ کے اور عروا فضل سے رزق طال ہے کہ بعد نکلنے کے نماز سے اس کی طلب کو جاتا ہے۔ اس میں قرآن پاک کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورہ ہود میں اور ہے فاذا نصبت الصلوة فانتشروا فی الارض و ابتغوا من فضل اللہ۔ عامر ستادی نے حضرت علیؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ جب مسجد میں داخل ہوا کر دو حضور ﷺ پر درود بھیجا کر دو حضور اقدس ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود سلام بھیجتے تھے یہ (یعنی خود اپنے اوپر) اور پھر یوں فرماتے اللہم اعطونی ذلوسی و افتح لی ابواب رحمتک اور جب مسجد سے نکلنے تو یہی (کریم) ﷺ پر سلام بھیجتے اور فرماتے اللہم اعطونی ذلوسی و افتح لی ابواب فضلک۔ حضرت انسؓ یہ لکھ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا کرتے بسم اللہ اللہم صل علی محمد اور جب باہر تشریف لاتے تو یہ بھی یہ دعا کرتے بسم اللہ اللہم صل علی محمد۔ حضرت ابن عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ اپنے نواسے حسنؓ کے کوہ دعا سکھائی تھی کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوا کریں تو حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجا کریں اور یہ دعا پڑھا کریں اللہم اظفر لنا ذلونا و افتح لنا ابواب رحمتک اور جب نکلا کریں یہ بھی یہی دعا پڑھا کریں اور ابواب رحمتک کی جگہ ابواب فضلک حضرت ابوہریرہؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جایا کرے تو حضور ﷺ پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اللہم افتح لی ابواب رحمتک اور جب مسجد سے نکلا کرے تو حضور ﷺ پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اللہم اعطینی من الشیطان الرجیم

حضرت کعبؓ نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا کہ میں تجھے دو باتیں بتاؤں انہیں بھولنا مت۔ ایک یہ کہ جب مسجد میں جانے تو حضور ﷺ پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے اللہم افتح لی ابواب رحمتک اور جب باہر نکلے (مسجد سے) تو یہ دعا پڑھا کر اللہم اظفر لنا ذلونا و افتح لنا ابواب رحمتک الشیطان الرجیم اور بھی بہت سے صحابہ و تابعین سے یہ دعا بھی نقل کی گئی ہیں۔ صاحب حسنؓ نے مسجد میں جانے کی اور مسجد سے نکلنے کی متعدد دعائیں مختلف احادیث سے نقل کی ہیں۔ ابو داؤد شریف کی روایت سے مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا نقل کی ہے۔ اعوذ باللہ العظیم و بوجہ التکریم و سلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم "میں پناہ مانگا ہوں اس اللہ تعالیٰ کے ذریعہ سے جو بڑی عظمت والا ہے اور اس کی کریم ذات کے ذریعہ سے اور اس کی قدیم بادشاہت کے ذریعہ سے شیطان مردود کے حمل سے۔" حسنؓ میں تو اتنی ہی ہے لیکن ابو داؤد میں اس کے بعد حضور اقدس ﷺ کا یہ پاک ارشاد بھی نقل کیا ہے کہ جب آدمی یہ دعا پڑھا کرے تو شیطان یاں کوتاہے کہ مجھ سے تو یہ شخص شام تک کے لئے محفوظ ہو گیا۔ اس کے بعد صاحب حسنؓ نے مختلف احادیث سے نقل کرتے ہیں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بسم اللہ و السلام علی رسول اللہ کے۔ ایک اور حدیث میں و علی سنت و رسول اللہ ہے اور ایک حدیث میں اللہم صل علی محمد و علی آل محمد اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد السلام علیہما و علی عباد اللہ الصالحین۔ پڑھا اور جب مسجد سے نکلے گئے جب بھی حضور اقدس ﷺ پر سلام پڑھے بسم اللہ و السلام علی رسول اللہ اور ایک حدیث میں اللہم صل علی محمد و علی آل محمد اللہم اعطینی من الشیطان الرجیم ہے۔

یا رب صل وسلم دائماً ابداً

صلی حبیبک صبر الخلق کلہم

(۹) حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تمنا کو ان مسلمان ایسا ہوگا جس کو نہ ہو لیکن شوق و محبت کی بناء پر اس کی تمنا میں بڑی جہاد کا یہوشانے بہت سے اہل باور بہت سے درویش کے تحقیق اپنے تجربات تحریر کیے ہیں کہ ان پر عمل سے سید المکرمین ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ علامہ طاہری نے قول بدیع میں خود حضور ﷺ کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے من علی علی روح محمد فی الارواح وعلی جسدہ فی الاحیاد وعلی قہرہ فی القہور جو شخص روح محمد ﷺ پر ہوا جس میں اور آپ ﷺ کے جسد اطہر پر ہوں میں اور آپ ﷺ کی قبر مبارک پر تہذیب درود کیجئے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا میں اس کی سعادش کروں گا اور وہ قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اس کی سعادش کروں گا اور جس کی سعادش کروں گا وہ میرے خوش سے پائی پڑے گا اور اللہ جل شانہ اس کے بن کو ختم پر حرام فرمادیں گے۔ علامہ طاہری کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ حدیث نقل کی ہے مگر مجھے اب تک اس کی اصل نہیں ملی۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ جو شخص یہ ارادہ کرے کہ نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھے وہ درود پڑھے اللھم صل علی محمد کما امرنا ن تصلی علیہ اللھم صل علی محمد کما حوا علیہ اللھم صل علی محمد کما تحب و تو حسی جو شخص اس درود شریف کو طاق عدد کے حوالے پڑھے گا وہ حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کرے گا اور اس پر اس کا اضافہ بھی کرنا چاہئے اللھم صل علی روح محمد فی الارواح اللھم صل علی جسد محمد فی الاحیاد اللھم صل علی قہر محمد فی القہور حضرت طاہری نور اللہ مرقدہ ذوالسعید میں تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ لذت تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدلت عشاق کو خواب میں حضور پر نور ﷺ کی دولت زیارت نصیب ہوئی ہے۔ بعض درودوں کو یا شخص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب تزیین اہل البقاات میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں درود رکعت نماز اقل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ احد اور بعد سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دقت نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی۔ وہ درود شریف ہے اللھم صل محمد النبی الامی والہ واصحابہ وسلم۔ دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص درود رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد اللہ کے پچیس بار قل ھو اللہ احد اور بعد سلام کے یہ درود پڑھے اور مجتہدین نے دلت زیارت نصیب ہووے یہ صلی اللہ علی النبی الامی دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر بار اس درود کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہو اللھم صل علی سیدنا محمد سحر النوارک و معدن اسرارک و لسان حجتک و عروس ملکک و امام حضرتک و طراز ملکک و خزائن رحمتک و طریق شریعتک المفلحین و حیدرک ایمان ھو الوجود و السب فی کل موجود ھو انھما خلیفتک المتقدم من نور صیانتک صلوة قدوم بدو اھمک و تنقی بقادک لاسیھی لھا دون علیک صلوة لرحمتک و لرحمہ و لرحمہ عا یارب العلمین و لکرامی کو بھی سوتے وقت چھ بار پڑھنا زیارت کے لئے کافی ہے اللھم رب الحل و الحرام و رب البیت الحرام و رب الوکن و الملقاہ بلغ لروح سیدنا و مولانا محمد صا لسلام مگر بڑی شرط اس بدلت کے حصول میں قلب کا شوق سے پر ہونا اور کھربری و باطنی مصیبتوں سے بچنا ہے۔ سچائی۔ ہمارے حضرت شیخ الشیخ فکب الارشاد شاہ ولی اللہ صاحب نورافقہ مرقدہ نے اپنی کتاب نوادر میں بہت سے مشائخ تصوف اور ابدال کے ذریعے سے حضرت فخر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعدد اعمال نقل کئے ہیں اگرچہ تعداد حیثیت سے ان پر کلام ہے لیکن کوئی قیمتی مسئلہ نہیں جس میں دلیل اور حجت کی ضرورت ہو۔ معجزات اور مناجات ہیں۔ تجملہ ان کے لکھا ہے کہ ابدال میں سے ایک بزرگ نے حضرت فخر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کی کہ مجھے کوئی عمل بتائیے جو جس رات میں کیا کروں۔ انہوں نے فرمایا کہ مغرب سے عشاء تک نگوں میں مشغول رہا کر کسی شخص سے بات نہ کر نگوں کی درود رکعت پر سلام پھیرتا رہا کر اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر تیس مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھا کر عشاء کے بعد بھی پھیر بات کیا ہے مگر چلا جا اور وہاں جا کر درود رکعت نگوں پڑھ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھا اور سات مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھا کر عشاء کے بعد ایک سجدہ کر جس میں سات دفعہ استغفار سات مرتبہ درود شریف اور سات مرتبہ سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر سجدہ سے سراخا کر دنا کے لئے فاتحہ افتادہ یہ دعا پڑھنا حسی یا قیوم یا ذلجلال والا کھرام یا الہ لا ولیس والا حرمس یا رحمن الدنیا والاخرۃ ووصیہما یا رب یا رب یا رب یا اللہ یا اللہ یا اللہ۔ اسی حال میں ہاتھ ٹھائے ہوئے کھڑا ہوا اور کھڑے ہو کر پھر بھی دعا پڑھ۔ پھر دیکھیں کہ روٹ پر قبل کی طرف منہ کر کے لیٹ جاؤ اور سوتے تک درود شریف پڑھتا رہے۔ جو شخص یقین اور یک نیتی کے ساتھ اس عمل پر ادا کرتے رہے گا۔ مرنے سے پہلے حضور اقدس ﷺ کو خود خواب میں دیکھے گا۔ بعض لوگوں نے اس کا تجربہ کیا انہوں نے دیکھا کہ وہ جنت گئے۔ وہاں انبیاء کرام اور سید المکرمین ﷺ کی زیارت ہوئی اور ان سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس عمل کے بہت سے فضائل ہیں جن کو ہم نے انشاء اللہ اجودہ واد اور بھی متعدد اہل اس نور کے حضرت جی ان پیر مرقدہ

خانی علیہ سے نقل کئے ہیں۔ علامہ مہدی نے حجۃ الہیہ ان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مسجد نماز کے بعد با وضو ایک پرچہ پڑھ کر رسول اللہ احمد رسول اللہ بخشش مرحب لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ جل شانہ اس کو طاعت، برکت، عطا فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طواف آداب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے دیکھ کر ہے تو یہی کریم ﷺ کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے۔

تھوڑے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے لیکن دوسرا قابل لحاظ ہیں۔ اول وہ جس کو حضرت تھانوی اور علامہ مرقند نے شریف میں تحریر فرمایا ہے۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں۔

”جاننا چاہیے کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا اس کے لئے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے شرف ہو جانا سرمایہ تعلی اور فی نفسہ ایک نعمت عظمیٰ و اہم کبریٰ ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں ہو سوتا ہے و لعمریہ ما قبل

ایہی سعادت بزر وازد نیست

تا نہ مشہد خدائے عظیم

”کسی نے کیا ہی اچھا کہا کہ یہ سعادت قوت بازو سے حاصل نہیں ہوتی یہ تک اللہ جل شانہ کی طرف سے مطلق بخشش نہ ہو۔“  
بزرگوں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہو گئیں۔ البتہ غالب یہ ہے کہ کثرت درود شریف و کمال اجتناب سے غلبہ محبت پر اس کا ترغیب ہو جاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور لگائی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے سے مفہوم و محرومان نہ ہوتا چاہیے کہ بعض کے لئے اسی میں تسک و رحمت ہے۔  
حافظ کو رضا محبوب سے کام لیا وہ اصل محبوب و مکر محبوب و اللہ

لوید وصالہ و یوید ہجری

فلسرک ما لوید لساہرید

”اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے غولی ہے اس کہنے والے کی جس نے کہا کہ میں اس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی اس کی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں۔“

قال العارف الشیرازی:

فراق و وصل چہ باشد رضا دوست طلب

کہ حیف باشد از و غیر اوفتائے

”فراق و وصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا و صوفیہ کہ محبوب سے اس کی رضا کے ساتھ کرنا ظلم ہے۔“

اسی سے یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ اگر زیارت ہو گئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی۔ کیا خود حضور اقدس ﷺ کے عہد مبارک میں بہت سے صوفیاء ”ازراستی“ ہو کر اور ایسے صوفیاء ”گورہ جیسے اولیاء قرنی“ تھے اور اسی قرنی معنی ”قرب سے سرور تھے۔ یعنی حضور اقدس ﷺ کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور اقدس ﷺ کی برکت زیارت ہوتی تھی، لیکن اپنے گروہ و خاق کی وجہ سے جہنمی رہے اور حضرت اولیاء قرنی ﷺ مشہور تھے ہیں، ان کا برصوفیاء میں ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں سلطان ہو چکے تھے لیکن اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے لیکن اس کے باوجود حضور اقدس ﷺ نے صحابہ سے ان کا ذکر فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو حق میں سے ان سے ملے وہ ان سے اپنے لیے دماغے مغفرت کرائے۔ ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا کہ حضور ﷺ نے ان سے حضرت اولیاء رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھا تو میں تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے۔ تم ان سے دماغے مغفرت کرائے (امام)۔

گو تجھے اولیاء دور مگر ہو گئے قریب

بوجہل تھا قریب مگر دور ہو گیا

دوسرا امر قابل تھوڑے یہ ہے کہ جس شخص نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا اس نے جہنم اور قلعہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی۔ روایات کثرت سے یہ بات ثابت ہے اور حقیقی ہے کہ شیطان کا اللہ تعالیٰ نے پادشہ عطا نہیں فرمائی کہ وہ خواب میں آن کر کسی طرح اپنے آپ کو گئی کریم ﷺ کو بتا دے۔ مثلاً یہ کہے کہ میں نے ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کا قصود ہوتا ہے کہ میں کریم ﷺ کو بتا دے کہ میں نے یہ تو ہوئی نہیں سکتا۔ لیکن اس کے باوجود اگر میں کریم ﷺ کو اپنی اصلی دیندہ میں نہ دیکھے یعنی حضور اقدس ﷺ کو کسی دیندہ اور عید میں دیکھے جو شان اقدس ﷺ کے مناسب نہ ہو تو وہ دیکھنے والے کا قصود ہوگا جیسا کہ کسی شخص کی آنکھ پر سرخ یا ہنر یا سیاہی چک لگائی جائے تو جس رنگ کی آنکھ پر چک ہوگی اسی رنگ کی سب چیزیں نکرتی ہیں۔ اسی طرح جیسے کو ایک کے دھڑکھڑاتے ہیں۔ اگر سنے نام میں اس کی کہانی میں کوئی شخص اپنا چہرہ دیکھے تو اتفاقاً

مہاجر اے گا کہ حدیثیں اور اگر اس کی چڑائی میں پانا پھر وہ کچھ تو یہاں پڑا نظر آئے گا کہ خود دیکھنے والے کو اپنے چہرہ پر غصے آ جانے کی ساری طرف سے اگر خواب میں حضور اقدس ﷺ کا کوئی ارشاد شریعت مطہرہ کے خلاف سے تو وہ محتاج تعمیر ہے شریعت کے خلاف اس پر عمل کرنا جائز نہیں، چاہے کتنے ہی بد شیخ اور متکبر کی کا خواب ہو، مگر کوئی شخص دیکھے کہ حضور اقدس ﷺ نے کسی جائز کام کرنے کی اجازت یا حکم دیا تو وہ وہ حقیقت علم نہیں بلکہ اذیت ہے۔ جیسے کوئی شخص اپنی لودھ کو کسی نہ کام سے روکے اور وہ مانتا ہو تو اس کو تنبیہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ اگر اور کہ مہینے اس کا مزہ چکھا اس کا اور اسی طرح سے کام کے مطلب کا سمجھنا جس کو تنبیہ کیا جاتا ہے یہ بھی ایک دقیق ثمن ہے۔ عسطلو الا نام فی تعبیر العلام میں لکھا ہے۔ ایک شخص نے خواب میں یہ دیکھا کہ اس سے ایک فرشتہ نے کہا کہ جبری جبری میرے خلاف دوست کے ذریعہ تجھے تیرا پلا نا پناہی ہے۔ ایک صاحب نے اس کی تعبیر یہی اور وہ صحیح تھی کہ جبری جبری اس ملاں سے نہ کرتی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے واقعات اس قسم کے فی تعبیر کی کتابوں میں لکھے ہیں۔ مظاہر حق میں لکھا ہے کہ نام نہونی نے کہا ہے کہ گنگو بی ہے کہ جس نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا اس نے آنحضرت ﷺ کی کو دیکھا خواہ آپ کی صفت معروفہ پر دیکھا ہو یا اس کے علاوہ اور اختلاف اور تفاوت صورتوں کا یا قہار کمال و کھسان دیکھنے والے کے ہے۔ جس نے حضرت ﷺ کو انجلی صورت میں دیکھا ایسب کمال دین اپنے کے دیکھا اور جس نے یہ خلاف اس کے دیکھا ایسب نقصان اپنے دین کے دیکھا۔ اسی طرح ایک نے بڑھا دیکھا ایک نے جوان اور ایک نے رافضی اور ایک نے مخالف تمام معنی ہے اور اختلاف حال دیکھنے والے کے۔ پس دیکھنا آنحضرت ﷺ کو گویا کسوٹی ہے معرفت احوال دیکھنے والے کے اور اس میں ضابطہ مفید ہے۔ سالکوں کے لئے کہ اس سے احوال پہنچانے کا معلوم کر کے علاج اس کا کریں اور اسی تو اس پر محض اور اب تنہا ہے کہ جو کام آنحضرت ﷺ سے خواب میں سے تو اس کو سنت تو یہ پر عرض کرے۔ اگر موافق ہے تو حق ہے اور اگر مخالف ہے تو ایسب اس کے فعلی سامع ہے۔ ابھی روئے ذات کرے اور اس چیز کا کہ دیکھی یا نہی جانی ہے حق ہے اور بر تفاوت اور اختلاف سے ہے تو سے ہے۔ حضرت شیخ علی شریقی نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقراء مغرب سے آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ اس کو شراب پینے کے لیے فرماتے ہیں۔ اس نے دستبرد اس الامال کے علاوہ سے اشتباہ کیا کہ حقیقت حال کیا ہے؟ یہ ایک عالم نے عمل اور تاویل اس کی بیان کی۔ ایک عالم تھے دین میں نہایت متبع سنت، ان کا نام شیخ محمد عرات تھا۔ جب وہ اشتباہ ان کی نظر سے گزرا فرمایا یوں نہیں۔ جس طرف اس نے جا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ لا تشرب الخمر یعنی شراب نہ پیا کہ اس نے لا تشرب کو شراب بنا۔ حضرت شیخ (عبداللہ) نے اس مقام کو تفصیل سے لکھا ہے اور میں نے مختصر (انجلی مختصر التبعیر) میں اس کا حضرت شیخ نے فرمایا کہ لا تشرب کو شراب نہ لیا ممکن ہے لیکن میرا اس کا کارنے اور لکھا اگر اشرب الخمر فرمایا ہو یعنی پی شراب تو یہ ممکن ہی ہو سکتی ہے جیسا کہ لکھے کے فرق سے اس قسم کی چیزوں میں فرق ہو جایا کرتا ہے۔ سہارن پور سے دہلی جانے والی رافضی پر انھوں نے غلطی کیا تو یہی ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ چین میں جب میں ابتدائی صرف و نحو پڑھتا تھا اور اس پیشکش پر گزربوہا تو اس کے مختلف معنائی بہت دیر تک دل میں گھوما کرتے تھے۔ یہ مضمون مختصر طور پر رسالہ فضائل حج اور اشکال قرآنی کے ترجمہ فضائل میں بھی گزر چکا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَلَى حَبِيبِكَ حَبِيرِ الْحَقِّ كَلِيمِ

# دروود شریف

## فضائل و مسائل

مصدق الشریعہ مولانا محمد امجد علی برکاتی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

درد شریف نہ ہونے کے فضائل میں احادیث کثرت وارد ہیں تم کا بعض ذکر کر رہی ہیں۔

حدیث: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود نازل فرمائے گا۔  
حدیث: نسائی کی روایت میں ﷺ سے یہ ہے کہ فرماتے ہیں جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ عزوجل اس پر دس درود نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں بخیر محو فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔

حدیث: امام احمد رحمہ اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں جو نبی ﷺ پر ایک بار درود بھیجے اللہ عزوجل اس پر ستر بار درود بھیجتے ہیں۔  
حدیث: نور بخاری میں بروایت اسحاق بن اسحاق سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اور دو قول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے آشی برس کے گناہ معاف فرمائے گا۔

حدیث: ترمذی رحمہ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ فریب وہ ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہوگا۔

حدیث: نسائی و دارمی انہی سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ قاریغ فرشتے ہیں جو زمین میں سر کرتے رہتے ہیں مہر کی امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

حدیث: ترمذی میں انہی سے ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ اس کی ناک خاک میں ملے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس کی ناک خاک میں ملے جس کو رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی حضرت سے پہلے چلا گیا اور اس کی ناک خاک میں ملے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو ان کے بڑا چاہے میں پایا اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا (یعنی ان کی خدمت و اطاعت نہ کی کہ جنت کا حقیق ہو جاتا)۔

حدیث: ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور فرماتے ہیں پرنا بخل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔  
حدیث: نسائی و دارمی نے روایت کی کہ ابطلہ سے کہتے ہیں کہ ایک دن حضور تعزیف لائے اور بتا شست چہرہ اقدس پر نمایاں تھی۔ فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کیا آپ کا رب فرماتا ہے کہ کیا آپ راضی نہیں کہ آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا اور آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر سلام بھیجے میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔

حدیث: ترمذی شریف میں ہے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں کثرت دعا مانگتا ہوں تو اس میں سے حضور پر درود کے لئے کتنا وقت مقرر کروں فرمایا جو تم چاہو۔ عرض کی یہ تو اتنی فرمایا جو تم چاہو اور زیادہ کہ تو تمہارے لئے بھلائی ہے۔ میں نے عرض کی نصف فرمایا جو تم چاہو اور زیادہ کہ تو تمہارے لئے بہتری ہے۔ میں نے عرض کی دو چہائی فرمایا جو تم چاہو اور زیادہ کہ تو تمہارے لئے بہتری ہے۔ میں نے عرض کی تو کل وقت درود ہی کے لئے مقرر کروں فرمایا ایسا ہے تو تمہارے تمام کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

حدیث: امام احمد و شیخ رحمہ اللہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو درود پڑھے اور یہ کہے اللھم اتزلہ العقود العقوب عندک یوم القیامت اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

حدیث: ترمذی نے روایت کی کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے، چڑھ نہیں سکتی جب تک نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے۔

مسئلہ: عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر پلہ ذکر میں درود شریف واجب خواہ خود امام اقدس لے یا دوسرے سے۔ سنے اور اگر مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہئے، اگر تمام اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ (در مختار فی رد)

مسئلہ: ناکہ کو سو بار کہاتے وقت تا جہاں اس فرض سے درود شریف پڑھنا یا بھان اللہ کہنا کہ اس چیز کی حمد کی فریاد پر ظاہر کرے تا جہاں نہ ہے، چنانچہ کسی بڑے کو دیکھ کر درود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے اس کی تقسیم کو انہیں اور جگہ چھوڑ دیں تا جہاں نہ ہے۔ (در مختار رد المحتار)

مسئلہ: جہاں تک ممکن ہو درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خصوصیت کے ساتھ ان بچوں میں درود مجید، شہید، محمد، امجد، اشام مسجد میں جاتے، مسجد سے نکلنے وقت، بوقت زیارت، روضہ اطہر، صفاء و مردہ پر خطبہ میں، جواب اذان کے بعد، وقت قیامت دعا کے اول و آخری (یعنی) میں، دعائے مغفرت کے بعد، حج میں ایک سے قاریغ ہونے کے بعد، انجمن و ملاقات کے وقت، دھوکہ کرتے وقت، جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت، دعا کہنے اور پڑھنے اور پڑھنے کے وقت خصوصاً بعد پڑھنے شریف پڑھنے کے اول و آخر، سوال و ناوی گھینے وقت، تصنیف کے وقت، نکاح





# انجالت وودو

غلی احمد

اللہ کریم جل جلالہ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

ان الله و ملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما (سورہ الاحزاب آیت ۵۶)  
 ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اسی نبی پر، ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔“  
 قرآن حکیم کے ارشادات کی طرح احادیث مبارکہ میں بھی سرکارِ دو عالم ﷺ پر درود بھیجنے کی ہر اہمیت ملتی ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بے شک قیامت کے دن میرا سب سے زیادہ مقرب اور سب سے زیادہ محبوب وہی شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔“

امیر المومنین حضرت مولانا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ (المتوفی ۲۱ رمضان المبارک ۱۰۴۰ھ) ہر روز بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک قبلہ رو بیٹھتے اور درود شریف پڑھتے رہتے تھے۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ (المتوفی ۱۵ رجب ۱۴۸ھ) ماہ شعبان میں ہر روز سات سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ رغبت فرماتے ہیں۔

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ (المتوفی ۵ ربیع الاول ۵۰ھ) شب بركات میں ایک تہائی رات درود و سلام پڑھا کرتے تھے۔  
 حضرت شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی راشی قدس سرہ (المتوفی ۶۳۳ھ) روزانہ اوقات کو تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے اور اس کے بعد سو تے تھے۔

عارف باللہ شیخ اکبر نجی الدین ابن عربی قدس سرہ (المتوفی ۶۳۸ھ) فرماتے ہیں ”اہل محبت کو چاہئے کہ درود شریف کے ذکر پر مہر و احتمال کے ساتھ بیٹھ کر اسے پڑھیں، یہاں تک کہ بخت جاگ اٹھیں اور وہ جان بھال بھال خود بخود پڑھنا شروع کریں اور شرف زیارت سے نوازیں۔“  
 میں نے ذکر درود شریف پر پابندی سے عمل کی کہ نہ وہاں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس طرح ایک عظیم فرد جو تہذیب (سچائی - پارسہ) کا رہنے والا ایک لوہا تھا، وہ کثرت درود شریف کی وجہ سے (اللہم صل علی محمد) کے نام سے ہی مشہور ہوئے تھے اور ہر ایک شخص انھیں اسی نام سے جانتا تھا۔ ایک مرتبہ جب میں ان سے ملے اور دعا کی درخواست کی تو انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔  
 وہ جان کا نکتہ ﷺ پر مجھ سے درود شریف پڑھتے ہی رہنے کے باعث کوئی شخص اسے کی کوئی چیز بولنے آتا تو اس سے کام کو مشرور کرتا تھا کہ دعائی بھی چیز بتائی ہے اس کی دعا میں کہ اس پر کسی قسم کا اضافہ نہیں کریں گے تاکہ جو وقت بچے اس میں درود شریف پڑھیں۔ اس کے پاس جو بھی مرد اور عورت یا بچہ آکر ایسا دعا پوچھ لو گئے تک اس کی زبان پر بھی درود شریف جاری رہتا، جس وہ اپنے شہر میں اسی مقدس شہلے کی وجہ سے ہر خاص و عام کے دلوں میں پایا ہوا تھا۔ وہ اللہ کے دروہوں میں سے تھا۔

حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی، محبوب الہی بدایہ فی ثم دہلوی قدس سرہ (المتوفی ۷۲۵ھ) فرماتے ہیں کہ ۲۰ روزہ ذی الحجہ ۶۵۵ھ کو چاشت کے وقت حضرت شیخ الاسلام ہاریرہ الدین مسعودی شکر قدس سرہ (المتوفی ۷۲۶ھ) کی سعادت قدم پائی حاصل ہوئی، درود شریف کے فضائل بیان فرماتے ہوئے آپ نے آپ کو گھٹے اور یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک شب حضرت خواجہ حکیم خانی قدس سرہ (المتوفی ۷۲۵ھ) نے حضرت رسالت آپ ﷺ کو نواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ پناوے سہارک اللہ سے چماتے ہیں۔ خواجہ خانی رحمۃ اللہ علیہ دوڑے ہوئے قدموں کو بوسہ کر عرض کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ ﷺ میری جان آپ پر قربان کیا سب سے بڑا آج مجھے یہ عارفی ہو رہی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت خواجہ خانی رحمۃ اللہ علیہ کو گلے لگالیا اور فرمایا کہ بھائی تم نے اس قدر درود شریف پڑھا ہے کہ مجھے تم سے حجاب آتا ہے، بعد ازاں حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، سبحان اللہ یہ بھی بندگان خدا ہیں جن کی کثرت درود خوانی سے حضور ﷺ کو کیا آتی ہے، ہزاروں شخصیں ہیں ان کی دروہوں پر۔

حضرت ماسیح مہدیا نواب شعرائی مصری قدس سرہ (المتوفی ۷۷۳ھ) اپنی کتاب ”الوافع الانوار القدسیہ فی بیان العیود السعدیہ“ میں فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علی نور الدین شونی قدس سرہ (شون جزیری) شہر احمدی کا ایک شہرہ برادرانہ ہیں ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے اور شیخ احمد الزادہ قدس سرہ (دفن در مشورہ) جو کہ مسر میں بکیرہ کے مصالحت میں ہے) کا طریقہ تھا کہ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے، مجھے ایک بار انہوں نے فرمایا! امارا طریقہ یہ ہے کہ کم بہت ہی کثرت سے نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہیں، یہاں تک کہ بھاری میں آپ ﷺ ہمارے ساتھ تشریف فرما ہوتے ہیں، ہم آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام کی مانند مجلس کرتے ہیں اور آپ ﷺ سے اپنے دین کے متعلق پوچھتے ہیں اور وہ ان احادیث کے متعلق جنہیں حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے وہ ہمارے پاس ہوتی ہیں اور ہم انھیں حضرت ﷺ کے قول کے مطابق نقل کرتے ہیں، جب تک ہماری یہ کیفیت نہ ہوتی تاہم اپنے آپ کو کثرت درود شریف پڑھنے

والوں میں گھس گھستے، اسے پھر سے بھائی جیسے معلوم ہونا چاہئے کہ ہارگاہ خداوندی میں پہنچنے کا قریب ترین راستہ نبی کریم ﷺ پر صدور ہو گیا ہے۔

امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ اعلیٰ دوسری کتاب "الاعلاق المختصریہ" میں فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علی نور الدین شوشی رحمۃ اللہ علیہ میرے مشائخ میں سے تھے اور ان رات اپنے رب کی عبادت کرنے والے تھے، انہوں نے مصر اور اس کے نواح کے علاوہ یمن، بیت المقدس، شام، مکہ، مدینہ، مصر، مصر میں نبی کریم ﷺ پر صدور پاک پڑھنے کی مجلسیں قائم کیں اور حضرت شیخ سیدی احمد الہدیٰ کے شرار و چامع اور مصری میں اسی سال تک درود شریف کی مجلس قائم کئے رکھی، فرماتے ہیں اس وقت میری عمر ایک سو گیارہ سال ہے، لوگ انہیں ہر سال حج کے موقع پر "عرفات" میں دیکھتے تھے۔ ان کے دوسرے حناقب نہ بھی ہوتے تو نبی کریم ﷺ کی مجلس میں صبح و شام ان کا ذکر ہونا ہی اللہ کے بعد مرجہ کے لئے کافی ہے۔ علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں پچیس سال ان کی خدمت میں رہا، آپ ایک دن بھی مجھ سے کہی بامارضہ نہیں ہوئے۔ حضرت شیخ علی نور الدین شوشی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدی احمد الہدیٰ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۷۵ھ) کے شہر میں لکھنا کے نواح میں یحییٰ بن کزادہ البحر سیدی احمد بن بدوی علیہ الرحمۃ کے شہر میں منتقل ہو گئے، وہاں نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی مجلس بنائی، ان دنوں آپ بے ریش توجہاں تھے۔ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی اس مجلس میں بہت لوگ جمع ہو جاتے تھے۔ حضرت شیخ علی نور الدین شوشی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حاضرین ہمد کی رات کو بعد نماز مغرب اس مجلس درود شریف کو شروع کرتے اور دوسرے روز ہمد کی رات ان تک اس میں بیٹھتے تھے۔ پھر ۸۹۷ھ میں "چاند الاذہر" میں آپ نے رسول ﷺ پر درود شریف بھیجے کی مجلس بنائی، امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ نے مجھے بتایا کہ جب میں یحییٰ میں اپنے گاؤں شوشی میں موبٹی چرا کر تھا، اس وقت بھی میں نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا شوق رکھتا تھا، میں اپنا حج کا کاماچوں کو بند کر دیا، وہاں سے کہا کہ اسے لکھاؤ پھر میں اور تم مل کر رسول ﷺ پر درود بھیجیں، اس طرح ہم دن کا اکثر حصہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھ کر گزارتے تھے، امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت چھارہ شام مصر، صیدو، مکنہ، بلکمری، اسکندریہ اور بلاد مغرب وغیرہ میں نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجے کی مجلس آپ ہی سے پہلی جس شیخ علی نور الدین شوشی قدس سرہ ان لوگوں میں سے تھے جو بیداری میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے جس طرح سیدی علی خراسی رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔

امام شیخ عبدالوہاب شعرانی شامی مصری قدس سرہ (المتوفی ۹۷۳ھ) کا یہ پیشہ معمول رہا کہ آپ ہر ہمد کی رات تمام شب صبح تک رسول کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا اور فرماتے تھے۔ یہ معمول وفات تک جاری رہا۔

سیدی شیخ محمد ابوالعلا سب بنی تلمیسی بغدادی میں ایک ہزار بار یہ درود شریف "اللھم صل علی صیدو محمد وعلی آل محمد" پڑھا کرتے تھے۔ آپ ایک ہزار تعداد پوری کرنے کے لئے خاص والدہ جلدی جلدی پڑھا کرتے تھے، نبی کریم ﷺ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ جہنم بازی شیطان کا کام ہے، تھوڑے ٹھوڑے کرتیب سے باسوار کر پڑھا کر اگر کبھی وقت تک نہ جانے تو پھر جلدی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ جو بڑے فضیلت ہے وہ جس طرح بھی درود شریف پڑھا اور وہی ہے۔

حضرت شیخ ابراہیم بن متولی قدس سرہ لاہوت میں ہزار ہا نماز مستہم رکھتے تھے، حضور ﷺ کے سوا آپ کا کوئی شیخ نہ تھا، آپ کا یہ (مصر) کے "مکنہ" صیدو میں جامع مسجد امیر شرف الدین کے دروازے کے قریب پہنچے ہوئے پتے چا کرتے تھے، کثرت درود شریف کی وجہ سے آپ نبی کریم ﷺ کے کثرت سے خواب میں دیکھتے تھے۔ آپ اپنی والدہ ماجدہ کو اس کی اطلاع دیتے تو وہ فرماتیں کہ چار سو روپے خسے بیداری میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہو۔ جب آپ بیداری میں حضور نبی ﷺ سے ملے لگے اور مختلف معاملات میں حضور کرنے لگے تو آپ کی والدہ محترمہ فرماتے گئیں کہ اب تم باخ ہوئے ہو اور مردہ گئی کے میدان میں پہنچے ہو۔

قدس زمانہ حضرت سید حسن رسول نما لوئیس جانی قدس سرہ (المتوفی ۱۱۰۳ھ) کا شمار دہلی کی مقیم اور بلند پایہ روحانی شخصیتوں میں ہوتا ہے، آپ نے تقریباً سو سال عمرائی تمام عمر باخ نکالی، پیرانہ کج دہلی میں رہے، آپ کو رسول خدا کے لقب سے اس لئے یاد کیا جاتا ہے کہ آپ ہر روز گیارہ سو مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے۔ اللھم صل علی محمد و عترتہ بعدہ کل معلوم لک

آپ اس درود شریف پڑھنے کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی مجلس پاک کے حضور ہی تھے اور آپ جس کو چاہتے تھے اس کو بھی حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہو جاتی تھی۔ بے شمار لوگ آپ کی صحبت باہر گئے سے فیض یاب ہوئے۔ اس درود شریف کو پڑھنے کی آپ کی طرف سے عام اجازت ہے۔

حضرت شاد ولی اندھا روتی، بلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۷۶ھ تا ۱۱۸۱ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے کئی بار اپنے والد ماجد حضرت شاد عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۱ھ تا ۱۱۶۷ھ) سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ درود شریف ہی سے حاصل

کیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ درود شریف کے لفظ اَللّٰہ میں ہے یہ ہے کہ اس کا پڑھنا دلوانا کی روحانی سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی آمینوں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

حضرت بابا امین شاہ قادری نوشاہی ہوشیار پوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۹۳ھ تا ۸۰۶ھ) کو فرائض موضع خشکی شاہ جھیل دوسرے ضلع ہوشیار پور (شرقی پنجاب، بھارت) نے مدد پانے کیلئے کہا کہ وہ چار سال میں ایک کروڑ مرتبہ درود شریف ہزارہ السّلم وصل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد و بعلوٰک وسلم پڑھا اور حضرت رسول اکرم ﷺ کی حضور کی مجلس سے شرف ہونے۔

حضرت امام اللہ علی بن ابی سبیا تاج محمود بن حافظ شرف الدین شمیم الرحمن جو محل موضع شہداء اعظم مضافات تونسہ اور حضرت مولوی اللہ بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن موضع سوکری مضافات تونسہ ضلع لاہور کا زلی خان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک فوجیان بقول نامی جوہر قسطنطنیہ سے ناچنا ہو گیا تھا، حضرت فخرالادولہ خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۶۷ھ تا ۱۸۵۵ھ) کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا کہ یا حضرت میں ناچنا ہوں، میرے لئے دعا فرمائیے کہ اللہ کریم مجھے روشنی چشم عطا فرمائے، آپ نے فرمایا کہ میں یا درود شریف پڑھا کرو، اس نے عرض کیا خوب تو اراکین پہلے پڑھا رہا تھا، آپ نے فرمایا درود شریف کی چیز نہیں ہے کہ تو پڑھا اور پھر تیری آنکھیں روشن نہ ہوں، چنانچہ اس فوجیان نے کثرت سے درود شریف پڑھا شروع کیا، جب فوجیا کو مرتبہ پڑھا تو اللہ کریم نے اسے چٹائی عطا فرمادی۔

حضرت خواجہ تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا کہ صاحبزادہ خواجہ نور محمد علیہ الرحمۃ مبارک شریف کے اقربا میں سے ایک شخص ناچنا ہو گیا تھا اس نے کثرت سے درود شریف پڑھا شروع کیا، اللہ کے فضل سے ایک ماہ میں چٹا ہو گیا۔

حضرت افضل العلامہ ابو علی محمد راقیہ الاعوانی قاضی القضاۃ امدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۵۰ھ) کی عادت شریف تھی کہ اکثر اوقات درود شریف پڑھنے میں مشغول رہا کرتے۔

حضرت مولانا محمد حیات خاں رامپوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۸۱ھ) کو ام پور شیر میں ٹھہرنا بارہا کی مسجد میں شب درود پڑھا رہا کرتے تھے۔ درود شریف کا درود کثرت سے کیا کرتے تھے اور ہر صبحے خواب میں زیارت اہل حضرت ﷺ سے شرف ہوتے تھے۔

حضرت سید امام علی شاہ انکشتندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۸۳ھ تا ۱۸۶۶ھ) کی خانقاہ مکان شریف (ریڈیو چتر) ضلع گورداس پور بھارت میں بروز نماز عصر کے بعد ۱۰ سالہ کو مرتبہ درود شریف بختری "صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ واصحابہ وسلم" کا شتم ہوتا تھا۔

حضرت سید علی الحسین بابا میر رحمۃ اللہ علیہ (پہا پور، بھارت) نے حضور نبی کریم ﷺ پڑھنے کے لئے سات ہزار درود شریف تالیف فرمائے، آپ حضرت شاہ حبیب الدین بن سبکی طوی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (گجرات کا لکھنواں) سے بیعت تھے۔ آپ کا حجاز چاچا کے شہر پٹاؤ کے باہر زہرہ پور میں واقع ہے۔

حضرت مولانا شاہ افضل الرحمن گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۱۳ھ) فرمایا کرتے تھے "درود بکثرت پڑھا جو مجھ سم نے پایا درود سے پایا۔"

حضرت سید وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۰۵ھ) یہ درود شریف ضلع بارہ بکھی بھارت ہر کسی کو سوائے درود شریف کی اجازت کے اور کچھ پڑھنے کی اجازت نہ دیتے تھے، ایک مرتبہ کو فرمایا کہ اگر محبت الہی کا بہت شوق ہے تو یہ درود شریف بکثرت پڑھا کرو۔ السّلم وصل علی محمد و آلہ بقدر حسنة و حمد

حضرت ابو عبد اللہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۳۰ھ تا ۱۹۳۱ھ) کے حلق معربہ نجدی حکیم محمد سونی امرتسری مدظلہ فرماتے ہیں کہ یہ صغیر میں صرف اس مقدس ماں نے یہ کہا چنانچہ تھا جس نے اپنی پوری زندگی نبی کریم ﷺ پڑھا درود شریف پڑھنے کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ درود شریف پڑھنے کی اپنی تالیف "نور انوار البرکات" نمبر ۱۳۳۸ھ کے باب چہم میں تحریر فرماتے ہیں اللہ اس شخص ولی جعل فی تصور النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "یعنی کسی کا کوئی فعل اور کسی کا کوئی کردار یا فعل تو بروقت خیال مصطفیٰ ﷺ ہے۔" صبح و شام درود شریف کا ہی دیکھتے تھا، بقول ایک صوفی کے یہ عبد الغفار نے زندگی بھر باتیں کم کیں اور درود و صلوات زیادہ پڑھا، یہ بہت بڑی سعادت ہے۔

علامہ اقبال رحمہ صاحب فاروقی نگران مرکزی مجلس رضا لاہور ایک فاضل جلیل حضرت مولانا محمد نبی بخش طویلی (مواہف تعمیر نیوی) کے خاص شاگردوں میں سے ہیں، وہ جان کرتے ہیں کہ مولانا طویلی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ ساری ساری ارادت حضور کی بارگاہ میں درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ مجبور کی ہزاروں گھنٹیاں صاف اور معتدل کر رکھی تھیں کہ "کوہ کے گڑھوں" میں بھرہ کہتے اور اپنے تمام شاگردوں کو حکم دیا

کرتے کہ وہ صبح کی نماز کے بعد ایک حلقہ دائیں اور ہزاروں کی تعداد میں گھلیاں شمار کرتے ہوئے درود پاک پڑھیں۔ آپ کا یہ معمول سالہا سال جاری رہا۔ بعض اوقات آپ کے شاگرد (درویش) شکایت کرتے کہ روٹی میں کمی آگئی ہے اور کھانا کم رہتا ہے۔ آپ فرماتے "تم نے درود پاک پڑھنے میں کوتاہی کی ہوگی۔"

درویش بعض اوقات فیک ہار درود پڑھتے اور اس میں گھلیاں گراتے جاتے۔ آپ دوسری صبح خود "حلقہ درود" میں بیٹھتے۔ درویشوں کے معمول پر کڑی نگرانی کرتے پھر وہ پھر کا کھانا اپنے سامنے نکالتے اور فرماتے "اگر آج کھانا کم ہوا تو مجھے ملو کرنا۔" فاروقی صاحب جاتے ہیں کہ میں نے کئی بار اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کھانا آیا جس میں درویش پیٹ پر گر کر کھاتے۔ اس طرح اس درویش کا جی جوش و خروش دھڑکتا رہتا ہے۔ علیہ کے حوالہ پر بیٹھتے ہوئے مساکین میں تقسیم کی جایا کرتی تھیں۔ فاروقی صاحب نے مجھے یقین سے بتایا کہ میرے استاد حکرم درود پاک کی برکات سے نہ صرف روحانی تندرستی حاصل کرتے تھے بلکہ جسمانی غذا حاصل کرنے میں بھی اس کا سہارا لیا کرتے تھے۔

مشہور مسلم لکچرر، روحانی مسخر مرحوم نے ایک مرتبہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۳۸ء) کے علمی تجربے کے حعلق ازراہ عقیدت علامہ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شرعی و فرب کے علوم کا جامع بنایا، علامہ فرماتے تھے ان علوم نے مجھے پندار لئی نہیں پہنچایا، مجھے شیعہ و سرب اس بات نے پہنچایا ہے جو میرے والد نے بتائی تھی، مجھے حقیقت بتائی تھی کہ اس سز عظیم کو کسی طرح معطوم کروں جس نے اقبال کو اقبال بنایا، آخر اللہ کو مشہور کر کے عرض کیا وہ بات پر بیٹھنے کی جسارت کر سکتا ہوں فرمانے لگے رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر صلوات سلام۔

مشہور روحانی سابق ایڈیٹر اقدام لاہور میں محمد شفیع (مہاش) حضرت علامہ اقبال کے لقب "تکیم الامت" کے ضمن میں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱۹۳۷ء میں گرمیوں کے دن تھے، ڈاکٹر عبد الحمید ملک مرحوم (سابق استاد جامعہ دارالمیہ نکل کالج لاہور) تشریف لائے، علامہ اقبال نے ان کا غیر مقدم کرتے ہوئے ان کی خیریت دریافت کی، پھر محظوظ کا دور چلا اور دعا ڈاکٹر عبد الحمید ملک نے سلسلہ کلام کا رخ پھیرتے ہوئے نہایت بے تعلقی سے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب آپ تکیم الامت کیسے بنے؟ علامہ اقبال نے بلا توقف فرمایا یہ تو کوئی مشغل نہیں، آپ جانے تو آپ بھی تکیم الامت بن سکتے ہیں، ملک صاحب نے استعجاب سے پوچھا، کیسے؟ علامہ اقبال نے فرمایا "میں نے کس کر ایک کروڑ مرتبہ درویشوں کا درد کیا ہے" آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی تکیم الامت بن سکتے ہیں۔

مولانا محمد سعید احمد مہر دی دیر اپنی ماہنامہ "دعوتِ تکیم اسلام" کو چراغوالہ نے معروف ماہر امراض قلب ڈاکٹر رنیل یوسف (لاہور) کے حوالے سے لکھا ہے کہ علامہ اقبال نے انہیں بتایا تھا کہ ان کو ماہر دشریف ضلع کو چراغوالہ کے خواجہ سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں روزانہ کلچر سے "دور دشریف مضر" پڑھنے کو کہا تھا۔۔۔ میرا معمول ہے کہ روزانہ اس جہاز مرید دور دشریف پڑھتا ہوں۔

ہائیان پاکستان میں مردار عبدالرب اختر مرحوم (المتوفی ۱۹۵۸ء) ایک درویش صفت اور عشق و رسول مقبول صفا سے سرشار انسان تھے۔ آپ بکثرت دور دشریف پڑھا کرتے تھے یہی کرم چل کی ذات برکات سے آپ کو کس قدر رحمت تھی اس کا اندازہ آپ کی مجلس ہوائی خیر کے ان اشعار سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے فرماتے ہیں:

شب و روز مشغول "مصل علی" ہوں

میں وہ چاکر خاتم الانبیاء ہوں

نہا کرم سے نہ محرم رکھو

تہمارا ہوں میں مگر بھلا یا برا ہوں

حضرت میاں برکت علی قادری نوشاہی برقداد لای لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۷۷ھ ۱۹۵۸ء) محدث فون جیہ وطنی ضلع ساہیوال نے اپنی اوقات کے وقت فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی میں جس قدر دور دشریف پڑھا ہے میں امید کرتا ہوں کہ قبر میں میرے جسم کو کوئی طیرہ کوئی چیز نہیں کھائے گی۔

دارالہند حضرت سید محمد اسماعیل شاہ کرناوالے نقشبندی مہر دی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۶۶ء) فرمایا کرتے تھے کہ "دور دشریف ہی سہما عظیم ہے۔"

ڈاکٹر حانی نواب الدین (سابقہ دارفنی سرجن رحمۃ اللہ علیہ ضلع امرتسر (ہواست) کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے، تقریباً ۸۵ سال عمر پر ۲ دسمبر ۱۹۷۷ء کو لاہور میں وصال فرمایا۔ طالب علمی کے دور میں حضرت میاں شیر محمد شریقی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہو گئے تھے، حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو دور دشریف مضر "مصلی اللہ علیہ حبیب محمد وعلی وآلہ و اصحابہ

و مسلم "چڑھنے کی باڈت حضرت فرمائی تھی آپ روزانہ تین ہزار مرتبہ یہ دو دُشرف پڑھتے چہ جاکرتے تھے اور اس کی بدست سے ہر شبہ بیدارت تھی کریم ﷺ سے شرف ہوتے تھے۔

مولانا محمد الیاس قادری سیالوی (کراچی) امیر دعوت اسلامی لکھتے ہیں کہ میں ایک بار "دعوت اسلامی" کے قافلے کے ساتھ (سندھ) گیا تو وہاں یمن براہوی کے ایک معزز بزرگ جاتی احمد قادری نے محبت رسول اللہ ﷺ کی چاشنی سے مجھ پر یہ واقعہ بتایا کہ بخاتمِ گنجاناہ ہر راست جو جاگڑا (بھارت) میں ایک سنگ تراش رہا کرتا تھا جو نبی کریم ﷺ کا بہت عاشق اور بے پناہ منورہ کا دیوانہ تھا وہ وہو وہو سلام سے پڑی محبت رکھتا تھا۔ وہو دُشرف کا مشہور مجموعہ وہاں الخیرات شریف اس کو زبانِ یاد تھی اس کا معمول تھا کہ جب کوئی چھتر تراشتا تو اس دوران وہاں الخیرات شریف پڑھتا رہتا۔ ایک بار حج کے بہار موسم میں جبکہ عاشقوں کے قافلے حرمین شریفین کی طرف رہیں وہاں تھے اس کی قسمت کا ستر بھی یہ کہ ایک رات جب وہ سویا تو خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی شریف میں حاضر ہے اور دانی یکساں مدینے کے سلطان، نبی آخر الزماں حضرت جالیاں ﷺ بھی جلوہ فرما ہیں، امیر بزرگشہ کے انوار سے فضا منور ہو رہی ہے اور غورانی چنار بھی نور بر سر ہے ہیں مگر جہاز شریف کا ایک ننگرہ شکستہ تھا اسے میں رحمت عالم ﷺ کے لب ہانے مبارک کو چھینش ہوئی پھول جھڑنے لگے فرمایا ابھرے دیوانے وہو کہو وہا۔ سے جہاز کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا ہے ہم ہمارے مدینے میں آکر اور اس ننگرے کو اوسر نو جاوا۔ جب آنکھ کھلی تو کانوں میں دانی بے پناہ دُشرف کے مبارک گھلات گونج رہے تھے۔ مدینہ کا بازار آچکا تھا مگر یہ سوچ کر آنکھوں میں آنسو چمک پڑے کہ میں تو بہت غریب آدمی ہوں، میرے پاس مدینہ منورہ کی ماضی کے وسائل نہیں، لیکن عشق نے کہا وہاں نہیں تو کیا تم ہے قصیں تو خود سلطان مدینہ ﷺ نے دیا ہے، تم وسائل کی فکر کیوں کرتے ہو۔ چنانچہ دیوانے نے رخت سفر باندھا اپنے اوزاروں کا تھیلہ کندھے پر چڑھایا تو "پور بندہ" کی بندرگاہ کی طرف چل دیا "اوسر پور بندہ" کی بندرگاہ پر "سفینہ مدینہ" تیار کھڑا تھا۔ مسافر سوار ہو چکے تھے، انگشت افلاک نے گئے تھے لیکن "سفینہ مدینہ" چھینش کرنے کا نام نہیں لینا تھا وہرہو رہی تھی اسے میں جہاز کے محلے میں سے کسی کی نظر وہرے ہوئے دیوانے پر پڑی۔ محلے کے لوگ سمجھے کہ شاید کوئی زائر مدینہ منورہ ہونے سے وہ گیا ہے۔ جہاز چونکہ گھر سے پانی میں کھڑا تھا لہذا جہاز والوں نے ایک مٹھی ساحل کی طرف بھیجی۔ عاشق مدینہ اس مٹھی کے ذریعے جہاز میں پہنچ گیا، اس کے سوار ہونے ہی سفینہ بھوٹا ہوا سے مدینہ چل چلا اس کے پاس نکتہ نہیں تھا اور نبی کسی نے اس سے نکتہ پر چھا۔ ہاتھ فرمایا اندھینہ منورہ پہنچ گیا۔ دیوانہ بہ تاب ہو کر وہرہ اطہر کی طرف بلا صاحبانہ تمام حرم کی نظر جو نبی دیوانے پر پڑی تو بولے اے پیر تو وہی ہے جس کا حلیہ نہیں دکھایا گیا ہے۔ وہ دیوانہ انگھار آنکھوں سے سنہری چاندی کے سامنے حاضر ہوا، بھر باہر آکر خواب میں جو جگہ دکھائی گئی تھی اس کو بخود دیکھا تو واقعی ایک ننگرہ شکستہ تھا، چنانچہ اپنی کمر میں رہی بندھوا کر خدام کی مدد سے دیوانہ گھنٹوں کے مل اور پڑ چھا اور حسب الارشاد ننگرہ دُشرف کو تراش کر اوسر نو جاوا۔ جب دیوانے کا وہرہ بھیجا تا مارا گیا تو دیکھنے والوں کے کیچے پہنٹ گئے کیونکہ دیوانے کی روش تو کبھی کی سبز گنبد کی رحمتاں پر ٹار ہو چکی تھی۔

مولانا امیر:

حضرت شیخ الامام ابو محمد احمد بن سلیمان الجوزی الاسلامی الشافعی قدس سرہ حضرت امام حسن علیہ السلام بن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی ولادت میں سے ہیں آپ کی سکونت سوس شیر (افریقہ) میں تھی، آپ سے فاس شیر (مراکش) میں تحصیل علم کیا، یہاں یکو عمر قرآن وحدیث کی خدمت کی، مگر ساحلی شیر، ایف آئے، یہاں آپ نے حضرت شیخ محمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور ان سے علومِ اثنی حاصل کر کے طولت میں چودہ سال تک ریاضت کی، پھر طولت خدا کو تلقین پہنچانے کے لئے طولت سے لگے، بارہ ہزار چوبیس سو تھوڑی آدمی آپ کے ہاتھ پر بیٹھ ہو کر گناہوں سے تائب ہوئے، آپ سے بڑی بڑی کرامات اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوئے، یہ سے عابد و اہم تھے واقعت میں آپ کے ذکر کی ایک بجلی۔

ایک مرتبہ آپ اپنے مریدین کے ہمراہ سڑ کرتے ہوئے شربلاس کے ایک گاؤں میں پہنچے تو وہاں عہد کی نماز کا وقت ٹھک ہونے لگا۔ وضو کے لئے پانی کی تلاش میں ایک کنوئیں کے پاس پہنچے تو وہاں پانی کا ٹے کے لئے کوئی ڈال رہی نہ تھی، آپ اس سوچ میں کھڑے تھے کہ ایک ایسے مکان کی کنوئیں سے ایک آنکھ تو سالہ لڑکی شیخ الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کو کچھ دے دی تھی وہو پوچھنے لگی آپ کون ہیں؟ آپ نے بتایا کہ میں محمد بن سلیمان الجوزی ہوں، وہ کہنے لگی آپ تو وہ انسان ہیں جن کی نیکی کی بے حد قہر بے کی جانتی ہے اور آپ حیران ہیں کہ کنوئیں سے پانی کیسے نکلیں، وہ لڑکی آئی اور اس نے کنوئیں میں اپنا پتلا گرا دیا جس کی وجہ سے پانی ایک دم کناروں سے جوش مار کر بہنے لگا، آپ وضو اور نماز سے فارغ ہوئے تو اس لڑکی سے پوچھا کہ تجھے یہ حکمت کیسے ملی وہ کہنے لگی مجھے یہ حکمت اور برکت اس ذات پاک پر دُشرف چڑھنے سے ملی ہے کہ جب وہ ذات اقدس صرا میں بخریف لے جاتے تو ان کے دامن میں خوش چاند بھی پڑا لیتے اور ان کے دامن رحمت سے چمٹ جاتے، اٹھا،

حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے پورا حاتم کون سا دور ذکر فرمایا ہے اس نے بتا دیا حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے قسم کھائی کہ اس دور میں وہ حضور پر نور ﷺ پر دور کے موضوع پر ایک کتاب لکھیں گے۔ یہ واقعہ کتاب دلائل الخیرات شریف لکھنے کا سبب بنا۔ آپ نے اس لڑکی کا بتایا ہوا دور شریف بھی اس کتاب کے جزو سامع میں شامل کیا، "دلائل الخیرات کا پورا عالم دلائل الخیرات و شواہق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی السبیل المصداق علیہ الصلوٰۃ والسلام" ہے۔

آپ کا احوال کیم ۱۱۱۱ھ اول ۱۰۷۸ھ کو بمقام سوس واقع لیبیا پر عظیم افریقہ میں نماز فجر کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں ہوا۔ اسی روز ظہر کے وقت مسجد کے قریب دفن ہوئے آپ کی کوئی اولاد نہ تھی، وفات کے ستر سال بعد مراکش کے شاہ نے آپ کے جسد کو "سوس" سے غرض کر کے مراکش کے مشہور قبرستان "ریاض المروئی" میں دفن کرایا اور اس پر ایک عالی شان قبو بنوایا، جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو بالکل ناز و تھا، مٹی نے اس پر کوئی خیر پیدا نہیں کیا تھا، ماضی میں نے انہی سے چہرہ مبارک کو، پایا تو خون اپنے مقام سے سرک گیا، جب انہی بنائی گئی تو خون پھر اپنے مقام پر آگیا، آپ کے مزار مبارک پر انوار عظیم کا ظہور ہوتا ہے، ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے، جو وہاں قرآن کریم اور دلائل الخیرات شریف پڑھتے رہتے ہیں، حضور نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کی وجہ سے آپ کی قبر شریف سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔ (شرح دلائل الخیرات اعلام صحرا المہدی النہای رحمۃ اللہ علیہ)

صلوٰۃ النہر یہ ہے:

اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد صلوٰۃ دائمة مقبولة تؤدی بہا عبادک العظیم الصلوٰۃ المخصوصہ  
حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس درود شریف کو "دس ہزار درود شریف" بھی کہتے ہیں۔ اس کا ایک بار پڑھنا دس ہزار بار پڑھنے کے برابر ثواب کیا جاتا ہے۔ علامہ شیخ اسماعیل متقی المبرسوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۴۳ھ) اپنی تفسیر روح البیان میں اس درود شریف کے حقائق ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے عرصہ دراز سے یہ تمنا تھی کہ آگائے دو جہاں ﷺ کی زیارت خواب میں ہو تو اپنے درود ظاہر کروں اور اپنی ذریعہ مالی کی داستان خالی رہے۔ سلطان نے عرض فرمایا کہ آگائے دو جہاں ﷺ میں ایک ہزار درود ہم کا مقروض ہوں اور اس کی ادائیگی سے عاجز ہوں ڈرتا ہوں کہ اگر سویت انہی تو یہ فرض میری گردن پر ہو جائے گا۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم محمود بنکچین کے پاس جاؤ اور کہو کہ مجھے حضور ﷺ نے مجھ پر لیا امیر اقراض ادا کر دو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری بات پر وہ کیسے احماد کریں گے، اس کے لئے وہ بظاہر غلب کریں گے تو میں کیا کروں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اسے جا کر کہو کہ "محمود تم میرے لئے تیس ہزار مرتبہ درود شریف سونے سے پہلے پڑھتے ہو اور تمیں ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر پڑھتے ہو انہی شخص سے یہ بیجا نام میں کہ سلطان محمود پر گریہ ظاری ہو گیا اور وہ رونے لگے، اس کا سارا اقراض ادا کیا اور ایک ہزار درود ہم حریہ داند کے طور پر پیش کئے۔ اہل اور پار مستحب ہوئے اور عرض کی کہ عالی جاہ! آپ نے اس شخص کی ایسی بات کی تصدیق کر دی جو ناممکن ہے۔ ہم خدمت والا میں شب و روز حاضر رہتے ہیں ہم نے کبھی اتنی مقدار میں آپ کو درود شریف پڑھتے نہیں دیکھا۔ سلطان محمود نے کہا تم حج کہتے ہو لیکن میں نے حاتم سے سنا تھا کہ جو شخص دن دن درود شریف ایک مرتبہ پڑھ لے گا تو وہ دس ہزار مرتبہ پڑھنے کے برابر ہوگا۔ لہذا میں سونے وقت اس کو تین مرتبہ پڑھ لیتا ہوں اور تین مرتبہ پیدار ہو کر پڑھ لیتا ہوں اور میں یقین رکھتا تھا کہ میں نے ساتھ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا ہے، میرے آسوخانی کے لئے کہلاؤ گا اور ڈانچے گا کہ اس کا ثواب اتنا ہے جسے حضور نے اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا۔

اللہم صل علی سیدنا محمد ما احببنا اعلوان و تعالیٰ المعصومان و کثر الجدیدان و اسفل المرقدان و بلغ روحہ و ارواح اہل بیتہ عنا التحیۃ والسلام وبارک وسلم علیہ کثیرا۔

صلوٰۃ الحضور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم صل وسلم علی محمد تعینک الاقدام و المظہر الانام۔ سبک الا عظم بعدد تحلیات ذانک و تعلقات صفا ذک و آلہ کمل ذک

اگر کوئی شخص یہ درود شریف ایک کر دہ مرتبہ پڑھ لے تو پڑھنے والے کو حضور ﷺ کی محبت میری ہوگی یعنی وہ حضور ﷺ کی مجلس بارگاہ کا حضور ہی بن جائے گا۔

ایک عظیم درود شریف کی اجازت:



حضرت علامہ شیخ يوسف بن اسماعیل نبھائی طسطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت شیخ سعید بن محمد مہدائی بن شیخ محمد الفکیہ کتانی قاضی علیہ الرحمۃ نے ہمارے شیخ حضرت سعیدی ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۸ھ) کے شیخ حضرت محمد صالح بخاری علیہ الرحمۃ کی تحریر و کتابی جو آپ (سعیدی) کی اجازت میں تحریر تھی اور حضرت صالح بخاری علیہ الرحمۃ کی یہ روایت حضرت رفیع الدین قدس سرہ علیہ الرحمۃ سے ہے۔ حضرت شیخ صالح علیہ الرحمۃ کی سہ اجازت بہت مشہور ہے۔ میں (نبھائی) نے یہ اجازت کتاب ”ہدای السیرۃ الی طرق الامام احمد“ میں ذکر کی ہے۔ حضرت شیخ محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ کی وہ تحریر جو صاحبزادہ مہدائی نے مجھے دکھائی اس میں حضور ﷺ پر ایک طبعی اور تحریری ہے، اس کی فضیلت اور سند بھی تحریر ہے۔

یہ درود شریف ایک دفعہ اور دوسرے درود بزرادہ پر حضرت صالح رحمۃ اللہ علیہ نے سعیدی عمر بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت قاضی شہور شہ رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے سرکامہ دینے کی ہے۔

حضرت صاحبزادہ شیخ مہدائی نے مجھے بتایا کہ حضرت شیخ محمد صالح بخاری علیہ الرحمۃ وفات ۱۲۶۲ھ میں ہوئی۔ فرماتے ہیں مجھے انہوں نے اس درود شریف کی اجازت سید مصر شیخ محمد بن احمد عقی قاضی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اور سند سے دی، انہوں نے شیخ محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لی۔ میں (نبھائی) اس درود شریف، اپنی سب روایات اور اپنی سب تالیفات کی اجازت ہر اس شخص کو دے رہا ہوں جو میری کتاب ”جامع کرامات الاولیاء“ پڑھے گا۔ درود شریف یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم تسلیما بقدر عظمتہ وامتک فی کل ولت وحسن

ترجمہ: اے اللہ! آپ کے بارے آقا ﷺ پر جو آپ کے بندے اور رسول میں جو نبی الٰہی ہیں اور آپ کی آل اور اصحاب پر صلوات و سلام بھیجیں، تاکہ شمار درود و سلام جو آپ کی ذات کی عظمت کی قدر کے مطابق ہوا اور ہر وقت جاری و ساری رہے۔

چند شہادت کا ازالہ:

درود شریف کے بارے میں ان دنوں بعض کلم طم یا اعتراض کیا کرتے ہیں کہ جناب خدا میں چڑھا جانے والا درود ایسا ہی اصل اور صحیح درود ہے، اس کے علاوہ جتنے بھی درود ہیں وہ سب کھڑت، خود ساختہ اور بدعت ہیں ان کا پڑھنا کافرا اور کفر کا مظہر ہے۔

ان لوگوں کا دعویٰ کہاں تک درست ہے یہ تو آنکھ و صفحات میں قارئین پر واضح ہو جائے گا اگر ہم ان معترضین سے اٹھا عرض کریں گے کہ قرآن کریم کی آیت کریمہ

”ان الله وملتکة یصلون علی النبی وعلیٰ الہیہ الطہین اصوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما“

(اے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر، اے ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو) پر غور کریں کہ کیا درود شریف ایسا ہی پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے پرے عہد کی قبول ہوتی ہے یا صرف اس کے ایک جز پر عمل ہوتا ہے؟ قرآن کریم کی آیت

مبارک میں صلوات کے ساتھ سلام کا بھی حکم ہے اور تسلیما فرما کر سلام کہنے پر زیادہ تاکید کی، جب کہ درود شریف ایسا ہی میں سلام کا لفظ نہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ درود ایسا ہی کی فضیلت سے کسی کو انکار نہیں کر کیا یہ درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے پرے عہد کی قبول ہوتی ہے اور درود

ایسا ہی تو تشہد کا جزا اور ٹکڑہ ہے۔ سلام کہنے کی جو تاکید ہے اس کی تعمیل تشہد میں حاضر و خطاب کے بیٹھے سے سلام بھیجا کر ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی کبھی اور حضور ﷺ کے ارشاد و تعلیم سے کبھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب ان اللہ وملتکة یت نازل ہوئی اور تمہارا کیا کتاب ایمان والو! اس (نبی) پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ شک و شبہ ہم نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنا جان لیا ہے (یعنی اقیات میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) آپ پر صلوات یعنی درود شریف کس طرح عرض کریں تو حضور نبی کریم ﷺ

نے صرف درود ایسا ہی کی تعلیم دی، سلام کی تعلیم نہیں دی کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا تھا کہ سلام عرض کرنا تو آپ کے سکھانے سے سیکھا لیا ہے جو کہ اقیات میں عرض کر دیا کرتے ہیں۔ آپ صلوات یعنی درود شریف سکھلا دیجئے۔

دوسری حدیث میں درود ایسا ہی بارشاد فرمانے کے بعد نبی کریم ﷺ نے خود ہی فرمایا یا اللہ سلام کسما قد علمتم ”اور سلام جیسا کہ قرآن نے جان لیا ہے“ (مسلم شریف، تاج شیعہ امام نووی، جلد اول، صفحہ ۷۷۱)

جو لوگ کہا کرتے ہیں کہ صرف درود ایسا ہی ہی پڑھنا چاہئے وہ اس حدیث پر غور کریں کہ درود ایسا ہی کے ساتھ نہ اپنے کلمات سے سلام

عرض کرتا تھی ضروری ہے۔ غیر متقدمین کے امام محمدؒ کو شک کا بھی گھنٹہ نہیں۔

فقہیہ ذلک ان هذه الفاظ المدوية محبسة بالصلوة واما خارج الصلوة فيحصل متناہل بما يفيد قوله سبحانه وتعالى ان الله وملتكم يصلون (الاية) فاذن قال القائل اللهم صل وسلم على محمد فقل امثل الامر الفرائي (تختہ الزکریا از شکیانی)

(ترجمہ) اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت کہ وہ درود ابراہیمی نماز ہی سے خاص ہے لیکن نماز سے باہر عجم ربانی کی قبول اللہ تعالیٰ کے ارشاد ان اللہ وملتکم الاذیہ کے مطابق عمل کرنے سے حاصل ہو جائے گی ایسی کہنے والے نے کہا الطہم صل وسلم علی محمد اس کے بعد درود و سلام حضرت محمد پر پہنچا تو اس نے قرآن مجید کے عجم پر عمل کیا۔

مندرجہ بالا احادیث اور شرح سے واضح ہو گیا کہ نماز میں درود ابراہیمی پڑھا جائے اور نماز سے باہر درود شریف بھی پڑھا جائے اس میں سلام کا الفاظ ضرور آئے تاکہ اللہ کریم کے عجم کی قبول پوری ہو۔ اور اگر نماز سے باہر درود شریف ابراہیمی ہی پڑھنا ہو تو اس کے آخر پر السلام علیک یا ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ " پڑھنا چاہئے۔

اب دیکھنا ہے کہ "اختیارات" میں پڑھا جانے والا درود شریف یعنی درود ابراہیمی کون سا ہے؟ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے سلام کی توفیق عطا فرمائی ہے وہ جانتے ہیں کہ اس درود شریف کے الفاظ بھی ایک جیسے نہیں، ایک حدیث میں تو وہ الفاظ ہیں جو امام طور پر اختیارات میں پڑھتے ہیں، اس کے علاوہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اس حدیث کو ملاحظہ فرمائیے:

ابو حمید الساعدي انهم قالوا يا رسول الله كيف نصلي عليك قال قلوا اللهم صل على محمد وازواجه وورثه كما صليت على آل ابراهيم وبارک علی محمد وازواجه وورثه کما بارکت علی آل ابراهيم الامید ساعدی رحمۃ اللہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر درود کیسے پڑھیں تو ارشاد فرمایا کہ میں پڑھ "اللهم صل علی محمد وازواجه وورثہ" آخر تک۔۔۔ (بخاری شریف کتاب الدعوات)

بخاری کی دوسری حدیث:

عن ابی سعید الخدری ؓ قال قلنا يا رسول الله هذا السلام عليك فقد علمنا فكيف نصلي عليك قال قلوا اللهم صل على محمد عبدك ورسولك كما صليت على ابراهيم وبارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابراهيم و آل ابراهيم۔

ابو سعید خدری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سلام آپ پر کرنا ہم نے جان لیا ہے، آپ پر درود شریف کیسے پڑھیں، فرمایا کہ اللہ صل علی محمد عبدک ورسولک آخر تک۔ (بخاری شریف کتاب الدعوات باب الصلوة علی النبی ﷺ)

ان درود پاک کے الفاظ میں اور عام طور پر اختیارات میں پڑھے جانے والے درود شریف ابراہیمی کے الفاظ میں جو فرق ہے وہ بالکل واضح ہے، اب اگر کوئی جانتا ہے کہ یہ کچھ کچھ پڑھتا درود ابراہیمی نہیں تو اس کا اللہ ہی جانتا ہے کہ کتنا ہے۔ سب الفاظ حضور نبی کریم ﷺ کے ارشادات ہیں، سب جہاں ہیں، سب حق ہیں، سب نور ہیں، ان میں سے جس پر بھی عمل کیا جائے درست ہے، کسی ایک پر عمل کرنا اور دوسروں کو بدعت و ناجائز کہنا کسی جاہل کا فیہ و تو ہو سکتا ہے لیکن ایک پڑھے لکھے آدمی کو یہ بات کسی طرح زیب نہیں دیتی۔

اس کے علاوہ احادیث کثرت میں درود شریف کے اور بھی صفحے ہیں۔

ایک ایمان والہ روز و رات بھی ملاحظہ کیجئے، اس واقعہ کے باقی این قیم جیڑی ہیں جو کہ تمام دہائیوں کے امام اور مقتدا، ہیں۔ اس بات پر احکام آپ کا ایمان تازہ ہو جائے گا اور مستر مبین کی فہم کوئی آپ پر واضح ہو جائے گی وہ کہتے ہیں:

"وقال عبداللہ من الحکم زاہت الشافعی فی الخوام فقللہ ما فعل اللہ نیک" قال رحمسی وغفر لی و زہسی النی الحجة کما تترک العروس، وشر علی کما یشتر علی العروس۔ فقللہ سم بلغت هذه الحال فقال لی قال۔ بقول لک بما فی کتاب الرسالة من الصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت فکیف ذالک؟ قال و صلی اللہ علی محمد عدا ذکرہ الذکوری و عدا ما غفل عن ذکرہ الغافلون۔ قال فلما، اصبحت نظرت النی فتر سادۃ فو حدث "الامر کما زاہت صلی اللہ علیہ وسلم (این قیم جیڑی (التوفیق ۱۵ ص ۷۰) جاء الامام مطہورہ وراہطہ ائمہ یہ بالازہر القارہ، مصر۔ میں نے ۲۳) "یعنی ہمارے ہی عجم کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو فرمایا میں دیکھا اور یہ جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا، مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں اس طرح لے جایا گیا جس طرح لوگوں کو لے جایا کرتے ہیں مجھ پر

(رحمت کے بھول) اس طرح بچاؤ کے لئے جس طرح دشمن پر بچاؤ کے جاتے ہیں۔ میں نے پچھلے عرصے انفرادی کلمات کا صلہ ہے اور کچھ دالے نے دیکھے کہا کہ قرآن نے اپنی کتاب "الرسالہ" میں حضور نبی کریم ﷺ پر جو درود کہا ہے، یہ ان کا صلہ ہے۔ عہد اٹھ کھٹے ہیں میں نے پچھلے عہد سے تمام درود و شریف کس طرح ہے؟

تمام شافعی نے فرمایا درود و شریف اس طرح ہے

و صلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ اللہ اکرون و عدد ما غفل عن ذکرہ العاقلون۔

اس سے واضح ہوا کہ تمام شافعی رتوہ اہل علی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "الرسالہ" کے قطب میں محبت اہل بیت علیہم السلام سے جب اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد ﷺ پر درود لکھا جس کا ذکر صحاح ستہ کی کئی کتاب میں نہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ عزت افزائی کی۔ معلوم ہوا کہ دل محبت سے لبریز ہوا روح میں عشق "صلی اللہ علیہ وسلم" کا نور چمک رہا ہوتا اللہ تعالیٰ اپنے درود کو قبول فرماتے ہیں۔

یہ درود سید ابوبکر غوثی (غیر مقلد) سابق وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی بہاولپور نے اپنی کتاب میں "مستون درود و شریف کی چالیس حدیثیں" کے عنوان کے تحت درج فرمایا درود و شریف بھی قتل کے ہیں

1. اللہم صل علی محمد کما امرتہ ان یصلی علیہ کما یسعی ان یصلی علیہ .

2. اللہم صل علی محمد و علی آل محمد صلاۃ تکون لک رضا و لحقہ اداء و اعطہ الوسیلۃ و المقام المذی و وعدتہ و اجر عساکما ہو اعلیہ و اجر عینا من افضل ما حوت لبیا عن امہ و صل علی جمیع اطرافہ من البین و الصالحین یا ارحمہم الرحمن .

3. اللہم صل علی محمد و اقربہ المقعد المحظرب عندک یوم القیامۃ .

4. اللہم صل علی روح محمد فی الارواح و علی حسدہ فی الاجساد و علی فرہ فی القبور .

5. حزی اللہ عما محمد ا صلی اللہ علیہ وسلم بما ہو اعلہ .

مولوی محمد ابراہیم میریا کلوٹی (غیر مقلد) لکھتے ہیں کہ

"ایک طرح درود و شریف پڑھنے کا یہ ہے کہ ہر روز نماز عشاء کے بعد صاف شہر سے باہر سے جو حال کمائی سے حاصل کیا ہو بیچیں ہو کر اور تازہ و خوراک کے اور خوشبو کا کے غلوٹ میں بیٹھ کر شہر و شہر سے تہہ میں غلوٹ نہ پڑے صاف شہر چھوٹے بچھائے اور یہ درود و شریف پڑھے۔

"اللہم صل علی سیدنا محمد و آلہ کما تحب و ترحمہ"

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جو سوتے وقت ستر بار اس درود و شریف کو پڑھے اسے دولت و عزت نصیب ہوگی۔

اللہم صل علی سیدنا محمد نحر الفواک و معدن الاسرارک و لسان حجتک و عروس مملکتک و امام حصرک و طراز ملکک و حمزہ زین و حمتک و طریق شریعتک المظننہ من حیدک اسان عن الوحود و السب فی کل مر حود عن اعیان خلقک المقدم من نور حیا تک صلوة تقوم بد و امک و تقی بقتاک لا منھی لھا دون علیک صلوة تر حیک و تر حیه و تر حی بھا عایار و اب العالمین .

پھر درود و شریف "تھجیا" کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس درود و شریف کا بکثرت پڑھنا اور کان میں لکھ کر چپاں کرنا تمام امراض و بایہ جزاء ماعون و غیرہ سے حفاظت کے لئے مفید اور عجب ہے اور قلب کو عجب و فریب المیزان بخشتا ہے۔

درود و شریف تھجیا

اللہم صل علی سیدنا محمد صلوة تصحینا بھا من جمیع الاحوال و الالات و تقصی لنا بھا جمیع النحاحات و تطہیر لنا بھا من جمیع السیات و تر لھا بھا اعلیٰ الدرجات و تملکنا بھا القسی الغیبات من جمیع الحیوات فی الحیوة و بعد الممات ۔

ان کے علاوہ محمد شیعہ و اہلنا عظیم المرتبہ کو دیکھئے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام مبارک کے ساتھ "صلی اللہ علیہ وسلم" یا کوئی اور مختصر درود و شریف کے الفاظ لکھے ہیں، حالانکہ یہ الفاظ بھی حضور نبی کریم ﷺ سے متواتر نہیں اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ان الفاظ کا ثبوت ملتا ہے بلکہ یہ درود و شریف قریب قریب تمام کے کئی رسالہ بعد لکھنا مانے لگا ہے مگر ستر میں نے دیکھی ہیں نہ کہا کہ یہ درود و شریف ناجائز و بدعت ہے بلکہ دن رات اسے پڑھتے ہیں اور لکھتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ جناب یہ درود "الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھا جاتا ہے یہ درود پڑھنا بھی بد

صحت نہ ہاں کہ ہے، یہ چوتھی لوگوں کا گھڑا ہوا خوشامیاقی درود ہے، پاکستان کے تمام مکی اور ملک میں نہیں پڑھا جاتا۔

اس جاہلانہ اعتراض کے بارے میں ہم کیا عرض کریں، ہم چند شہادتیں نقل کر رہے ہیں تاکہ کئی خود فیصلہ فرمائیں۔

ابن قیم جزلی (المتوفی ۷۵۰ھ) اپنی کتاب "جلاء الملام" میں لکھتے ہیں

حضرت ابو بکرؓ بن عمرؓ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر بن عبد الرحمنؓ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اس نے شیخ الدیلمیؒ

حضرت ثعلبیؒ رحمۃ اللہ علیہ آئے "ان کو دیکھ کر ابو بکر بن عبد الرحمنؓ رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے، ان سے معاف کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، میں نے

ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ حضرت ثعلبیؒ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں حالانکہ آپ اور تمام علماء بغداد پر خیال کرتے ہیں کہ

یہ پاگل اور بخون ہیں، انہوں نے فرمایا میں نے وہی کیا جو حضور نبی کریم ﷺ کو کرتے دیکھا، پھر انہوں نے اپنا خواب بیان کیا کہ مجھے خواب میں

حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی کہ حضور نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ثعلبیؒ

کے ساتھ ایسی بات فرماتے ہیں؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد "لقد جاءکم رسول من الصکرم" پڑھتا ہے،

اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے، ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ "لقد جاءکم رسول من الصکرم"

یا محمد ﷺ پڑھتا ہے، اس کے بعد میں مرتبہ صلی اللہ علیک یا محمد، صلی اللہ علیک یا محمد،

صلی اللہ علیک یا محمد ﷺ پڑھتا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے بعد حضرت ثعلبیؒ رحمۃ اللہ علیہ آئے تو

میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نماز کے بعد کیا پڑھتے ہیں تو انہوں نے یہی بتایا (القول الیہ) (جلاء الملام)

مولوی اشرف علی تھانویؒ نے ایک بیان کیا، جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں تو بھی اس الفاظ سے کہ "الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ" (شکر المعمر بذکر الرحمن)۔

مولوی حسین احمد دہلویؒ "الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ" کے بارے میں لکھتے ہیں "ہمارے مقدس بزرگان دین اس

صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ صحت خطاب و دعا کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے

ہیں اور اس تفصیل کو کثرت تصانیف و فتاویٰ میں ذکر فرمایا" (الاشہاب النقیب)

غیر مقلدین کے تمام حافظانِ قلم جزوی اور مستحکم علماء و بزرگ علماء و بزرگ علماء کے سامنے ہیں کہ "الصلوة والسلام علیک یا

رسول اللہ ﷺ درود شریف ہی ہے۔ اب دوسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ پاکستان کے علماء و بزرگ علماء کی کہیں اور پڑھا جاتا ہے، پائیں تو سنئے!

نامور مؤرخ اور ادیب نعیم تھانویؒ اپنے سفرنامہ میں ترکی کے سفر کا حال لکھتے ہیں "کوئی گیارہ بجے کے قریب ہم نے قونیہ کا رخ کیا

۔۔۔ اور انجیر کے ساتھ ایک نو جوان تھا، جو نوئی یا نوئی انگریزی میں بات کر سکتا تھا۔ چندکان تھا اور ہم نے اپنے کانیز کو روانہ ہوتے وقت ہی

تواہ تھا کہ ہم راستے کی کسی مسجد میں جوں کی نماز کے لئے رکنا چاہتے ہیں۔ انجیر سے قونیہ کا مصلہ تقریباً پانچ سو میل تھا اور ہمارا انجیر شہر کے

مضافات سے نکلنے کے بعد تقریباً ستر میل کی گھڑ کے حساب سے گزر چلا، ہمارا انجیر کے سامنے ایک چھوٹی سی چھتی لنگ، دینی چھتی

جس پر "لوزی علی اللہ" کے الفاظ کندہ تھے۔ کوئی آدھ پانچ گھنٹہ بعد بزرگ کے کہنے ایک چھوٹی سی چھتی کی مسجد کے قریب کارڈ کی اور

ہم تھڑ پڑے۔ ترک کارڈوں کی اس چھتی کی سب سے خوبصورت عمارت یہ چھتی تھی۔ میں نے وضو کے لئے گناہا تو ایک دیوانی نے پانی کا

کوزہ بھر کر میرے سامنے رکھ دیا، وضو سے فارغ ہو کر اٹھا تو اس نے ایک صاف تولیہ پیش کر دیا۔

مسجد کے اندر قالین بچھے ہوئے تھے جنہیں دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ ان لوگوں کی کمانی کا بیشتر حصہ بے گھروں کے بھائے خدا کے گھر

کی آرائش پر صرف ہوتا ہے۔ مسجد نماز میں سے گھری ہوئی تھی۔ چھتی کے مکانات کی تعداد دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں ہر ایک آدمی

نماز پڑھتا ہے۔ جماعت میں ابھی کچھ دیر تھی اور خطیب صاحب ایک کتاب سے فارغ کی کسی شاعر کا فنی نام پڑا جو ہے تھے۔ وہ تھوڑے

تھوڑے وقف کے بعد نمازیوں کو درود سلام پڑھا شروع کر دیتے۔ الفاظ وہی تھے جن سے ہر پاکستانی کے کان آشنا ہیں "الصلوة

والسلام علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ" کچھ دیر بعد خبر پکڑے ہوئے خطیب نے عربی زبان میں خطبہ پڑھا

اور اس کے بعد جماعت کھڑی ہو گئی۔ ہم نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو تمام نمازیوں کو مصری کی فلیوں کا ایک ایک الفاظ اور ملک کے عراقی کا

ایک ایک گھونٹ تحسیم کیا گیا۔ جب نماز پوری ہوئی اور نماز کے قریب پہنچتے تھے تو ایک شخص کتاب پاش سے عراقی کے چند فقرے ان کی

تفصیلی پڑاؤں دیتا تھا اور وہاں سے بی لیتے تھے۔ دوسرا مصری کی فلیوں سے میرے ہونے چھوٹے چھوٹے الفاظ ان کو تحسیم کرتا جاتا تھا۔ مجھے

معلوم ہوا کہ یہ جس کی نماز کے بعد اسی طرح کتب کا عراقی اور مصری تحسیم کی جاتی ہے۔

فاضل محمد ابراہیم بنی علیہ السلام مولوی حسین احمد دہلویؒ کی دہریہ بنی لکھتے ہیں۔

علامہ محمد امجد خلیفہ پاکستان میں سعودی عرب کے پہلے سفیر تھے، پاکستان آنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں شیخ الحرم مسجد اور حکومت سعودیہ کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے، قرآن کریم کی مختصر تفسیر بنام ”تفسیر الخلیفہ“ اور سیرت نبویؐ پر ”سچے الخلیفہ“ ایسی رسائلات کتابیں لکھیں اس کے علاوہ سلطان عبدالعزیز ابن سعود کی سوانح حیات ”الامام عادل“ کے نام سے دو جلدوں میں لکھی، پاکستان سے سبکدوش ہونے کے بعد دمشق (شام) چلے گئے اور وہیں ۱۳۸۱ھ میں انتقال کیا۔

یہ اپنی کتاب ”ایسی رسائلات“ کے: پانچ کتبوں پر لکھتے ہیں کہ

”میں مسجد حرام میں مدرس تھا تو مجھ سے ملک شام کے ایک عالمی نے آکر شکایت کی کہ میں بیت اللہ شریف کے مطاف میں ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ کہہ رہا تھا کہ ایک عالم نے جواب دے آپ کو تھری ظاہر کرتا ہے مجھ کو دک دیا، میں نے شیخ ابن ابی اور شیخ عبداللہ البریلیم مسجد حرام سے پوچھا تو ان دونوں نے فرمایا کہ اس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر جس نے روکا ہے وہ ان (دونوں شیوخ) کو بھی برا بھلا کہہ رہا ہے، (لہذا) یہ بات اور اس قسم کی دوسری باتوں کو اس کی نظر میں دیا، یہ فحش یہ کہ عداوت کا باعث بنی ہوئی ہیں، کیا واقعی علماء نے فحش یہ دیا، یہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ کہنا حرام ہے؟

تو میں نے اس کا جواب دیا کہ تمام اسلاف وہابیہ اس صلوٰۃ و سلام کو جانتر قرار دیتے ہیں، بعض لوگ خواہ مخواہ اپنے غلط عقائد کو وہابیہ کے ساتھ منسلک کر کے وہابیہ کو نام کر رہے ہیں۔

مدینہ منورہ میں آج بھی روزہ نبی کریم ﷺ پر روزہ کے بعد ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ پڑھا جاتا ہے۔ کوئی منع نہیں کرتا، بلکہ معظم حضرات برحق کو صابہ شریف کے سامنے لے جا کر سب سے بلند آواز سے ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ کہلاتے ہیں، جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ روزہ شریف نہیں، وہ صابہ شریف میں یہ روزہ کیسے پڑھتے ہیں۔ الحمد للہ دنیا کے وہ تمام ممالک جہاں مسلمان آباد ہیں وہاں یہ روزہ شریف پڑھا جاتا ہے۔

وہابیہ کہہ کر حضور ﷺ پر روزہ پڑھنے والے کا رد وہ سن لیتے ہیں یا نہیں تو اس کے بارے میں غیر مقلدین کے نام ایسی اقسام جوڑی ہے ”جہاد الاسلام“ میں ایک حدیث نقل کی ہے،

ترجمہ طبرانی نے پھر مذکور کیا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمہ کے دن مجھ پر زیادہ روزہ پڑھا کرو۔ اس لئے کہ وہ ایام شہود ہے اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں کوئی بندہ (کسی جگہ سے) مجھ پر روزہ نہیں پڑھتا مگر اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے، وہ جہاں بھی ہو۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ہم (صحابہ) نے عرض کیا حضور ﷺ آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا ہاں میری وفات کے بعد بھی اسے شک اللہ تعالیٰ نے دشمن پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے حصول کو کھائے۔

اس حدیث کو حافظ منذری نے تخریج میں ذکر کیا اور کہا کہ اس جگہ نے اسے پھر سند جدیدہ روایت کیا۔

یہاں یہ شبہ نہ کیا جائے کہ ”معین الدین ماجہ“ میں یہ حدیث نہیں، مگر حافظ منذری کا ”رواد الدین ماجہ“ پھر سند جدیدہ کہتا کیونکہ صحیح ہو سکتا ہے؟ اس لئے کہ منذری نے رواد الدین ماجہ کہا ہے ”فی سنہ“ نہیں کہا مراد بات ایسی جہ سن میں ٹھہریں بلکہ تفسیر دارقطنی و خبرہاں کی کی تصانیف ہیں۔

یہ حدیث ابن قیم نے اپنی مشہور کتاب ”ملا الوافیام“ میں نقل کی جس میں مراد مذکور ہے کہ روزہ پڑھنے والا جہاں بھی ہو اس کی آواز رسول اللہ ﷺ پہنچ جاتی ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ”بہار النوار“ جلد اول صفحہ ۳۰۰ پر اس حدیث کی سند اور متن دونوں پر کام کیا ہے، علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اعتراضات کا مفصل مدلل علمی اور تحقیقی جواب دیا ہے جو پڑھنے کے قابل ہے مگر قسوں کہ طوالت کے خوف سے ہم یہاں جواب نقل نہیں کر سکے۔

### ایک غلط فہمی کا ازالہ

کیا روزہ شریف میں مزید عبادت کا اضافہ کیا جا سکتا ہے؟ یعنی ایسے عبادت کا اضافہ کرنا جس سے حضور ﷺ کی عظمت و شان ظاہر ہوتی ہو۔ اس بارے میں عرض ہے کہ

”مفتیانہ نماز کے روزہ میں القضا“ سیدنا“ کی زیادتی کو مستحب اور افضل قرار دیا ہے۔ صاحب ”رد المحتار“ نے فرمایا ”و مدد السیدنا لان زیادۃ الاصل الوافی عین السلوک والادب فهو الفضل من ترکہ“ یعنی نماز میں روزہ شریف میں ”سیدنا“ کا کثرت کہنا مستحب ہے کیونکہ عبادہ واقعی کا زیادہ کرنا عین ادب کی راہ چلتا ہے۔ لہذا اس کا پڑھنا اس کے بھڑکنے سے افضل ہے اور ثوابی میں ہے ”و لا الفصل الا بان سلطۃ السیاسة کما قالہ اس طہرۃ و صرح بہ الی الشارح لان فیہ الا بان بعا اخر تا بہ و زیادۃ الاحیاء بہ لواقع الہدی ہو ادب فهو الفضل من ترکہ“۔ (شامی جلد اول ص ۹۷۷) یعنی القضا“ سیدنا“ کو افضل ہے۔ یعنی نماز کے



کا کیا ہے، جو اہرام اور گناہ کا عظیم ہے کوئی مسلمان پر لازمہ الا اللہ مسجد رسول اللہ ﷺ نے کہا ہے کہ اس کا بھینس مارنا اور کراس کے حق میں ان کا گناہ شدہ جسم کی سوء خلقی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ان بعض الظن اثم" مختصر یہ کہ حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس بیان کرنے میں بالذکر محکم نہیں بلکہ اس کے لئے حضور ﷺ کے لئے الوہیت ثابت کی جائے اور اس حدیث میں خود اس امر کی تصریح موجود ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

لا تطرونی كما تطرون النصارى (الحديث)

"مجھے ایسا نہ سادھو جیسے نصاریٰ نے مسیحی علیہ السلام کو یہ سادھا"

ظاہر ہے کہ نصاریٰ نے مسیحی علیہ السلام کو "الہ" مانا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذ قال اللہ یعیسیٰ انت قلت للناس اتحدون لی وانی الہن من دون اللہ۔ ثابت ہوا کہ حدیث مبارکہ میں حضور صلیہ السلام ﷺ کو الہ کے لئے کی جی وارد ہے۔ یہ نہیں کہ ماسوائے الوہیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان تسلیم کرنے سے منع کیا گیا ہو، حاشا! دیکھا ایسا ہرگز نہیں، بلکہ ہر وہ خوئی اور کمال جو الوہیت کے ماسوائے ہے وہ حضور ﷺ کے لئے ثابت و مستحق ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے "تحدوا" سے فرماتے ہیں:

لقولوا عبد اللہ ورسولہ پس بگوئید مرا عبدہ خدا و رسول او۔ و بندگی مفاد خاص و صفت معصورہ آنحضرت است کہ بندہ حقیقی اوست و از حدہ اتم و اکمل است درین صفت و کمال مدح و بیان علو مقام آنحضرت در استاذ این صفت است و اطراف مالکۃ مدح آنحضرت و از مدار ذہر و صف و کمال کہ اثبات کنند و بپوش کمالی کہ مدح گویند از رتبہ او فاضل است الا اثبات صفت الوہیت کہ درست نہاید بہت معنوں او را خدا او بپوش امر شرح و حفظ دیں و مگر ہر وصف کش میخواستہ انداز مدحش انشا کن و تحقیقت هیچ کس جز خدا خدا مد چندی کہ حدیث او چون او کس شایستگی

(الایضاحات جلد چہارم ص ۹۳ ۹۴)

(ترجمہ) جس نے خدا کا بندہ اور اس کا رسول کو "مقام" "مہدیہ" رسول اللہ ﷺ کا مقام خاص اور حضور ﷺ کی صفت مخصوص ہے۔ اس لئے کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے عہد حقانی ہیں اور اس وصف عہدیت میں سب سے زیادہ اتم و اکمل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی کمال مدح اور طوق تمام اسی صفت مہدیہ کی طرف اشارہ کرنے میں ہے۔ حد سے بڑھاوا اور مبالغہ کرنا حضور ﷺ کی مدح شریف میں راہ نہیں پاتا۔ جس صفت کمال کا حضور ﷺ کے لئے اثبات کریں اور جس کمال و خوئی کے ساتھ حضور ﷺ کی تعریف کریں وہ حضور ﷺ کے مرتبہ سے کامر ہے بجز انہماک صفت الوہیت کے کہ درست نہیں۔

گواں لو ما خدا از ہر امر شرح و حفظ دین

وگر ہر وصف کھلی سبھوای احمد مدح انشا کن

یعنی امر شرح اور دینی کا ملاحظہ رکھتے ہوئے انہیں خدا کا کچھ اس کے علاوہ جو صفت چاہو حضور ﷺ کی حد میں بیان کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں کی حقیقت کو جانتا ہے نہ ان کی تعریف کر سکتا ہے اس لئے کہ حضور ﷺ حقیقت میں جیسے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی طرح کوئی نہیں پہچانتا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس بیان سے واضح ہو گیا کہ حضور صلیہ السلام ﷺ کی مدح میں جو کلمات اور خوئی بیان کی جائیں وہ سب حضور ﷺ کے مرتبہ سے قاصر ہیں اور کسی قسم کے اطراف و مبالغہ کو حضور ﷺ کی تعریف میں راہ نہیں ملتی۔ بجز انہماک الوہیت کے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ حضور صلیہ السلام ﷺ کو ہر عالم ﷻ کو خود جانی طور پر حاضر یا غایب یا ابد یا آخر یا قبل خلق سے دخول جنت و نار حبیب صا حکمان و صا ہکون کے علم کا حضور ﷺ کو عالم ماننا، نیز حضور ﷺ کو ہر عالم ﷻ کی طرح خواہن اسی کو آنحضرت ﷺ کے دست کرم میں یہ مطالبہ الہی تسلیم کرنا۔ علیٰ ذلکا القیاس جس قدر صفات اور کمالات تاجدار ہند ﷺ کے لئے اہل سنت قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت ہاتے ہیں ان میں سے کوئی وصف بھی حضرت الوہیت نہیں جانتا کمالات مذکورہ کے ساتھ حضور ﷺ کی مدح و ثناء کو معاذ اللہ اطراف و مبالغہ کہنا دروغ ہے۔ پھر وہ اس چیز کو (یعنی الوہیت کو) جس کا دعویٰ کیا تھا نصاریٰ نے اپنے نبی حضرت مسیحی علیہ السلام کے بارے میں اور عجم کر ہر اس چیز کے ساتھ جو تو چاہے حضور ﷺ کی مدح و ثناء میں اور اس پر ابھی طرح پختہ اور مضبوطی مارو۔



# طلوۃ و سلام

بوقتِ اذان

سیدہ امجدہ کھان



سوال: ”الان سے پہلے یا بعد صلوٰۃ و سلام پڑھنے کے خلاف قرآنی مخالفت کے علاوہ بہت پرکھات ہا زنی و اشتہار بازی اور بی ہے۔ اسے بدعت و ناجائز اذان میں اضافہ دین میں مداخلت اور ان بلائی کے خلاف قرار دیا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق صحیح طور پر مطمئن کیا جائے۔“  
 الجواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان الله و ملائكتہ يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر جو تم نے مان لیا، اے ایمان والو! تم پر اور ان کے پیروں پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا ہے اور

قرآن پاک کی اس مشہور و معروف آیت مبارکہ میں حضور ﷺ کا تعظیم و شان آپ پر صلوٰۃ و سلام کے متعلق بہت جامع بیان ہے اور نص میں صلوٰۃ و سلام اس کے خلاف جو بھی اعتراضات کرتے ہیں ان سب کا اس میں جواب ہے کیونکہ آیت کریمہ میں صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا مطلق حکم ہے کہ جب چاہو پڑھو اور جن الفاظ و معنیوں کے ساتھ چاہو پڑھا کرو۔ اس پر کوئی پابندی نہیں جب تک کسی معقول دلیل سے کسی شک کو ثابت نہ کیا جائے۔ خود انھیں کے امام ابن قیم عین الدین رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے۔  
 ابو علیہ فی صلاتکم و مساجدکم فی کل موطن۔

یعنی اے ایمان والو! اپنے نبی کی شان کر دو (درود و سلام پڑھو) اپنی ملاقات میں مسجدوں میں اور ہر موقع، جگہ میں۔“ (جلالہ نامہ ص ۴۶۰)  
 شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ ”مسجد“ فرمایا

”ان حضرت ﷺ پر تمام اوقات میں درود و سلام مستحب و مستحسن ہے۔“ (مدارج ص ۴۴۳)  
 (مدارج ص ۴۴۳) میں فرمایا:

فقد اسالی کی مشہور مستخرج کتاب درود و دعا و دعا

و مستحبہ فی کل اوقات الا مکان حیث لا مانع

یعنی ہر تمام ممکن و جائز اوقات میں درود و شریف مستحب ہے جہاں کوئی ممانعت نہیں۔

علامہ مصطفیٰ بن علی رحمہ اللہ نے نقل فرمایا کہ ”درو شریف ہر وقت و حالت میں مستحب ہے۔ (سعادۃ القلوب ص ۱۹۵) اگر کوئی قرآن کریم اور ان سب تصریحات کے برعکس کہیں صلوٰۃ و سلام سے روکتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس کی ہی تصریحات سے ممانعت ثابت کرے ورنہ پڑھنے والوں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ درود شریف میں خیر و برکت اور بھتری ہی بھتری ہے اور رو کی فضیلت و ثواب پڑھنے والے کو حاصل ہے۔

صیغہ خطاب:

حضور ﷺ پر درود و سلام کا حکم خداوندی اس بات کی بھی دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ بظاہر و باطن سے پروردگار نے کے باوجود صفات عقلی و غریبی آپ کو درود و سلام پہنچاتا ہے جسے آپ سننے اور وصول فرماتے ہیں۔ اگر ایمان نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ آپ پر درود و سلام کا حکم نہ فرماتا تا آپ کے پروردگار نے کی صورت میں اس کی ممانعت نہ کر دی جاتی کہ یہ حکم خداوندی مطلق اور دائمی ہے اس سے آپ کی حیات و ممانعت ثابت ہے بلکہ بعینہ خطاب بھی صلوٰۃ و سلام عرض کرنا چاہتا رہتا ہے اور تحمیر و روح المعانی میں و سلموا تسليما کی تحمیری ہے فرمائی ہے کہ قولو السلام علیک ایہا النبی و تعود، یعنی نصیغہ، خطاب و حاضر السلام علیک یا ایہا النبی یا اس کی مثل السلام علیک یا رسول اللہ یا حبیب اللہ و تحمیر و ضمیر فرمایا۔ ہذا ما علیہ اکثر العلماء الا حذو اکثرہم اجماعاً کی یہی تفسیر و مسلک ہے۔ خود رسول اکرم ﷺ نے فرمان خداوندی کے موافق اپنی امت کو کہیں نماز و تشہد میں سلام کی تعلیم ہی بعینہ خطاب و ماضی فرمائی ہے۔ جسے ہر نمازی مسلمان پڑھتا ہے۔ السلام علیک ایہا النبی (سلام) آپ پر ہے نبی پاک) اگر اس میں شرک و بدعت کا کوئی ثابہ نہ ہو تو قرآن و حدیث میں اور میں حالت نماز میں ہرگز یہ تعلیم نہ دی جاتی اور جب نماز جیسی خاص عبادت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرک و بدعت نہیں تو یہ وہ نماز کے ساتھ صلوٰۃ و سلام کی ممانعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بعض لوگ نماز والے درود کی ذہبت فضیلت و تاکید بیان کرتے ہیں مگر نماز کے سلام بعینہ خطاب و السلام علیک ایہا النبی کا ذکر نہ پاں نہیں لاتے۔ یہ انھیں انھیں نہیں تو اور کیا ہے؟

لفظ صلوٰۃ

جس طرح تمام اوقات میں درود پڑھنا اور عود خطاب کرنا چاہتا رہتا ہے اسی طرح نماز کے علاوہ کسی بھی لفظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی پابندی نہیں۔ علامہ قاسمی طیار رحمہ اللہ نے شرح والاں الثیرات ص ۳۶ میں فرمایا۔ ”جس طرح بھی درود پڑھنے لفظ صلوٰۃ کے ذکر کے بعد درود پڑھو“ اور امام شافعی نے فرمایا۔ ”بجہد کے نزدیک جس لفظ سے بھی صلوٰۃ (درود) کا مفہوم و مرادوا ہو جائز ہے“ (الاقوال البدیع ص ۶۳) لکن حدیث آیت مبارکہ کی روشنی میں تصریحات مذکورہ سے واضح ہو گیا کہ درود شریف پڑھنے میں وقت اور الفاظ و جگہ کی کوئی پابندی نہیں۔ درود شریف جب پڑھا جائے جہاں پڑھا جائے اور جن الفاظ سے پڑھا جائے سب جائز ہے۔

دفعہ کثرت

قرآن پاک نے حضور علیہ السلام کے ذکر کی بے پناہی کا اعلان فرمایا ہے۔ (اور بعد ازاں ایک ذکر کثرت میں کثرت درود کا ارشاد ہے) ان اوتی السلسی ہی اکثر ہم علی صلوٰۃ مشکوٰۃ شریف۔۔۔ لہذا درود و شریف میں قدر اور جتنے مقام پر پڑھا جائے گا اتنی ہی کثرت اور بے پناہی ذکر ہوگی۔ اس لئے حکم قرآن وحدیث اہل سنت و جماعت کے ہاں ہر ہر موقع پر درود و سلام کی کثرت ہوتی ہے اور یہی اہل سنت و اہل محبت کی علامت ہے۔ جیسا کہ امام خاوی نے القول البدیع ص ۳۳ میں نقل کیا ہے۔

صلوٰۃ و بیعت اذان

پہلے کالم میں قرآن کریم اقصیٰ حد حدیث اور علماء کی تصریحات کی روشنی میں باجماعت، ہر جگہ ہر وقت ہر حالت بصیغہ خطاب و غیرہ ہر طرح درود و شریف پڑھنے کے ثبوت سے اگرچہ اذان سے پہلے اور اذان کے بعد بھی صلوٰۃ و سلام پڑھنا ثابت ہو گیا مگر اب ہم خاص اس مسئلہ میں آخر سوسال سے دائرہ اہل اسلام دائرہ کرام اور بزرگان دین کا "ابتداع" پیش کرتے ہیں اس لئے کہ فرمان نبوی علیہ السلام ہے۔ "بے شک اللہ میری امت کو گمراہی پر متبع نہیں فرمائے گا۔" (المشکوٰۃ شریف ص ۳۰) اور جس کام کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ (کتاب الصلوات ص ۱۲۹ مشکوٰۃ فی الحدیث و بیعت) ہر کتب تہجد کے کاتب (بزرگوں) کے ساتھ ہے۔ (کشف الغر ص ۱۲۹ امام شعرانی)

امام محمد بن ابی نعیم رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اسلام کے سرمایہ ذخائر، حاشیہ مصطفیٰ، قاری بیت المقدس، مجاہد اسلام، عادل و دیندار سلطان صلاح الدین ابی نعیم رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۸۵ھ) نے چھٹی صدی ہجری میں اپنے دور حکمت میں بیعت اذان الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کا حکم جاری کیا اور اس کے باوجود کہ سلطان موصوف بذلت غور بلیغ القدر عالم و فاضل تھے سائے سوسال کے عرصہ میں متفقہ صلوٰۃ اندوزین و بزرگان نظام نے سلطان موصوفہ صلوٰۃ و سلام کے خلاف قوی جاری کرنے کے بجائے اس کی تائید و تصویب فرمائی اور اسے اپنی دعاؤں سے نوازا۔

امام خاوی رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد بن عبد الرحمن خاوی (متوفی ۹۰۳ھ پانچ سوسال پہلے) نویں صدی ہجری کے بلیغ القدر امام و بزرگ اور حافظ ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایسے شیخ کے قابل تر شاگرد ہیں جو اپنی مشہور کتاب "مختصر البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشیعہ علیہ السلام" میں فرماتے ہیں کہ "مؤذن حضرات غرور ہو کر اذان سے پہلے اور (نگلی دانت کے باعث مغرب کی نماز کے علاوہ) باقی اذانوں کے بعد جو صلوٰۃ و سلام علیک یا رسول اللہ پڑھتے ہیں اس کی ابتدا سلطان ناصر صلاح الدین یوسف بن ابی نعیم (ابی نعیم) کے دور میں ان کے حکم سے ہوئی ان سے پہلے لوگ اپنے غلام پر، السلام علیہ الامام الطاهر و غیرہ کہہ کر سلام کہتے تھے، جب کہ سلطان صلاح الدین نے اپنے عہد میں اس بدعت کو باطل کر کے اس کی جگہ رسول اللہ صلوٰۃ و سلام کا حکم جاری کیا اس کی جزائے خیر عطا ہوا اور اس کے مستحب ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔ و افعلوا الخیر اور ایک کام کرو۔ (پ ۷۷ ص ۱) اور معلومہ ظاہر ہے کہ صلوٰۃ و سلام اہل خیر و عبادت ہے اور اس کی ترقیب و عارضت وارد حرام۔ پس حق بات یہ ہے کہ اذان سے پہلے یا بعد صلوٰۃ و سلام بدعت حسہ (ایک اچھی نئی بات) ہے جس کے کرنے والے کو اس کی انجلی نیت کے باعث اجر و ثواب ہوگا۔

(القول البدیع ص ۱۲۹)

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۳ھ چار سوسال پہلے) دو جامع شریعت، طریقت عارف، باہد اور محقق خدایہ راہ بزرگ ہیں جو امام جلال الدین سیوطی، شیخ زکریا انصاری، شیخ محمد بن ابی بکر علی الخواری، جیسے اکابر کے شاگرد ہیں۔ آپ نے بھی امام بخاری کی طرح سلطان ابی نعیم کا واقعہ لکھتے ہوئے فرمایا ہے۔ سلطان جلال صلاح الدین نے روافض کے اپنے عقائد پر سلام کی بدعت کو مٹایا اور اس کی بجائے مؤذنوں کو الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کا حکم دیا اور شہداء اور بھائیوں میں اس حکم کو نافذ فرمایا۔ خدا نہیں جزائے خیر دے۔

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد بن ابی نعیم رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۳ھ چار سوسال پہلے) مستخرج مشکوٰۃ محدث کبیر، باہد، قاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد اور بلیغ القدر امام بزرگ ہیں۔ آپ نے بھی امام خاوی رحمۃ اللہ علیہ کے موافق مضمون نقل کرنے کے بعد فرمایا۔ "و نفعنا ما فعل لہجرا اللہ حورا۔" یعنی سلطان صلاح الدین ابی نعیم نے اذان کے ساتھ صلوٰۃ و سلام کا طریقہ جاری فرمایا کہ بہت اچھا کیا۔ اللہ اسے جزائے خیر عطا فرمائے۔" مزید فرمایا کہ صلوٰۃ و بیعت اذان کی اصل سنت اور کیفیت "بدعت" ہے۔ یعنی جس (نئے نیک کام کی شریعت) سنت میں اصل موجود ہو وہ اپنی صورت و

موجودہ کیفیت میں اپنی اصل کے باعث بدعت حسنہ کا ذخیرہ اور باعث ثواب ہوگا جیسا کہ سلطان ایوبی کے معلق بیان ہوا ہے (سریہ کرمانیہ)۔  
 ”اذان سے پہلے جو سنت اعتقاد کر کے درود پڑھے اسے درود اور صلح کیا جائے۔“ یعنی بافتقاد و سنت اذان سے پہلے درود ممنوع ہے اور اگر اس صورت کو سنت اعتقاد نہ کرے بلکہ مطلقاً بدعت فقہ کار کے طور پر پڑھے جیسا کہ اہل سنت پڑھتے ہیں تو ”صلح نہیں“ (فقہی کڑی جلد نمبر ۱ ص ۱۳۳) وغیرہ بلا سیما اللہ مسئلہ کی کبھی نفیس تحقیق بہر پہلو تفصیل فرمادی ہے۔ (ماشا اللہ)

ملاحظہ فرمائی درود طہ علیہ

علامہ قاری علیہ الرحمۃ الہادی نے بھی اپنے زمانہ میں صلوٰۃ اہل سنت اذان کا ذکر کیا ہے اور اپنے استاد محترم امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے موافق اس کی اصل سنت اور کیفیت بدعت نکلی ہے (جس کی تفصیل مذکور ہوئی) (مرقاۃ دا ج ۱ ص ۳۲۳) اسی طرح علامہ حصکلی نے ”در مختار“ میں، علامہ شامی نے ”رد المحتار“ میں، علامہ عربین نجم نے ”نہر الفائق“ میں، امام سیوطی نے ”حسن الخاضرہ“ میں، علامہ حلی نے ”میرت علیہ“ میں، علامہ نہائی نے ”سجادۃ التلوین“ میں صلوٰۃ و سلام بوقت اذان کا ذکر فرمایا اور اسے بری بدعت کہنے کے بجائے بدعت حسنہ قرار دیا۔ بفضلہ تعالیٰ اس تحقیق و تفصیل کی روشنی میں اذان سے پہلے اور بعد صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا جواز و استحباب ثابت ہو گیا جو ملاما اور ابتدا آٹھ سو سال سے زائد عرصہ سے مختلف مقامات پر جاری چلا آ رہا ہے۔ چونکہ اس طرح پڑھنا واجب و سنت نہیں۔ اس لئے ہمیشہ ہر جگہ اس کا التزام نہیں کیا گیا، لیکن چونکہ یہ درود شریف ہے اس لئے اس کیفیت سے پڑھنا ناجائز بھی نہیں بلکہ جائز و مستحب ہے لہذا اس کو بدعت و ناجائز اور اذان میں اضافہ و اعلت فی الدرجہ و فیہ ہر قرار پڑنا بجا ہے خود ناجائز و مذموم ہے۔ کیا ناہمین میں سلطان ایوبی اور دیگر ائمہ و علماء کا کسی لحاظ سے لگی کوئی ہم پایہ و ہم پلہ موجود ہے، بہرگز نہیں تو پھر ”یہوئہ منہ بڑی بات“ کہاں کی اٹھندی ہے اگر کوئی اس طرح نہ پڑھے تو اس کی مرضی لیکن اس کی مخالفت تو سراسر زیارتی و مکروری ہے۔

اذانِ جلالی:

پھر اگر بوقت اذان صلوٰۃ و سلام اذانِ جلالی کے خلاف ہے تو کیا لاؤ؟ تنکیر میں لاؤ اذانِ کبرا اذانِ جلالی کے خلاف نہیں؟ تنکیر میں اذان کی ”بدعت“ کو کیوں نہیں بند کیا جاتا۔ کیا صرف درود شریف ہی سے پر ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے قبل پڑھا کرتے تھے۔ اللہم اسی حمدک و استعبدک علی فرض طبع (کتاب ابو داؤد شریف ج ۳ ص ۱۴) اگر اذان سے پہلے پڑھا تو بدعت و اضافہ نہیں تو صلوٰۃ و سلام کے لئے یہ ”۴۲“ کیوں ہے؟ اور پھر آمین اذانِ جلالی کی موافقت کے لئے اذان سے قبل یہ ماورائے تنکیر اذان کیوں نہیں پڑھتے؟  
 ”حدیث مشہور میں ہے کہ حالت مرض میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بعد اذان حاضر ہو کر عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ الخ (میرت علیہ ج ۱ ص ۲۸) اور یہ بھی اذان کے ساتھ سلام پڑھنے کی اصل اور موافقت ہے۔“



مکتبہ اسلامیہ

مصطفیٰ پر گزیدہ۔ قبول کیا ہوا۔ صفات ذمیرہ بشریہ سے پاک۔

ہرم جشن محفل، مجمع شادی۔

جاریت، برہمنائی، نجات، بیان، ملاحضہ۔

براہت۔۔۔ ہائے کسر کے ساتھ مستعمل ہے بعض نے "ہا" کو "فقہ" کے ساتھ بھی جوڑا ہے۔

مصطفیٰ: شیخ الادب امام محمد الحسدی بن احمد بن علی بن یوسف القاسمی علیہ رحمۃ الہامی رحمۃ اللہ علیہ "مصطفیٰ علیہ السلام" کے مفہوم کو بیان کرتے ہیں۔

"لہو المختار المستخلص قالہ یقال صفۃ الشی خلیص وهو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصطفی اللہ تعالیٰ و

مختارہ ومستخلصہ من خلقہ وهو صفۃ الخلیص وحیر تہم عنہ وقیل معنی المصطفی المصطفی من

جمعہ دران الوصف البشریۃ فسمی بماناسب وصفہ، وقیل معنی المختار لغایۃ القرب، فسمی بماناسب

مزالہ عند ربہ لان الا مصطفیۃ عبارة عن غایۃ القرب، لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ان اللہ اتا احب

عبدہ للعلاء فان حیر اجتمعا وان رعی اصطفاہ"

مصطلح المسرات علیا، دلائل الخیرات، طبع لائیں، پیرس ۱۱۸

تلامذہ عبارت ہے کہ مصطفیٰ کا معنی پسند کیا ہوا اور خالص کیا ہوا ہے۔ اس اعتبار سے حضور اکرم، نور مجسم علیہ السلام اور تمام مخلوقات الہیہ

میں سے اللہ تعالیٰ کے پسند کئے ہوئے اور بہترین مخلوق ہیں۔

مصطفیٰ کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا کہ وہ ذات جو تمام اوصاف بشری کے مکمل ذیل سے پاک ہو، وہی مناسبت سے کہ حضور انور صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام اوصاف بشری کے مکمل سے پاک ہیں، آپ علیہ السلام کا نام مصطفیٰ ہے۔

مصطفیٰ کا ایک معنی مختار (پسند کیا ہوا) ہے۔ اصطلاح کا معنی قرب الہی کا اختیاری وجہ ہے، چونکہ حضور اقدس و انور علیہ السلام قرب الہی کے

اختیاری وجہ پر فائز ہیں اس مناسبت سے آپ علیہ السلام کا نام مصطفیٰ قرار پایا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ

کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے آزما تا ہے۔ اگر وہ میرے تو اسے مرتبہ امتیاز عطا فرما کر مجھے، خادیتے ہیں اور اگر وہ اس امتیاز میں

مقام رضا اختیار کرتا ہے تو اسے مرتبہ اصطلاح عطا فرما کر مصطفیٰ بنا دیتے ہیں۔

میرزا علی اصطلا اپنے مذکورہ معنی کی رو سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفت کریم ہے کہ آپ علیہ السلام کی ذات مجمع الہر کات ان

تمام صفات پر کرم اور کامل ہے۔

عارف باللہ سید احمد عابدین علیہ السلام معنی اصطلاح اور مصطفیٰ کے اطلاق میں لکھتے ہیں

"المصطفی من حیر الاحیاب ہم علیہم بما لا یسکن وصفہ لتصور العارۃ عندہ المختار ید لربہم فی

المقامات الہی حلت لمن الافراک الا لمن رضاہا۔"

جو اسرار الہی فی فضائل الہی، الخاریدۃ فی سیرت یوسف بن ابی ہاشم علیہ السلام، طبع مصر، ج ۳ ص ۳۳۹

اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ بندوں میں مصطفیٰ وہ ہے جس کے اوصاف حمیدہ بیان کرنے سے زبانیں عاجز ہوں اور وہ مقامات عالیہ پر ترقی

کرتے ہیں۔ ان مقامات عالیہ کا ادراک ہر کسی کے دماغ میں نہ ہو۔

حقائق مکمل کی تالیف محمد بن مصطفیٰ معروف بہ شیخ زادہ علیہ السلام بیان کرتے ہیں، سرکارِ اربعہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب ظاہر و باطن اور

صورۃ و معنی، مرتبہ کمال پر فائز فرمایا اس کے بعد آپ کو نبوت عطا فرما کر مقام اصطلاح پر فائز کیا گیا۔

اس وجہ سے مقام مصطفیٰ کا ادراک مخلوقات کے احاطہ قدرت سے باہر ہے۔

"السواد من اصطفاہ حیث بعد معنہ ولا شک ان بعثہ مترایع عن بلوغہ الی مرتبۃ الکمال صورۃ و معنی"

شیخ زادہ شرح قصیدہ البرود، طبع کراچی، ص ۸۵

فاضل، اہل منطق، اہل فلسفہ، اہل علم و ادب، اہل فہم و تدبیر نے چند کلمات میں معنی اصطلاح بیان فرما کر بحث کو مکمل فرمایا۔ لکھتے ہیں:

"ان مرتبۃ الاصطفاء اعلی من مرتبۃ الکمال والاصطفاء بمعنی الاحیاء والانتخاب"

قصیدۃ الشہدۃ شرح قصیدۃ البرود، طبع کراچی، ص ۸۶

مرتبہ کمال سے اعلیٰ مرتبہ مقام اصطلاح کا ہے۔ اس لئے کہ اصطلاح کا معنی پسند کرنا اور احباب کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ مرتبہ کمال کسی مخلوق پر بھی

حاصل ہوتا ہے اور وہی طور پر بھی، مگر انبیاء اور صحابہ میں سب سے زیادہ نظر کرہا اور حسن انتساب کا، غل ہے۔ حضور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات باریکات میں اگرچہ تمام کمالات جمع ہیں، مگر اس سے بڑھ کر آپ ﷺ کا وصف مرتبہ اصطلاحاً یا فائز ہوتا ہے کہ رب اعزّت میں اعلیٰ سے تمام کمالات، اولین و آخرین میں سے آپ ﷺ کو مصطفیٰ بنایا۔

فصیح الذی ذین حمیہ الذکر ہم بعونہ الاصطفا وحملہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ و ملائک وسلم  
 سلام کے آغاز میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس الشہداء ابراہیم دہلوی کا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کوصافہ حیدہ اور صفات کمالات میں سے کلمہ ”مصطفیٰ“ کا انتخاب حسین، آپ کے عشق رسول، کمال علمی اور دہشت مطالعہ پر مبنی دلیل ہے۔  
 رحمت، نرم دلی، ترس میرانی، شفقت، حسن کا نتیجہ مقرر است اور احسان ہو۔

علاء جلال الدین عبود الرحمن سیوطی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ رحمت کا معنی میں بیان فرماتے ہیں۔  
 ”الرحمة فی کلام العرب العطف والا شفاق والرفق وهو صحيح فی حقه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افہو  
 انعم العلیٰ واعظمہم واشفقہم وارحمہ قلباً“

ابو یوسف لا یحییٰ فی شرح اشعار الفخر الملقب ”شیخ برزت“ ص ۱۶۵  
 عربی زبان میں رحمت کا معنی میرانی، شفقت اور رحمت لگتی ہے۔ ان معنوں کے اعتبار سے حضور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر  
 رحمت کا اطلاق درست ہے کیونکہ آپ ﷺ کی ذات جمع البرکات تمام کمالات میں سے سب سے زیادہ احسان فرمانے والے سب سے عظیم  
 سب سے زیادہ شفیق اور سب سے زیادہ رحیم ہیں۔

پہلی رحمت، علمائے دین، اولیائے کائنات اور آئمہ دار فہم رحمہم اللہ تعالیٰ التبریح جمع فرمانے ہیں کہ حضور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
 علیہ وآلہ وسلم کا سوائے اللہ تعالیٰ سب پر رحمت اور رحمت دہا باب ہیں اور سب حضور کی سرکار عالم عدا سے بہرہ مند و فیض یاب۔  
 ازل سے ابد تک، ارض و سما میں، مادی و آخرت میں، دنیا و دین میں، درون و جسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا قہوڑی، جوخت و دولت، کسی کو  
 فی یاب ملتی ہے، یا آئندہ ملے گی۔ سب حضور ﷺ کی بارگاہ جہاں پناہ سے ملی اور فانی ہوا اور ہمیشہ بنے گی۔

لحمی الملقین یا مہنا سید المرسلین رحمہم اللہ امام احمد رضا شیخ مراد آباد ص ۱۰  
 محققین تصریح فرماتے ہیں کہ جملہ انبیائے عظیمین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت رحمت ہے اور تمام کی علاقہ کا باور مادی رحمت ہے  
 لیکن حضور سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلم علیہم و آلہم، جنہیں کا وجود مسعودی رحمت ہے۔ باور آپ ﷺ ”عظیم“ معنی رحمت، اور جان رحمت ہیں۔ وجود  
 مصطفیٰ رحمت کا مترادف ہے۔ تلپور و وجود مصطفیٰ تلپور معنی رحمت ہے۔ آپ کی بعثت اس رحمت پر حریص فضل الہی ہے۔ آئیہ کریمہ و مسما  
 و سلک الا و رحمۃ اللہ العلیٰ اس امر کی شہادت دے دیتی ہے۔ اور اختصار چھٹا لے، یائین کے ارشادات ملاحظہ ہوں  
 عارف باللہ سید ابوالحسن المرادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

”جميع الانبياء خلقوا من الرحمة ولما صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عين الرحمة قال تعالیٰ وما ارسلك الا  
 رحمة للعالمین“  
 مطالع المسررات۔ شیخ اذک پر ص ۱۱۴

تمام انبیائے مقام کو رحمت سے پیدا فرمایا گیا اور ہمارے آقا حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بین الرحمہ، جان رحمت ہیں، کیونکہ اللہ  
 تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اے محبوب الہم نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لئے۔  
 حضرت شیخ عبدالحلیم القرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

”ان کل عیور و نور و برکۃ شاعت و طہرت فی الوحرد او تطہر من اول الایحار انی آخرہ انما ذلک بسبب  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ فیص محمد رحمة للعالمین و سائر الانبياء معہم و رحمة قلل لک سعد  
 من احباب ما یحتو اید من التہدی و عو حل یا بالعداب من اخر ص علیہم و محمد صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 مولودہ و فلسفہ رحمتہ و امن و کذا مد لہ الی تلخ الصور فحرمة لذلک الرحمة و امانہ قائم“

مطالع المسررات ص ۱۱۴  
 بر خیر، نور برکت جو نکا ہوئی اور وجود میں ہوئی یا آئے گی ازل سے ابد تک سب حضور ﷺ کے سب سے ہے۔ حضور کی ذات تمام  
 جہانوں کے لئے رحمت ہے عدا و مگر انبیائے کرام کی بعثت رحمت ہے۔ اسی سب سے انبیاء کرام کی لائی ہوئی شریعت پر جس نے عمل کیا سعید

ہوا اور جس نے اس ہدایت سے اعراض کیا۔ مذہب میں گرفتار ہوا لیکن سید الانبیاء آپ کا گنبد نظری رحمت اور ایمان ہے۔ باقی لئے اس کی حرمت مباح بھی باقی ہے۔

سید احمد شین عارف اللہ کا فی مریض رحمت اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

بسم الله محمد، صلى الله تعالى وسلم بركة الرحمة فكان كقوله رحمه وجميع شهادته وعبادته رحمه علي الخلق  
 هذا هو نية الحق للعقل في صريحه ص ١٩

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رحمت سے مزین فرمایا ہے آپ کا وجود ہی رحمت ہے۔ آپ کے تمام اعمال اور صفات مخلوق کے لئے رحمت ہیں۔

علامہ احمد شہاب الدین خفائی شارح فقہا فرماتے ہیں:

”جعلہ عیسیٰ الرحمن لا رشادہ لہم“

قلبِ ربانی سیدِ عالمہاں، اچھوتی، اٹھاسی (تیرھویں صدی بھری کے عالمِ برصغیر) اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

”ثم صار بعض علي خليف من الور في الحقيقة المحمدية من العلم والرحمة فكان بهذه الشهادة هو عين الرحمة علي الله تعالى عليه وآله وسلم وكان ذلك الور هو الحقيقة المحمدية“ (مجموع البحار، طبع مصر، ج ٣ ص ٦١)

خداوند مہارت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نور اول پر جو حقیقت محمدیہ تھا۔ اپنے علم اور رحمت سے فیضان فرمایا۔ اس نور سے حضور ﷺ رحمت اور جان رحمت ہیں۔ یہی نور حقیقت محمدیہ ہے۔ اگرچہ حضور جان نور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت دیکھا گیا۔ مطلق علم ہیہم السلام کی طرح رحمت ہے۔ مگر آپ کا جو دستور ہی رحمت ہے، بلکہ جہاں کی جہت و تہیں آپ کے وجود کی برکت کا ظہور ہیں۔ رحیم اور رحمت فرمانے والے اگرچہ آپ کے اساتید مبارک میں سے ہیں۔ مگر ارشاد باری میں آپ کا نام مبارک رحمت ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے سلام کے نام لکھی میں مصطفیٰ اور جان رحمت صفات نبویہ کا انتخاب ہی لایجاب ہے۔ شاید اس سے بہتر انتخاب ممکن نہ ہو۔

شیخ رحمتیہ

ارشاد ربانی : یا ایہا النبی انزل علیک شاعرًا وندیًّا و داعیًا الی اللہ ہادئہ و سراحًا منیرًا (الاحزاب)  
میں حضور نور الانور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراج منیر کیہ کرنا طلب فرمایا گیا ہے۔ سراج کا مفہوم مذکورہ شعر میں شمع سے تعبیر کیا گیا ہے۔

بزمِ دہلیچہ:۔۔۔۔۔ دنیا میں جس قدر انبیاء و مرسلین تشریف لائے تھے انہی کا کرامتِ مجاہد اسلام اپنی استحقاق میں ہوتی تھی۔ اور اب حضورِ مہدی علیہ السلام کی آمد کے بعد ان کے پیروں میں صاب کرامتِ انبیاء و مرسلین کی جگہ لے لی ہے۔ ان کے پیروں میں اور جملہ

اصحابی كالجرم لياهم القديس اغناطيوس (بيتهلي، كنوز الحقائق

میں اشیءِ عبادت کے متاعوں کا بیان ہے۔ خانہ کے تمام پادریں، اعلیٰین و آخرین کے پادریں اور انبیاء و مرسلین اور اولیائے جبارین حسب پادریں کو اگر ایک بزم میں جمع تصور کر لیا جائے تو عدد بزم، میرخلصہ صر کا عدد عبادت علی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ تمام انبیاء و کرام اور دیگر پادریں خدائے باریک عبادت سے عبادت حاصل کریں۔



الذين يصحون الرسول النبي الأمي الذي يحذونه بكتوبا عدهم الى التوراة والانجيل يا مريم بالعرف  
ويتهيم عن المنكر ويحل لهم الطيب ويحرم عليهم الحثث ويضع عنهم اصرهم والاغلال التي كانت  
عليهم (١١) عرف

”وہ جو نکاحی کریں۔ اس رسول ہے پڑا ہے۔ غیب کی خبریں دینے والے کیا، جسے کھسا ہوا پائیں اپنے پاس قودات اور انجیل میں دو انہیں سہولتی کا حکم دے گا۔ اور نہ انی سے منع فرمائے گا اور سختی چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا۔ اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔ اور ان مردوں کو جو ہر گھٹے کے سہارے، جو جان رہے، سارے کا۔“

یہ حضور کے اسلاف کے ان کے تھے جو ان کے

(الذبح ابنه عبدو، وعزوز، وبنوهم، وبنوهم الذي انا، معه انك هو المخلص ن.) (١٥٦-)

قہر و جواں چرائے اللہ انجی اور اس کی تعلیم کریں اور اس سے دور رہیں اور اس کو روکی بھیج دیں کریں۔ جو اس کے ساتھ نازل ہوا۔۔۔۔۔ وہی

میرا ہیں۔  
اس کے متصل فرمایا۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَعَلَ اللَّهُ لِلَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ  
لَا تُدْرِكُهُ الْبَالُغَةُ وَرَسُولُهُ النَّبِيُّ الْأَمِيُّ الَّذِي يَوْمُنَ بِاللَّهِ وَكَلِمَتُهُ وَاتَّبِعُوا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ. (الاعراف: ۱۵۸)  
”تم فرمادے لو کہ میں تمام آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں کہ زمین، آسمان میں اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی سچا  
معبود نہیں، وہی جلائے اور مارے۔ تو ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نبی امی پر کہ اللہ اور اس کے کلاموں پر ایمان لاتا ہے اور اس  
کی بھی رہی کہ وہ کہ جس میں ہدایت ہو۔“

ان آیات مقدمہ سے معلوم ہوا کہ ہدایت کا مدار تو حضور نبی امی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں، ایمان سے ہدایت پائے۔ ہدایت  
یافتہ ہے۔ وہی ہادی بن سکتا ہے اور ایمان سے اعراض کرے یہ تباہ آخرت، دینی و آخری میں نہ وہ ہدایت یافتہ ہے اور وہ ہادی۔  
بیاناتی روز اس وقت میں تمام انبیائے نظام تعلیم اسلام نے اللہ تعالیٰ سے عہد فرمایا کہ وہ حضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائیں  
گے اور آپ کی ہدایت سے ہدایت پائیں گے۔

علامہ شہاب الدین قفطی شارح شفا کے الفاظ اس سلسلہ میں بڑی وضاحت فرماتے ہیں۔

وَالرُّوحُ النَّبِيُّ الْعَلِيُّ لِمَعْنَى مِنْ بَيِّنَاتِ شُورِ الْمَلَائِكَةِ شُورَ الْمَلَائِكَةِ الْإِنْفِارِ وَهَذَا صَرَحَ فِي هَذَا كَلَامِ النَّبِيِّ  
سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا وَلَا قَبْلَاسَ مِنَ الْأَمْوَالِ الْإِلَهِيَّةِ سَمِعَ سَرَّاحًا لَمَّا فَاضَ عَلَيْهِ  
مِنَ الْإِنْفِارِ الْعَلَوِيَّةِ فَخِمْ الرِّايَةَ..... ج ۶ ص ۳۹۹

روح مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور کی تجلی ہے۔ ملائکہ و مہملین کے انوار آپ ﷺ کے نور کا پرچہ ہیں۔ حضور ﷺ کا نور تقویٰ کے تمام انوار کا  
منبع ہے اور چونکہ آپ ﷺ کا نور مقدس تجلیات الہیہ ہے، انھیں جس لئے آپ ﷺ کو معراج بھی کہا گیا ہے۔  
لاکھوں۔۔۔۔۔ لاکھ کی جمع۔۔۔۔۔

عام طور پر سوچنا کہ عدد کو لاکھ کہتے ہیں اس صورت میں یہ حدیث صحیح ہوتا ہے، مگر بعض روایات غیر معینہ محدود کو جان کرنے کے لئے لاکھ  
یا لاکھوں سے تعبیر کرتے ہیں۔

امام احمد رضا صاحب ریلوی قدس سرہ نے اپنے اس سلام میں ”لاکھوں سلام“ سے مراد غیر معینہ تعداد میں اور لا تعداد بار سلام مراد کیا ہے۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شیخِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

پہر قصیدہ سلام میں ”پہ لاکھوں سلام“ سے انشاء سلام مراد ہے یا غیر سلام۔۔۔۔۔ دونوں احتمال ممکن ہیں۔ جملہ خبریہ کی صورت میں اس  
کا مفہوم ہوگا کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مجتہدہ پر اس کے سوا جان و علم اس کی نورانی مخلوق فرشتوں، انبیاء و  
مہملین اور جملہ مؤمنین اولین و آخرین کی طرف سے ازل سے تاجید و تہنید و آخرت میں لا تعداد ہے شمار مرید و درود سلام ہوا ہے، اور پاس ہے اور  
بہار ہے۔

جملہ انشاء کی صورت میں اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات قدسی صفات پر اللہ تعالیٰ کا اراد  
تے اندیک ہر آن میں لا تعداد ہے شمار مرید قدسی نورانی درود و سلام ہوتا رہے گا۔۔۔۔۔ اور اسی طرح اس کے مقرب فرشتوں، مجتہد  
نبیاء کرام اور جملہ ایمانداروں کی طرف سے بھی ہر آن، ہر لمحہ اس دنیا میں اور آخرت میں بے شمار درود و سلام کے تجلے مصطفیٰ جانِ رحمت پر  
ہوتے رہیں گے۔

اگرچہ جملہ خبریہ کی صورت میں غیر صلوٰۃ و سلام میں بھی حضور سرکار ہدایت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے جلوے نمایاں ہیں مگر انشاء صلوٰۃ  
و سلام میں جو حلف، حنا ہے وہ اہل دل، اہل نظر سے تجلی نہیں۔ اسی لئے نماز کی حالت میں اہل فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے تصریح  
فرمائی۔ تشہید پڑھتے وقت انشاء سلام کا قصد چاہیے۔ صرف تکبیر کا تصور کافی نہیں۔

امام احمد رضا صاحب ریلوی علیہ الرحمۃ الباری کے اس سلام کا ہر شعر بے مثال ہے ۱۱ شعرا میں سلاست، بے ساختگی، عشق و محبت کی  
تراویح کا جو مختصر ہے اس لئے اسے لازوال بنادیا ہے مگر ذرا اس کے پہلے شعر۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام





اعلیٰ حضرت فنا غفل بریلوی کی تصانیف

دروود ملا کے شوق آفرین

ترجمہ علامہ جمال الدین قادری مدظلہ



کے استاد گرامی پر کھیل رہا تھا لوگ قہم پر آئے ہیں۔ ان حضرات میں بعض کے مجموعہ ہائے صلاۃ و سلام پر اردوں معاملات پر مشتمل ہیں۔  
ان میں بعض مجموعہ صلاۃ و سلام مشائخ طریقات اور اہل ائمہ کا بھی ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ (م ۱۳۳۲ھ یا ۱۹۱۴ء) کے مشفق رسول علیہ السلام کا اعتراف آپ سے فقہی اختلاف رکھنے والوں نے بھی کیا ہے۔ آپ کی معروف زندگی تصنیف و تالیف، شہادت و حیات دین میں صرف ہوئی۔ آپ کی ایک جزا وطن و تحقیق تصانیف اس بین الاقوامی بہت سہولت میں دانشوروں اور محققین کی قہم کا مرکز بن چکی ہیں۔ علاوہ ازیں امام موصولات کا تفسیر میں حدائق بخشش عربی، فارسی و اردو زبان کی لغتوں کا تفسیر مجموعہ ہے۔ یہ تفسیر دیا کہ کسی بھی بلند پایہ بحث کو شمار سے کسی بھی لحاظ سے کم نہ رہے۔

علاقہ مصطفیٰ علیہ السلام کے خوالہ سے صلوٰۃ و سلام، امام احمد رضا محدث بریلوی کا محبوب و مکید تھا۔ اس سلسلہ میں (اس وقت تک) آپ کا مجموعہ صلوٰۃ و سلام مقرر نہیں آیا اگرچہ تفسیر کلام میں مقام نے بین الاقوامی مقبولیت حاصل کر لی ہے۔

تاہم آپ اپنی ہر تحریر و فتویٰ تصنیف، کی ابتدا و انتہا میں صلوٰۃ و سلام تحریر فرماتے اور بعض اوقات طویل تحریرات کے درمیان میں بار بار صلوٰۃ و سلام تحریر فرما کر تسکین قلب کا سامان فرماتے اور جب بھی کوئی صلوٰۃ و سلام کا صیغہ لکھتے اسے حسب موقع انشاء فرماتے۔ رفت میں عبادت، معاملات، علم عقائد و کلام میں جو موضوع زیر بحث ہوتا اس کی مناسبت سے درود و سلام کا صیغہ انشاء فرماتے۔ آپ کی تحریرات پڑھنے والے پر عیاں ہے کہ ہر موقع پر آپ کا انشاء کیا ہوا صلوٰۃ و سلام کا صیغہ ایک نئے حسین انداز اور حسین کلمات پر مشتمل ہے۔ جو یقیناً آپ کے حسین جذبات کا کس بھی پیکل ہیں۔

فتیر خضر اقدیر نے امام موصوف کی چند تصانیف کے سرسری مطالعہ کے دوران صلوٰۃ و سلام کے جو عربی صیغے پائے ان میں ایک جگہ فتح کر دیا ہے۔ اس میں کوئی خاص ترتیب ملحوظ نہیں رہی۔ یہ مجموعہ صلوٰۃ و سلام اگرچہ آپ کی مستقل تصنیف نہیں لیکن آپ کے افادات ضرور ہیں۔ اس مجموعہ سے غرض صرف اتنی ہے کہ مصنف کا مصنف اور مؤرخ اس سے کسب فیض کر سکے، ممکن ہے آپ کا یہ مجموعہ عربی زبان پر تحقیق کیلئے مفید ثابت ہو۔ یہ مجموعہ عربی زبان و بیان پر آپ کی دوسری دہائی و سلاست کا بہترین شاہد ثابت ہوگا۔

اگر کوئی صاحب ذوق حالت تخلیق دلائے تفسیر یا مگر صیغہ ہائے صلوٰۃ و سلام کی طرح اس سے بھی روحانیت و عبادت، صلوات پائے گا۔

الصلوة والسلام على الامام الاعظم للرسول الكرام ما نكتي شافعي احمد الكرام يقول الحسن بلا توقف  
 محمد بن الحسن ابو يوسف فانه الاصل المحيط لكل فعل بسط ووجز وسبط البحر الزخار ولذو المحار  
 وحرزات الاسرار وقصور الابصار ورد المحار على منح الغفار وفتح القدير وزل القدير وعلقت الابحر ومضج  
 لانهر وكذا لد قافقوتين الحقائق والبحر الرائق منه يستمد كل محضر فائق فيه النعمة وبه الغنية ومرآة الملاح  
 و امداد الصالح والبصاح الاصلاح ونور الايضاح وكشف المنصريات وحل المشكلات ودر المنصلي وينابيع  
 المصطفى وتوسيع المناظر وزواهر الجواهر البديع النواذر المنزه وجر باعن الاشياء والظواهر مضي السائلين و  
 سباب المساكين المحاربي القدسي لكل كمال قمبي وامسي الكافي الواهي الشافعي المصطفى المصطفى  
 المصطفى المحمدي المصطفى الصافي عدة الازل وافع الومائل لا سعال السائل يعيون المسائل عمدة الاواخر  
 و خلاصة الاوائل وعلى الله وصحة واهله وحر به مصابيح الدحي ومفاتيح الهدى لا سيما الشرح المصاحف  
 لا خبايا من الشريعة والحقيقة بكلالطرفين والخبيث الكريمن كل مهبط نور العين ومجمع البحرين وعلى  
 محمدي سلمة والمنة امته خصوصاً الا ان كان الاربعة والاثوار الا معة وجامع العصولين فصول الحقائق والشرع  
 المهدب بكل زين وعليا معهم وبهم ولهم يا ارحم الرحمن امين والحمد لله رب العالمين (١)

سيد الظلي عليه وعلى آله الصلوات من رب المشرقين (٢)

النهيم من استعاذ بك فليد استعاذعظيم عز جارك وجيل ثناء وجهك الكريم وحصل وسلم وبارك على  
 هذا الحبيب الرؤف الرحيم وعلى آله وصحبه واوليائه وعلماؤه بالوف التكريم واشهادان لا اله الا الله وحده  
 لا شريك له واشهادان سيدنا ومولانا محمداً عبده ورسوله بالهدى ودين الحق ارسله صلى الله تعالى وسلم  
 عليه وعلى من حرم من لده وعلى كل مسلم ملتحج اليه في كل ان فالمالداً مالا يصحبه احداعد المي (٣)

النهيم نك الحمد فرحاً لازماً حصل على الفصل اركان الايمان (٤) والصلوة والسلام على من كان مبدل  
 معلة احسن وانس من كل حريو ما منه احسن بقوله من وجرنا قلوبنا كل ذن ووصلح للتوسير (٥)

والصلوة والسلام على سيد كل طب والطاهر والله وصحة الاطائب الاطاهر (٦)

والصلوة والسلام على الطيب الطاهر السي الامي والله وصحة وسانر حربه ومن في سبيله ادعي اودمي (٧)  
 وصلى الله تعالى على اطهر طيب واطيب طاهر وعلى آله وصحة الاطائب الاطاهر والحمد لله رب  
 العالمين في الاول والاخر والباطن والظاهر (٨)

والصلوة والسلام على سيد المعصومين عن الاحلام واله الكرام وصحة العظام الي يوم يذابه و  
 اذوحوجه يبلل الاكرام امين (٩)

والفصل الصلوة والسلام بعد ذات كل يوم على من لا ينام قلبه فمما كان وجوه ينفض بالقوم وعلى الله و  
 وصحة الدين سبوا فيهم ومن يوم الغطة علة القوم (١٠)

وعلى الله تعالى على سيد الاخر والاول والاله وصحة الاكرام الا فاصل (١١)

واظهر الصلوة واطيب السلام على من ارسل مشيراً و قديراً وداعياً الى الله باذنه وسراجاً مبراً تطهرنا بعباده  
 ليصه انهار المناظر كثيراً عزيزاً واهب عنا اوجاس الكفر والجماس الصلال بسحاب فضله المنهل ابداً كل حين  
 وان هلال كبيراً فضلي الله تعالى عليه وعلى الله وصحة وبارك وسلم تسليماً كثيراً كثيراً امين (١٢)

وعلى الله تعالى على اعظم الانبياء قدراً وفعراً وعلى الله وصحة واوليائه وحزبه اولي واهرى وبارك وسلم (١٣)  
 والصلوة والسلام على من اتاه خطابه وظهر رحابه وعلى الال والصحابه وامة الاحابه (١٤)

والفصل الصلوات وراكى السلام على من طهرنا من الاتجاس وادام ديم نعمه علينا حتى تقان من الاقداس  
 وعلى الله وصحة واهل السنة امين (١٥)

الحمد لله الذي انزل الذكر المصطفى على السيد الطيب الطهوي الاطفي الملاقي رب ليلة الاسراء عليه من ربه  
 ليلة اسرا عليه من رب الصلاة الفراء وصلى آله اصحبه امته وحزبه الي يوم اللقاء امين (١٦)

والفضل الصلوات العلى والتسليمات الزا كليات الممار كات على المولى وآله وصحبه وآله و حوزة كتب  
يعجب وما و برضى (١٤)

والفضل الصلاة والسلام على سيد الالائه و عليهم و على آله وصحبه و اوليائه باليى دائمين بدوامه وبقائه (١٨)  
عليهم لك الحمد و اليك الصمد ار عبدك الصواب وقد التفت يا وهاب و صل وسلم و بارك على  
السيد الازاب الذى تحكى لفته من كرمه الريح المرسله و رشحه من قبضة هاجر المسحاب و على آله وصحبه و  
آله و حوزة حير حرب و آل و اصحاب آمين (١٩)

والحمد على اكمل الاله و الفضل صلواته و اكمل تسليماته على الفضل انبيائه و على آله وصحبه العلى  
والتسليمات الزا كيات و آله و احبائه و الحمد لله رب العالمين (٢٠)

الحمد للمصوح بحلاله المنفرد و صلواته دو ما على غير الامام محمد و الال و الاصحاب هم ماوى عبد  
شد اندى قالى العظيم توسلى بكفانه و ما حمد و بمن انى بكلامه و بمن هدى و بمن هدى و بطنه و بمن حوت و  
بمنبر و بمسجد و بكل من و حد الرضا و من عبد رب واحد لاهم قد حجج العذرى و من كل شاء و اعد فى  
عجلهم و حالهم مع كل عاد معند هاوى ذلة مشت و اغنى ذلة مهنت لكن عبدك امن اذن دعاك يريد لا احتلى  
من بأسهم يد نامرى اقوى يد لاقم فادافع شرهم ولى ميكدة كاند و ادم صلاحك و السلام على الحبيب الاجود  
و الال امطار النداء و الصاحب صاحب و اندفا غررت و رقا على بان كخير مفرد و اجعل بها احمد رضا عبد  
بحر و السيد و الله تعالى و بارك صل وسلم و بارك على المولى الكريم المارك و الله وصحبه و آله و حوزة  
صلاته و فضل العفد و تحمل المبدد و تقيا شر حامد اذا حسد و مكر حائل اذا حقد و صبر عائد اذا عبد بحرمة قل  
هو الله احد الله الصمد لم يلد و لم يولد و لم يكن له كفراً احد و الحمد لله رب العالمين الى الابد (٢١)

و صل الله تعالى و سلم و بارك على مصحح الحسنات مقل العثرات و آله وصحبه الاكرام السادات و آله  
و حوزة الاجلة الالاء و عليا معهم و بهم و لهم الى يوم يقوم حسيبها فيه بالشفاعات عليه و عليهم الصلوات الزا كيات  
والتسليمات الناعمات و التحيات المباركات (٢٢)

و الصلوات و السلام على الامام الاعظم المرسل الكرام الذى جاء ما حقا من قوله العائون استطت فليكن وان  
لحفاك المنقون و لهم و على آله و لهم و صحبه و محبيهم و قائمه و فاتهم الى يوم يدعى كل الناس يا ما هم امين (٢٣)  
و الصلوة و السلام على سيد الابرار و آله الاطهار و صحبه النكار و عليا معهم فى دار القرار (٢٤)  
و الفضل الصلوة و السلام على اكرم الكرام و آله وصحبه و آله و حوزة الى يوم القيام و الحمد لله دى التحلل و  
الاكرام (٢٥)

و صلى الله تعالى على المولى الاكرم و آله و اصعبه و بارك و سلم (٢٦)  
و الفضل الصلوة و اكمل التسليمات على الامام الاعظم لجميع الكائنات و آله وصحبه و حوزة اولى الحيرات  
و السعد و الراب كات عدد كل ماضى و ما هو ات امين و الحمد لله رب العالمين (٢٧)

و الصلوة و السلام على الطيب الطاهر الطهور المنظهر الفضل على الخلق فضلا كبيرا و على آله وصحبه و آله  
و حوزة ما عظرت السحب ما لمير امين (٢٨)

وله الحمد و على حسيبه الكريم و الال و الاصحاب صلاة و سلام بدوام و لا يحد و لا يحساب (٢٩)  
و صلى الله تعالى عليه و سلم و على آله وصحبه و بارك و سلم و على آله الكريم العثر الاعظم (٣٠)  
و صلى الله تعالى على سيدنا و مولانا محمد الكريم الاكرم و على آله وصحبه و آله و حوزة و بارك و سلم  
امين الحمد لله رب العلمين (٣١)

و الفضل الصلاة و اكمل السلام على الحبيب الرفيق و آله وصحبه و اولى التحقيق و سافر من ذاته بالايمن  
و الفضل امين و الحمد لله رب العالمين و صلى الله تعالى على سيدنا و مولانا محمد و آله وصحبه و آله  
و التحقيق (٣٣)

والله الموفق لأزوت سواء وصلى الله تعالى على مصطفىاه وآله وصحبه ومن آله (٣٣)

وصلى الله تعالى وبارك وسلم على الحبيب الكريم الرؤف الرحيم الأرضي وآله وصحبه وأمه وحرزته  
ما عجلت سماء أوحاد الحمد لله رب العلمين (٣٥)

والله الحمد على التدوام وعلى نبيه وذويه الصلوة والسلام (٣٦)

والله الحمد على التدوام وعلى نبيه وآله والصلوة والسلام على مر الليالي والأيام (٣٧)

وصلى الله تعالى على السيد الآراب وآله وصحبه حيرال واصحاب التي يوم الحساب (٣٨)

كل خير من عطاء المصطفى صلى الله عليه مع من يصطفى الله يعطى والحبيب القاسم صلى عليه القادة الأكرام  
فما زال خير من سواء نازل كذا لا يوحى غير نازل منه الرحمن العطاء منه الممد في الدين والفتيا والآخرى لا ينفذ (٣٩)

وصلى الله تعالى وبارك وسلم على سيدنا ومولانا الآراء ف الأرحم شفيح الأمم وآله وصحبه وأمه الكريم  
الغوث الأعظم (٤٠)

والفضل الصلاة و اكمل السلام على خاتم النبيين سيد المرسلين وعليهم جميعاً وعلى آله وصحبه وأمه و  
حرزته اجمعين آمين والحمد لله رب العالمين (٤١)

سقاها الله تعالى منه ومن الكوثر الاظهر ( بعد رؤا لته وكرم حبيبه واسم دعته صلى الله تعالى عليه وسلم  
على آله وصحبه وأمه اجمعين (٤٢)

وصلى الله تعالى عليه وسلم ومجد وشرف وعظم وكرم وعلى آله الأكرام وصحبه العظام وأمه الكريم  
أمه الكرمة حير الأمم وعليها بهم ولهم ولهم ومعهم يامن علينا بأرساله والعم (٤٣)

والصلوة والسلام عدد الرمال والعراب على رحمة الرحمن ومنه الرهاب الذي آتى بالدين يسيراً مسجوراً  
جعلت له الأرض مسجد او ظهوراً المأجور جل من أمته اقر كنه الصلاة فليصل متمتعاً بركته ان يني بكر الاحل وعلى  
آله وصحبه وأمه و حرزته اجمعين ابد الأبد (٤٤)

وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا آله وصحبه وأمه و حرب اجمعين ابد الأبد (٤٥)

وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين آمين (٤٦)

والفضل الصلوة والسلام على سيد المرسلين وآله وصحبه وأمه و حرزته اجمعين (٤٧)

والصلوة والسلام الاتقان على سيد الناس والجان وآله وصحبه وأمه و حرزته في كل حين و ان آمين (٤٨)

والصلوة والسلام على المولى الكريم وآله وصحبه وذويهم (٤٩)

والفضل صلاة و اكمل سلام على النبي الوفيق وآله وصحبه اساطين الدين و اركان التصديق (٥٠)

وصلى الله تعالى على السيد الكريم الرحيم الوفيق وآله وصحبه هذه الطريق آمين (٥١)

وصلى الله تعالى وسلم على حبيبه وآله وصحبه متواتراً مبتكراً آمين (٥٢)

وصلى الله تعالى وسلم وبارك كثيراً متواتراً وتراً متطافراً على عالم حكمته واسم اسمه والفضل خلفه و  
سراج الحق وآله وصحبه وأمه و حرزته ابد الأبد عدد خلق الله في كل ان و حين (٥٣)

وصلى الله تعالى وبارك وسلم على هادي قلوبنا و ماضي عيوبنا و كاشف كربنا وآله وصحبه وأمه و حرزته  
اجمعين ابد الأبد عدد خلق الله في كل ان و حين (٥٤)

وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه انه و حرزته وبارك وسلم (٥٥)

وصلى الله تعالى وبارك وسلم على الحبيب الأكرم والشفيح الأعظم هادي الاسم الى طريق مم وآله و  
صحبه ذوي الجود والكرم (٥٦)

والصلوة والسلام الاتقان الاكملان على من اعطانا العلم برضا فصيح لنا الايمان وعلى آله وصحبه وتابعهم  
باحسان (٥٧)

وصلى الله تعالى عليه وسلم وبارك وشرف ومجد وكرم على التوالي والمتواتر والاتصال الى ابد الأبد من

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ الْكَرِيمِ وَاللهُ وَصَحْبُهُ وَآلِهِ وَآلِهِ الْكَرِيمِينَ (٦٠)

وَالْفَضْلَ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى السَّيِّدِ الْمَعْنَمِ وَاللهِ الْكَرِيمِ وَصَحْبِهِ الْعَظَمِ وَأَمَنَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامِ (٦١)

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاللهِ وَصَحْبِهِ وَآلِهِ وَحَزْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ إِلَى أَيْدِ الْإِنْدِي فِي كُلِّ أَنْ وَحِينَ (٦٢)

عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ وَأَصْحَابِهِ الْعَظِيمِينَ وَتَابِعِهِمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ صَلَاةَ اللَّهِ وَسَلَامَهُ كُلِّ أَنْ وَحِينَ مِنْ أَيْدِ الْإِنْدِي أَمِينَ وَعَلَيْنَا بِمَا يَارْحَمُ الرَّحْمَنُ (٦٣)

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا وَاللهُ وَذُوهُ (٦٤)

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى السَّيِّدِ الْأَذَابِ وَاللهِ وَصَحْبِهِ وَأَمَنَةً إِلَى يَوْمِ الْحِسَابِ (٦٥)

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ الْأَكْرَمِ الْحَبِيبِ الرَّؤُوفِ الْأَرْوَافِ الرَّحِيمِ الْأَرْحَمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ سَادَةِ الْأُمَمِ فَلَدْنَاهُ إِلَى طَرِيقِ الْأُمَمِ وَأَمَنَةً وَحَزْبِهِ وَأَمَنَةً وَسَلَّمَ إِلَى أَيْدِ الْإِنْدِي (٦٦)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَاةً وَسَلَامًا وَبَرَكَاتٍ تَعْمُ ذُوهُهُ لِنَجْمِ جَمْعِهِ (٦٧)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى آلِهِ وَآلِهِمْ وَحَزْبِهِ وَآلِهِمْ أَجْمَعِينَ إِلَى أَيْدِ الْإِنْدِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى الْمُصْطَفَى وَاللهِ وَصَحْبِهِ وَأَمَنَةً وَحَزْبِهِ وَعَلَيْهِمْ وَلَهُمْ وَلَهُمْ وَمَعَهُمْ أَمِينَ يَارْحَمُ الرَّحْمَنُ (٦٨)

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى السَّيِّدِ طَيْبِ الظَّاهِرِ الَّذِي مِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ نَوْرَ الْهُدَى وَعَلَى آلِهِ الْأَطْنَابِ وَصَحْبِهِ الْأَطْهَارِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ دَائِمًا أَبَدًا (٦٩)

وَالْفَضْلَ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاللهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ (٧٠)

وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى سَيِّدِ الْأُمَمِ اعْظَمَ يَحْسُوبُ لِحُلِّ الْإِسْلَامِ عَنِّبُ الرِّيقِ حُلُو الْكَلَامِ مَنِيحُ شَهَادَةِ يَدَايِلِ السُّلَامِ وَاللهِ وَصَحْبِهِ الْعَظَامِ الضَّخَامِ مَا اشْتَقَى بِالْحَسَلِ مَرِيضَ سَلِيمٍ وَاحِبَ الْحُلُومِ مُسْلِمَ سَلِيمٍ (٧١)

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَحَقَائِمِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَاللهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ آمِينَ وَالْحَقُّ آمِينَ (٧٢)

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الْمَكْرَمِينَ عِنْدَهُ (٧٣)

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكُلُّي وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى وَاللهُ سَيِّدُنَا عَلَى صَاحِبِ الْمَعْرَاجِ الْمُصْطَفَى وَاللهِ وَصَحْبِهِ الْمُنَافِسِينَ الصَّلَاةَ وَالْعَدْلَ وَالْوَفَاءَ (٧٤)

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى الْمَوْلَى الْأَرْوَافِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالْأَلِّ وَالْأَصْحَابِ (٧٥)

وَالْفَضْلَ الصَّلَاةَ وَالْكَمَلَ الصَّحَابَةَ عَلَى مَنْ عَنِ الْأَوَّلَاتِ وَبَيْنَ الْعَلَامَاتِ وَحَرَمَ عَلَى أُمَّةٍ إِصْحَاعَ الصَّلَاةِ وَعَلَى آلِهِ الْكَرَامِ وَصَحْبِهِ الْعَظَامِ وَمُتَّبِعِي شَرْعِهِ غُرَا الْقِيَامِ لَا مَبَايَا إِلَّا قَدَمُ وَالْهَمَامِ الْأَعْظَمِ أَمَامَ الْإِنْمَةِ

مَالِكِ الْأَزْمَةِ كَمَا شِئْتَ الْخَمَةَ سَرَّاحِ الْأَمَةِ نَائِلِ عِلْمِ الشَّرْحِ الْحَقِيقِيِّ مِنْ أَوْجِ الشَّرِّ بَا نَا شَرِّ عِلْمِ الدِّينِ الْحَقِيقِيِّ لِنُشْرِ أَحْلِيَا نَصْرَ اللَّهِ الدَّاعِ وَرَحْمَتِي الدَّاعِ مَبْرُوءًا لِبَعَا وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ (٧٦)

وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى أَحْمَدَ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدٍ وَاللهِ الْكَرَامِ السُّعُودِ (٧٧)

رَبِّكَ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي الْحَقْلَ وَحَيْثُكَ وَكَمَالَ الْإِنْتِكَ وَوَلَوْ لِعَمَلَاتِكَ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارَكَ عَلَى أَكْرَمِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَاللهِ وَسَائِرِ أَصْحَابِكَ آمِينَ (٧٨)

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِينِ الْأَمَانِ الْمَسْمُونِ مُحَمَّدٍ وَاللهِ وَصَحْبِهِ الْكَرَامِ وَالَّذِينَ هُمْ يَهْدِيهِمْ يَهْتَدُونَ (٧٩)

وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى نَوْرِ الْعِيُونِ مَرُورِ الْقُلُوبِ الْمُخْرُونَ مُحَمَّدَ الرَّفِيعِ ذَكَرَهُ فِي الصَّلَاةِ وَالْإِذَانِ وَالْحَبِيبِ أَسْمَهُ عِنْدَ أَهْلِ الْإِيمَانِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الْمَشْرُوحَةِ صُدُورِهِمْ لَجَلَالِ أَسْرَارِهِ وَالْمُصَوِّحَةِ عِيُونِهِمْ بِحَسَابِ أَسْرَارِهِ وَنَهْدِهِمْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ بِالْهُدَى وَذِي الْحَقِّ أَرْسَلَهُ صَلَّي اللَّهُ تَعَالَى



عليه وآله وآله وصحبه أجمعين وعلينا معهم وعليهم يا أرحم الراحمين (١٢)

حامد بن لله علي منه الحزيلة الي كل نيه ومصلي علي ميه الكريم وآله وصحبه وسائر محبه (١٣)

والصلوة والسلام علي الحب والكريم وآله وصحبه هداة الطريق (١٤)

وصلي الله تعالى علي ناصر الضعيف وآله وسلم (١٥)

والصلوة والسلام علي المنير النور وعلي آله وصحبه الي يوم التشور امين (١٦)

والصلوة والسلام علي ذى الفضائل وآله وصحبه حير محب وآل امين (١٧)

والصلوة والسلام الامنان الاكاملان علي من رفع الله ذكره واعظم قدره ليذكره وان كل عطية واذا علي

آله وصحبه الطاكربين اباه مع ذكر مولاي الحيوة والموت والوجدان والفوت وكل حين وان واشهد ان لا اله

الا الله الحنان والحنان وان محمد أعبده ورسوله سيد الانس والجان صلى الله تعالى عليه وسلم وعلي آله

وصحبه المرشحين لديه ماقدن اذن نصوت اذن (١٨)

وصلي الله تعالى علي سيدنا وعلي مولينا محمد وآله الاطائب الكرام امين (١٩)

اللهم صل علي سيدنا محمد وعلي آل سيدنا محمد وعلي ازواج سيدنا محمد (٢٠)

والصلوة والسلام علي سيد المرسلين محمد وآله وصحبه اجمعين امين برحمتك يا ارحم الراحمين (٢١)

والصلوة والسلام علي من الي الفصل قبله ولا نارسل الظلم وامام القبايين جعل الله تعالى بابه الكريم لي

الدارين قبله امالة كعبة مناد علي آله وصحبه وسائر اهل قبلته الذين ولوا آله وجوهم تصديقا وايمانا امين (٢٢)

حمد الك اللهم يا عظيم صل علي سيك الكريم وآله وصحبه اولي المكرم ومجاهدي دينه القويم امين (٢٣)

وصلي الله تعالى علي نبيه المخاز وآله الاطهار وبارك وسلم (٢٤)

والصلوة والسلام علي الصبح من بطن بعض وعلي آله وصحبه الذين القند وهم لسمر الاحرة وراي صلى الله

تعالى وبارك وسلم عليه وعليهم وراي (٢٥)

والصلوة والسلام علي الكريم الجواد علي مولاي العباد مولاي المراد وآله الاسياد وصحبه الامجاد ما اعلمت

صاد واعلمت الصاد (٢٦)

وصلي الله تعالى علي الشير النذير وآله وصحبه (٢٧)

والصلوة والحنانة والسلام لأخي علي الامام الامين الامان الامين محمد مربي الروح والبدن وآله وصحبه لي

السر والعلني والائمة المهتدين مصابيح الزمان كاشفي ما خفي ومظهرى ما بطن انظمت السرارة هدا السن السقا

الفرلة من فر السن وعلينا بهم يا عظيم المنن اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمد عبده

ورسوله صلى عليه وآله وسلم ومن (٢٨)

والفضل الصلاة المحبب الحميل وآله وصحبه بأول التحيل امين امين يا عزيز يا جليل (٢٩)

وصلي الله تعالى علي عاتم النبيين بفرساء المرسلين محمد وآله والائمة المجتهدين والسفطين لهم

يا احسان الي يوم الدين والحمد لله رب العلمين (٣٠)

والصلاة والسلام علي صاحب الشفاعة وآله وصحبه لولي الرعاية وسائر اهل السنة والجماعة (٣١)

والصلاة والسلام علي الحب الازهر وآله واصحاب الاطائب العز (٣٢)

والشكر للمصطفى علي بعبا نه شكر ابو آبي حسن الآله ويكنا في عنا مزيد عطائه صلى الله تعالى عليه وعلي

آله وازواجه واصحابه واحبائه ووارث علمه ومجده وسائر غواشا الاعظم واقع لواته وحشاشا الكرام وسائر

اوليائه صلاة تكشف له الاسرار وتصرف عنا اذى الاشرار وتكون عدة ليوم ثقائه واشهد ان لا اله الا الله وحده

لا شريك له شهادة موجبه لرصائه واشهد ان محمد أعبده ورسوله الصادق بالحق بعد خفائه صلى الله تعالى

وسلم عليه وعلي كل عيد مر مني لديه صلاة ذاتي علي قدر كبريائه وسلام يدوم يدوامه وبلائه امين امين الله الحق

يا ارحم العبد وسامع دعائه (٣٣)

وحسب الله تعالى على كل شيء قاضي واجتازنا معقلى مراد لنا سيدنا مولانا محمد وآله وصحبه اجمعين (٣٣)  
 سيد الكائنات عليه وعلى آله وآله الوارث المجدد وكماله افضل الصلوات واكمل التسليمات واركن  
 التحيات وانعم البركات آمين آمين والحمد لله رب العالمين (٣٥)  
 شكر الك يا من بالرسول اليه يفر كثير الذنوب وحمد الك يا من بالشر كل عليه يجر كسر القلوب اسالك  
 ان تصلى وتسلم وتبارك على سراج افلك وملجأ خلقك وافضل قائم مخلقتك المفقوت بيسرك وزلفتك  
 ان تصلى وتسلم وتبارك على سراج افلك وملجأ خلقك وافضل قائم رحمة العالمين وشفيعالمدسين واما  
 يا للحماتين ويسر الشياتين ويشري للآتين محمد بن النبي الرؤف الخور الكريم العلى العظيم المعلى الحى  
 الحكيم العظيم مصبح الحسبات مقبل المعرات قاصى الحاجات واهب المرات صلى الله تعالى عليه وعلى آله  
 الطاهرين واصحابه الطاهرين وازواجه الطيبات امهات المؤمنين واولياء امته الكاملين العارفين واما ه ملت  
 المؤمنين المرشدين لاسيما على هذا الفرد الفريد الفرت المجيد الغيث المجيد واهب النعم سائب النعم كاس  
 لعدم صاحب الشكر جوده المجود وكرم الكرم ملائع العرب والعجم ساح العطا يا مناع الروايه القطبه الرمانى  
 والغوث الصمدانى سيدنا مولانا ابي محمد عبدالقادر الحسينى الحسينى الحيلالى وحسب الله تعالى عنه وارثه  
 وصلى حمزنا فى الدارين آمين آمين يا ارحم الراحمين واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان  
 محمدا عبده ورسوله بالرحة ارسله صلوات الله وسلامه عليه وعلى كل محبوب ومرضى لديه (٣٦)  
 والصلوة والسلام على حاتم البين محمد وآله وصحبه اجمعين وانه هذا الفرد المكي والغوث الميسر وعلينا  
 بهم يا ارحم الراحمين (٣٧)  
 من اتى بالصلوات الخمس وزدت لامره من المغرب الشمس صلى الله تعالى عليه وعلى آله اجمعين (٣٨)  
 والصلوات السابعة والتحيات الياضية على من من فى الصلاة اسرار السمعة وعلى وصحه النفوس العافية  
 ليقظة النية من الغفاه العافية آمين آمين يا ارحم الراحمين (٣٩)  
 والصلوة والسلام على نبيا سيد الانس والجنة وآله وصحبه سادات الجنة آمين (٤٠)  
 اللهم انى استملك بعلما امة حبيبك محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ان ترحمنا بهم فى الدنيا والاخرة  
 وترزقنا سجاياهم عذرك العلم الباق والقلب الحاشع والفر والعالىة والمغفرة صل وسلم وتبارك على سيدنا  
 ومولانا محمد وآله وصحبه آمين (٤١)  
 والصلوة والسلام على رسول الله (٤٢)  
 والصلوة والسلام على من وجهه عيد ولقائه عيد ومولوده عيد والى عيد وعلى آله الكرام وصحه العظام ماد  
 تعالىه فى العيد عيد سعيد وتعايق النور والسرور عداة لعيد واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمد  
 عبده ورسوله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه من يوم ابد يوم بعيد آمين آمين يا عزيز يا مجيد (٤٣)  
 والصلوة والسلام على المولى الاعظم وآله وصحبه سادات الاعظم (٤٤)  
 وافضل الصلوة واكمل التحيات على ملائع الاحيا ومعاد الاموات خالص الخير ومحض البركات فى الحيرة  
 لاولى والحيرة العلى بعد السمات وعلى آله وصحبه كرمى الصفات ما بعد ماضى وقرب ات آمين (٤٥)  
 والصلوة والسلام الى يوم القيام على حبيب وآله وصحبه الكرام وعلينا بهم يا ذا الجلال والاكرام (٤٦)  
 والصلوة والسلام على اخوة الاحوذى سيدنا مولانا محمد وآله وصحبه اجمعين (٤٧)  
 وافضل الصلوة واكمل السلام على سيد المرسلين محمد وآله وصحبه اجمعين آمين (٤٨)  
 والصلوة والسلام على من عمر القلوب بصلاته ونور القلوب بصلاته على آله وصحبه واهله وحره اجمعين (٤٩)  
 صلى الله تعالى على حبه وآله وتبارك وسلم (٥٠)  
 وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحابته ومعتضى ملت اجمعين (٥١)  
 والصلوة والسلام على من امر بالوقوف عند حدود دينه وعلى آله وصحبه فخر كماله وحسنه آمين (٥٢)

صلى الله تعالى وبارك وسلم عليه وعلى آله وذريته وجماله وجرده ونواله ونعمه والصلوة (٩)  
 اللهم صل وسلم وبارك عليه وعلى آله بما تحب وترضى (١٠)  
 والصلوة والسلام على من ترك بالآراء الكريمة الاحياء والاموات وحى ويحيى بانظار قبوضه العظيمة كل  
 وعلى آله وصحبه واهله وحزبه عند كل ماضى واث (١١)  
 وصلى الله تعالى عليه وسلم وبارك عليه وعلى آله الكرام وصحبه الصدور (١٢)  
 اللهم لك الحمد مرمرى على سراجك المنير والهدى بانور المنور يا نوراً قبل كل نور بانور البعد كل  
 نور لك الشور ولك الشور واليك النور وانت المنور ونور النور صل على نورك الانوار والهدى السراج القدر و  
 محبه المصباح الزهر صلوة لنور بها وحدها وحده ورنا وقلوبنا وقبورنا امين (١٣)  
 وصلى الله تعالى على سيدنا مولانا محمد وآله وصحبه واسمه وحزبه وبارك وسلم (١٤)  
 والصلوة والسلام على المولى الجواد محمد وآله وصحبه الامجاد (١٥)  
 اللهم لك الحمد صل على المصطفى وآله العبد (١٦)  
 خاضعين ربنا على جوده ونواله ومصلى على سيدنا محمد وآله (١٧)  
 والصلوة والسلام الايمان الاكملان على السميع العليم الحبير الملك المستعان المولى الكريم  
 الرواف الرحيم العظيم الشان سيدنا ومولانا محمد القائد حكيمه فى عوالم الامكان وعلى آله وصحبه واسمه العرش  
 الباهر السلطان الحي المنعم فى القرا المعكرم بفضل المتان والشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة  
 بحسبى بها وحده الدين والشهد ان محمد عبده ورسوله شهادة تورنا مواد الرضوان فصلى الله وسلم وبارك  
 والعم على هذا المحب القريب النجى العبد المرتضى الرابع المكن وعلى آله وصحبه وعياله وحزبه اولى العلم  
 وانقران وعلينا معهم وبهم ولهم باحليل الاحسان وجميل الامتنان امين آله الحق امين (١٨)  
 وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وصحبه اجمعين (١٩)  
 وصلى الله تعالى على نبي الانس والجنه وصحبه واصحاب السنة (٢٠)  
 وصلى الله تعالى على سيدنا مولانا محمد وآله وصحبه الى يوم النشور (٢١)  
 صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى آله وصحبه وابنه الاكرم سيدى مولانا القوت الاعظم (٢٢)  
 وصلى الله تعالى على سيدنا مولانا محمد وآله وصحبه وابنه وحزبه وعلينا بهم وبارك وسلم تسليماً كثيراً (٢٣)  
 اللهم لك الحمد ولك استعصى صل وسلم وبارك على الامان الامين المبارك اليمين حبسك وآله  
 وصحبه اجمعين ما يراه او حدث حادث فى يمين (٢٤)  
 يا كريم يا جميل صل وسلم على نبي الرحمة وآله الكرام وسائر الامته امين امين يا رحيم المرحمين (٢٥)  
 نسئل السميع ان يقضى ويسلم وبارك على سيدنا الكريم نبي المكن محمد وآله وصحبه اجمعين (٢٦)  
 صلى الله تعالى وسلم وبارك عليه وآله وصحبه وذريته وحزبه وعياله جوده ونواله امين  
 امين والحمد لله رب العلمين سبحانه اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استعصر والى الباب اليك سبحانه  
 ولك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العلمين (٢٧)  
 وصلى الله تعالى على ابيهم (ابى اهل البيت) الكريم الاكرم وعلينهم اجمعين وبارك وسلم (٢٨)  
 وصلى الله تعالى على سيدنا مولانا محمد نبي الاكرم وآله وصحبه وبارك وسلم (٢٩)  
 اللهم لك الحمد صل وسلم على سيدنا ابياتك وآله وصحبه وسائر اصفياتك استالك حبك وحب  
 واحباتك وحسن الادب مع جميع اولياتك واهو ذبك من غصبك وسخطك وسوء بلائك (٣٠)  
 والصلوة والسلام على سيد المرسلين محمد وآله وصحبه واوليائه وعلمائه واهله وحزبه اجمعين (٣١)  
 والصلوة والسلام على اجل شمس الرسالة قدر او على آله وصحبه سحرم الهدى والمار التقي ماتى الرق  
 بحر الودق فصدق مرء وكذب اخرى (٣٢)

الله رب محمد صل الله عليه وسلم (٣٣)

وصلى الله تعالى على حاتم النبي سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه أجمعين (٣٤)

والصلوة والسلام على من صار الدين بظلاله يذرا الميراث وعلى آله وصحبه الكاملين نورا والتكاملين  
نورا (٣٥)

والصلوة والسلام على أطيب ریحان الرحمن طيبا ونشرا وعلى آله وصحبه الذين من اقتضاهم لا يقبل الله  
فحان الصلوات وردا ولا صدرا (٣٦)

السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام عليك يا رسول الله السلام عليك يا خير خلق الله  
السلام عليك يا شيع المذنبين السلام عليك وعلى آلِكَ واصحابك وامتك أجمعين اسألك الشفاعة  
يا رسول الله (٣٧)

لك الحمد رب الأرباب صل على الحبيب الأواب وسلم مع الآل واصحاب وأعد بالحق والصواب آمين  
أيها الغواب (١)

والصلوة والسلام على سيد العالمين محمد وآله وصحبه أجمعين (٢)

والفضل والصلوة والسلام على سيد الأمام وآله الكرام وصحبه المعظم على الدوام (٣)

والصلوة والسلام على من أمرنا بالحب عن كلاب النار وعلى آله وصحبه الشاهرين سيوفهم على رؤس  
المنفذين القجار (٤)

والصلوة والسلام على من حتم دفتر الرسالة وسجل وعلى آله وصحبه وجميع أهل دينه المسجل (٥)

والصلوة والسلام وعلى سيد الأنام محمد الحبيب وآله الكرام وردا وصبرا وسرا وجهرا (٦)

والصلوة والسلام على السميع البصير وآله وصحبه التي يوم المصير (٧)

والفضل والصلوة والسلام على السيد الأمين الذي قال له ربه تسلم لك من أصحاب اليمين وأجله أحلا لا  
وعزاه تعريزا وجعل تعليقات مواعيد فضله في حق أمته تحيرا صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله وصحبه  
البايعين عدد كل نروانجر وسر وحدت وعهد يمين آمين (٨)

وصلى الله تعالى وسلم وبارك على السيد الكريم المختار وآله الأظهر وصحبه الأخيار وابعده إلى يوم  
القرار (٩)

والصلوة والسلام على من لا نبي بعده وآله وصحبه المكرمين عبده (١٠)

وصلى الله تعالى على الحبيب المختار وآله الأظهر وصحبه الأبرار وأولياءه الأخيار وابعده أجمعين إلى يوم  
القرار وبارك وسلم (١١)

والصلوة والسلام على من لا نبي بعده وآله وصحبه المكرمين عبده وسائر المسلمين المتبعين عبده (١٢)

والفضل والصلوات وأكمل التسليمات على أشرف الأنبياء والمرسلين وعلى صحبه وآله ومن تبعهم أجمعين (١٣)

وصلى الله العلي الأعلى على الكريم المولي وآله وصحبه وبارك وسلم ابتداء (١٤)

وصلى الله تعالى على خير خلقه وسيد رسله وآله وصحبه أجمعين (١٥)

اللهم لك الحمد صل على نبيك نبي الحمد وآله وصحبه الحمد (١٦)

والصلوة والسلام على الصادق المصدوق سيد المخلوق النبي المرسل النبي بالحق من عند الحق الدين  
الحق على وجه الحق والحق يقول فهو الحق وكما به الحق بالحق أنزل وبالحق نزل وعلى الحق القبول والشهادة  
آله الأئمة وحده لا شريك له حقا حقا والشهد أن محمد عبده ورسوله بالحق أرسله صدقا صدقا صلوات الله و

سلامه عليه وعلى آله وصحبه وكل من يتبعه عليه وعليهم بهم ولهم يا أرحم الراحمين (١٧)

سيد الشهداء محمد الصادق الحق الأمين صلوات الله تعالى وسلامه عليه وعلى آله وصحبه أجمعين (١٨)

والصلوة على حبيب سراج البادي (١٩)

اللهم احفظ لنا الایمان واحفظنا من الشيطان رجاء حبیبك محمد سید الانس والجان صلی الله تعالی علیه وسلم وعلى اله وصحبه وشراف وکرم (۳۰)

وصلی الله تعالی علی الحبيب وسلم وعلى اله وصحبه وشراف وکرم ماحی صادق وعلک الکاذب وبهی الصدق عن تعالی التکواذب فو لک الحق و وعدک الصدق ولک الحمد والیک المصیر انک علی کل شیء قدير و صلی الله تعالی علی السید الصادقین محمد واله وصحبه اجمعین امین (امین الله الحق امین) (۴۱)

والصلوة والسلام علی سید المرسلین محمد واله وصحبه اجمعین (۴۲)

والصلوة والسلام علی سیدنا مولانا سید الکائنات واله وصحبه وامنه وحزبه اجمعین (۴۳)

وصلی الله تعالی علیه وسلم وعلى اله وصحبه وبارک وکرم کلما ذکره الذاکرون وکلما غفل عن ذکره العالمون (۴۴)

والصلوة والسلام علی من وقف علی الیوم موالد کرمه وعلى اله وصحبه المتوکلین امراء حکمه وحکمه (۴۵)

اللهم نکت الحمد یا وهاب صل وسلم علی السید الاواب وعلى اله وازواجه واصحاب (۱)

اللهم ربنا ارحم عنا بکر مک ومنک ورأفته حبیبک محمد صلی الله تعالی علیه وسلم ووفقنا لتجارة لی تنور بها عزیر باظهور امین والحمد لله رب العالمین وافضل الصلوة واكمل الصلاة علی السید المرسلین محمد واله وصحبه اجمعین امین سبحانک اللهم وبحمدک اشهد ان لا اله الا انت استغفرک و اتوب الیک سبحان یرک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین (۲)

وصلی الله تعالی علی سیدنا و مولانا محمد واله وصحبه وابنه وحزبه وبارک وسلم اهداها والصلوة والسلام علی مصطفاهم اخر کل کلام واوله امین (۳)

الحمد لله لا ولی سواه والصلوة والسلام عند العلم والکلم علی الاولی بالمؤمنین من انفسهم وعلى اله وصحبه واولیاته وحزبه اجمعین امین (۴)

وصلی الله تعالی وبارک وسلم علی سیدنا و مولانا محمد واله وصحبه وابنه وحزبه اجمعین (۵)

والحمد لله وكفی وسلام علی عاده الذین اصطفى لاسما الحبيب المنصطفى واله وصحبه اولی الصدق والصد (۱)

والعیاذ بالله القادر رب الشیخ عبدالقادر وصلى الله تعالی وبارک وسلم علی حد الشیخ عبدالقادر ثم علی الشیخ عبدالقادر (۲)

وصلی الله تعالی علی سیدنا و مولانا واله وصحبه وابنه وحزبه اجمعین فی یوم الدین عدد کل ذرة ذرة الف الف مرة فی کل ان وحس الی ابد الابدین امین والحمد لله رب العالمین (۳)

اللهم صل وسلم لرسولک محمد واله (۴)

والصلوة والسلام علی شیع یوم الغرض واله وصحبه وابنه وحزبه اجمعین امین (۵)

والصلوة والسلام علی الجواد الکریم القاض علی عبده من علم القران وعلی اله وصحبه واصحابه وارثی حاله وادامه (۶)

اعطی صلوة علی اعطی الاطین وعلى اله واصحابه الطین الطاهرین (۱)

وصلی الله تعالی علی شایع المذنبین نجاة الهاکین مرئی الناسی محمد واله وصحبه اجمعین (۲)

والصلوة والسلام علی بهجة نعوسا واله وصحبه الی یوم (۳)

وافضل الصلوات واكمل السلام علی سید المرسلین سیدنا و مولانا محمد واله واصحابه وعلماء امته ومجاهدین ملته اجمعین (۴)

والصل الصلوات والسلام علی سید الهادیین الی سبل السلام الذی اوتی القرآن وحمله معه فی احکام الاحکام

وان رحم الله المحسنین فی الدین المار دین الطعام وعلى اله واصحابه الصالحین بادامه الذین ارادوا بالفضل

والأمير والهدم الرحي على جميع المنفوح المسوح المملوح للذي من علوج الاردام ومحو من الاعدام لقصا  
الله تعالى على الحبيب واله مطاهر حلاله وعلى معهم الى يوم القيامة(٥)

وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد شيع المذنبين واله وصحبه اجمعين(٦)

وصلى الله تعالى على خير خلقه ومواج الله سيدنا ومولانا محمد واله وصحبه اجمعين(٧)

اللهم لك الحمد صل على نبيك نبي الحمد واله وصحبه الحيار الحمد امثالك حسن الاذنب وصديق  
الحب لحبيك الكريم عليه وعلى اله الفضل الصلاة والسلام(٨)

وصلى الله تعالى على الشيع المرفيع المعز الكريم الزواف الرحيم سيدنا محمد واله واصحابه اجمعين(٩)

اللهم يا قوي يا قدير يا رحيم يا عزيز يا عفو رحل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا محمد واله وصحبه  
ولنا على دينك الحق الذي اوتيت لاتبائك ورسلك وملائكتك حتى تلقاك به وعافا من الالباء والملوك والفقير  
ماظهر منيا وما بطل وصل وسلم وبارك على سيدنا محمد واله اجمعين وارحم عترتنا واقربنا بهم يا ارحم الراحمين  
امين والصلوة والسلام على الشيع الكريم واله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العالمين امين(١٠)

اللهم لك الحمد واليك الصمد صل على حبيبك التوابع السرور و تابع السرور وعلى اله وصحبه الى  
يوم السرور(١١)

وصلى الله تعالى سيدنا ومولانا والال والاصحاب امين(١٢)

الحمد لله على من الاسلام والصلوة والسلام على افضل هاد الى سبيل السلام وعلى اله وصحبه الى يوم  
القيام به نسل السلام والسلامة عن سبيل الاستقام(١٣)

وافضل الصلاة والسلام على من جعلت شهادة امته في الطعن في الطاعون وعلى اله وصحبه الذين هم  
لاماناتهم وعهدهم راعون فلا يفرقون الا لافراوهم في اعلا كلمة الله ساعون والله ورسوله طواعون الى المعروف  
وداعون وعن المنكر ساعون(١٤)

والصلاة والسلام على سيدنا ومولانا محمد سيد المرسلين المبعوث بحقق المعطوف والمرامير وكل  
كهر بهي وعلى اله وصحبه الذين هم لعهدهم تعظيم الذكر راعون وبلاطبع اجرة ولاكر مؤفون المنتجبين  
المجتنبين عين لهم الحديث الذين ميز الله بسبعهم ورعهم الطيب من الحديث ما طرب الورقاء بالاحسان  
وعو القري في الافان امين(١٥)

والصلاة والسلام على من اتى بسحق الاوتان وتوحيد الرعش وحرم التصوير صغيره وكبيره وجعله كبيرة  
وعلى اله وصحبه وابنه الاكرم الفوت الاعظم وسائر حزمه صلاة وسلاما نوا زمان عزه وتوقيره(١٦)

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد معتن الحود والكرم وعلى اله الكرام وابنه الكريم وامته الكريمة  
وبارك وسلم(١٧)

وصلى الله تعالى وسلم وبارك على مالكتنا ومولانا والال والاصحاب امين(١٨)

الحمد لله الذي بعث نبيا صلى الله تعالى عليه وسلم بشريعة مسحة سهلة غرا ايضا ليلها كنهارها والفضل  
الصلاة واكمل السلام على من احل لنا العظائم وحرم علينا العيائت ووجع عنا ما كان على الامم الخالية من  
الاصور والاعلال وانوارها وعلى اله وصحبه واوليائه وحرمة الذين جعلهم ربهم امة وسطا فاقوا بالحق  
وقاموا بالعدل وقاروا بالخير الشريعة وانوارها وعلينا بهم ولهم وفيهم يا ارحم الراحمين ابد الابد في كل ان  
وحين عدد اوبار الهدايا واصواف الضحايا واشعارها امين(١٩)

اللهم لك الحمد يا من عشت له القلوب وخصت له الاعناق وسجدت له الحياء وحرمت السجود لي  
هذه الدنين المسجود والشرع المسجود لمن سواه صل وسلم وبارك على اكرم من سجد لك ليللا بهار او حرم  
السجود تغرك تحريما جهارا وعلى اله وصحبه القانين بخير الذين لم يشئ الله وجوهم بالغرور لفترة موزنا  
لله باوارهم ووفقنا لاتباع اتارهم امين(٢٠)

والصلاة والصلاة على من حباها عنكوات وحرم علينا تركك المسكوات وعلى اله وصحبه الشارين من  
 كأس التكريم لالعولها ولاتاليم الناس الله علينا من فيهم نصيب الارض من كأس الكرم نصيب (٢١)  
 وعلى الله تعالى على سيدنا ومولاتا محمد البدر واله وصحبه الاقمار والنجوم (٢٢)  
 وعلى ربنا وبارك وسلم على دافع البلاء والرباء والفحط والمرى والالام سيدنا ومولانا ومالكنا وماوالنا  
 محمد مالك الارض ورفاق الامم وعلى اله وصحبه اولى الفصل والقبض والاعطاء والجنود والكرم امين (٢٣)  
 اللهم صل وسلم وبارك عليه وعلى اله وصحبه اجمعين كلما وقع بدكره القاترون ومع من اكناره  
 به الكون (٢٤)

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا محمد المصطفى رفيع المكان المرتضى على الشان الذي رحيل  
 من امته خير من امته خير من رجال من السابقين وحسين من زمرته احسن من كذا وكذا حساس السابقين السيد  
 السجاد زين العابدين بالر عظيم الاتياء والمرسلين ساقى الكثرات مالك تسبيح وجعفر الذي يطلب موسى الكريم  
 وصاربه بالصلوات عليه ويذهب ابراهيم الخليل لطلب معروف حوده اليه السرى السارى سره في ذرات الاكوان  
 الغالب حديد من حوده على جيش الجور والعدوان اصل المراد من عالم الابدان الذي له ان يقول لا دم ومن دونه  
 نجلى ولكل اسد من اسد الله شيلي الاحد الواحد عبدالواحد اخر الاخران في عشقه ابو الفرج من لطفه ورفقه  
 الايمان حسن وهو ابو الحسن اذعه نثاره ظهر والمؤمن سعيد وهو ابو سعيد اذهر الذي رمى وعده قبر واخر الابدى  
 قائم السدس عبد القادر غوث القلوب عبدالرازق قاسم الارواق ابو صالح الموحين نصر الاسلام محيى الدين على  
 المرتضى والمدارح موسى طور المعارج حسن الخلق احمد الخلق بهار الدين الكريم سا شريعة ابراهيم الامى  
 القارى نظام دين البارى العرب والفوس والهند كلهم له سائل وكفا وبهكارى ضياء الانبياء جمال الاولياء محمد  
 الذات احمد الصفات فضل الله وسركه الله وعلى ال محمد الاعظم العارفين نص الشرح المظهر ورمزه  
 الضياح المتحملي شدة الجهاد الاكبره وحزمه كل مهم ال بر كات الرسالة وامير عالم الفصل والنهاية هم ال  
 احمد العظيم الكريم ال الرسول الرؤف الرحيم اللهم وعلى اصحابه العظام ومشايقنا الكرام وعلىنا معهم  
 ياها السحائل والاكرام ما هره اقمار البقيس في مهمة مناور العارفين امين امين يا ارحم الراحمين اللهم ومن  
 مشاهذه الصبغة الساركة فاغفر له يا عظيم وارضى عنه حيثك احمد وصا المولى العفو الكريم امين (٢٥)

الصلاة والسلام عليك يا رسول الله

الصلاة والسلام عليك يا نبي الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

الصلوة والسلام عليك خير خلق الله

الصلاة والسلام عليك يا سراج الحق الله

الصلاة والسلام عليك يا قاسم رزق الله

الصلاة والسلام عليك يا معوث نير الله ورفق الله

الصلاة والسلام عليك يا سيد المرسلين

الصلاة والسلام عليك يا زينت عرش الله

الصلاة والسلام عليك يا خاتم النبيين

الصلاة والسلام عليك يا شفيع المذنبين

الصلوة والسلام عليك يا اكرم الاولين والآخرين

الصلاة والسلام عليك يا نبي الانبياء

الصلاة والسلام عليك يا عظيم الرجا

الصلاة والسلام عليك يا حبيب رب الارض والسماء

الصلوة والسلام عليك يا مصلح العبادات  
 الصلوة والسلام عليك يا منيل العثرات  
 الصلوة والسلام عليك يا امام الفضلين  
 الصلوة والسلام عليك يا صاحب قاب قوسين  
 الصلوة والسلام عليك يا من ربه الله ايكمل زين الصلوة  
 الصلوة والسلام عليك يا حد الحسن والحسين  
 الصلوة والسلام عليك يا من ربه الله من كل منين  
 الصلوة والسلام عليك يا سر الله المحزون  
 الصلوة والسلام عليك يا نور الافئدة والعيون  
 الصلوة والسلام عليك يا سرور القلب المحزون  
 الصلوة والسلام عليك يا عالم ما كان وما يكون  
 الصلوة والسلام عليك وعلى آلك وصحبك واهلك واولياءك وعلماؤك وملك وسائر اهل  
 كلمتك اجمعين دائما ابدا لايدين وسر مداد دهر الداهرين امين والحمد لله رب العلمين (١)

الحمد لله الذي فصل سيدنا ومولانا محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم على العلمين جميعا واقامه يوم القيامة  
 للمسلمين المنولين الخطاين الهالكين شيعا وعلى الله تعالى وسلم وبارك عليه وعلى كل من هو محبوب  
 وسر محلى لديه صلاة نفى وتقوم بدوام الملك الحي القيوم واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان  
 محمدا عبده ورسوله بالهدى ودين الحق ارسله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه اجمعين وبارك وسلم (٢)  
 الحمد لله رب العالمين حمد الشاكرين والفضل الصلاة واكمل السلام على سيد المرسلين حاتم النبيين  
 اكبرهم الاولين وآخرين قائد الغر المحجلين نبي الحرمين امام القليلين سيد الكونين وسيلتنا في الدارين صاحب  
 قاب قوسين السريرين بكل زين المنزلة من كل شيء حمد الحسن والحسين نبي الانبياء عظيم الرجاء عظيم العطاء  
 صاحب الذنوب والخطايا شيعتنا يوم الجزاء سر الله المحزون سر الله المكنون عالم ما كان وما يكون نور الافئدة  
 والعيون سرور القلب المحزون سيدنا ومولانا وحبيبنا وشيعتنا وكفيلنا وغوثنا ومعيننا وغوثنا ومعيننا  
 وعيانتنا سيدنا ومولانا محمد بن النبي السعوث رحمة العالمين وعلى آله الطيبين الطاهرين وارواجه الطاهرات  
 فتيات المؤمنين واصحابه المكرمين المعظمين وامه الكريم الامين المكنون محيى الاسلام والحق والشروع والملة  
 والصلوة والسنة والطريقة والدين واهب المراتب قطب الارادة لورد الافراد سيد الاسماء مصلح الالهة نافع العباد  
 دافع الفساد مرجع الازمنة عوث الضالين وغيث الكونين وغياث الدارين ومعين الملوك امام القرنيين سيدنا  
 ومولانا امي محمد عبدالقادر الحسنى والحسينى الجيلانى الكريم وعلى سائر اولياء امته الكاملين العارفين  
 وعلماؤه ملتبة الراشدين المرشدين وعلينا معهم اجمعين يا ارحم الراحمين (٣)

الحمد لله والفضل الصلاة والسلام على رسول الله وآله وصحبه ومن آلا واشهد المقت على من فارقوا (٤)  
 صلى الله عليك وسلم وبارك شرف مجد كرم (٥)

والفضل الصلاة واكمل السلام على ارحم من ارحمى واحب محبوب سيد المطلقين على العيوب الذى علمه  
 ربه بعلمها وكان فيصل الله عليه عظيمافيه على كل عالم امين وما هو على الغيب بظنين ولا هو بعلمه ربه  
 بمجهنون مستور عنه ما كان او يكون فهو شاهد الملك والملوك وشاهد البحار والجسور وما راغ البصر  
 وما لم يقره ولا يقره ما يرى انزل عليه القرآن تبارك لى فاحاط بعلم الاولين والاخرين ويعلم ولا يتحصر  
 محله ويحصر دورها المعدولا يعلمها احد من العلمين يعلم ادم وعلوم العالم وعلوم الخلق وعلوم القلم كلها فطرة  
 من بحار علوم حيا صلى الله تعالى عليه وسلم لان علومه وما يشرك ما علمه عليه صلوات الله تعالى وتسليمه



هي اعظم وشدة واكبر غرة في ذلك البحر العبر المشاهي اعني العلم الازلي الالهي فهو يستمد من ربه - الخلق  
 يستمدون منه فما حدهم من العلوم انما هي له ربه ومنه وعنه وكلهم من رسول الله ملخص غر فاهم البحر اور فقا  
 من القديم ووافقون لديه عند حدهم من نقطة العلم اوس شكة الحكم صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى اله وصحبه  
 وبارك وكرم امين(٣)

والصلاة والسلام على سيد المرسلين وحاتم النبي محمد وآله واصحابه اجمعين الى يوم الدين بالتحليل  
 وحسنه الله وبعم الوكيل(٤)

الحمد لله الذي خلق قبل الاشياء نور نبيا من نوره وخلق الاموار جميعا من لمعات ظهوره فهو صلى الله تعالى  
 عليه وسلم نور الانوار ومعد جميع الشمس والافلاك سدا ربه في كتابه الكريم نورا وسراجا هديا لخلق لا اوارته  
 لما استنارة شمس ولا تين يوم من امس ولا تين وقت للحس صلى الله تعالى عليه وعلى المستبينين بوره  
 المحفوظين عن الطمس جعلنا الله تعالى بهم في الدنيا يوم لا يسمع الا همس(٥)

وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وآله واصحابه واهل بيته واصحابه اجمعين الى يوم الدين امين(٦)  
 اللهم صل وسلم وبارك على السراج المنير المشارق والقمر الزاهر البارق وعلى اله واصحابه اجمعين(٧)  
 انه حسبي نعم الوكيل استله ان يصلي على اميي القمار الرسالة وابيها وامني شموش الكرامة والنارعا الذي  
 لم يكن له ظل في شمس ولا قمر وفديات وحبله وعلى صحبه وآله متعلقين ماذياله والداغي الى يوم الحلاله وعلينا  
 معهم اجمعين برحمته انه رؤف الرحيم(٨)

والصلاة والسلام على سيدنا محمد قمر التمام وعلى اله واصحابه مصابيح الطلوع وعلى المهتدين بانوارهم  
 الى يوم القيامة(٩)

والصلاة والسلام على السراج المنير في نادى القلوب البحر المنزه عن كل كلف وحسوف ومحاق وغروب  
 لم الذين فجر واين نوره يعمهون وعلى اله النجوم واصحابه مصابيح العلوم ما لم يكن للفرع عند خواء العين  
 سكون(١٠)

وصلى الله تعالى عليه وعلى اله قدر حسنه وحماله وحاميه وحلاله وجوده نور اله وعزه وكماله وبعمه والصلوة  
 ورشده الى العالمة وجهده في اعماله وصدقته في اقواله وحسن جميع خصاله ومحمودية فعله وعلينا معهم  
 المتعلقين لعله والمتعلقين ماذياله امين اله الحق امين(١١)

والصلاة والسلام على نبيا المصطفى عبد القادر العظيم النوال العوث العيث الزاهب الامال واله وصحبه غير  
 صاحب ال وامنه التحليل الجمال الجميل الحلال الذي جعل قدمه بالامر القديهم على اوراق الرمال وشهد ان  
 لا اله الا الله شهادته تحصل الامال وتصلح المال وان محمدا عبده ورسوله سيد السادات ومولى الموال صلى الله  
 تعالى وسلم عليه وعليهم بتواتر وتوال الى ابد الابد من اول الازال وعلينا معهم يا معجب السوال امين(١٢)

والصلاة والسلام على صاحب الشفاعة واله وصحبه ذوي الراحة الى بالدين القريم والصراف المستقيم  
 الفائز من حفظه والها لك من اصاحه(١٣)

والصلاة والسلام على سيدنا ومولانا وملكنا وماوانا محمد وآله وصحبه الاولين ايماننا ولا حسنين احساننا  
 والامكنين ابقائنا(١٤)

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه واهل بيته وحرية اجمعين(١٥)  
 وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا الامان الامين فاتح الخلق وحاتم النبي محمد شارع الاجتهاد للماهرين  
 وامر النقليد للفاشرين وعلى اله الظاهرين وصحبه الظاهرين ومجتهدى ملته والمقلدين لهم باحسان الى يوم  
 الدين وبارك وسلم ابد الابد(١٦)

والصلاة والسلام على والينا وميدنا ومانينا ومانينا الاراف بنا من امهاتنا وابينا خليفة الله الاعظم في  
 العالمينما المرلي علينا وعلى عائلتنا واماننا ابينا وعلى اله وصحبه القانزين نورنا سيدنا واوليائه المتصرفين في

العالم بأدائه نعمتنا ولهم أجمعينا وبرحم الله من قال (سأز) (١)

وصلّى الله تعالى على الرّواقي الأعظم الأكرام والمؤنّي الأقدم وآله وصحبه قادة الاسم وأولّيائه المنصرفين بأدائه  
في العالم وعليّنا بهم وبارك وسلم (١٣)

الفضل الصّلاة وأكمل السلام على سيد الكرام وسد الانعام منتهى سلاسل الانبياء العظيم وعلى آله وصحبه روافد  
علمه ووخافة ائمه (١٤)

اللهم يا مرسل هذا الحبيب رحمة ونعمة صل وسلم وبارك عليه عدد مالِك من علم وكلمة ويحاجه عبدك  
صالح اعمدنا وحقق اعمدنا وحقق الثقالنا وحسن احوالنا (٢)

عالمك الميسر وسيد المرسلين قائد العر المعرجي وسلطان في الدين والدين المبعوث رحمة للعالمين سيدنا  
ومولانا وشفيعنا وحبيبنا وغوثنا ومعيننا وغوثنا ومغيثنا امي القاسم قاسم حوائج الالاء المكارم محمد رسول رب  
العالمين صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وعليهم جميعه وعليّنا بهم ولهم وفيهم ومعهم امين الله الحق امين  
والحمد لله رب العالمين (٣)

الفصل الصلوات العوالي المنزول وأكمل السلام المبرور الموصول على اجل مرسل كشف كل معضل  
العزيم الاخير المحضر الحبيب القود في وعمل كل عرب فضله الحسن مشهور مستفيض وبلاستاد اليه يعود  
صحيحا كل مريض قد جاء جرده المريد في متصل الاسناد بل كل فضل اليه مسد عنه يروى وآله يرد مسد  
فصله العلية مسلسلات بالاولية وكل موجد من بحر مستخرج وكل مدجود في سائليه مفرج فهو المعراج  
من كل حرج وهو الجامع وآله الحوامع غلبه مرفوع وحديثه مسسوع ومتابعه مشفوع والاصرعه مرموع وغيره  
من الشماغه اليه مسوع فآله الاسناد في محشر الصفوف وامر الموقف على وآله موقف حوجه المور ود لكل  
وارد مسعود فيا فور من هو منه سهيل ومعلول فيه كل علة من معطل تزول حربه المعبر والشفوذه متكر وطريق  
الشاء الى شواطئ مسفر حافظ الامة من الامور الدلهمة الداب عنا كل تلبس وتلبس والحاجز قلب بانس  
مضطرب من عذاب يتيسر الحاكم الحجة الشاهد البشير معهم في مدحه كل بيان والتقدير علومه لا يدرك  
وما عليه مستدرك مقوله يقبل ومفروكه يترك تعدد طريق الضعيف اليه فمن سنده الصالح التعطف عليه فيحبر  
باعتصامه قلبه الجريح ويرتقى من مصطفاه الى ذروة المصحيح

مدار امسايد الحود والاكرام منتهى سلاسل الانبياء الكرام صل الله تعالى عليه وعليهم وسلم ملا الاق السماء  
واطراف العالم وعلى آله وصحبه وكل صالح من رحاله وحرمة روافد علمه وذعاة شرعه ووخافة ائمه وعلى كل من  
اليه محبابة ومداولة من الفضائل الموصلة الدارة المبرمصة بحسن ضبط محجوط النظام من دون وهم ولا انهم ولا  
استحالة بالاعداء اللبام ما زوى عرو حوى احمازة وغلب حقيقة الكلام محارة امين (١)

عليه من الصلوات افضلها ومن التسليمات اكملها ومن التحيات اجملها ومن البركات اجزها (٢)  
صلى الله تعالى على مصطفىه وآله وصحبه ومن والآله والحمد لله قد رضاء (٣)  
والصلاة والسلام بعدد كل شخص ولون على امام الانام وسيد الكون الذي بدل لامت العمر والهيون  
بالعرو والهيون وعلى آله واصحابه وهذ المصطفون بحيث يدفعان عنا كل مين ومون ويدلان لنا بقرينة كل بين  
ولون ويوجيان لنا في الدنيا والاخرة المحيط والصور امين يا ارحم الراحمين (٤)

اللهم يا مرسل هذا الحبيب رحمة ونعمة صل وسلم وبارك عليه عدد مالِك من علم وكلمة ويحاجه  
عبدك استر عورتنا وامن روحنا وكفر سياننا ونقض لنا بالخير جميع حاجتنا واصليح اعدائنا وحقق املنا  
وعفف واقفنا وحسن احوالنا واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين (٥)

وصلّى الله تعالى على الحبيب وسلم وعلى آله وصحبه وبارك وكرم (٦)  
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وصحبه المكر من عبده (٧)

(اللهم ربنا) ارسلت حبر جلتك وسراج أفلك محمد المبعوث بيسرك ورفقتك بشيرا وندبرا وسراجا

صبراً بالأضواء المشرقة والمباركة وعم نوره الأباعد والأقارب وحرم قربه حفرته من حصرة قومه أنوطان  
 فذلك الحجة السامية صلى على محمد صلاة بامية وعلى آله وصحبه وعلته وحزبه صلاة توسيك وتوسية  
 وتحفظ المعصلي عبادك وديارك وسلم ابداً بدأ الحمد لله دائماً سرعداً أمين (أمين يا أرحم الراحمين) (٨)  
 اللهم أرحم الراحمين صل وسلم وبارك على السيد الأمين الآتي من عندك بالحق المبين اللهم بقدرتك  
 علينا وإفائتنا إليك أرحم عجزنا يا أرحم الراحمين آمين آمين والحمد لله رب العلمين لا إله إلا الله عدة للآل الله  
 محمد رسول الله وديعة عند الله ولا حول ولا قوة إلا بالله وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله أحسين  
 والحمد لله رب العالمين (٩)

أفضل الصلاة وأكمل السلام على سيد المرسلين عاتم النبيين الأكرام الأولين والآخرين قائم الغرائم المعجلين  
 نبي الحر من أمام القلتين سيد الكونين وسيدتنا في الدارين صاحب قاب قوسين العرين بكلي زين المنزه من كل  
 عيب وشين وحد الحسن والحسين في الإنيا عظيم الرحاء عميد الجود والعطاء ماضي الذنوب والخطايا شفيعاً يوم  
 الجراسر الله المحزون هو الله المكون عالم ما كان وما يكون نور الافئدة والعيون سورو القلب المحزون سيدنا  
 ومولانا حبسنا وسيدنا وشيعتنا ووكيلنا وكاملنا وعرونا ومعيننا وغوثنا ومعيننا وغياثنا سيدنا ومولانا محمد  
 النبي المبعوث رحمة للعالمين وعلى آله الطيبين الطاهرين وأزواجه الطاهرات أمهات المؤمنين وأصحابه  
 المكرمين المعظمين وآله الكرام الأمين محي الإسلام والحق والشرع والملة والقلوب والسنة والطريقة والدين  
 وأهل العراق قطب الارشاد فرد الأفراد سيد الأسياد مصلح البلاد نافع العباد دافع الفساد مرجع الأوتاد غوث  
 الشفيع غيث الكونين وعياث الدارين ومعيت السلويين أمام الترقين سيدنا ومولانا الإمام أبي محمد عبد القادر  
 الحسني الحسبي الحياشي الكريم وعلى سائر أولياء أمته الكاملين العارفين وعلماء ملته المرشدين المرشدين  
 وعليهم معهم أجمعين يا أرحم الراحمين (١٠)

الحمد لله الذي فضل سيدنا ومولانا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم على العلمين جميعاً وأقامه يوم القيامة  
 السعدين المبرئين الخطائين أئمة الدين شيعنا صلى الله تعالى عليه وسلم وبارك عليه وعلى كل من هو محبوب و  
 مرضى لديه صلاة تبقى وتدوم بدوام الملك الحي القيوم (١١)

بشهادة أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وتشهد أن سيدنا ومولانا محمد عبداً وموله بالهدى وفيه الحق  
 وأوله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وأصحابه أجمعين وبارك وسلم ابداً لا سيما على أولهم بالتصديق والفضلهم  
 بالتحقيق المولى الإمام الصادق أمير المؤمنين وإمام الشاهدين لرب العالمين سيدنا ومولانا الإمام أبي بكر  
 الصديق وصي الله تعالى عنه وعلى أعدائهم الأصحاب مبرين المنبر والمحارب السوافي وأئمة اللوحى والكتاب سيدنا  
 ومولانا الإمام أمير المؤمنين وخليف المصطفى الإمام المجاهد في رب العالمين أبي حفص عمر بن الخطاب رضي  
 الله تعالى عنه وعلى جامع القرآن كامل الحيا والأيمان مهج جيش العسرة في رضى الرحمن سيدنا ومولانا الإمام  
 أمير المؤمنين الإمام المتصدق لرب العلمين أبي عمر وعثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه وعلى أئمة الله  
 الغالب أمام المشرقي والمغاربي حلل المشكلات والوهاب دفاع المعضلات والمصابيح أحي الرسول وزوج  
 النول سيدنا ومولانا الإمام أمير المؤمنين وإمام الواصلين في رب العلمين أبي الحسن علي بن أبي طالب كرم الله  
 وجهه الكريم وعلى إبنه الكريمين السعدين الشهيدين القميين المبرين الطاهرين الشاهدين العظيمين  
 الطاهرين سيدنا أبي محمد الحسن وأبي عبد الله الحسين وعلى أمهما سيدة النساء النول أثرها للذة كند غير  
 الأنبياء صلوات الله تعالى وسلامه على أمها الكريم وعليها وعلى لعلها وأبيها وعلى عمه الشريفين المطهرين من  
 الأفتان سيدنا أبي عمارة حمزة وأبي الفضل العباس وعلى سائر فرق الانتصار والمهاجرة وعليهم معهم يا أهل  
 التقوى وأهل المعرفة (١٢)

الفصل صلوات الله وأكمل تسليمات الله وأبي بركات الله وأوحي نجات الله على خير خلق الله وسراج  
 طلي الله وقاسم رزق الله المبعوث بيسر الله ورفق الله أمام حصرة الله وزمة عرش الله وعروس مملكة الله نبي

الأنبياء عظيم الرضاء عظيم الخلود والعطاء ماحي الذنوب والعارض حيث رب الارض والسما الذي كان ليوا آدم  
بين الطين والماء نبي الحرمين امام القلتين سيد الكونين ووسيلتنا في الدارين صاحب قام قوسين البحرين بكل  
زمن المعرة من كل عيب وشيى حد الحسن والحسين ذوالله المكنون سر الله المحزون نور الافئدة والعيون سرور  
القلوب المسخرون عالم ما كان وما يكون سيد المرسلين حاتم الدين اكرم الاولين والاخرين قائد الفر المصالحين  
معدن النوار الله ومخزون اسرار الله وخزائن رحمة الله ومواد لعملة الله نبينا وحبينا وشيعنا ومليكنا وغوثنا وعينا  
وغيثنا ومغيثنا وعوننا ومعيننا ووكيلنا وكفيلنا مينا ومولانا ومناجنا وامانا محمد رسول رب العلمين وعلى  
بنه الطيبين واصحابه الطاهرين وازواجه الطاهرات امهات المؤمنين وعمته المكرمين المعطين واوليا ملته  
الكاملين العارفين وعلماء امته الراشدين وعليها معهم وبهم وبهم وفيهم يا ارحم الراحمين (٢)

والصلوة والسلام وعلى من كان نوره جنو الجذوبة نور مريح العناصر ومكعب الكمة والعيون والصدور  
هو الواحد الاحدى بالذات والصفات فكل قواه في نفسه محصور وعلى اله وصحبه الذين حرر كل لغة  
محرور (٣)

☆☆☆

عقبات

(١) اعطى بالاسم في الفناش الرضوية - شرح كلام علي بن ابي طالب - جلد اول - ص ٢			
(٢) ايضاً ص ٢	(٣) ايضاً ص ٥	(٤) ايضاً ص ٩	(٥) ايضاً ص ٢٥
(٦) ايضاً ص ٣٢	(٧) ايضاً ص ٣٩	(٨) ايضاً ص ٦٦	(٩) ايضاً ص ٤٩
(١٠) ايضاً ص ١٠٠	(١١) ايضاً ص ٢٠٨	(١٢) ايضاً ص ٢١٩	(١٣) ايضاً ص ٢٢٠
(١٤) ايضاً ص ٢٢٢	(١٥) ايضاً ص ٢٣٤	(١٦) ايضاً ص ٢٦١	(١٧) ايضاً ص ٣٠٥
(١٨) ايضاً ص ٣٥٢	(١٩) ايضاً ص ٣٦٣	(٢٠) ايضاً ص ٣٦٣	(٢١) ايضاً ص ٣٤١
(٢٢) ايضاً ص ٣٨٠	(٢٣) ايضاً ص ٣٨١	(٢٤) ايضاً ص ٣٩٠	(٢٥) ايضاً ص ٣٩٤
(٢٦) ايضاً ص ٣٩٤	(٢٧) ايضاً ص ٣٩٤	(٢٨) ايضاً ص ٣٩٨	(٢٩) ايضاً ص ٣٩٨
(٣٠) ايضاً ص ٣٥٩	(٣١) ايضاً ص ٣٤٢	(٣٢) ايضاً ص ٣٨٠	(٣٣) ايضاً ص ٣٨٩
(٣٤) ايضاً ص ٣٩٩	(٣٥) ايضاً ص ٣٩٩	(٣٦) ايضاً ص ٣٩٨	(٣٧) ايضاً ص ٣٩٨
(٣٨) ايضاً ص ٣٢٣	(٣٩) ايضاً ص ٣٣٥	(٤٠) ايضاً ص ٣٣٥	(٤١) ايضاً ص ٣٢٨
(٤٢) ايضاً ص ٣٢٨	(٤٣) ايضاً ص ٣٥٢	(٤٤) ايضاً ص ٣٨٩	(٤٥) ايضاً ص ٣٨٩
(٤٦) ايضاً ص ٣٢٨	(٤٧) ايضاً ص ٣٥٩	(٤٨) ايضاً ص ٣٤٤	(٤٩) ايضاً ص ٣٨٩
(٥٠) ايضاً ص ٣٨٩	(٥١) ايضاً ص ٣٨٨	(٥٢) ايضاً ص ٤٠١	(٥٣) ايضاً ص ٤١
(٥٤) ايضاً ص ٤٢٣	(٥٥) ايضاً ص ٤٣٣	(٥٦) ايضاً ص ٤٣٥	(٥٧) ايضاً ص ٤٣٥
(٥٨) ايضاً ص ٤٣٥	(٥٩) ايضاً ص ٤٣٩	(٦٠) ايضاً ص ٤٣٩	(٦١) ايضاً ص ٤٨٤
(٦٢) ايضاً ص ٨٠٠	(٦٣) ايضاً ص ٨٠٣	(٦٤) ايضاً ص ٨٢٤	(٦٥) ايضاً ص ٨٣
(٦٦) ايضاً ص ٨٣٣	(٦٧) ايضاً ص ٨٣٣	(٦٨) ايضاً ص ٨٣٩	(٦٩) ايضاً ص ٨٣٩

(١) اعطى بالاسم في الفناش الرضوية - جلد دوم - شرح في دار الاشاعت طبع في طهران - اكل - ص ٢٣

(٢) ايضاً ص ٨٣	(٣) ايضاً ص ٨٨	(٤) ايضاً ص ١٢٦	(٥) ايضاً ص ١٢٣
(٦) ايضاً ص ١٤٤	(٧) ايضاً ص ٢١٩	(٨) ايضاً ص ٢٣١	(٩) ايضاً ص ٢٣٨
(١٠) ايضاً ص ٢٣٢	(١١) ايضاً ص ٢٣٢	(١٢) ايضاً ص ٢٣٥	(١٣) ايضاً ص ٢٤٢
(١٤) ايضاً ص ٢٨١	(١٥) ايضاً ص ٢٨١	(١٦) ايضاً ص ٥٠٢	(١٧) ايضاً ص ٥٠٤
(١٨) ايضاً ص ٥٣٥	(١٩) ايضاً ص ٥٥٦	(٢٠) ايضاً ص ٥٥٤	(٢١) ايضاً ص ٥٥٩

(۲۲) اعطای التوبہ فی القتل فی الرضویہ۔ جلد دوم، شترنی دارالاشاعت مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ (اٹاری) ۱۹۶۱ء میں ۱۵

(۲۳) ایضاً ص ۸۷	(۲۴) ایضاً ص ۸۵	(۲۵) ایضاً ص ۱۰۶	(۲۶) ایضاً ص ۱۱۹
(۲۷) ایضاً ص ۱۱۸	(۲۸) ایضاً ص ۲۸۱	(۲۹) ایضاً ص ۲۸۲	(۳۰) ایضاً ص ۳۱۳
(۳۱) ایضاً ص ۳۲۶	(۳۲) ایضاً ص ۳۲۶	(۳۳) ایضاً ص ۵۳۱	(۳۴) ایضاً ص ۵۳۶
(۳۵) ایضاً ص ۵۴۸	(۳۶) ایضاً ص ۵۴۸	(۳۷) ایضاً ص ۵۵۵	(۳۸) ایضاً ص ۵۵۵
(۳۹) ایضاً ص ۵۵۶	(۴۰) ایضاً ص ۵۷۰	(۴۱) ایضاً ص ۵۷۵	(۴۲) ایضاً ص ۵۷۶
(۴۳) ایضاً ص ۵۷۶	(۴۴) ایضاً ص ۷۹۷		

(۱) اعطای التوبہ فی القتل فی الرضویہ۔ جلد ہمام۔ شترنی دارالاشاعت علویہ رضویہ لکھنؤ پور۔ ص ۱۹

(۲) ایضاً ص ۲۳	(۳) ایضاً ص ۳۰	(۴) ایضاً ص ۳۰	(۵) ایضاً ص ۳۳
(۶) ایضاً ص ۵۳	(۷) ایضاً ص ۵۱	(۸) ایضاً ص ۵۹	(۹) ایضاً ص ۶۸
(۱۰) ایضاً ص ۷۵	(۱۱) ایضاً ص ۱۴۷	(۱۲) ایضاً ص ۱۳۸	(۱۳) ایضاً ص ۱۳۳
(۱۴) ایضاً ص ۱۶۳	(۱۵) ایضاً ص ۱۹۳	(۱۶) ایضاً ص ۲۰۰	(۱۷) ایضاً ص ۲۰۳
(۱۸) ایضاً ص ۲۳۵	(۱۹) ایضاً ص ۲۳۵	(۲۰) ایضاً ص ۲۷۹	(۲۱) ایضاً ص ۲۹۳
(۲۲) ایضاً ص ۳۰۵	(۲۳) ایضاً ص ۳۱۷	(۲۴) ایضاً ص ۳۲۳	(۲۵) ایضاً ص ۳۷۰
(۲۶) ایضاً ص ۳۷۶	(۲۷) ایضاً ص ۳۷۶	(۲۸) ایضاً ص ۳۹۵	(۲۹) ایضاً ص ۴۰۵
(۳۰) ایضاً ص ۴۳۶	(۳۱) ایضاً ص ۴۳۹	(۳۲) ایضاً ص ۵۲۳	
(۳۳) ایضاً ص ۵۲۳، ۵۶۸، ۵۸۸، ۶۰۵، ۶۳۳، ۶۵۵	(۳۴) ایضاً ص ۵۴۷	(۳۵) ایضاً ص ۵۴۹	
(۳۶) ایضاً ص ۵۸۸	(۳۷) ایضاً ص ۷۲۲		

(۱) اعطای التوبہ فی القتل فی الرضویہ۔ جلد ہمام۔ شترنی دارالاشاعت علویہ رضویہ لکھنؤ پور۔ ص ۵

(۲) ایضاً ص ۱۹	(۳) ایضاً ص ۱۲۹	(۴) ایضاً ص ۱۳۹	(۵) ایضاً ص ۳۰۳
(۶) ایضاً ص ۴۰۰	(۷) ایضاً ص ۷۲۳	(۸) ایضاً ص ۷۳۰	
(۹) اعطای التوبہ فی القتل فی الرضویہ۔ جلد ششم، شترنی دارالاشاعت مبارک پور۔ ضلع اعظم گڑھ (اٹاری)۔ ص ۴			
(۱۰) ایضاً ص ۲۹۸، ۸	(۱۱) ایضاً ص ۱۹	(۱۲) ایضاً ص ۱۰۷	(۱۳) ایضاً ص ۱۰۷
(۱۴) ایضاً ص ۱۲۳	(۱۵) ایضاً ص ۱۶۶	(۱۶) ایضاً ص ۱۷۲	(۱۷) ایضاً ص ۲۱۲
(۱۸) ایضاً ص ۲۳۸	(۱۹) ایضاً ص ۲۶۵	(۲۰) ایضاً ص ۲۶۸	(۲۱) ایضاً ص ۲۷۳
(۲۲) ایضاً ص ۲۷۳	(۲۳) ایضاً ص ۲۷۳	(۲۴) ایضاً ص ۲۸۲	(۲۵) ایضاً ص ۳۶۰

(۱) اعطای التوبہ فی القتل فی الرضویہ۔ جلد ہمام۔ شترنی دارالاشاعت مبارک پور۔ ضلع اعظم گڑھ۔ ص ۱۲۷

(۲) ایضاً ص ۳۷۷-۳۷۸	(۳) ایضاً ص ۳۲۹	(۴) ایضاً ص ۳۹۲	(۵) ایضاً ص ۵۱۱
(۱) اعطای التوبہ فی القتل فی الرضویہ۔ جلد ہمام۔ شترنی دارالاشاعت مبارک پور۔ ص ۳۳			
(۲) ایضاً ص ۱۳۴	(۳) ایضاً ص ۱۵۱	(۴) ایضاً ص ۱۶۶	

نوٹ: درود شریف کا یہ سیدھا سا کس کس ایک سال میں کہ پہلے درود شریف کی اجازت اور ارشاد فرماید اس میں کوئی کمی ہے۔

(۵) ایضاً ص ۱۷۶ (۶) ایضاً ص ۲۹۱

(۱) اعطای التوبہ فی القتل فی الرضویہ۔ جلد ہمام۔ نصف اول۔ شترنی دارالاشاعت مبارک پور۔ ضلع علیہ صحت۔ ص ۱۰

(۲) ایضاً ص ۵۳	(۳) ایضاً ص ۶۸	(۵) ایضاً ص ۱۱۶	(۶) ایضاً ص ۱۳۶
(۷) ایضاً ص ۱۳۷	(۸) ایضاً ص ۱۳۳	(۹) ایضاً ص ۱۹۲	(۱۰) ایضاً ص ۲۰۲
(۱۱) ایضاً ص ۲۱۳	(۱۲) ایضاً ص ۲۳۵	(۱۳) ایضاً ص ۲۴۶	(۱۴) ایضاً ص ۲۵۹

(۱۵) اعطای التوبہ فی القتل فی الرضویہ۔ جلد ہمام۔ نصف آخر۔ شترنی دارالاشاعت مبارک پور۔ ضلع علیہ صحت۔ ص ۱۱

(۱۶) ایضاً ص ۵۷ (۷۷) ایضاً ص ۷۷ (۱۸) ایضاً ص ۷۷ (۱۹) ایضاً ص ۱۹۸

(۲۰) ایضاً ص ۲۱۳ (۲۱) اطباء ملتجیہ فی التنبؤی الرضویہ جلد ۱۲۰، جہاں شریہ و اشاعت تصنیفات و تصانیف (۱۱۲) ص ۵۱

(۲۲) ایضاً ص ۲۸ (۲۳) ص ۱۸۱ واصل بن احق المصطفیٰ بدائع الاملاء، ناشرکتہ نور رضویہ، نکتہ ص ۴۵

(۲۴) ایضاً ص ۷۷ (۲۵) ماہنامہ المیزان، کتب (امام احمد رضا فہر) اشاعت مارچ ۱۹۷۶ء ص ۶۲-۶۵

مولانا ظفر الدین بھاری۔ ناشرکتہ نور رضویہ، رام پور، کراچی (بارگاہ) ص ۲۹

(۱) ص ۱۱۳-۱۱۴ (۲) ایضاً ص ۸۸-۹۹ (۱) ایضاً ص ۱۱۳-۱۱۴

(۲) الاستدلال علی جہاں اللہ رد ادعاء شرک و کفر فیض۔ برقع منطوی، دہلی، ص ۲۹

(۳) ایضاً ص ۱۰۹ (۴) الدولۃ الکلیہ بالمادۃ القلییہ۔ طبع استنبول۔ ص ۷-۷

(۵) حاتم الحرمین علی مخرکلف و الحین۔ ناشر نور کتب خانہ لاہور۔ ص ۲

(۶) نقلی النبی عن امتداد نور کل شیء۔ ناشر جامعہ نظامیہ لاہور۔ ص ۵۱ (۷) ایضاً ص ۶۹

(۱) قرآن مجید فی نقلی الخلق من سید الانام۔ ناشر رضا فاؤنڈیشن لاہور۔ ص ۷۳

(۱) ایضاً ص ۹۷-۹۸ (۳) ہدی النبی عن سید الانام۔ ناشر رضا فاؤنڈیشن لاہور۔ ص ۱۰۹

(۴) المسکن قسم۔ ناشر رضا فاؤنڈیشن لاہور۔ ص ۱۱۷ (۵) ایضاً ص ۱۳۹-۱۴۰

(۶) الزمرۃ آخریہ فی الذب عن العرب۔ ناشر نور کتب خانہ لاہور۔ ص ۲

(۷) مرآۃ الرافد۔ ناشر نور کتب خانہ لاہور۔ ص ۲ (۸) فتاویٰ الحرمین برہان غرۃ المؤمنین۔ ناشرکتہ المصطفیٰ، استنبول۔ ص ۴

(۹) ایضاً ص ۷ (۱۰) ایضاً ص ۵۲ (۱۱) ایضاً ص ۹۳ (۱۲) ایضاً ص ۹۹

(۱) الاجازات المستویہ للمعلما و مکتبہ المدینۃ ناشرکتہ حامد بیلاہور۔ ص ۲۶۸

(۲) ایضاً ص ۲۷۲ (۳) ایضاً ص ۲۷۶-۲۷۸

(۱) الاجازات المستویہ للمعلما و مکتبہ المدینۃ ناشرکتہ حامد بیلاہور۔ ص ۲۸۰-۲۸۲

(۲) ایضاً ص ۲۷۹ (۳) ایضاً ص ۲۹۹ (۴) ایضاً ص ۳۲۹-۳۳۱ (۵) ایضاً ص ۳۳۸

(۶) ایضاً ص ۳۳۸ (۷) ایضاً ص ۳۳۹

(۸) شرح الطالب فی بحث ابنی طالب، ناشرکتہ حامد بیلاہور۔ ص ۳۹۹ (مشمولہ رسائل رضویہ جلد دوم)

(۹) ایضاً ص ۴۱۵

(۱) الخطبات الرضویہ، ناشر رضوی کتب خانہ لاہور۔ ص ۶۵۳ (۲) ایضاً ص ۷

(۱) الخطبات الرضویہ، ناشر رضوی کتب خانہ لاہور۔ ص ۱۳۱۱ (۲) ایضاً ص ۲۰۲۱

(۳) المروجیات فی الہدایات از امام احمد رضا محدث بریلوی۔ ص (قلمی نوٹس)

# الصَّلَاةُ الْمُنْجِيَةُ

یہ وہ شریف ہر مقام اور مصیبت کے وقت ایک جزوِ بارخدا ہے جو مشکل حل ہو جاتی ہے  
شیخ اکبر رضا رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس دعا کو جو کبھی کسی دنیوی یا اخروی حاجت کے لئے پڑھے، اللہ تعالیٰ پوری فرما دیں گے۔  
یہ وہ شریف تواریت دعا کے لئے اکبر و اعظم ہے۔

## درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَنْجِيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ  
وَالْاَلَابَاتِ وَتَقْطَعَنَّ لَنَا مِنْ جَمِيعِ الْخَاجَاتِ وَتُعْطِنَا مِنْهَا مِنْ جَمِيعِ الشَّيْءَاتِ وَتَرْفَعْنَا بِهَا  
عِنْدَكَ اَعْلٰى الْمَرَجَاتِ وَتَبَلِّغْنَا بِهَا الْاَقْصٰى الْقَدَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ اِلٰى الْخَيْرِ وَتُعْزِدَ  
الْمَقَاتِ بِهَا الْوُضْعِ الْمَرْحَمِينَ۔

ترجمہ: یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود بھیج دینا اور وہ کہ اس کے وسیلے  
سے تو ہمیں خطرات اور آفات سے بچاؤ اور اس کے وسیلے سے ہماری غلطیاں تھیں، پوری کر دے اور اس کے وسیلے سے تو ہمیں  
تمام گناہوں سے پاک کر دے اور اس کے ذریعے سے اپنی جناب میں بلند درجات سے مراد و فرما اور اس کے سبب سے  
ہماری اچھائی خواہشات زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم کی بھلائیوں تک پہنچا دے تاکہ تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر  
رحم کرنے والے۔

منجانب

عبد المجید مغل

ناظم اعلیٰ، قاضی و دشمنی علاقہ قادیان، جماعت اہل سنت پاکستان

انہیں پہلی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول کریم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اہم شائق کو نفع عطا کیا ہے۔  
فرمایا ہاں! میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کر دیا ہے کہ شائق کا حساب دیا جائے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا یہ عمل کی وجہ سے ہے؟ فرمایا: ہاں! یہاں اللہ پاک پڑھتے ہیں جیسا کسی لحد نہیں پڑھا میں نے عرض کی حضور! وہ کون سا حد پڑک ہے؟ فرمایا: اہم شائق ہیں پڑھا کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الدَّاكِرُونَ  
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ  
(مسند احمد ج ۱ ص ۱۳۹)

منجانب :

**فیصل رفیق قریشی**

## صلوة نقشبندیہ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبِرَاسِ الْاَنْبِيَاءِ  
وَنَبِيِّرِ الْاَوْلِيَاءِ وَزَيْرِ قَانِ الْاَصْفِيَاءِ وَيُوحَ الثَّقَلَيْنِ وَضِيَاءِ الْخَافِقِينَ.  
ترجمہ: "یا اللہ! ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ عبادے سرور! انبیاء کے چران، اولیاء کے آفتاب تاریاں، برگزیدہ بندوں  
کے ماوروشائ، ثقلین کے سرور، مشرق و مغرب کی ضیاء حضرت محمد ﷺ پر درویشی کے۔"

**منجانب: سید آثم موبائلز**

پانہ بازار، صدر بازار، دروازہ پلنڈی۔ فون 5566544-5563743



## صَلَاةُ حَلِّ الْمَشْكَلَاتِ

مطلق و مطلق حامد آنہی جو مطلق طریق ایک اندر خست و شکست میں گرفتار ہو گئے۔ وہ اس کا درجہ ان کا خست دشمن ہو گیا۔ وہ اداۃ کو نہایت درجہ کرب و دلا میں مبتلا تھے کہ آنکھ کھل گئی۔ جی اکر دم میں پھر خست لائے، قتل دی ہو یہ خود و دشمن کھسکا کہ تب اس کو نہ سے کھٹ جبری مشکل حل کر دے گا۔ آنکھ کھل گئی۔ یہ درود و شرف نہ حاکم مشکل حل ہو گئی۔ انکار میں نے اکثر مشکلات میں اس کو نہ حاکم ہے۔ قادیانی شاق کے مخالف حامد سید ابن حامد ہیں و حق مطلق طریق کے شہید ہیں اس کی باضابطہ سند موجود ہے۔

## 212

بعد نماز صلا، دو رکعت نفل پڑھے جائیں۔ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ تکوین پڑھی جائے۔ پھر صدق دل سے ایک جزا بار **استغفر اللہ العظیم** پڑھا کر دوا انوارِ امان پڑھ کر، سولہ کریم پڑھا کر، بار میں حاضر بن کر قصور کیا جائے اور عرض کر دی جائے۔ سبار دوسو بار، تیس سو بار، چہاں تک ہو سکے پڑھنے پڑھنے قبلہ دوسو جائے اور پچھلی رکعت جاگ کر اسی جگہ سجدہ تک پہنچ کر دوا پڑھا جائے۔ پڑھنے رکعت اپنی ساریات یا اصل حکم کے قصور کئے۔ مثلاً: اے توئی ایک رکعت یا تیس رکعت میں سر ہر پڑھے گی۔

ورود مشرف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاكَتْ حِلْيَتِيْ اَذْرِحْنِيْ  
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: "یا اللہ! اے میرا خدا! حضرت محمد ﷺ پر رحم فرما، اے میرا خدا! میری برکت پہنچے، یا رسول اللہ! میری سب کچھ میرا اہل اور خوش نصیب آجائے ہیں۔"

مذہب و فتنہ گروہ و عقیدہ شیعہ اہل تشیع

سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہیں کے ہمال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا پانچ کلکوں کے سبب جن کے ساتھ نبی اکرم ﷺ پر حدود پاک پڑھا کرتا تھا وہ پانچ کلکات کون سے ہیں؟  
فرمایا وہ یہ ہیں:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّیْ عَلَیْهِ وَ صَلِّ عَلٰی  
مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا  
اَمَرْتُ اَنْ یُصَلِّیْ عَلَیْهِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ  
یُصَلِّیْ عَلَیْهِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُبْغِیْ اَنْ یُصَلِّیْ عَلَیْهِ“

(مسند امام شافعی ج ۱ ص ۱۳۹)

منجانب قریشی میڈیکل شور

مین بازار اسلام پورہ لاہور فون 7224308

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا  
هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ (يونس: ۵۸)

ترجمہ: فرماؤ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہی سے چاہیے کہ وہ خوشیاں منائیں  
وہ اس سے کہیں اچھی ہے جسے جمع کر رہے ہیں

تاجدارِ کائنات ﷺ کی آمدِ پاک کا مہینہ مبارک ہو

— الداعی الی الخیر —

میاں طارق محمود، امجد علی، محمد اسلم

پریم انجینئرنگ لاہور

وہ کہ عظم کا نکاحات خمیر سے  
 وہ کہ سر شد کا نکاحات خمیر سے  
 وہ کہ رحمت حیات خمیر سے  
 وہ کہ رزق آیت خمیر سے  
 ان کے علم پر درود  
 ان کے علم پر درود  
 ان کی عطا پر درود  
 ان کی عطا پر درود  
 یوں ہیں تو لفظوں کو سلام  
 انجیں تو قدموں پر درود  
 چہیں تو حرموں پر فدا  
 سوائیں تو اراہوں کو سلام  
 ان کے بل بل پر بندگی  
 ان کے قول قول پر کفر  
 جہک جہک کے سلام  
 مٹ مٹ کے سلام  
 انہیں لے قرآن پر حایا  
 انہیں لے کتاب سکھائی  
 کتاب سکھائے دالے  
 قرآن پر جانے دالے  
 معلم!  
 مرشدا!  
 تہا فہدا!  
 اللہ کرے  
 سلام قبول ہو  
 درود قبول ہو  
 مصطفیٰ جانِ رحمت چلا آئیں سلام

تعمس وما تعمس سے ایک اعتبار سے

**بہانی جان میٹیکوز**

وہ دین اور ماری گیت لاہور

مجاہدات الحرب من بعدہ والقرب الشخ

**برہان الدین ابراہیم شاذلی**

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوة والسلام علیک یا صغرة اللہ

الصلوة والسلام علیک یا حبیب الہیہ الصغیرہ

الصلوة والسلام علیک یا من خدہ بالانعام والخلود

الصلوة والسلام علیک یا ذی الاعلیٰ الخفی المشہود

الصلوة والسلام علیک یا مہیض المشہود

الصلوة والسلام علیک یا علین الوجود

الصلوة والسلام علیک یا سر مخفی مازخود

الصلوة والسلام علیک وعلى صاحبک والک

و جميع صاحبک فاقام العرف والنعال المتعطل

والعرف

(سعا 17 الدار مج 199)

**سیّد عبد الرحمن**

کوٹ کھیت لیاقت آباد لاہور

صلوة غربية

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مُعَلِّمِ  
الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

”یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا کرم و عطا کی کان حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر ہے۔“

المقام: طالب في كلية العلوم جامعة القاهرة

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل في كل شيء  
دلالة على عظمته وجلاله  
على كل شيء وقيل في كل شيء  
أنك عظيم في كل شيء  
الحمد لله الذي جعل في كل شيء  
دلالة على عظمته وجلاله  
على كل شيء وقيل في كل شيء  
أنك عظيم في كل شيء

# درود شریف



یہ درود شریف پڑھنے والا جسمانی اور روحانی بیماریوں سے شفاء میں رہتا ہے۔



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا  
وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُوْرٍ اَلَا بَصَارٍ وَحَيَاتِهَا  
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّم

ترجمہ: یا اللہ! درود بھیجے ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا ہیں  
اور جسم کی عافیت اور اس کی شفاء ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں اور آپ ﷺ  
کی آل پر اور اصحاب رضی اللہ عنہم پر درود اور سلام بھیجے۔



مدحانہ: ڈاکٹر محمد آصف

# الصَّلَاةُ التَّفْرِيجِيَّةُ

نام قرعہ فرماتے ہیں کہ بعض اسی درود شریف کو ہر روز صبح و شام ۱۰۰ بار پڑھا کرے، اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دے اور اس کی تکلیف اور مشکل کو حل کرتا ہے۔ یہ درود شریف ایسا ہے جسے راقی میں بہت سی دعائیں شامل ہیں جو اس سے آگے ہیں۔

## پڑھنے کا طریقہ

درود شریف نماز فجر کے بعد صبح پڑھا جائے۔ ہر روز تین گنا کے بعد صبح پڑھا جائے۔ ہر روز ۱۰۰ مرتبہ پڑھا جائے۔ ہر روز ایک بار صبح پڑھا جائے۔ کسی عرصہ کی غلط برائی کے لئے یہ درود شریف پانچ بار پانچ بار پانچ مرتبہ پڑھا جائے۔

## دور شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًا عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنْخُلُ بِهِ الْعُقَدُ وَتَفْرِجُ بِهِ الْكُرْبَ وَتَقْضِيْ بِهِ الْخَوَاصِ وَتَقَالِ بِهِ الْوُعَابُ وَتُحْسِنُ الْخَوَاتِمَ وَتُسْتَسْقِ الْغَمَامُ لَوْجِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ لِيُنْجِلَ كُلَّ لَمْحَةٍ وَنَفْسٍ بِعَذَابٍ كُلِّ مَغْلُوْمٍ لَّكَ

”یا اللہ! تو مجھے کامل طور پر اسلام بھیج دے۔ سدا در حضرت محمد ﷺ پر کہ اس کے وسیلے سے مشکلات حل ہو جائیں اور اس کے ذریعے سے ہر بے نیازی حل ہو جائے اور اس کے وسیلے سے حاجات پوری ہو جائیں اور اس کے توسل سے قنا گنہ برائیاں اور ایام افسوسوں اور بالائی آپ ﷺ سے ہر عیب و عار کی برکت سے برکتا ہے اور ان کی آں اور اصحاب پر بھی ہر بھلائی برسانا میں اپنی تمام کی تمام صلوات کی تعداد کے مطابق درود اسلام بھیج۔“

مہتاب

ڈاکٹر محمد سلیم

ایگزیکٹو منسٹر، جلیانوالہ آباد شہر، 055-3784887

کتاب المراثی والحدیث

# غوث اعظم جیلانی

کامیاب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا  
مُحَمَّدٍ بِخَيْرِ اَنْوَاعٍ وَمُعَدِّنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ  
مُحَبِّكَ وَغُرُوسِ مُتَلَحِّجِكَ وَآيَاتِمْ خَطَرِكَ وَطَرَايِ مُتَلِكِكَ  
وَحَوَائِجِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ الْمُنْتَلَىٰ فِيْ بِمُنَا هَدْيِكَ اِنْسَانِ  
عَنِ الرَّجُودِ وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُودٍ عَنِ اَنْفِيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ  
تَوْبِ جَنَابِكَ صَلَوةً تَحِلُّ بِهَا عُقْدَتِيْ وَتَفْرُجُ بِهَا كُرْبَتِيْ صَلَوةً تَرْجِيْكَ  
وَتَرْجِيْهِ وَتَرْحَمُنِيْ بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ عَلِّدْ مَا اَسَاطَرُ بِهِ عِلْمُكَ  
وَاَخْصَاةَ كِتَابِكَ وَجَرِّىْ بِهِ قُلُوبَكَ وَغَدِّدْ اَلَا مُطَارٍ وَلَا خَجَارٍ  
وَلَا اَسْجَارٍ وَمَلِيْكَةَ السَّحَارِ وَجَمِيْعَ مَا خَلَقَ عَوَّلَانَا مِنْ اَوَّلِ  
الْوَقْتِ اِلَى اٰخِرِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ

سجاد الدارین ۲۵۵

منہاجب: وزیر علی قریشی



# صَلٰوةُ النُّوْرِ الذَّائِبِ

اس درود شریف کو ذیک مرتبہ پڑھا جائے تو ایک لاکھ مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔  
یہ درود شریف ۵۰۰ مرتبہ پڑھا کر دماغ کو نئے سے حاجت پوری ہوتی ہے اور مشکل حل ہوتی ہے۔

## درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۝ النُّوْرِ الذَّائِبِ السَّارِیْ فِیْ  
جَمِیْعِ الْاَثَارِ وَالْاَسْمَاءِ وَالْصِّفَاتِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو نور و ذاتی میں تمام اسماء و احوال و صفات میں سرایاں کئے ہوئے ہیں  
اور ان کی آل اور اصحاب پر سلام بھیج۔

صابری سٹور ڈیران پی وی سی شیٹ

22 بیلن روڈ لاہور 042-7231434, 0300-8429047

## الصلوة الفاتحه

عارف مجاہد فرماتے ہیں کہ ”بجز اس سورہ شریفہ ایک اور چھوٹے اس کا دعا ثواب ملے گا جتنا کہ اس سورہ شریفہ پڑھنے والوں کو ملے گا۔“

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۝ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ ۝ وَالْخَاتِمِ  
لِمَا سَبَقَ ۝ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ ۝ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ صَلِّ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ حَقَّ قَدْرِهِ وَمَقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

ترجمہ یا اللہ اور اللہ اور اللہ کے بھیجے ہوئے سرور حضرت محمد ﷺ پر نازل ہونے والے ہیں اس کے بعد کیا گیا تھا اور جو کلام اس کے بعد کرنے والے ہیں اور جو حدیث حق کی حق کے ساتھ دکر کرنے والے ہیں اور پھر سید محمد کی طرف حاجت کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی اولاد پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر حق کے مطابق اور بھیجے۔

مختار: طارق محمود قریشی خیرا بان سرسید راولپنڈی

## سید المرسلین کا ورد پاک

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُونُ لَكَ زُحَاً وَلِخَلْقِهِ إِذَاءُ  
وَأَعْظَمِهِ الرِّسَالَةِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُودِ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَأَجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ وَأَجْزِهِ  
عَنَّا مِنْ أَفْضَلِ مَا أَجْزَيْتَ نَبِيًّا مِنْ أَهْلِهِ وَصَلِّ عَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ  
وَالصَّالِحِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

(سجاد الدار ج ۱ ص ۲۲۲)

مختار: عقیل صدیق کھوکھر نثر کالونی لاہور



# زندگی اسلام سے عبارت ہے

حیات اس کی مطا ہے ———

خدا سے اس کا یگانہ ہے ———

حسن اس کی بہار ہے ———

لطافت اس کی عادت ہے ———

توازن اس کی معرفت ہے ———

حجاب اس کی جھلک ہے ———

نور اس کا رنگ ہے ———

امن اس کی بچکان ہے ———

امانت اس کی برہان ہے ———

سلامتی اس کی عادت ہے ———

سکون اس کا مشہور ہے ———

**احیائے دین یا احیائے نفس**

ارشاد القرآن والحدیث علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب



چپ خالق درود چہ ہے  
 چپ مالک اسلام چہ ہے  
 چپ مطلوب ملت چہ ہے  
 چپ دیو لے تو تم ہو  
 چپ دیو لے تو ہم ہو  
 چپ دیو لے تو سب ہو  
 سر دیو لے فرشتے ہو  
 نور دیو لے تار ہو  
 یاد دیو لے خاک ہو  
 دل دیو لے درج ہو  
 اول دیو لے آخر ہو  
 ظاہر دیو لے باطن ہو  
 حیات دیو لے ممات ہو  
 قدسی دیو لے تقدس ہو  
 جبرئیل دیو لے اسرار ہو  
 نبی دیو لے رسول ہو  
 نبی جی سلام تم پر  
 نبی جی درود تم پر  
 سائنس سلام کہتی ہیں  
 وحی کتب درود چہ حق ہیں  
 مہملی جان رحمت چلا کھوں سلام

گفتنی و ناگفتنی سے اہل القباس

اس کا رگاہ حیات میں پائی جانے والی ہر چیز کی ایک شناخت ہے۔ کوئی رنگ سے پہچانا جاتا ہے اور کوئی بو سے۔ کوئی روشنی سے پہچانا جاتا ہے اور کوئی اندھیرے سے۔ آگ کی دلیل دھواں ہے۔۔۔۔۔ دھوپ کی شناخت چمک ہے۔۔۔۔۔ پھول کا تعارف خوشبو ہے۔۔۔۔۔ آسمان کا تشخیص بلندی ہے۔۔۔۔۔ دریا کا اختیار روانی ہے۔۔۔۔۔ زندگی کا لمس حرکت ہے۔۔۔۔۔ صبح کی نشاۃِ بادِ صبحی میں ہے۔۔۔۔۔ اور شام کا حسن رنگِ شفق میں منظر ہے۔۔۔۔۔ ہر چیز کی چیز سے پہچانی جاتی ہے لیکن اگر کوئی چاہے کہ ذرے جتنا کہ ہوں خالق کی معرفت ہے، ماحولِ شمولِ ہوا تو حید کے عرفان سے اور زمین میں سوالِ اندھیرے کا سے جاتا جائے تو کیسے؟ اسے پہچانا جائے تو کیونکر؟۔۔۔۔۔ اس تک رسائی ہو تو کس کا دامن تمام کر؟۔۔۔۔۔ شاید کائنات کی ہر چیز اس کے حسنِ ازل کو دیکھنے کا آئینہ ہے، لیکن یہ سب دلیلیں کوگی ہیں، ہوائی دلیل مطلق دلیل اور صفاتِ خداوندی کی حمائت کتنا دلیل میں ایک ہی ہے۔ جو دیکھیں تو نظر دلیل، جو بولیں تو لبِ لرزاں دلیل۔۔۔۔۔ جو چمکیں تو سجدے کا دلیل۔۔۔۔۔ ہاتھ لہرائیں تو رشتیں برسیں۔۔۔۔۔ قدم اٹھائیں تو روشنیوں بھولیں۔۔۔۔۔ لٹکاؤں دلیل، لہو لہو برہان۔۔۔۔۔ نظرِ نفیض، ذکر اگر انتخاب، موزوں موزقان، انہیں مستجاب نہ کیسے، انہیں غورِ شہدِ درخشاں سے قیصر نہ کیجئے، انہیں سرورِ باد کا استعارہ بھی قرار نہ دیجئے، یہ بے عمل بھی نہیں، یہ کرنِ شوقین بھی نہیں۔۔۔۔۔ یہ سب تو ان کے پاؤں سے اٹھنے والی دھول بھی نہیں، جن کیجئے۔ یہ محمد ہیں، یہ احمد ہیں، یہ رسولِ نور ہیں اور غفرِ رحمت ہیں۔ رنگِ انجی ان سے ہے اور فروغِ انوار یہ ہیں۔

دردِ ودان پر، سلامِ ان پر

گفتنی نا گفتنی سے اقتباس

منجانب

پروفیسر سید سجاد حسین عارف، گجرات

انہیں دیکھنے کے لئے وہ آنکھیں روکا رہتی ہیں جنہیں کھولنے کا شرف حاصل ہوا ہو

وہ دل روکا رہتے ہیں جو حقیقہ کا معرفت ہوں

آنکھیں خود کھینچ رہیں تو ان کے، جو اس طرح کی لطافت تک رسائی ممکن نہیں ہوتی

اس لئے انہیں دیکھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ

دل دھوئے جائیں، دماغ صاف کئے جائیں، اور عین احوالی جائیں

نور حق کا لہر اس پہنا جائے اور اشیائوں کے، ماحول پیدا کئے جائیں

اول نور، مگر نور، مگر نور، مگر نور، مگر نور

پھر دیکھو انہیں جہاں چاہیں جس طرح چاہیں، جس رنگ میں چاہیں، جہاں چاہیں

وہ نور ہوں گے نور ہی نور ہوں گے

وہ نور، وہ نور، وہ نور، وہ نور، وہ نور، وہ نور، وہ نور، وہ نور، وہ نور، وہ نور

حیات نور، حیات نور، حیات نور، حیات نور، حیات نور، حیات نور

وہ جگہ رکھتے ہیں لیکن یہ کہ اس پر کبھی ہرگز اور کبھی بھی نہیں ملے گی

وہ سننے لگی ہیں مگر دیکھتے لگی ہیں لیکن

نور کے کاغذ سے اور نور ہی آنکھوں سے

جو دیکھتی لگی ہیں، خواہتی لگی ہیں، مسمومی لگی ہیں اور تھک رہی ہیں

وہ لباس بھی پہنتے ہیں لیکن جیسے جنت کی سادہ محروم نے فل کر فرود ہی رہائش سے استعارہ

وہ چلنے لگی ہیں لیکن زمین جیسے انہی کے لئے لگی ہو اور ستارے جیسے انہی کی خاک پاؤں پیدا ہوئے ہوں

مہر نور میں پلنے والے

دیکھ کر نور

نور سلام کہتا ہے

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

گفتنی تا گفتنی سے اقتباس

منجانب محمد نعیم چوہان، ایف اے، ایم اے، ایم اے

# درد پاک پڑھنے کے فوائد

- ❶ درد پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
- ❷ درد پاک پڑھنے والے کا کفر ماحضہ کے دروازے پر حضور ﷺ کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔
- ❸ درد پاک پڑھنے والے کے سر پر کاموں کے لئے قیامت کے دن حضور ﷺ متولی (امداد) ہو جائیں گے۔
- ❹ درد پاک پڑھنے والے کو ہانگی میں آسانی ہوتی ہے۔
- ❺ درد پاک پڑھنے والے کا درد و شریف لڑھٹے رہا درمالت میں لے جا کر عین عرض کرتے ہیں۔  
”یا رسول اللہ ﷺ فلاں کے بیٹے فلاں نے حضور کے دربار میں درد پاک کا تحفہ ماضی کیا ہے۔“
- ❻ درد پاک پڑھنے والے کا گناہ قیامت کے دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔
- ❼ درد پاک پڑھنے والے قیامت کے دن سب سے پہلے آگے دو جہاں ﷻ کے پاس پہنچے ہونگے۔
- ❽ درد پاک پڑھنے سے دل کی مصائب مائل ہوتی ہے۔
- ❾ درد پاک پڑھنے سے سیدائہ نچوہ صیبہ شدیہ کی محبت جڑھتی ہے۔
- ❿ فرشتے درد پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

(مذہب القلوب سے احباب)

منجانب: محمد طارق (خانوال)



## درو پاک ”آب حیات“ ہے

- ..... وہ آب حیات کہ ہزاروں آب حیات اس پر قربان ہو جائیں
- ..... کیونکہ بالقرض کسی کو دنیا میں آب حیات مل جائیں اور وہ اسے پی لے
- ..... اور پھر اسے جزا پہنچے یا اس پر ارسال تک بلکہ قیامت تک زندگی مل جائے
- ..... تو دنیاوی زندگی، مادی زندگی، پریشانیوں کی زندگی، دھوکہ دہی کی زندگی، آخرت میں ہو جائے گی
- ..... لیکن درو پاک وہ آب حیات ہے کہ جس نے اسے پی لیا
- ..... اسے جنت میں وہ زندگی عطا ہوگی جو ختم ہونے والی نہیں
- ..... مثلاً ہزار ملا کہ کروڑا روپ دیکر پ، کھو سال، یہ کتنی ختم ہو جائیں گی
- ..... لیکن وہ ابدی زندگی ختم ہونے والی نہیں ہے
- ..... پھر اس زندگی میں گمراہی نہیں، دھوکہ دہی نہیں، بے وفائی نہیں، دکاندہ نہیں
- ..... بلکہ لیکن ہی لیکن ہے، آرام ہی آرام ہے، سکون ہی سکون ہے
- ..... تو دنیا کا آب حیات اس آب حیات کا ہمہ پے کیسے ہو سکتا ہے

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا هَذَا بِجَاهِ حَبِيْبِكَ الْكَرِيْمِ رَحْمَةً اِلَّلْنَا لَمِيْنِ  
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

”آب کوڑ“ سے امتیاز

# درد پاک کے آداب



- لباس صاف سترا اور پاک ہو۔
- با وضو درد پاک پڑھا جائے۔
- قبلہ ہو کر درد پاک پڑھے۔
- درد پاک کے معانی سمجھ کر پڑھے۔
- مکان یا جس جگہ درد پاک پڑھا جائے وہ پاک ہو۔
- درد پاک پڑھنے والا خوشبو لگائے یا اگر حق وغیرہ ملے لگائے۔
- جسم پاک ہو سکا ہری تمباکوت اور بدبودار چیز سے جسم طوٹ نہ ہو۔
- اخلاص یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور رسول اکرم ﷺ کا حکم باعث ایجاد عالم ﷻ کی محبت اور محبت کی نیت سے پڑھے باقی دین و دنیا کے سارے کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے۔
- درد پاک پڑھنے وقت دنیا کی باتیں نہ کرے، صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور شریعت مسلمہ کی پابندی رکھے، منویات سے بچے حرام اور مشتبہ کھانے سے پرہیز کرے۔
- درد و شریف پڑھنے وقت یہ تصور کرے کہ شاہ کوئین اہمیت کے والی عطا میرا درد و شریف من رہے ہیں، اس لئے بعض دروگاہان دین نے فرمایا کہ مرد و عالم شافعہ اعظم ﷺ کو (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) حاضر و غایب ہاں کر درد پاک پڑھے۔

(مختار الہامی ص ۵۶)





رحمت ٹریڈرز

المجلة

دوسری لڑائی، ایوان کی کھڑکوں پر چاند، کمرے کی  
چڑی کی غماز، گرم صبح کے سورج پر چاند،  
انارٹی فروخت، خالص دست بچی ہوئی مرقی،  
پلیدی، دھنیا، بھگور، جھنڈی، اعلیٰ کوئی چاند اور  
پہلی شہر باران سے خریدی ہوئی شہر۔

UNIVERSITY

شیخ رحمت علی و محمد علی

449 دین و خوارگی و از آن بهر اولیای طریقی

051-5537291, 051-5772116

اداره تعلیمات اسلامیہ لاہور

فكره اسلام، فقیر قرآن  
چنانچه علامہ

وہابیہ کی مثال

2000

فروع و اسلام فخر

2016

*W. J. G. B. J.*

نواب شوکت علی

نادي الخرج يطور

2000

1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 2680, 26

[illegible]

colleagues and friends.

روايت في فضل علي عليه السلام

مصلحتی جان در وقت و مکانوں اسلام

كلمتي، ذا كلمتي، معي الكلمات



**موضوع:** اشیاء و کائنات

0300-6414220:11

Breaking News

**WORTH BOOK POINT**

$\rho$  points

**WORTH 630**

A V A R I E T Y S T O R E

CROCKERY, COSMETICS, PERFUMES, JEWELLERY, PLASTIC WARE  
NEW BORN BABY, LADIES & GENTS VARIETY

Once Come & see We Are Serving You Better

630-B MODEL TOWN EXT LAUREL PH:542-589535 CELL:0333-454535

## بخشی ٹریڈرز آنل اینڈ سپینو پارٹس

ہمارے ہاں ہر قسم کی گاڑیوں کے سپینو پارٹس دستیاب ہیں

لوکل و جاپانی سپینو پارٹس  
بازار سے بارعایت خریدیں

پیشہ کار سپینو پارٹس  
ڈسٹریبیوٹر

آن لائن ٹریڈنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے

پکیج موٹر، کوٹ کھپت لاہور فون: 5833497

موبائل: 0321-4450032

## موبائل ہسپتال

موبائل اسپیریٹ

فوٹو کاپی اور لمینیشن

FnF's  
کاسک موبائلز

کلاسرو (موبائل بائیں بائیں) لیاقت آباد

موبائل ڈاکٹر Ext 100

فون نمبر: 042-6118633

## ریاض ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ لمیٹڈ)

حج و عمر خدمات

- کنفرم ریٹرن ٹکٹ
- نزدیک ترین ایئر کنڈیشن رہائش
- ایئر کنڈیشن ڈرائیو
- زیارت مکہ و مدینہ

سہولیات

کم ترین ریٹ

تمام سہولیات پر مشتمل 7-14-21-28 دن کے پیکج

کاروان عبد اللہ بن بازار لیاقت آباد لاہور

فون: 042-5855166، 0321-4450021-5837200، ٹیکس: 0321-4450021

محمد یحییٰ

# الصَّلَاةُ الْمُنْجِيَةُ

یہ وہ شریف ہر مقام اور مصیبت کے وقت ایک جزو بارخدا ہے جو مشکل حل ہو جاتی ہے  
شیخ اکبر رضا رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس دعا کو جو کبھی کسی دنیوی یا اخروی حاجت کے لئے پڑھے، اللہ تعالیٰ پوری فرما دیں گے۔  
یہ وہ شریف تواریت دعا کے لئے اکبر اعظم ہے۔

## درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَنْجِيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ  
وَالْاَلَابَاتِ وَتَقْطَعَنَّ لَنَا مِنْ جَمِيعِ الْخَاجَاتِ وَتُعْطِنَا مِنْهَا مِنْ جَمِيعِ الشَّيْءَاتِ وَتَرْفُقْنَا بِهَا  
عِنْدَكَ اَعْلٰى الْمَرْجَاتِ وَتَبَلِّغْنَا بِهَا اَفْصٰى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ اِلٰى الْخَيْرِ وَتُعْزِزْ  
اَلْعَمَلَاتِ بِاَلْوَحْمِ الْمَرْحُمِيْنَ.

ترجمہ: یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود بھیج دینا اور وہ کہ اس کے وسیلے  
سے تو ہمیں خطرات اور آفات سے بچاؤ اور اس کے وسیلے سے ہماری غلطیاں تھیں، پوری کر دے اور اس کے وسیلے سے تو ہمیں  
تمام گناہوں سے پاک کر دے اور اس کے ذریعے سے اپنی جناب میں بلند درجات سے مرزا و فرما اور اس کے سبب سے  
ہماری اچھائی خواہشات زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم کی بھلائیوں تک پہنچا دے تاکہ تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر  
رحم کرنے والے۔

منجانب

عبد المجید مغل

ناظم اعلیٰ، قادیان شمالی علاقہ جات، جماعت اہل سنت پاکستان

إلى الله وإلى ربه  
الذي لا اله الا هو  
الذي لا اله الا هو  
الذي لا اله الا هو

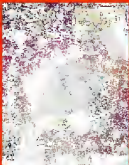


الذي لا اله الا هو  
الذي لا اله الا هو



الذي لا اله الا هو













# یا نبی سلام علیک

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا صبیح سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا صبیح سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
مصلیٰ خیر الوجودی ہو	سودا ہر دوسرا ہو	اپنے انہوں کا قصد	ہم مدوں کو بھی دیا ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا صبیح سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
کس کے ہمارے کردہ ہیں ہم	گرتھیں ہم کو تہا ہو	بد کر یہ ہر دم برائی	تم کہو ان کا بھلا ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا صبیح سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
سب جنت کے دار سے میں	خش جنت سے تم دوا ہو	سب تمہارے در کے دستے	ایک تم دام خدا ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا صبیح سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
پاک کرنے کو ہمارے تھے	تم نواز پانفزا ہو	سب شہادت کی ادا تھے	تم اداں کا خدا ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا صبیح سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
وہ در دولت پہ آئے	جہولیاں پہچانے شاہر	کیوں دنیا مشکل سے دے	جب ہی مشکل کشا ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا صبیح سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک

## صلی اللہ علیک یا رسول اللہ

اہل حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ



# سلام بخضور خیر الانام



سلام اے خیر موجودات خیر نور انسانی  
 تیرا نقش قدم ہے زندگی کی لوح پیشانی  
 وہ ہے یہ عزت افزائی وہ ہے تشریف امدانی  
 شریک حال قسمت ہو مہیا پھر فضل رہائی  
 بھی احوال پاکیزہ ، بھی اشغالِ نوحانی  
 جسم ، گفتگو ، بندہ نوازی ، خیر پیشانی  
 مگر قدموں تک ہے لر کر رہی ، خاکانی  
 بہت کچھ ہو چکی اجڑے ہستی کی پریشانی  
 تیرے پرتو سے مل جائے ہر اک ذرہ کو تابی  
 حقیقت کی جہیں تیری مرآت سے ہے نورانی  
 ترنا فخر ہی ہے مگر تمہی موالی

سلام اے آمد کے لال ، اے محبوبِ مہمانی  
 سلام اے قلنِ رحمانی ، سلام اے نورِ پیدمانی  
 سلام اے سرِ وحدت اے سرانجِ ہزمِ ایمانی  
 حیرت آنے سے روائی آگئی گزارِ ہستی میں  
 سلام اے صاحبِ خلقِ عظیم ، انساں کو سکھلا دے  
 تیری صورت تیری سیرت ، حیرتِ حیرا جلوہ  
 اگر چہ فخر و فخری رجب ہے تیری قناعت کا  
 زمانِ مختار ہے اب ہی شیرازہ بندی کا  
 حرمین کا گوشت گوشتِ نور سے معمور ہو جائے  
 حقیقہ ہے نوا کیا ہے گدائے کو چہ آمد  
 حیرا وہ ہو میرا سر ہو ، میرا دل ہو حیرا گھر ہو

سلام اے آنکھیں دیکھو باطل توڑنے والے  
 سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

ابوالاثر حفیظ جالندھری

# چار یاروں کو سلام

اے مدینہ تیری جاں پرور بہاروں کو سلام  
 تجھ میں پوشیدہ ہیں جو ، اُن چاند تاروں کو سلام  
 خون سے سینچا جنہوں نے گلشنِ اسلام کو  
 ان بُدا کاروں اور نبی کے جاں نثاروں کو سلام  
 ہیں جو محوِ استراحتِ غلہ کی آغوش میں  
 مصطفیٰ کی فوج کے اُن شہسواروں کو سلام  
 اہل بیتِ مصطفیٰ اور آلِ اطہار حضور  
 حلقہٴ جملہ صحابہ ، چار یا روں کو سلام  
 مصطفیٰ نے جن کو مُردوں سے مسیحا تھا کیا  
 اُس نگاہِ مرحمت کے شاہکاروں کو سلام  
 در جتنے بھی ہوئے ہیں عاشقانِ سوست  
 اُن تڑپتے بے قراروں کے قراروں کو سلام  
 اختر! خاک و خون میں جن کو ترپا یا گیا  
 سرور کو زمین کے اُن ماہِ پاروں کو سلام

اختر شاہجہانپوری مظہری



# سلام بہ حضورِ امام المرسلین ﷺ

سلام اسی پر کہ جس نے زندگی کا رخ بدل دیا  
سلام اسی پر کہ ہے نور خدا کا ظہیر اہل  
سلام اسی پر کہ جو قتلِ میل ہے نورِ ہدایت کی  
سلام اسی پر کہ ہر سب سے بہادروں کا سہارا ہے  
سلام اسی پر کہ طاعت جس کی ہے اللہ کی طاعت  
سلام اسی پر کہ کہتے ہیں جسے خورشیدِ قمرانی  
سلام اسی پر شبِ اسرئی گیا جو عرشِ اعظم پر  
سلام اسی پر جو انسانوں کے لئے قرآنِ الہی ہے  
سلام اسی پر جو بیکر ہے صحت اور دولت کا  
سلام اسی پر جن کو جس نے کیسے سے نکالا ہے  
سلام اسی پر کہ جس نے کتبِ دنیا سے نکالا ہے  
سلام اسی پر کہ جس کا ذکر ہے ہر قومِ دلی  
سلام اسی پر کہ عظمت جس کی دشمن نے بھی مانی ہے  
سلام اسی پر مہذب جس نے انسان کو بنایا ہے

سلام اسی پر کہ جو انسانیت میں سب سے ہے بالا  
سلام اسی پر کہ جو کردار میں ہے اظہر و اکمل  
سلام اسی پر کہ جس نے سب رسولوں کی امامت کی  
سلام اسی پر کہ جو عقیب اسی آدم کا سنا رہا ہے  
سلام اسی پر کہ ہے سب جہانوں کے لئے رحمت  
سلام اسی پر تھا ہے جس کی خاطر دمِ امکانی  
سلام اسی پر کرم کرتا ہے جو ہر اشیاءِ آدم پر  
سلام اسی پر کہ جس کی رحمت کا ہم پہ سنا ہے  
سلام اسی پر جو محمود ہے لائیت کا صداقت کا  
سلام اسی پر کہ جو نور خدا وندی کا بالہ ہے  
سلام اسی پر کہ جس نے راستہ حق کا دکھایا ہے  
سلام اسی پر کہ جس کے ہم سے ہے سب رفیقِ محفل  
سلام اسی پر کہ شیخ و جس کا سب سے سرزانی ہے  
سلام اسی پر کہ جو خلقِ خدا میں سب سے اعلیٰ ہے

حافظ محمد صادق - لاہور



# خیر البشر پر لاکھوں سلام

خیر البشر پر لاکھوں سلام  
 روڈا زل جو چکا تھا نور  
 لاکھوں درود اور لاکھوں سلام  
 عرش سے آفران کا ہی نام  
 عرش پر تک جہ چاہتا  
 خیر البشر پر لاکھوں سلام  
 اسے مام کامل اسے حسین تمام  
 جس دقمر سے صدق ترا  
 سب کو میر ہو یہ مقام  
 پچھتے مہیتے بن کر غلام  
 خیر البشر پر لاکھوں سلام  
 پڑھنے درود اور پڑھنے سلام  
 تیری ثنا ہے میرا نصیب  
 قربان تجھ پر جان ادیب  
 خیر البشر پر لاکھوں سلام  
 تجھ پر تصدیق عالم تمام  
 خیر البشر پر لاکھوں سلام  
 لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

ادیب رائے پوری



## صلی علی محمد ﷺ

مظہر شان کبریا صلی علی محمد  
آئینہ خدا نما صلی علی محمد  
موجب ناز عارفان، بامیت فخر صادقان  
سرور و خیر انبیاء صلی علی محمد  
مرکز عشق دل کشا، مصدر حسن جاں فزا  
صورت و سیرت خدا صلی علی محمد  
مونس دل شکستگان، پشت پناہ محتاجان  
شافع عرصہ جزا صلی علی محمد  
حسرت اگر رکھے ہے تو بخشش حق کی آرزو  
ورہ زبان رہے سدا صلی علی محمد

## صلی اللہ علیہ وسلم

آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کھینچے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
صحت ایمان روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
لے کے نرا دل آئیں گے مر جائیں گے مت ہائیں گے  
آنہیں تو ہم تاکوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
طوبیٰ کی جانب بھٹے دالہ، آنکھیں کھولو، ہوش سنبھالو  
دیکھو قد دل جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
نام اسی کا باب گرم ہے، دیکھ بھی عرابِ حرم ہے  
دیکھ خیم ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
بھنی بھنی خوشبو مکی، بیدم دل کی دنیا لہکی  
کھل مجھے جب تیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

# گنبدِ خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام

یا رسول اللہ ترے در کی فضاؤں کو سلام  
 گنبدِ خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام  
 والہانہ جو طوائفِ روضۂ اقدس کریں  
 مست و نینود و جد میں آتی ہواؤں کو سلام  
 صبرِ بھٹی کے در و دیوار پہ لاکھوں درود  
 فرستایہ رہنے والوں کی صداؤں کو سلام  
 جو مدینے کے کلی کو چول میں دھپتے ہیں صدا  
 تا قیامت ان فقیروں اور گداؤں کو سلام  
 مانگتے ہیں جو وہاں شاہ و گدا سب امتیاز  
 دل کی ہر دھڑکن میں شامل ان دعاؤں کو سلام  
 اسے عکسوری خوش نصیبی ملے گئی جن کو حجاز  
 اُن کے اٹھکوں اور اُن کی اچھاؤں کو سلام

# نگاہِ عالم کا ہے جو محور

ہے ہر تخلیق ذاتِ خدا اُس کی  
 ہے شہکارِ خداے اکبر  
 کرم کا مصدر ہے آستانہ  
 زمانہ ساکن ہے اسی کے در ہے  
 ہے رونے گل پر نکھار اسی سے  
 نگاہِ عالم کا ہے جو محور  
 ہے اسی سے وابستہ رشتہ جہاں  
 لکس لکس جس سے ہے معطر  
 سکونِ جہاں ہے خیال اسی کا  
 جہاں اسی کے سب واسنوں میں گوہر  
 حبیبِ حق خاتمِ نبوت  
 خدا کا ہے آخری پیغمبر  
 دلوں کو بخشی حیات اسی نے  
 وہ سب کا ہادی ہے وہ سب کا رہبر  
 اسی کا ہر نعمت میں ہے پر تو  
 ہے رنگِ رحمتِ کرم کا منظر  
 ہے ساتھ تخلیق کے سر میں  
 ہے اسی کا مداح ہر حضور

# کروڑوں درود و سلام

تاجدارِ حرم اسے شہنشاہ دیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام  
 ہو نگاہِ کرم ہم پر سلطان دیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام  
 دور در کرتہ دم فوٹ جائے کہیں کاش! طیبہ میں اسے میرے ذابین  
 دلی ہو نے کوئل جائے دو گز زمیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام  
 کوئی حسن عمل پاس میرے نہیں بخش نہ ہاں قیامت میں سولا کہیں  
 اسے شفیقِ اُم لاج رکنا تمہیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام  
 دونوں عالم میں کوئی بھی تم سائیں سب جینوں سے بڑھ کر تمہیں ہو جیسے  
 قاسمِ رزق وہاں ہو تمہیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام  
 فکر امت میں راتوں کو دوڑتے رہے حامیوں کے گناہوں کو دھو تے رہے  
 تم پہ قرپاں جانوں میرے سہیلیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام  
 موت کے دہشت گرد ہو نگاہِ کرم! کاش اس شان سے نکل جائے دم  
 سبک در پہ تمہارے ہو میری جینیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام  
 بحرِ بلا کو سدھنے میں عطار کو اپنے قدموں میں رکھ لو گنہگار کو  
 کوئی اس کے سوا آرزو ہی نہیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام



محمد الیاس قادری عطار

# سلام نیاز مندانه

سلام آپ پر تاجدار دو عالم  
سلام آپ پر تمکباز دو عالم

سلام آپ پر اسے وکار دو عالم  
سلام آپ پر اقتدار دو عالم

سلام آپ پر لالہ زار دو عالم  
سلام آپ پر نو بہار دو عالم

سلام آپ پر اسے سکون دل و جاں  
سلام آپ پر اسے قرار دو عالم

سلام آپ پر اسے سایہ ریں کے حای  
سلام آپ پر جاں نثار دو عالم

سلام آپ پر حامل کسبِ غنی  
سلام آپ پر رازدار دو عالم

سلام آپ پر مالک بزمِ امکان  
سلام آپ پر اعتبار دو عالم

سلام آپ پر شافعِ روزِ محشر  
سلام آپ پر ہو مدار دو عالم

سلام آپ پر اسے مظفر کے والی  
سلام آپ پر ہو غار دو عالم

سید مظفر حسین - بکھر چہ شریف



# اطہر نفس کا سلام عقیدت

سلام اس پر	جو گفتگوں میں منہ رو دیتی ہو ہے
سلام اس پر	وہ ایسا سوچتا ہے جس کی کرشمیں ازل و ابد کے تمام گوشوں میں اور مٹی کے سائیکل میں
سلام اس پر	ہر ایک ڈرے کو دلوں کا پاؤں چاہتی ہے
سلام اس پر	جو حرف حق ہے
سلام اس پر	وہ حرف حق جو مافوق اور شعاعے بزرگ پر تر
سلام اس پر	کے درمیان ایک واسطہ ہے
سلام اس پر	جو خاک مرده میں جان ڈالے وہ کیا ہے
سلام اس پر	جو خیر خلی ہے
سلام اس پر	اور سب کو بلے میں پرکار ہے
سلام اس پر	نکار ہے کہ
سلام اس پر	رفیقوں کا سفر ہے وہ شیر ہے نہ بے بد
سلام اس پر	جو بے نواؤں کا آسرا ہے
سلام اس پر	جو سارے عالم کی ابتدا ہے
سلام اس پر	جو سب دلوں کی انتہا ہے
سلام اس پر	جو دلوں پر کار ہے کہ جہاں ہے
سلام اس پر	جو سب کو حق سے غار ہے کہ حق تھا ہے

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے

خط جنیں ترا ام الکتاب کی تھیں  
کہیں سے اس کی تراشیں اور جری نیر  
وہ اس کی حکم الفاظ میں تری قصوں  
مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ غریغ امیر  
کے قلم میں فراہم جس آشیان کے لیے

ہم سر کا تھی



# شہنشاہ عالی سلام علیکم

شہنشاہ عالی سلام علیکم  
 ٹو ٹکن الٹی ہے قدام نعت  
 دو عالم پہ سایہ نگین تیری دست  
 حیرا فیض کو نہیں میں ہے مثلی  
 غریبوں کے والی سلام علیکم

طلب سے بھی پہلے جو جھوٹی کو بھروسے  
 نہ ایسا بلی کوئی گدرا نظر سے  
 عطا بھی انوکھی سعادت نرالی  
 غریبوں کے والی سلام علیکم

ٹامس تہادی ہیں قرآن کے پارے  
 تہادے شاخوں ہیں ملکوت سارے  
 تہادے شاخوں میں جای وصالی  
 غریبوں کے والی سلام علیکم

بہر وقت رحمت کا دریا ہے جاری  
 ہے مخلوق جہنم کرم کی بھکاری  
 سکندر بھی ہے تیرے در کا سوالی  
 غریبوں کے والی سلام علیکم

سکندر کھستوی

غریبوں کے والی سلام علیکم  
 تجھے حیرے خالق نے یکتا بنایا  
 تیرے جسم نورانی کا جانی نہ سایہ  
 مقدس معظم تری ذات عالی  
 غریبوں کے والی سلام علیکم

گداؤں میں تیرے سلاطین عالم  
 فقیروں کی صف میں کھڑے ہیں دو عالم  
 جو آیا نہ لوہا ترے در سے عالی  
 غریبوں کے والی سلام علیکم

جس میں سب نے بخشا ہے تاج شکامت  
 کدوہلوں کی تم کوئی ہے لامت  
 تہادا دو عالم میں رجبہ ہے عالی  
 غریبوں کے والی سلام علیکم

ہمارا بھی پورا ہو سرکار مقصد  
 دکھا وہ ہمیں بھی وہ پُر نور گنبد  
 وہ عراب و حنجر وہ روئے کی چالی  
 غریبوں کے والی سلام علیکم



# ! در حقیقت

مجید شاہد



جو ہر ازل نقش معجزم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 بیکر خوبی حسن مجسم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 مظہر داور ، شافع محشر ، کون دیکھاں کے رہبر و سرور  
 آئینہ اسرار مظلم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 جن سے ہوئی تکمیل رسالت ، جن پہ ہوئی ہے ختم نبوت  
 آپ ہیں وہ عظیم اعظم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 دہر میں ہر مظلوم کی حای آپ ہی کی ہے ذات گرامی  
 آپ ہیں سب کے مونس و ہدم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 جس کو فقط ہے آپ سے نسبت اس کو ملے کونین کی دولت  
 ہادی برحق ، غفر وہ عالم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 ایک نگاہ لطف خدا را دیکھئے حال زار ہمارا  
 کعبہ دین و قبۃ آدم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 تن سے جو نکلے جان تو شاہد درد زباں ہو نام محمد ﷺ  
 تاکہ ہو آسان نزع کا عالم ، صلی اللہ علیہ وسلم



# علیک السلام اے ہدایت کے مرکز

علیک السلام اے شفیع البرہا  
 علیک السلام اے رفیع المذارج  
 علیک السلام اے امان دو عالم  
 علیک السلام اے جمال معانی  
 علیک السلام اے حب غریباں  
 علیک السلام اے تجھے ذات حق نے  
 علیک السلام اے شہنشاہ وحدت  
 علیک السلام اے طیب نہانی  
 علیک السلام اے سوار سبک رو  
 علیک السلام اے رسالت پناہی  
 علیک السلام اے ہدایت کے مرکز

اولوالعزم تجھ سا نہ آئے نہ آیا  
 کسی نے نہیں تیرے رُتبے کو پایا  
 ترا دامن لطف ہے سب پہ چھایا  
 نہ تھا تیرے جسمِ معطر کا سایہ  
 ترے جلم نے بارِ آسمان اٹھایا  
 جو ازل بتایا تو آخر دکھایا  
 کہ توحید کا ٹوٹنے سکے بٹھایا  
 دلوں میں جو تھے روگ سب کو مٹھایا  
 کسی نے تری گردِ راہ کو نہ پایا  
 خدا کا ہمیں ٹوٹنے رستہ دکھایا  
 تجھے حق نے انسانِ کامل بتایا

درو و سلام و صلوة و تحیت  
 یہ لایا ہے حامد تحف اور ہدایا

اسامیل میرٹھی

# سَلام

## راکب دوشِ پیمبر ﷺ

سَلام اے رجبِ محراب و منبر  
سَلام اے معنیِ نطقِ حکیم  
سَلام اے صحتِ آیاتِ حیدر  
سَلام اے عزتِ دینِ مظہر  
سَلام اے دھیمے روزِ محشر  
سَلام اے ساتیِ تسلیمِ کوثر

سَلام اے راکبِ دوشِ پیمبر  
سَلام اے رجبِ آفتابِ حیدر  
سَلام اے جذبِ لب سے نوشِ کوثر  
سَلام اے جذبِ بُرے جوشِ وُمرور  
سَلام اے حسرتِ آفتابِ مود  
سَلام اے لاشہِ خاموشِ شبیر

سَلام اے رجبِ کَلُومِ دُحرا  
سَلام اے کجبتِ گلزارِ طیب  
سَلام اے رجبِ اصحابِ اعدا  
سَلام اے رفعتِ مہدِا فکورا  
سَلام اے مقلدِ کریمِا کا جنتِا  
سَلام اے حیاتِ قوم کا سچے دینِ اکبر

سَلام اے مالکِ ملکِ حقیقت  
سَلام اے بادئیِ دادِ طریقت  
سَلام اے غیرِ بدیعِ سعادت  
سَلام اے عالمِ بزمِ سیادت  
سَلام اے غنچہِ بابِ رسالت  
سَلام اے نورِ بہارِ دینِ و ملت

سَلام اے صدرِ جانِ ولایت  
سَلام اے صدرِ ایوانِ امامت  
سَلام اے فخرِ میدانِ شہادت  
سَلام اے دیکرِ شانِ رسالت  
سَلام اے دہمِ جانِ ہدایت  
سَلام اے گوہرِ عرفانِ وحکت

سَلام اے حامیِ حق و صداقت  
سَلام اے ناجیِ کفر و ظلمت  
سَلام اے قائلِ سالارِ اُمت  
سَلام اے پاسبانِ دینِ و ملت  
سَلام اے دوقیِ بزمِ شہادت  
سَلام اے آفتابِ شامِ غربت



# تیری رسالت عالم عالم

ہم پہ ہو تیری رحمت ہم ہم صلی اللہ علیک وسلم  
 تیرے ثنا خواں عالم عالم صلی اللہ علیک وسلم  
 ہم ہیں تیرے نام کے لیوا اے دھرتی کے پانی دیوا  
 یہ دھرتی ہے پرہم پرہم صلی اللہ علیک وسلم  
 تیری رسالت عالم عالم، تیری نبوت خاتم خاتم  
 تیری جلالت پرہم پرہم صلی اللہ علیک وسلم  
 دیکھ تری امت کی بنیادیں ڈوب چکی ہیں ڈوب رہی ہیں  
 دھیرے دھیرے مذہم مذہم صلی اللہ علیک وسلم  
 دیکھ صدف سے موتی بچے دیکھ حیا کے سامنے چھلکے  
 سب کی آنکھیں پُرنم پُرنم صلی اللہ علیک وسلم  
 اے آقا اے سب کے آقا ارض و سما ہیں ڈھنی ڈھنی  
 ان ڈھنوں پر مرہم مرہم صلی اللہ علیک وسلم

# دہر میں وہ اللہ کا پرچم

ماہل قرآن ، نور مجسم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
شاہ عرب ، سرکار دو عالم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
ظاہر و باطن نور کا مامن ظاہر انساں ، باطن قرآن  
دہر میں وہ اللہ کا پرچم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
نہت خاتے برباد ہوئے اور کفر سے دل آلود ہوئے  
اس سے خدا کا دین ہے حکم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
عصمت و حقیت کا رکھوالا ، دہی موت دینے والا  
عظمت کے اسرار کا عزم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
ہے کس دناکس کا وہ حامی ، رحمت ابد کا وہ پناہی  
بارگ حق میں ہے عزم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
لاکھوں سلام اسے ہائی برحق نہت پھر محتاج ہے حیر  
جس کی زباں اب بھی ہے ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

ہوسٹ غفر

## سلام بخضور سرور کائنات

رسولوں صیب یزداں سلام تم پر  
 دکھایا تم نے ہی آدمیت کو حق کا راستہ  
 خدائے واحد سے تم نے آگاہ کیا تھا ہم کو  
 ہٹا کے کانٹے ستم کے تم نے ہی بھر دیا تھا  
 تمہارے اوپر برائے فوز و غلاب انساں  
 تمہیں کو معراج کا ملا ہے خدا سے عقدہ  
 نال کر ہم کو گمراہی کے سیاہ گڑھے سے  
 جھٹکائی گردن تمہاری دغاہ پر جنہوں نے  
 کوئی نہیں تھا تمہارا جانی نہ ہے نہ ہوگا  
 اے وجہ تخلیق یزداں امکاں سلام تم پر  
 ہدایتوں کے مہ فرورداں سلام تم پر  
 فرازِ قلّہ کوہِ قاراں سلام تم پر  
 گلوں سے انعامیت کا داماں سلام تم پر  
 خدا نے نازل کیا ہے قرآن سلام تم پر  
 تمہیں بنے ہو خدا کے مہاں سلام تم پر  
 تمہیں نے بخشا ہے نور ایماں سلام تم پر  
 بنے وہی تابنِ فرق گیہاں سلام تم پر  
 جہاں کے سب سے عظیم مہاں سلام تم پر

نظر کرم کی ہو حافظِ نعمت گو پہ لہ

نوازشوں کے صحابِ نبیاں سلام تم پر  
 حافظہ محمد صادق

# بجسور محکم صلوٰۃ وسلام پر

مصطفیٰ ، نبی پر صلوٰۃ وسلام شاہ ارض و سما پر صلوٰۃ وسلام  
جس پہ دن رات بھیجے خدا بھی درود اس حبیب خدا پر صلوٰۃ وسلام

نام لیتے ہی حل ہو گئیں مشکلیں ایسے مشکل کشا پر صلوٰۃ وسلام  
جو سہارا ہے سب کے لئے حشر میں اس شفیع الہوی پر صلوٰۃ وسلام

اس کے آنے سے ہر نو بہار آگئی رحمت دوسرا پر صلوٰۃ وسلام  
جس کو عرش غلے پر بلایا گیا اس نبی الہدیٰ پر صلوٰۃ وسلام

آل واصحاب عالی پہ بے حد درود اہل صبر و رضا پر صلوٰۃ وسلام  
اہل سنت پہ رحمت خدا کی رہے انبیاء اولیاء پر صلوٰۃ وسلام

اے قمر الملک کے سب جان و دل سے پڑھو

احمد بھیجئے پر صلوٰۃ وسلام



صلی علی محمد

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

# صلی اللہ علیہ وسلم

شافعِ محشر ، لعلِ مجسم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 رحمتِ خالق ، رہبرِ عالم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 مژدہٴ جیسی ، نصرتِ موسیٰ ، جلوہٴ یوسف ، شانِ سلیمان  
 حکمتِ لقمان ، علمتِ آدم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 اسوۂٴ حسن ، شارحِ اسرار ، ہادیِ برحق ، مرکزِ مسند  
 صاحبِ قرآن ، حسنِ اعظم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 بانِ فصاحت ، شانِ بلاغت ، اوجِ صداقت ، روحِ محبت  
 علیہ کثر ، مصمتِ زمزم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 سب کے آقا ، سب کے موسیٰ ، سب سے اعلیٰ سب سے ادنیٰ  
 سب سے مکرم ، سب سے معظم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 حسنِ گلشن ، رنگِ بہاروں ، گلِ دو امان ، گہمتِ افلاک  
 خطۂ لطیف ، زینتِ شہنشاہ ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 آپ کا چہرہ حجِ حقیقت ، آپ ﷺ کی رفیقِ شام مقدس  
 آپ کی الفت راحتِ عظیم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 آپ کا قرآن نورِ ہدایت ، آپ ﷺ کی سنتِ شریعت مکمل  
 حق کے علم ، سب کے ہدم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 آپ جو کہہ دیں جنتِ برحق ، آپ جو کر دیں سببِ مطلق  
 آپ مؤخر ، آپ مقدم ، صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللہ اللہ قسمتِ عارف ، اس کو بلا ہے آپ ﷺ سا قائم  
 آپ ساموس ، آپ ساجدم ، صلی اللہ علیہ وسلم



عارف سیال